New Era Magazine

بدتمیز عشق

از رودابہ نورین

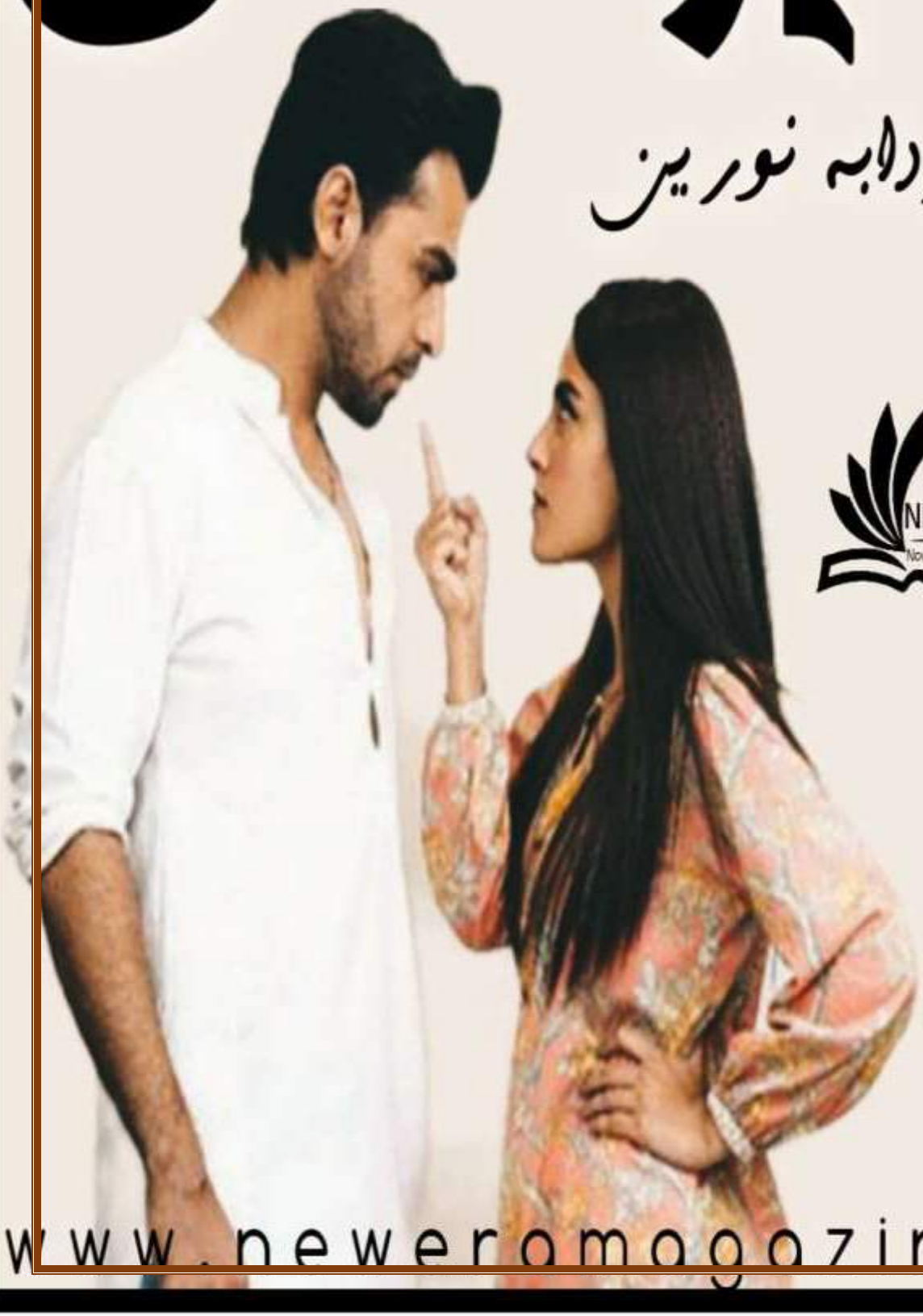

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

بدتمیز عشق

ازرودابہ نورین

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آج یونیورسٹی میں اس کا پہلا دن تھا آج سے پہلے وہ کبھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔وہ ایک زہین سٹوڈنٹ تھی میٹرک میں بھی 90%نمبر لیے تھے پر خاندان بھر کی مخالفت نے اسے کسی بڑے کالج میں ایڈمشن کی اجازت نہ دی اس لیے اس نے گورمنٹ کالج سے Fsc کیا تھا اور وہاں بھی بورڈ میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی تھی اور شاید اس وجہ سے ہی اس میں خود اعتمادی آگئی تھی۔اور اب اسکالرشپ پے اسے اس بڑی یونیورسٹی میں آرام سے ایڈمشن مل گیا تھا۔آج سے پہلے اس نے صرف نام سنا تھا.اور آج یہاں ہونا بلکل ایسا تھا جیسے خواب کا پورا ہو جانا۔پر اس نے خواب بھی کہاں دیکھا تھا۔اور اتنے بڑے خواب دیکھنے کی اجازت ہی کب تھی اسے۔وہ جانتی تھی اپنے ماں باپ کے حالات اور خاندان میں ان کی پوزیشن۔کتنا سنا پڑا تھا اس کے ماما پاپا کو لیکن بہر حال اسے اس گھٹن زدہ ماحول سے آزادی مل گئی تھی جہاں ہر غلطی ہر مسلے کی قصوروار وہ ہی ہوتی تھی۔آج تک جن تعلیمی اداروں میں اس نے پڑھا تھا وہاں سٹوڈنٹس درمیانے طبقے کے تھے۔لیکن اس یونیورسٹی کی بات الگ تھی۔کراچی کی سب سے بڑی یونیورسٹی۔شانزے کے لیے بھی یہاں ایڈمشن لینا نہ ممکن ہوتا اگر اسے سکولرشپ نہ ملتی۔پورے خاندان کی مخالفت لے کر اس کے بابا جانی نے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے فیصلے میں یس کا ساتھ دیا اور اسے بھی ان کا ماں رکھنا تھا۔

پر یہاں اکر کافی حد تک اسے اپنے فیصلے پے پچتاوا ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں شاید ہی کوئی سٹوڈنٹ ہو جو کسی نارمل فیملی سے تلعق رکھتا ہو۔ یہاں کی لڑکیوں میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق تھا وہ سب جینس شرٹ پہنے، سلوز لیس شرٹس پہنے، بال کھولے اور فل میک اپ میں تھی جب کے شانزے سادہ سے لباس میں اونچی سی پونی باندھے بغیر میک اپ کے کسی اور ہی دنیا کی مخلوک لگ رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے چہرے پے کہیں کوئی گھبراہٹ نہں تھی۔ آنکھوں میں ڈھیر سرے خواب سجاے وہ اتنی ہی باعتماد تھی جتنی یہاں تعلیم حاصل کرنے والی کوئی اور لڑکی ہو سکتی تھی۔ اس کا یونیورسٹی آنے کا مقصد صرف تعلم کا حصول تھا نہ کہ ان لوگوں کو دیکھنا اور ان جیسا بنا .

شانزے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں پہنچ گئی تھی۔ اس سے پہلے کے وہ کسی سے اپنی کلاس پوچھتی تبھی ایک لڑکا اس کے پاس آیا۔

ایکسٹیوزمی۔۔۔!!! آپ نیو سٹوڈنٹ ہیں۔؟؟ بی ایس سی فرسٹ سیمسٹر؟؟

شانزے نے اثبات میں سر ہلایا.

میرا نام پروفیسر مستنصر ہے۔ میرے ساتھ آجائیں۔

جی پر آپ۔۔۔شانزے اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی وہ اس کی بات سنے بغیر آگے بڑھ گیا تھا.

پروفیسر مستنصر کی عمر زدہ نہ تھی.6 فٹ سے نکلتا ہوا قد۔صاف رنگت. سلیقے سے بنے بال. وائٹ شرٹ اور بلو جینس پہنے آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا۔ہاتھ میں ایپل کے نیو ماڈل کا موبئل لیے وہ اس کے آگے چلتے عمر یا ہو لیے کہیں سے بھی پروفیسر نہیں لگ رہے تھے۔بلکے اسے تو وہ کسی فلم کا ہیرو لگ رہے تھے۔ تبھی وہ کنفیوز ہو رہی تھی. شانزے نے سینئرز کی شرارتوں کے بہت سے قصے سن اور پڑھ رکھے تھے. لہزا اس نے اپنے صبر کو مزید آزمانے سے گریز کیا اور سیدھا سیدھا سوال کر لیا. آپ سچ میں پروفیسر ہیں؟؟؟ چہرے پے دنیا بھر کی معصومیت سجاے اپنی کالی گہری بڑی بڑی آنکھوں سے وہ پروفیسر مستنصر کو ہی دیکھ رہی تھی۔

کیوں...!!آپ کو کوئی شک ہے کیا؟؟جواب ان اس نے مڑ کر شانزے کی کالی گہری بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھا .

نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا دراصل آپ.....

میں کیا؟؟وہ ابھی بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا.

بہت ینگ ہوں؟؟ یا ہنڈسم ہوں؟؟

اگر بغیر فیل ہوے پڑھا جائے تو انسان ینگ ایج میں پڑھ لیتا ہے۔

اپنی ہنسی دباتے ہوے اس نے شانزے کی بات کو کاٹتے ہوے کہا اور اگر اب بھی یقین نہیں ہے تو پھر ہم ڈیپارٹمنٹ کورڈنیٹر کے پاس چلتے ہیں۔ٹھیک ہے؟؟اب کی بار ایک ایک لفظ کافی چبا کر کہا گیا تھا۔

نہیں سر۔۔۔آئی ایم ریلی سوری۔۔میرا یہ مطلب نہیں تھا۔اب وہ واقعی شرمندہ نظر آرہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے تو چلیں پھر۔۔۔کہتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

وہ کافی دیر سے کلاس کے باہر کھڑی تھی.پروفیسر مستنصر اسے باہر کھڑا کر کے گئے تھے تاکہ آنے والے ہر سٹوڈنٹ کا نام وہ لکھ سکے ایسا کرنے کی تائید بھی اس کو پروفیسر نے ہی کی تھی.وہ چاہتے تھے کے کوئی بھی سٹوڈنٹ کلاس سے بنا اٹینڈنس کے نہ جائے.شانزے اپنا کام پوری ایمانداری سے کر رہی تھی.سب سٹوڈنٹ آچکے تھے

لہٰذا وہ کلاس میں داخل ہوی تاکہ پروفیسر کو انفارم کر سکے.

مے ای کم ان سر؟؟اس نے دروازے پے کھڑے ہو کے پوچھا..

یس کم ان..ڈائیز کے پیچھے کھڑے ادھیڑ عمر شخص نے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوے کہا. شانزے کے اندازے کے مطابق انہی پروفیسر ہونا چاہیے تھا. وہ اپنی سوچوں میں گم ڈائیز تک آئ تھی .

جی بیٹا بولیے..نہایت نرم لہجے میں دوبارہ پوچھا گیا تھا .

جی مجے پروفیسر مستنصر سے ملنا ہے. شانزے نے جھجھکتے ہوے کہا.

جی بولیے...اس آدمی نے دوبارہ کہا حد درجہ شیری لہجہ تھا.

جی...وہ مجھے...مجھے پروفسسر مستنصر...سے بات کرنی ہے...کافی اٹک اٹک کے اس نے دوبارہ اپنی بات دوہری تھی. شانزے کا سارا اعتماد غائب ہو چکا تھا .

جی بیٹا میں ہی ہوں پروفیسر مستنصر ...

پروفیسر نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا تھا. شاید وہ سمجھ گئے تھے کہ شانزے کسی مذاق کا حصہ بنی ہے لیکن وہ اس سے شرمندہ نہیں کرنا چاھتے تھے .

جب کہ ان کی بات سن کر شانزے کو لگا کہ وہ زمین پے گر جائے گی یا پھر کلاس کی چھت اس کے اوپر گر جائے گی...

جب کہ پوری کلاس میں سے کھی کھی کی آوازیں آرہی تھی. شاید پروفیسر صاحب کا ڈر تھا تبھی کوئی کھل کے کچھ کہنا سکا تھا .

سوری سر..!! مجھے کوئی غلط فہمی ہوی تھی... شانزے نے مری مری آواز میں کہا.

ایٹس او کے بیٹا اپ اپنی کلاس میں جا سکتی ہیں .

تھنک یو سر... وہ جانے کے لیے پلٹی ہی تھی کے شانزے کی نظر اس پے پڑی. آخری رو میں چہرے پے گہری مسکراہٹ سجاے وہ چیئر پے بلکل ایسے براجمان تھا جیسے کوئی بادشاہ اپنے تخت پے بیٹھا ہو. جب کے اپنی تمام تر توجہ سے شانزے کو ہی دیکھ رہا تھا ایک آگ تھی جو شانزے کی آنکھوں میں جل رہی تھی. جب کے اس کی آنکھوں میں تو شرارتوں کی قوس وقزح بھکری ہوی تھی. تبھی اس نے سر پے سلوٹ کے انداز میں ہاتھ لگایا جیسے اپنی شاندار پرفورمنز پے داد وصول کرنا چاہ رہا ہو. جب کے شنزا نے اس کہ جانے والی نظروں سے دیکھا.

ارے یار آج تو مزہ آ گیا کیا بیوقوف بنایا ہے. رانیہ نے چیر کھینچتے ہوے بولی.. شکل دیکھی تھی اس کی بس رونا باکی رہ گیا تھا. سوری سر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے شاید... محسن نے نکل اترنے والے انداز میں بولا. وہ سب اب کینٹین میں بیٹھے شانزے کا مذاق اڑا رہے تھے .

بس ہو گیا تم سب کا.....؟؟؟ میں شرط جیت چکا ہوں...

تو اب شرط کے پیسے نکالو.... وہ بھی پورے دس ہزار.... مذاق نہیں ہے شرط جیتی ہے ...وہ بڑے جوش سے بولا تھا.

ماناپڑے گا تیرا ٹیلنٹ کیسے تو نے اس کو بیوقوف بنایا... محسن نے اس کو پیسے دیتے ہوے بولا ....

جبکہ شانزے اس کے پیچھے کھڑی ساکت ہو گئی تھی. جیسے کسی نے اس کے کانوں میں سور پھونک دیا ہو. صرف چند ہزار روپیوں کے لیے ایسے اس کا مذاق بنایا گیا تھا .

جبکہ وہ لوگ پھر سے اس کا مذاق اڑا رہے تھے. تبھی رانیہ کی نظر شانزے پی پر اور وہ چپ سی ہو گئی.. جب یوسف سواب تک پیٹھ موڑے کھڑا تھا رانیہ کی نظروں کے تعاقب میں مڑا اور ٹھٹھک گیا. یہ تو وہ جانتا تھا آج نہیں تو کل اس سے شنزا کا سامنا کرنا ہے پر اتنی جلدی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا.

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے قریب آے.

سب سن لیا کیا؟؟ اچھا سوری... شرط جتنی تھی یار یس لیے وو سب کیا. یوسف نے جلتے ہوے انگاروں پی پانی ڈال تھا.

اور پلیز اب تم کوئی ماں بہن والا لیکچر مت سٹارٹ کر دینا... اور پلیز رونا تو بلکل مت کیوں مجھے چپ کرانا نہیں آتا. اور لیکچر سنے کا ابھی موڈ نہیں ہے.. یہ بس چھوٹا سا مذاق تھا... جانتا ہوں تم مجھ پے غصہ ہو اور تھپڑ بھی مارنا چاہتی ہو.. رایٹ؟ لیکن اس سب سے کیا ہو گا؟؟ میں یہیں بیٹھا رہوں گا.. چار لوگ اور جمع ہو جائیں گئے... ونگ منی واپس کرنی پڑے گی اور تمہاری انرجی ویسٹ ہو گی تو پھر ایسا کرتے ہیں یہ پیسے بانٹ لیتے ہیں آدھے تمہارے اڈے میرے ٹھیک ہے؟؟ یوسف یس بات سے لاپرواہ کے شانزے نے ابھی تک ایک بھی لفظ نہیں بولا بولتا جا رہا تھا.

ہان تم ٹھیک کہ رہے ہو ہم یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں یہاں یہ سب مذاق چلتا ہے. اور کسی کو کیا فرق پڑتا ہے یں سب سے سب کرتے ہیں. تبھی شانزے نے بولا اور ساتھ ہی اپنی مٹھی میں بھری لال مرچیں یوسف کے من پے دے ماریں..

یوسف یس حملے کے لیے بلکل تیار نہیں تھا. یس لیے خود کو سمبھال نہیں پایا لیکن مرچوں نے اب اپنا اثر دکھا دیا تھا تبھی رانیہ اور محسن یوسف کی ہیلپ کو اگے بڑھے لیکن شانزے نے انہی اپنی دوسری مٹھی دکھا کر ڈرایا جس میں ابھی بھی مرچیں بھری تھی. جبکہ یوسف اپنی آنکھیں مسلنے میں مصروف تھا.. دیکھ لوں گا میں تمہیں.. یوسف نے آنکھیں مسلتے ہوے کہا.

شوق سے پہلے آنکھیں تو کھول لو.... شانزے حسسان نام ہے میرا.... ڈھونڈنے میں آسانی ہو گی...

وو وہاں سے جا چکی تھی جب کے یوسف کے گروپ سمیت اس پاس کھڑے سب لوگ حیران تھے.....

یار شانزے تمہیں یوسف کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا. تم جانتی نہیں ہو اس وہ. کسی بزنس ٹایکون کا بیٹا ہے بہت پاور فلل لوگ ہیں اور وہ.....

وہ کیا ہاں؟؟ شانزے تیزی سے صبا کی بات کاٹتے ہوے بولی. خوب جانتی ہوں ان امیر زادوں کو یونیورسٹی صرف ہلا گلا کرنے آتے ہیں، اپنے باپ کے پیسوں کی نمائش کرنے اور بس...

یار جو بھی کہو پر یوسف ٹیچرز اور سٹوڈنٹس دونوں کا پسندیدہ ہے. اور سنا ہے اس کا اور آل ریکارڈ بہت اچھا ہے. وہ MS کر رہا ہے. اس نے ہر سیمسٹر میں پوزیشن گین کی ہے اب صرف لاسٹ کے سیمسٹر ہیں جلدی وہ پاس آوٹ ہو جاے گا اور سب کہتے ہیں وہ ضرور گولڈ میڈل لے گا. سپورٹس میں ایجوکیشنل اکٹیوٹیز میں ہمیشہ ون کرتا ہے. اس لیے اس کی چوٹی موٹی حرکتوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے.... انٹر یونیورسٹی چیمپئن شپ ہو یا آل چیمپئنز لیگ وہ ہمیشہ ون کر کے یونیورسٹی کا نام روشن کرتا ہے ...

OMG گوڈ... شانزے نے زمین پے گرتے ہوے کہا... صبا اپنی بات کہتے کہتے روکی اس سے گرتا دیکھ وہ پریشن ہو گئی تھی.

کیا ہوا شانزے تم ٹھیک ہو؟؟

ہاں.. شانزے نے جواب دیا. تو پھر؟؟ اس نے حیران ہوتے پوچھا.

تو پھر یہ جناب کے تم تو پوری بک لکھ سکتی ہو یوسف پے خام خا اپنا وقت بر باد کر رہی ہو ڈگری کے لیے تم تو اچھی خاصی ریسرچر ہو... کتنا کچھ تم نے اس مختصر وقت میں جان لیا ....

صبا چڑ گئی تھی تبھی غصے سے بولی یار میں تو بس اتنا کہہ رہی تھی کے وہ یوسف...

پلیز اب بس بھی کرو یوسف نامہ مجے کوئی شوق نہیں ہے اس کی سٹوری جانے کا. اور جتنا جانا تھا وہ تو میں جان ہی چکی ہوں.. شانزے نے پھر سے صبا کی بات کو اگنور کیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وہ چپ نہیں بیٹھے گا بدلا ضرور لے گا. اگر اس نے کچھ کیا تو.. اب کی بار صبا نے ہلکی آواز میں کہا، جس میں کہیں نہ کہیں ڈر کی ہلکی آہٹ موجود تھی.

تب کی تب دیکھیں فلحال میری بس آگئی ہے میں چلتی ہوں. اللہ حافظ وہ کہتی بس میں چڑھ گئی تھی جب کے صبا اس کو دیکھتی رہ گئی تھی... وہ جانتی تھی یوسف اتنی آرام سے ہارنے والا نہیں ہے... اور یہ خاموشی جتنی لمبی ہو گی اتنا زیادہ نقصان دہ ہو گی

.....

.....

آگئی میڈم... کہاں تھیں آپ پوچھنے کی غلطی کر سکتی ہوں...؟؟نصرت بیگم نے چبا چبا کے ایک ایک لفظ بولا تھا جب کے شانزے کو ان کا یہی انداز زہر لگتا تھا..

اب غلطی کر ہی لی ہے تو پوچھئے... ویسے بھی اپنی بات کے بغیر تو آپ جائیں گی نہیں آخری لائن شانزے نے ذرا آہستہ آواز میں ہی کہی تھی ..

زبان دیکھو اس لڑکی کی قینچی طرح چلتی ہے..ذرا تمیز نہیں. بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں..تائی امی کی آواز پے گھر کے سبھی لوگ وہاں آ گے تھے. کیا ہوا آپا..حنا جھٹانی کی آواز پے بھاگتی چلی آئی جوان کی بڑی بہن بھی تھیں.

مجھے کیا پوچھتی ہو پوچھو اپنی لاڈلی سے کہاں تھی اب تک..کس کے ساتھ منہ کالا کرتی پھر رہی تھی..نہ جانے کس کا گند اخون ہے جو تمہارا شوہر گھر لے آیا اور مجھے تو تم پے حیرت ہوتی ہے حنا کے تم کیسے اسے سینے سے لگاتی ہو اللہ جانے کس کا گناہ ہے یہ....

بس کریں آپا یہ کیا کہ رہی ہیں آپ..کہیں نہیں گئی تھی یونیورسٹی گئی تھی آج پہلا دن تھا دیر ہو گئی مجھے پتا ہے...ارے میری بھولی بہن تمہی بنو اس چڑیل کے ہاتوں

بیوقوف..میں نہیں بنے والی..نجانے تم نے اور تمہارے شوہر آنکھوں پے پٹی کیوں بندہ لی ہے..شانزے کی حالت کسی سے چھپی نہیں تھی تبھی حنا بیگم بولی آپا بس کریں ابھی تو آئی ہے..نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا...جاؤ اریزے بہن کو لے اندر جاؤ...اریزے جو بے بسی سے سارا تماشا دیکھ رہی ماں کے کہنے پی آگے بڑھی اور شانزے کا ہاتھ پکڑ کر روم سے نکل ہی رہی تھی کے شانزے نے گزارتے ہوے گلدان پی ہاتھ مار کے گرا دیا..ایک زوردار آواز کے ساتھ گلدان زمین پی گر کے چور چور ہو گیا تھا جب کے تائی اماں کا پارا آسمان کو جا لگا...دیکھا دیکھا یس منحوس کو کیسے نخرے کرتی ہے ذرا سا کچھ کہ دو طور پھوڑ پی آجاتی ہے...ارے اماں مرحوم کو کیا جواب دوں گی روز محشر کتنے ارمانوں سے انہوں نے نانی جان کا یہ گلدان مجھے جہیز میں دیا تھا....اب نصرت بیگم رونے لگیں تھی. کیا آپا آپ بھی تو آتے اس کا پیچھا لے لیتی ہیں نا....اچھا چلیں رویائیں نہیں میں سمجھاتی ہوں اس سے بھی. ہاں بھی...چڑھاؤ اور چڑھاؤ سر پے دیکھنا ایک دن ایسی کالک ملے گی کے. دھونے کے لئے آنسو بھی کم پڑھ جائیں گئے..وہ بڑبڑاتے ہوے اندر چلی گئیں تھی جبکہ باہر کھڑی شانزے اپنی جگا سکت تھی... حالانکہ یہ نت روز کی کہانی تھی اور وہ اپنی تائی اماں کی عادت سے خوب واقف تھی.

حنا بیگم نے تڑپ کے اس کی طرف دیکھا..اور وہ بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی... لیکن پھر بھی وہ اس سے کچھ نہیں بولیں وہ جانتی تھیں اب کئی گھنٹوں تک وہ یوں ہی خاموش رہے گی....اور وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ اب اسے ٹھیک کیسا کرنا ہے...

وہ جب سے آیا تھا کمرے میں بند تھا ماما کے بولانے پے بھی نہیں اٹھا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کے وہ اس کی لال آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو جائیں۔ابھی بھی وہ نہ اٹھتا اگر عثمان اس سے آواز نہں دیتا۔یہ عثمان کے آنے کا وقت نہیں تھا اس وقت وہ آوفس میں ہوتا ہے تو یقینن اس سے بولا گیا ہو گا اور یہ بھلا ماما کے علاوہ کون ہو سکتا تھا.. لیکن بہر حال اب سے اٹھنا ہی تھا. کیونکہ عثمان میں تو اس کی جان تھی اس کا اکلوتا بڑا بھائی جس نے ہمیشہ اسکا خیال چھوٹے بچے کی طرح کیا۔وہ اس کا دوست بھائی ماں باپ سب کچھ تھا ہر چیز کا خیال رکھنا اس کے لاڈ کرنا اس کی غلطیوں کو چھپانا اور یہی وجہ تھی جس نے یوسف کو تھوڑا خود سر بنا دیا تھا لیکن وہ کبھی عثمان سے نہ کوئی بات چھپتا تھا اور نہ کوئی بات ٹالتا تھا۔یہی بات ان کی جوڑی کو بے مثال بناتی تھی۔عثمان کو گھر آنے سے پہلے ہی اطلاع

مل گئی تھی تبھی وہ سیدھا یوسف کے روم میں آیا تھا۔کیا ہوا میرے ہینڈسم لٹل اینجل کو؟؟اس نے دروازکھولتے ہوے پوچھا...

کچھ نہیں بھائی...اچھا ذرا میری طرف دیکھو..عثمان نے کچھ تشویش سے کہا...کچھ نہیں ہوا تو پھر منہ پے بارہ کیوں بج رہے ہیں...وہ میں ابھی سو کے اٹھا ہوں..اچھا تو اب اینجل نے جھوٹ بھی بولنا شروع کر دیا...نہیں بھائی وہ میں بس...

چلو ٹھیک ہے تم نہیں بتانا چاہتے تو سہی ہے..اب تمہارا بیسٹ فرینڈ کوئی اور ہو گیا ہے تو میں چلتا ہوں...عثمان اچھی طرح جنتا تھا یوسف کو اس لیے بناوٹی ناراضگی دکھا کے بولا...اچھا نہ ٹھیک ہے اب ایموشنل بلیک میل نہ کریں یوسف نے اس کی گود میں سر رکھتے ہوے کہا...چلو اب جلدی بتاؤ اتنا موڈ کس بات پے خراب ہے...اور یوسف نے ساری بات عثمان کو بتادی...یوسف اب پھر غصّے میں تھا جبکہ عثمان کا ہنس ہنس کے برا حال ہو رہا تھا..بھائی آپ کو ہنسی آرہی ہے...ہاں..کیوں کے میرے شیر کو قابو کرنے والی شیرنی مل گئی ہے.میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ تمہارے لیے اسے گھر لے آیئں تم دونوں لڑتے رہنا اور میں ایسا ہی ہنستا رہوں گا...واٹ...کیا کہ رہے ہیں آپ جانتے بھی ہیں وہ اور میں؟؟یہ اس صدی کا سب سے بڑا مذاق ہے...

ایمپوسبل....یوسف نے بیڈ سے اٹھتے ہوے بولا...مائی ڈیر لٹل اینجل بھولو مت ہر ایمپوسبل میں ایک پوسبلیٹی چھپی ہوتی ہے...عثمان نے اس کے کندھوں پے ہاتھ رکھتے ہوے کہا...پر اس کیس میں کبھی نہیں...ہو ہی نہیں سکتا...آپ جانتے ہیں مجھے اس وقت بھی شدید غصہ آرہا ہے میرا بس چلے تو اس کو دور سمندر کے بیچ میں ایک بڑا سا پتھر باندھ کر پھنک آؤں کبھی نہ نکلنے کے لیے...اچھا اور رانیہ اس کے بارے میں کیا خیال ہے...بھائی اب بس کریں دیکھو ایک تو بتانی پڑے گی جلدی بتاؤ ورنہ میں مما کو بتاڈان گا عثمان کہتا کمرے سے نکل گیا تھا اور یوسف اس کے پیچھے بھگا وہ جانتا تھا کہ اس معملے میں وہ اس کا ہی بھائی ہے....وہ دونوں اب کسی بات پے ہنس رہے تھے...جب کے شاہینہ بیگم ان دونوں کو ہنستا دیکھتے ہی ہنس پڑی تھیں...

.....

.....

لگتا ہے لوگ سو گئے...می جانی...اریزے نے حنا بیگم کو مخاطب کر کے بولا...ہان لگتا تو ایسا ہی ہے انہوں نے اریزے کی ہاں میں ہاں ملی جب کے وہ دونوں جانتی تھیں. کے وہ جاگ رہی ہے...اچھا تو می جانی یہ پکوڑے اور ہری چٹنی کا کیا کریں چلیں ایسا کرتے

ہیں آپ اور میں ہی کھا لیتے ہیں ورنہ تو یہ ٹھنڈے ہو جائیں گئے.... وہ دونوں جانتی تھیں کے شانزے بھوک کی کچی ہے. اور پکوڑے وہ تو اس کے پسندیدہ ہے.. آہا کتنے مزے کے پکوڑے ہیں... اریزے نے ایک پکوڑا کھاتے ہوے بولا. خوشبو باہر تک آرہی ہے تبھی اندر آتے وجدان نے جملہ مکمل کیا.... اور کیا غنیمت ہے بھوکے لوگ سو رہے ہیں اور بس تبھی شانزے کی ہمت نے جواب دے دیا تھا... بس وجی بھائی بس... پہلے ہی بہت موٹے ہیں آپ... اس نے پلیٹ اٹھا کے اپنے آگے رکھی.. خالہ جانی دیکھ رہی ہیں آپ کے ہوتے ہوے یہ سلوق ہو رہا ہے میرے غریب کے ساتھ.. وجی نے مصنوئی ناراضگی سے بولا جب کے اریزے اور می جانی تو اس دیکھ کے ہی خوش ہو رہے تھے... وجدان مسلسل پکوڑے لینے کی کوشش میں تھا لیکن وہ بھی شانزے ہے مجال ہے ایک بھی لینے دیا ہو تھک ہار کے وجدان بیٹھ گیا تھا اس کا منہ غصے میں پھول گیا تھا تبھی شانزے اس کے منہ کے آگے پکوڑے کیا جیسے اس نے ناراضگی سے ہی پر کھا لیا تھا... اس پھولا منہ دیکھ کے شانزے کی ہنسی کنڑول نہیں ہو رہی تھی پھر اچانک وہ سیریس ہو گئی تھی. بس کریں وجی بھائی آپ کو یہ سوٹ نہیں کرتا اور کب تک ڈرامہ کریں گئے آپ می جانی اور اریزے کے ساتھ مل ک؟؟ جب تک میری چھوٹی سی ڈول کا موڈ ٹھیک نہیں ہو جاتا... وجی نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے کہا

تھا .

جانتی ہو نا تم دنیا کی سب سے پیاری بہن ہو.. شانزے نے ہاں میں سر ہلایا... چلو اب اٹھو اب منہ ٹھیک کرو شاباش وہ اس کے سر پے ہاتھ پھرتا نیچے آگیا تھا شانزے کے مسکرانے سے وہ تینوں پر سکون ہو گئے تھے. پر شانزے کے اندر اٹھنے والے طوفان سے بے خبر تھے اللہ جانے یہ طوفان کس طرف جانا تھا... اور اس میں کس کس نے بہنا تھا....

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب وہ ڈیپارٹمنٹ میں پہنچی تو 9:15 ہو رہے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ پیپر شروع ہو چکا ہے۔ وہ جلد از جلد کلاس میں جانا چاہتی تھی اس لیے بھاگنے والے انداز میں سیڑیاں چڑھنے لگی۔

تبھی سامنے سے آتے کسی نے خوفناک چیخ ماری۔۔۔

جس کی وجہ سے شانزے کا توازن بگاڑ گیا۔ گرنے کے خوف سے اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیڑیوں سے منہ کے بل گرتی کسی نے اس کا ہاتھ

تھام لیا تھا۔وہ گرنے سے بچ گئی تھی پر ابھی بھی خود کو ہوا میں لہرات ہوا محسوس کر سکتی تھی۔

شانزے نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی۔۔۔

تم.....

سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہں یوسف ہی تھا۔اور یہی بات شانزے کا موڈ خراب کرنے کے لیے کافی تھی۔تمہاری ہمت کیسے ہوی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔

ریلکس مس۔۔۔۔شانزے حسان۔۔۔

میں بھی مرا نہیں جارہا تمہارا ہاتھ پکڑنے کے لیے....

بھولو مت مدد کی ہے تمہاری۔۔۔ تمھیں گرنے سے بچایا ہے میں نے ورنہ۔۔۔۔۔۔

یوسف نے سیڑیوں کی طرف اشارہ کیا....ناؤ سے تھنک یو....

تھنک یو؟؟مائ فٹ.....کیا ہوتا؟؟؟زیادہ سے زیادہ میں گر جاتی نہ ....

تمہارے ہاتھ پکڑنے سے تو یہی بہتر تھا...

شانزے کا غصہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔وہ یہ بھی بھول گئی تھی کے ابھی تک وہ

یوسف کے رحم و کرم پے ہے...

اچھا....ایک بار سوچ لو...یوسف نے جیسے وارن کیا تھا...

ہاں سوچ لیا...شانزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے کہا ....

ہم م م م....آئی ایم امپریسڈ...اور ساتھ ہی یوسف نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا...

ایک زوردار چیخ شانزے کے منہ سے نکلی....ابھی اس کا پاوں تیسری سیڑھی پے ہی تھا کہ یوسف نے اس سے سمبھالا...تو کیسا لگا میرا اسٹائل...؟؟یوسف کا انداز چیڑانے والا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم...تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے...سمجھتے کیا ہو خود کو ...

وہ بھی بتاؤں گا لیکن کسی دن فرصت سے میرا خیال ہے ابھی میری ڈیٹیل سے زیادہ انٹرسٹ تمہیں اپنے پیپر میں ہو گا...

یوسف نے اس کی قلائی پے بندھی گھڑی اس کے سامنے کی.جو ۹:۳۰ بجا رہی تھی..

تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گی...وہ کہتی کلاس کی طرف بھاگی...

شوق سے...میں انتیظار کروں گا جلدی آنا...پکچر ابھی باقی ہے میری دوست....

پیچھے سے یوسف کی آواز آئی...

.....

.....

اللہ اللہ کر کے پیپر ختم ہوا تھا کتنی مشکل سے اسے میم کلثوم نے پیپر دینے کی اجازت دی تھی کتنی مافی مانگی پڑی تھی اسے.... حالاں کہ وہ جانتی تھی کہ انہے راضی کرنا یا اونٹ کو رکشے میں بٹھانا ایک ہی بعد تھی.. لیکن پھر بھی اس نے مانا ہی لیا تھا. وہ پیپر دے کے کلاس سے نکل رہی تھی جب مس کلثوم نے اسے آواز دی...

شانزے آپ کا اسائنمنٹ کہاں ہے. آپ شاید بھول رہی ہیں آج لاسٹ ڈیٹ ہے..

سوری مس.. میں بھول گئی.. میرے بیگ میں ہے ابھی آپ کو دے دیتی ہوں ...

شانزے نے بیگ میں دیکھنا شروع کیا پر اسائنمنٹ نہیں تھا...

کیا ہوا شانزے ویر ازیور اسائنمنٹ؟؟ مس کلثوم جو بہت دیر سے شانزے کو بیگ کے ساتھ جنگ کرتا دیکھ رہی تھیں تنگ آکر پوچھنے لگیں.

مس وہ... وہ... میرا اسائنمنٹ مل نہیں رہا..

حد ہے لاپرواہی کی میں آپ کو کتنا زمیندار سمجھتی تھی لیکن افسوس آپ کو تو مطلب بھی نہیں پتا... پہلے پیپر میں لیٹ اور اب... وہ کہتی ہوئی کلاس روم سے بھر نکل گیں ..

میم پلیز میری بات سنیں مجھے ایک موقع تو دیں میں سچ میں اسائنمنٹ لائی تھی.

اچھا تو پھر کہاں گیا؟ اب وہ روک کے اس سے مخاطب ہوئی تھیں.

میم شاید یہیں کہیں مس ہوا ہے میں ابھی ڈھونڈ کے آپ کو دے دوں گی پلیز میم مجھ ایک موقع دے دیں پلیز...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے شانزے آپ کو میں آخری موقع دے رہی ہوں اگر آپ ۱ بجے تک اسائنمنٹ جمع کرا دیتی ہیں تو نمبر آپ کو مل جائیں گئے ورنہ میں مجبور ہوں اپنے اصول میں کسی کے لیے نہیں بدلتی...

نجانے کیا تھا شانزے کی باتوں میں... مس ام کلثوم رضوی جو اپنے نام کی ایک ہی تھیں... جنہوں نے ہمیشہ اپنے اصلوں کو اہمیت دی تھی آج بار بار شانزے حسان کے لیے اپنے اصول خود ہی توڑ رہیں تھیں...

تھنک یو میم تھنک یو سو مچ... مس کلثوم وہاں سے جا چکی تھیں...

تبھی صبا وہاں آئی شانزے کیا ہوا تم اتنا لیٹ کیسے ہو گئیں؟؟اور تمہارا اسائنمنٹ کہاں گیا؟؟

بس یار مت پوچھو... آج کا دن تو مجھے ہمیشہ یاد رہے گا... پھر اس نے پوری بات صبا کو بتائی... تبھی شانزے کے دماغ مے دھماکہ سا ہوا... جبکہ صبا کی سوئی یوسف پے اٹک چکی تھی .

یار یوسف نے تمہیں بچایا؟؟؟سچ میں؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھو تم نے اس کے ساتھ جو سلوق کیا اس سب کے بعد بھی... اس سے پہلے کے صبا کا یوسف نامہ شروع ہوتا شانزے اپنا بیگ اٹھا کے چل پڑی.... کہاں چلی صبا نے آواز دی... تمہارے یوسف صاحب کا شکریہ ادا کرنے... رو کو میں بھی آتی ہوں صبا نے اپنی چیزیں سمیٹے ہوے کہا ...

.....

عادت کے مطابق یوسف اینڈ گنگ کیفے میں ہی دستیاب تھے. اور زور و شور سے خوش

گپیوں میں مصروف تھے.

وہ آئے ہمارے گھر میں آئی مین کیفے میں خدا کی قدرت ہے...

کبھی ہم ان کو... کبھی کیفے کو دیکھتے ہے..

یوسف نے جھک کر سلام پیش کیا تھا..

او-تو یہ تمہارا پلان تھا مجھے تو تمھیں دیکھتے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کے یہ سب تمہارا کیا دہرا ہے..ویسے بھی یہاں میرا اور کون دشمن ہو سکتا ہے.....

ہاہاہا....سمارٹ...ہاں...یوسف نے قہقہ لگتے ہوے کہا..

چپ چاپ میرا اسائنمنٹ دو..شانزے نے غصے سے گھورتے ہوے بولا...

اسائنمنٹ کون سا اسائنمنٹ؟ میڈم میں اپنا اسائنمنٹ جمع کرا چکا ہوں..یوسف نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا تھا ..

بکواس بند کرو اور میرا اسائنمنٹ مجھے واپس کرو ..

ٹھیک لیکن میری ایک شرط ہے...یوسف نے سینے پے ہاتھ باندھتے ہوے بولا..

وہاٹ..؟؟تم بھول رہے ہو یہ میرا اسائنمنٹ میں ..

اچھا پر ابھی تو میرے پاس سس ہے اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے منہ پے لہرای..

اس سے پہلے کے شانزے اس سے چھینے کی کوشش کرتی یوسف نے ہاتھ پیچھے کر کے دوسرے ہاتھ سے لائیٹر جلایا اور فائل کے پاسس لے گیا....

اوکے...بتاؤ کیا شرط ہے تمہاری..شانزے اس کا ارادہ بھانپتے ہوے بولی..

گڈ گرل..یوسف نے ٹیبل پے بیٹھتے ہوے بولا ...

چلو اب اچھے بچوں کی طرح مجھے سوری بولو...

اور شانزے کو لگا اس کے کان خراب ہو گئے ہیں...سوری کس بات کی سوری..؟؟

یوسف نے پھر سے لائیٹر جلایا...

ok پلیز...سوری..شانزے نے اپنے ہنٹوں پے زبان پھرتے ہوے بولا..

کیا کہا تم نے؟؟مجھے آواز نہیں آئی...کیوں رانیہ تم نے سنا کیا...رانیہ نے جوابًا نہ میں سر ہلایا...

سوری.....آئی سیڈ سوری...سنا تم نے...میں نے کہا سوری...شانزے سمجھ گئی تھی کے وہ اس سے کیا کروانا چاہتا ہے تبھی شانزے اپنی پوری قوت سے بولتی رانیہ اور یوسف کے مقابل کھڑی ہوئی تھی ...

کیا اب آپ مجھے میرا اسائنمنٹ دے دیں گئے...؟؟شانزے کی آنکھوں میں نمی تھی...جو یوسف نے دیکھ لی تھی.. تبھی یوسف کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. اور نہ چاہتے ہوے بھی اس کا ہاتھ شانزے کی طرف بڑھ گیا...

شانزے نے اسائنمنٹ لیا اور چل پڑی جبکہ یوسف اپنی ٹون میں واپس آ گیا تھا..اب وہ اور اس کا گروپ پھر سے اپنی مستیوں میں مصروف تھے...

تبھی شانزے پلٹ کر یوسف کے پاس سس آئی...ٹیبل پے رکھا کولڈ رنگ سے بھرا گلاس اٹھایا...اس سے پہلے کے وہ یوسف کے منہ پے پھینکتی..اس نے برق رفتاری سے اس کا ہاتھ پکڑا....نو لٹل ڈول...نوٹ ایوری ٹائم...یوسف نے اپنی ہنسی مشکل سے کنٹرول کرتے ہوے کہا تھا....

زیادہ خوش مت ہو....وقت ایک سا نہیں رہتا آج تمہارا کل کسی اور کا...آج دن تمہارا تھا اس لیے تم بچ گئے لیکن ہر بار قسمت تمہارا ساتھ نہیں دے گی۔شانزے نے

یوسف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولا۔

مطلع کرنے کا شکریہ پر تمہاری اطلاع کے لیے دن تو کتے کا ہوتا ہے اور شیر کا زمانہ۔ ہمارا تو زمانہ آئے گا۔۔۔یوسف نے اپنا کالر سہی کیا اور اس کی بڑی بڑی کالی گہری آنکھوں میں دیکھ کے کہا۔

تو تم خود خود کو شیر سمجھتے ہو؟؟؟

ہاں۔۔۔!!! بلکل۔۔۔!!! یوسف نے سینے پے ہاتھ باندھتے ہوے کہا۔

چلو ایک بات تو ثابت ہوئی تم رہو گئے جانور ہی پھر چاہے شیر ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں وہ سوالیا نظروں سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔جب کہ یوسف جیسے لاجواب ہو گیا تھا۔ پیچھے سے یوسف کے گروپ کا فلک شیگاف قہقہ گنجا۔اور سن نے یک زبان ہو کر کہا یوسف تھارے سے نا ہو پاے گا..... جبکہ یوسف کو اپنا غصہ کنڑول کرنا مشکل ہو رہا تھا.اس کو تو میں چھوڑوں گا نہیں سمجھتی کیا ہے خود۔۔اس نے دل میں خود سے وعدہ کیا تھا۔۔۔اور دوسری طرف شانزے حسان نے بھی خود سے ایسا ہی کچھ وعدہ کیا تھا.....

آج پھر اس کا موڈ خراب تھا. تبھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگئی تھی. بستر پے لیٹی نا جانے کس دنیا میں گم تھی. جب اریزے اس کے پاس آئی تم ٹھیک ہو؟ شانزے نے پیار سے اپنی بہن کو دیکھا اور بدلے میں صرف ہاں بول سکی. وہ اکثر ایسا ہی کرتی تھی جب کسی گہری سوچ میں ہوتی تو اس سے بولا نہیں جاتا تھا. لیکن اس کا چہرہ اس کے دل کی کفیت کی ہمیشہ چغلی ہی کرتا تھا یہی وجہ ہے اریزے ایک لمحے میں سمجھ گئی تھی کہ کوئی بات ضرور ہے. لیکن وہ کیا سوچ رہی ہے اس کا اندازہ لگانا ناممکن کی حد تک مشکل تھا. اچھا .... تو آج پھر کچھ ہوا؟؟ اریزے اب اس کی چیزیں سمیٹ رہی تھی. اس یوسف نے کچھ کہا کیا..؟؟ کچھ تھا جو شانزے کی آنکھوں میں چمکا تھا شاید آنسو اریزے کو تو یہی لگا تھا. تم نہیں جانتی اس کو وہ نہایت ہی کوئی بدتمیز گھٹیا انسان ہے. جانتی ہو اگر مجھے ایک خون معاف ہو جائے تو میں اس یوسف کا کروں گی omg . کتنی انتہا پسند ہو گئی ہو تم شانزے.. میں انتہا پسند اور وہ کیا؟؟ معصوم بٹیر....؟؟ وہ غصلے لہجے میں بولی. جبکہ اریزے کو اس کی بات پے ہنسی آگئی تھی. پتا ہے تمہارا انداز بلکل تائی اماں جیسے ہو گیا ہے. بس اب میں اتنی بھی بری نہیں ہوں شانزے نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھورا تھا. بری بات بڑوں کو ایسے نہیں کہتے. اس کا انداز ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا. نہایت نرم جو سامنے والے کا دل موہ لے. ویسے اس نے کیا کیا ہے؟ اریزے نے

تجسس سے پوچھا.اس نے جو کیا وہ چھوڑو اور جو میں اس کے ساتھ کرنے والی ہوں وہ پوچھو. شانزے منہ پے ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی.اس لیے اریزے نے خوفزدہ ہوتے پوچھا تم کیا کرنے والی ہو؟؟؟ وہ میں نے ابھی سوچا نہیں. شانزے نے نہایت سکون سے جواب دیا. شانزے تم کیوں اس سے الجھتی ہو چھوڑ دو اس سے الجھنا وہ بڑے لوگ ہیں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے. اریزے نے بغور شانزے کو دیکھا وہ جانتی تھی کہ ضرور وہ کوئی پلان بنا چکی ہے اور وہ یہ بھی جانتی تھی کے اس وقت اسے ٹھنڈا نا کیا گیا تو وہ اندر ہی اندر کوئی نیا علان جنگ کر دے گی جس کو روکنا مشکل ہو جائے گا. مگر وہ شانزے ہی کہاں جو آسانی سے دل کا حال بول دے .

.....

Radaba

اوے..چور... شانزے فریج میں میں سے آئسکریم لے کے دبے پاؤں کمرے کی طرف بڑی ہی تھی. کہ پیچھے سے آواز آئی ...

کیا ہے وجی بھائی..دس دفعہ بولا ہے نفرت ہے مجھے اس لفظ سے...اور تمھیں بھی دس دفعہ بولا ہے نفرت ہے مجھے تمہارے اس طرح چوری سے کھانے پینے کی عادت

سے... تمہارا اپنا گھر جب چاہے جہاں چاہے کھاؤ...

آپ نہیں جانتے ایسے جو مزہ ہے وہ ویسے کہاں اس نے منہ میں آئسکریم ڈالتے ہوے کہا...

اس لئے کہا چور..... وجی بھائی، اس نے رونے جیسا منہ بنایا ....

اچھا چور کو چور نہ بولوں تو اور کیا بولوں...؟؟ وجی نے اس کے ہاتھ آئسکریم کا باؤل لیتے ہوے بولا ...

فوریور کاینڈ انفارمیشن اپنے گھر میں.. اپنے فریج سے... آئسکریم کھانا چوری نہیں ہوتا... شانزے نے باؤل واپس لیا تھا ...

ناؤ... فوریور کاینڈ انفارمیشن... اپنے گھر میں.. اپنے فریج سے... سے کسی اور کی لائی آئسکریم... اسے بغیر بتاے کھانا چوری ہوتا... وجی نے اس کے ہاتھ سے باؤل لینا چاہا... اچھا ٹھیک ہے... آدھی آپ کی اور آدھی میری ٹھیک ہے...؟؟؟؟

شانزے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہاتھ آگے کیا.... اوکے ڈن.. وجی نے اس کی بات مانتے اس کا ہاتھ تھاما ...

وہ دونوں آئسکریم کھا رہے تھے تبھی عنیقہ آ گئی...اوہو...تو یہ تم ہو چور کہیں کی....

شرم نہیں آتی ایسے کسی کی چیز چراتے...؟؟؟

شٹ اپ عنیقہ بکواس بند کرو میں چور نہیں ہوں..ں امیں نے چوریا ہے ...

اچھا تو پھر یہ کیا ہے...؟؟اس نے آئسکریم کی طرف اشارہ کرتے ہوے کھا ...

یہ...یہ تو میں نے فریج سے لیا ہے....نہایت معصومیت سے کہا گیا تھا...تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری چیز کو بغیر مجھ سے پوچھے ہاتھ لگانے کی...عنیقہ بھی شانزے سے کم نہ تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ..سوری وہ...کیا ہے ں امکے اس پے تمہارا نام نہیں لکھا تھا...اس نے باؤل کو گول گھما کر دکھایا...

شٹ اپ...یو...اس نے شانزے کو گلی دی تھی..اور یہ کوئی پہلی بار ں امتھا ویسے وہ گلی نہیں دیتی تھی پر...شانزے کو گلی دینا اولین فرض سمجھتی تھی. جبکہ جواباً شانزے نے ایک زوردار تھپڑ اس کو رسید کیا تھا...اب وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی..ماما....ماما...جلدی آیئں....دیکھیں اس چور نے کیا کیا ہے....

چپ ہو جاؤ عینی .... کیا ہو گیا تم دونوں کو کیوں لڑ رہی ہو... میں لایا تھا یہ باؤل...

وجی نے بات ختم کرنے کی کوشش کی...

بس کریں بھائی آپ کو تو دوسروں کی نخرے اٹھانے سے فرصت ملے تو آپ کو بہن نظر آے...

ارے کیا ہو گیا کیا ہنگامہ کیا ہوا ہے... تائی اماں نے ہانپتے ہوے پوچھا... ساتھ میں می جانی بھی تھیں...

اماں اس نے ایک تو میری آئسکریم کھائی اوپر سے مجھ پے ہاتھ اٹھایا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے غضب خدا کا اب یہ دن بھی آنا تھا... ہمارے گھر میں رہتی ہے ہمارا کھاتی ہے... اور ہمیں ہی مارتی ہے...

می جانی نے شانزے کا بازو کھنچا کیوں شانزے کیوں مارا تم نے بہن کو.... یہ چور میری بہن نہیں ہے عینی نے ماں کو دیکھتے ہوے کہا ...

می جان اس نے مجھ گلی... بس چپ شانزے تنگ آ گئی ہوں میں تم سے... کبھی تو جھگڑا مت کیا کرو ...

ارے لو کیسے ں ا کرے جھگڑا... یہ تو اس کے خون میں شامل ہے ...تائی امی کی زبان نے شولے برسائے تھے.. می جان نے اسے ملامتی نظروں سے دیکھا تھا.

ماما پلیز.. وجی نے ماں کو روکنے کی کوشش کی ..

میں نے کیا غلط کہا..؟؟؟ نجانے کن چوروں کا خون ہے.. ہمارے تو خاندان میں کسی کو یہ عادت ں ا تھی...

ماما بس کریں نیچے چلیں آپ، وجی اپنی ماں بہن کو کہہ کر نیچے چلا گیا تھا...

چور... لیکن جاتے جاتے عینی نے چنگاری پھر سے بھڑکا دی تھی ...

.....

Radaba

مغرب ہونے والی تھی وہ بہت دیر سے چھت پے جانے والی سیڑیوں پے بیٹھی تھی. بچپن سے لے کہ آج تک یہ اس کی مخصوص جگہ تھی. وہ جب بھی پریشان یا اداس ہوتی تو یہاں اکر بیٹھ جاتی. شام کافی گہری ہوتی جارہی تھی. سورج کی پیلی روشنی رات کی سیاہی کو نگلنے میں ناکام ہورہی تھی. پرندے اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے

تھے. اور اپنی سوچوں میں گم ہوتی جارہی تھی. وہ نہیں جانتی تھی کہ کب اس گھر میں آئی، جانتی تھی تو صرف اتنا کہ جب ہوش سمبھالا تو خود کو اس گھر میں پایا... می جان.. پاپا... دادی اماں.. تائی اماں.. تایا ابو.. وجی بھائی... عنیقہ اور اریزے کے ساتھ. سب نے اس پے بھرپور محبتیں نچھاور کیں. سوائے تایا اور تائی کے.. دادی جان مضبوط اور روب دار شخصیت کی ملک تھیں. دادا جان کے بعد بھی ان کی حکمرانی یا رعب و دبدبے میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکے شخصیت میں پہلے سے زیادہ نکھار آگیا تھا. انہوں نے گھر، کاروبار، اپنے دونوں بیٹوں رضوان محمود اور حسسان محمود اور اپنی اکلوتی بیٹی روبینہ کی زمیداری پوری ایمانداری سے اٹھائی. شادیوں ک فرائض بھی انہوں نے بڑی خوش اسلوبی اور سمجھداری سے ادا کے. اپنے بیٹوں کے لیے اپنے بھائی کی دونوں بیٹیاں لی تا کے اپنے گھر کو خاندانی جھگڑوں سے بچا سکیں. روبینہ کی شادی بھی ان ہوں نے خاندان میں کی تھی پر شادی کے بعد وہ اپنے شوہر اور اکلوتے بیٹے کے ساتھ لندن چلی گیں. شروع میں وہ ہر سال آتی تھیں پھر آہستہ آہستہ یہ فاصلہ بڑھتا رہا. لیکن دادی امی کے لیے یہی کافی تھا کہ ان کے تینوں بچے اپنے زندگی میں خوش و خرّم تھے. پر خدا جانے ان کے گھر کو کس کی نظر لگ گئی . جب اچانک ایک دن حسسان کہیں سے نئی سی گڑیا اٹھالاے اور لا کے حنا کی گود میں ڈال دی جسے انہوں نے بنا کسی نوک جھوک

کے سینے سے لگالیا. ساری دنیا کو حیرت تھی حالاں کہ حسان کو خود بھی اللہ نے بیٹی کی نعمت سے نوازا تھا. تو پھر کیوں وہ کسی بچی کو گھر لے آئے یہ بات دنیا والوں کو ہضم نہ ہوتی تھی کچھ لوگ تو یہاں تک کہتے کہ یہ حسان کا ہی کوئی گناہ ہے. جو باتیں لوگ گھر سے باہر کر رہے تھے وہی باتیں گھر میں بھی ہو رہی تھیں. تائی اماں اور تایا ابو کو بھی یہی لگتا تھا کہ یہ بچی حسان کی کسی حماقت کی نشانی ہے. اس لیے ان کو یہ بات بلکل نہیں منظور تھی کوئی سڑک پے پڑی بچی ان کے گھر میں ان کے بچوں کے ساتھ پل کر ان کے بچوں کا حق کھائے. جبکہ حسان نہ صرف اسے گھر میں رکھنے پے بضد تھے بلکے اس سے اپنا نام بھی دینا چاہتے وگرنہ دوسری صورت وہ اس گھر میں میں نہیں رہیں گئے.

تایا ابو نے اپنی بیوی جو کے حنا کی بڑی بہن بھی تھیں ان سے بات کی تاکہ وہ سڑک پے پڑی بچی کو وہیں پہنچھا دیں. بلکے باتوں باتوں میں تائی امی نے اپنے دل کی بات بھی بہن سے کہ ڈالی کہ یہ بچی کہیں حسسان کی تو نہیں تبھی وہ اسے اپنے سے دور کرنے پے راضی نہیں ہے. لیکن حنا نے اس معملے میں صرف اپنے شوہر کا ساتھ دیا. اور یہ کہہ کر کے انہی اپنے شوہر پے پورا بھروسہ ہے پوری دنیا کا منہ بند کرا دیا. لیکن وہ ایک بات بھول گئی تھیں کہ شکست اکثر اپنوں کے ہاتوں ہی ہوتی ہے. دادی جن کے دباؤ میں اکر اگرچہ بچی کو گھر میں رہنے کی اجازت مل

تھی پر تایا ابو اور تائی امی نے اسے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا. لیکن باقی سب نے اسے کھلے دل سے تسلیم کیا تھا. دادی جان نے بڑے پیار سے اسے شانزے نام دیا تھا. شانزے بچپن میں بڑی خاموش طبیعت اور فرمابردار بچی تھی ہر کہنا ماننا اس پے فرض تھا. جب کے عنیقہ اس کی نسبت کافی جھگڑالو اور طوفان بلاخیز تھی. یہ سب تایا اور تائی امی کے بے جالاڈ کا نتیجہ تھا. اور کیوں نہ ہوتا تایا جان سخی اتنے کے اپنی ثقافت پے آئیں ہاتم تائی کو بھی مات دے دیں. ان کی عنایتوں اور کرام نوازیوں سے ہر شخص اپنا حصہ پورا پورا وصول کرتا تھا. ان کے خزانے میں اگر کسی کے لیے کمی تی تو اس ننھی جان شانزے کے لیے جو انہیں ایک آنکھ نہ بھاتی تھی. دستے شفقت دوئ کی بات انہوں نے کبھی اس سے دو پل روک کر دیکھنا بھی پسند نہیں کیا تھا. ان کے خیال میں وہ گندگی کا ڈھیر تھی جس سے جینے کا کوئی حق نہیں تھا اور وہ بڑے استحقام سے ان کا سر یم چرا بیٹھی تھی. ماں باپ کی آنکھوں سے جھلکتی نفرت اور حکارت عنیقہ نے وراثت میں لی تھی یہی وجہ تھی کے وہ بھی شانزے کو پسند نہیں کرتی تھی. لیکن وجی تو اس پے جان چھڑکتا تھا اس ک لیے تو وہ گڑیا تھی ہنسنے رونے والی. شرارتیں کرنے والی... شرواعات میں حالات اتنے خراب نہ تھے اگرچہ تایا ابو اور تائی اماں کچھ خاص پسند نہ کرتے تھے پر دادی جان کی وجہ وہ اس بات کا کھلم کھلا اظہار بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن دادی جان کے انتقال

کے بعد تو جیسے ہر حد پار ہو گئی تھی. وہ تایا اور تائی اور عنیقہ کی پرچھایوں سے بھی دور رہتی تھی پر شعور کی آگاہی نے اس کے ڈر و خوف کو مقابلے کی راہ دکھادی تھی اور یہی وجہ تھی کے شانزے کی زبان اور دل میں کڑواہٹ بھر گئی تھی جسے می جانی.. بابا اور اریزے مل کہ بھی ختم نہیں کر پا رہے تھے. نہ جانے کتنی دیر وہ اس طرح ہی ماضی کی ستمز رفیوں میں گم رہتی جب اریزے نے اسے آواز دی.

شانی...

شانی... شانی.... کون سا چلہ کاٹ رہی ہو یار..

شانی ...

کیا ہے.. شانزے نے کچھ چڑتے ہوے نیچے جھانک کر کہا.. سخت چڑ تھی اسے نام بگڑنے سے پر اریزے جب بھی موڈ میں ہوتی تو وہ ایسے ہی اس کا نام بگاڑتی تھی.

جلدی نیچے آؤ تمہیں کچھ دکھانا ہے...

اوہو - آرہی ہوں ذرا تو صبر کرو ہمیشہ ایسے چلاتی ہو جیسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو.. پر ملتی کیا ہے تائی امی کی ڈانٹ... شانزے نے منہ بناتے کہا. پر اریزے کو دیکھ کر وہ

ٹھٹک گئی وہ کچھ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی تمھیں کیا ہوا ایسے منہ کیوں بنایا جیسے اس بدتمیز یوسف کو دیکھ لیا ہو. اریزے نے اس کے سامنے موبائل کیا... تو کیا کروں اس کا دس بار دیکھا ہے. شانزے نے چڑتے ہوا کہا، تم چھپ کرو گی دو منٹ میں تمہیں موبائل نہیں یہ وڈیو دکھا رہی ہوں. اور ویڈیو دیکھ کے شانزے کو لگا کا اس کی نسوں میں خون کی جگہ غصہ ڈور رہا ہے وہ بھی ۱۰۰۰ کلو میٹر پر سیکنڈ کی سپیڈ سے. شانزے نے اپنا پرس اٹھایا اور باہر کی طرف چلدی جب کے اریزے اسے آوازیں دیتی رہ گئی .

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Radaba

یوسف کافی دیر سے XBOX پے IGN کھیلنے میں مصروف تھا لیکن ہر بار ایک خاص پوانٹ پے جا کے وہ اپنی گاڑی الٹا رہا تھا۔ عثمان جو کافی دیر سے یہ سب نوٹ کر رہا تھا بلا آخر پوچھنے لگا۔ کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ۔...

کیا مسلہ بھائی۔؟ یوسف نے سکرین سے نظر ہٹاے بغیر جواب دیا۔

یہ میں نے سوال کیا تھا شاید.... عثمان نے سیدھے ہوتے پوچھا۔

ہاں بھائی....پر کیوں کیا تھا۔ تبھی یوسف نے ایک بار پھر کار الٹا دی تھی۔ سکرین پے نظر آنے والی گاڑی اب اگ کی نظر تھی۔

سی .....اس پوچھا ..... عثمان نے سکرین کی طرف اشارہ کیا۔

کچھ نہں بھائی بس ایسے ہی موڈ خراب ہے۔یوسف برابر میں بیٹھتے بولا۔کیوں موڈ خراب ہے میرے شیر کا؟؟؟اوہو بھائی آج کے بعد نہ مجھے یہ شیر نہ کہنا۔یوسف کا انداز چڑ جانے والا تھا۔کیوں یار ایسا کیا ہوا ہے؟عثمان نے نہ سمجھنے والے انداز میں پوچھا اصل میں وہ کنفیوز تھا کیونکہ وہ ہمیشہ سے یوسف کو ایسے ہی بولانے کا عادی تھا اور اس سے پہلے یوسف نے کبھی مانا نہیں کیا تھا۔کیوں یار ہوا کیا ہے عثمان نے پھر سے پوچھا اتنا تو وہ اندازہ کر چکا تھا کہ کوئی بات ضرور ہے۔بھائی کتا ہو یا شیر کیا فرق پڑتا ہے رہے گا تو جانور ہی نہ۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔یوسف نے اتنی معصومیت سے پوچھا کہ عثمان اپنی ہنسی کو روک نہ پایا۔

بھائی....یوسف نے منہ بنایا۔

تو اور کیا کروا چھاویسے یہ بتایا کس نے ہے تمھیں مرچوں والی نے؟یوسف کی خاموشی

نے اس کا جواب دے دیا تھا۔ یار پہلے تو تم یہ بتاؤ کہ تم دونوں پڑھنے جاتے ہو یا لڑنے؟ دیکھو بیٹا میرا خیال ہے اب تم دونوں کو صلح کر لینی چاہیے اگر ایسے لڑتے رہے تو محبت ہو جائے گی تم لوگوں کو.....

واٹ؟ محبت وہ بھی اس شانزے حسان سے؟ نہ ممکن... جانتے ہیں وہ دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوئی تو میں اس سے شادی کرنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گا. جانتے ہیں جس لڑکی سے مجھے پیار ہو گا نہ وہ اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہو گی۔ اور جب وہ میری طرف دیکھی گی تو ہوا میں خوشبو پھیل جائے گی۔ جب وہ بولے گی تو آسمان سے بارش برسے گی۔ جب وہ ہنسے گی تو ہوا میں پھول بکھر جائیں گئے. آس پاس بیٹھے لوگ غائب ہو جائیں گے.....

اور پتا نہیں کیا کیا ہو گا.... لیکن سب بہت بہت حسین ہو گا...

اور شانزے ...

اس کو دیکھ کر جانتے ہیں کیسا لگتا؟؟ جیسے ہم دونوں میدان جنگ میں ہوں فل اصلحے سے لیز۔ جیسے ہر طرف گولیاں چل رہی ہوں۔ بم بلاسٹ کا دھواں ہر طرف پھیلا ہو۔ آس پاس کی پوری دنیا غائب ہو۔ اور اگر کوئی ہو تو صرف میں اور وہ ایک دوسرے پے

پسٹل تانے۔ جس نے پہلے گولی چلائی وہ جیت گیا۔۔۔وہ اپنی دھن میں مگن بول رہا تھا جب عثمان کی آواز نے اس سے خیالی دنیا سے باہر نکالا۔

دیکھو یوسف تم میرے چھوٹے بھائی اور اس لہٰذ سے تمہیں سمجھانا میرا فرض ہے.... دیکھو بیٹا یہ یاد رکھنا ہنسی مذاق مستی اپنی جگہ ضرور کرو لیکن یہ خیال رکھو کے اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو اور نہ اپنے دل میں کسی کے لیے نفرت کے جذبات رکھو یہ نفرت ہی ہے جو اچھے خاصے انسان کو جانور بنا دیتی ہے. یہ نفرت ہی جو آپ کے شعور کو مات دے کر انتیھائی گہرائیوں میں پہنچا دیتی ہے. اور جب تک آپ اس سب سے باہر نکلتے ہو سب ختم ہو جاتا ہے .

بھائی آپ اتنا سیریس کیوں ہو رہے ہیں....؟؟؟؟ وعدہ...!!! میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جو میرے لیے آپ کے لیے یا ہماری فیملی کے لیے شرمندگی کا بائث بنے... ڈیٹس لائک مائی گڈ بوائے....

ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا. عثمان نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے کہا...

کیا بھائی... یوسف نے اس کی گود میں سر رکھتے پوچھا تھا .

یہی کہ دنیا تو تمھیں شانزے بھی بھلوا دیتی ہے۔ نہیں؟ عثمان نے اپنے بھائی کے چہرے پے بھکرے رنگ بڑے غور سے دیکھے تھے۔

بھائی آپ کو۔ کیا ہو گیا ہے؟؟ کیوں بار بار اس چڑیل کا نام لیتے ہیں...

بری بات ابھی کیا سمجھایا ہے تمہیں...اوہو بھائی...اتنا تو چلتا ہے...

آپ نہیں جانتے اسے....ایک چھوٹا سا مزاق کیا تھا ... سوری بھی کیا اس کے لیے لیکن نہیں... عجیب بد دماغ لڑکی ہے جو منہ میں آتا ہے بولتی جاتی ہے. دیکھو کسی لڑکی کے بارے میں ایسے بات نہیں کرتے .اور وہ بھی تب جب وہ میری چھوٹی سی کیوٹ سی بھابھی ہو عثمان نے معصوم منہ بنا کے بولا اور تبھی پاس پڑا تکیہ یوسف نے کھینچ کے اس مارا لیکن عثمان نے بڑے آرام سے اسے کیچ کر لیا تھا۔اب دونوں چھوٹے بچوں کی طرح بھاگ رہے تھے۔

عثمان بھاگتا ہوا اماما کے پیچھے چلا گیا. ماما آپ ہٹ جائیں آج آپ بیچ میں نہیں آیئں گی. یوسف نے اس پکڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہوے کہا. ہوا کیا ہے یوسف بتاؤ تو ماما جو اپ تک پوری صورتحال سے ناواقف تھیں پوچھنے لگی. ارے بیگم یہ دونو بھائیوں کا معملا ہے میرا خیال ہے اپ بیچ میں نا آیئں. حسین صاحب جو اخبار میں گم تھے. اب

اخبار رکھتے ہوے بولے. تھنک یو پاپا یوسف نے باپ کو تشکر نگھاؤں سے دیکھا جبکہ ماما اب تک عثمان کے سامنے کھڑی تھیں. ماما آپ ہمیشہ بھائی کی سائیڈ لیتی ہیں. اس گھر میں کوئی نہیں جو مجھ سے پیار کرتا ہو. وہ کسی روٹھے بچے کی طرح زمین پے بیٹھ گیا تھا. عثمان نے پیار سے اس کے گلے میں بازو ڈالی. یہ تو ہے، کیوں کے ہم تمہیں ڈسٹبیں سے جو لاے تھے. پاپا دیکھیں نا یوسف نے رونے والا منہ بنایا. اور عثمان نے بڑے پیار سے اس کی پیشانی چومی اور ان دونون کا قہقہ فضا میں گنجا. جس میں ان کے ماما پاپا نے بھی بھرپور ساتھ دیا تھا .

تبھی باہر سے شور کی آواز آئی، یوسف کو آواز جانی پہچانی لگی وہ باہر کی طرف لپکا۔ میڈم روک جائیں آپ ایسے اندر نہیں جاسکتی۔ گارڈ نے وارن کیا۔ کیوں اندر کیا داریندے رہتے ہیں جو مجھے کھا جائیں گے ؟اس نے اپنی شولا برساتی نظروں سے گارڈ کو دیکھا۔ دیکھئے میڈم صاحب ایسے ہر کسی سے نہیں ملتے۔ اگر آپ نے مجبور کیا تو ہمیں گھر سے باہر نکالنا پڑے گا۔ اچھا دیکھتی ہوں کون روکتا ہے وہ کہتی آگے بڑھی تھی کہ یوسف کو دیکھ کے روک گئی۔ جب کے یوسف شانزے کو دیکھ کے حیران پریشان تھا۔ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں جو ڈر جائیں پر وہ اس کے گھر پہنچ جاے

گی یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔ پیروں سے زمین کا نکلنا کیا ہوتا ہے آج اس نے محسوس کیا. شانزے تیزی سے اس کی طرف آ رہی تھی.

تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ یوسف اس پے چلایا تھا.

میرا دماغ ٹھیک ہے اور تمہارا میں کرنے آئی ہوں.. شانزے نے برابر سے جواب دیا اور بیگ میں کچھ تلاش نے لگی...

دیکھو یہ میرا گھر ہے، یہاں کوئی سین کریٹ مت کرو. یوسف نے اس کی بازو پکڑ کے کھینچا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اور تم... اور تم جو مرضی کرتے پھرہاں... شانزے ایک جھٹکے سے اپنی بازو چھوڑائی تھی..

کیا کیا ہے میں نے؟؟ یوسف نے پریشن ہوتے پوچھا....

شکل تو ایسے بنا رہے ہو جیسے کچھ جانتے نہیں... شانزے نے اپنا فون اس کے سامنے کرتے ہوے کہا....

جہاں اب سکرین پے ان کے جھگڑے کی وڈیو چل رہی تھی ...

یوسف نے اس کے ہاتھ سے فون لیناچاہ لیکن تبھی شانزے نے اس سے دھکادیا...

کیابدتمیزی ہے...یوسف چیخا تھا...ماماپاپااور عثمان سب لان میں آگے تھے ...

اوہ-تواب ایک بدتمیسز مجھے بتایئے گا کہ بدتمیزی کیاہے...تم اس قدر گھٹیااور چھوٹے انسان ہو میں نے سوچا نہیں تھا....اپنی نام نہاد عنہ کی خاطر تم اتنے گر جاؤ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی .

منہ کھولنے سے پہلے سچ کیاہے یہ جان لو...یوسف نے اس سے وارن کیا تھا..

سچ کیاہے میں دیکھ چکی ہوں... تمھیں کیالگتاہے تم جوچاہے کرو کوئی تمھیں روکے گا نہیں...وہ اور لڑکیاں ہیں جو تمہارے ساتھ پھرنااور اپنانام جوڑناچاہتی ہیں..ان کے ساتھ پھر پھر کے تم لڑکیوں کی عزت تک کرنا بھول گئے ہو ...

یہ سب کیاہورہاہے عثمان پاپانے فکر مندی سے پوچھا...پاپا،آپ روکیں میں دکتا ہوں. عثمان جو کچھ کچھ معملا سمجھ رہاتھاپاپاکو تسلی دیتاآگے بڑھا...

شانزے کیوں سب کے سامنے اپنا تماشابنارہی ہو...اب کی باریوسف کی آواز میں منت تھی ...

میں صرف اپنا نہیں بلکہ تمہارا بھی تماشا بنا رہی ہوں...اور ویسے بھی تمہیں تو اچھا لگتا ہے نہ تماشا کرنا تو پھر آج اتنا پریشن کیوں ہو رہے ہو... لیکن یہ تمہارا قصور نہیں ہے... قصور تمہاری پرورش کا ہے...

بس....یوسف خود پے قابو نہیں رکھ پایا اور اس کا ہاتھ اٹھ گیا...

اس سے پہلے کے شانزے کو یوسف کا اٹھا ہاتھ لگتا. عثمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے جھٹکا تھا. بروقت وہ ان دونوں کے پاس نہ پہنچا ہوتا تو اللہ جانے کیا ہوتا... حسین صاحب اپنے بیٹے کا یہ روپ دیکھ کے دنگ رہ گئے تھے..جب کے ماما کا ہاتھ خوف کے مارے ابھی تک منہ پے تھا...اور شانزے ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی تھی ...

تمھیں... تمھیں تو میں چھوڑوں گا نہیں.. سمجھتی کیا ہو خود کو..وہ دوبارہ اس کی طرف بڑھا تھا.

بس بہت ہو گیا تماشا... عثمان نے اس بازو سے پکڑ کے کھینچا...

حد کر دی ہے تم لوگوں نے چھوٹے بچوں کی طرح لڑنا یہی سکھا ہے تم لوگوں نے... اپنی لڑائی میں میں اپنے ماں باپ تک کو نہیں بخشا... عثمان نے ان دونوں کی طرف

اشارہ کیا.

کوئی مجھے بتائے گا یہ سب کیا ہو رہا ہے..؟؟ حسین صاحب جو بہت دیر سے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے. بلا آخر پوچھ بیٹھے .

پاپا میرا خیال ہے اندر چل کے بات کرتے ہیں.. عثمان نے گارڈز کی وجہ سے کہا. لیکن پاپا نہ جانے شانزے کے چہرے میں کیا ڈھونڈھ نے میں مصروف تھے کہ عثمان کی بات کا جواب بھی نہ دے پاے.

ٹھیک ہے نہ پاپا..؟؟اس نے دوبارہ پوچھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں!! ہاں ٹھیک ہے.. آیئں پاپا اندر چلتے ہیں... حسین صاحب نہ جانے کہاں گم تھے عثمان نے شاید ان کی کیفیت جان لی تھی تبھی اپنی بات دوہرائی تھی .

نہیں میں ٹھیک ہوں... شانزے نے ہونٹوں پے زبان پھیری...

بلکے میرا خیال ہے میں چلتی ہوں.. شانزے نے شرمندگی اور گھبراتے ہوے کہا..

بھائی میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے. میرا نہیں خیال کے بات کرنے کی کوئی ضرورت ہے... یوسف نے قدرے جھنجلاتے ہوے کہا..

اچھا...؟؟؟؟میرا خیال ہے کہ میں نے آپ دونوں سے راے نہیں مانگی. عثمان نے اسے گھور کر دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا...

شانزے نہ چاہتے ہوے بھی اس کی پیروی کرتی گھر کے اندر داخل ہوئی...

اس کا غصہ غائب ہو چکا تھا اور اس کی جگہ نادمات اور شرمندگی نے لے لی تھی. تبھی ملازمہ پانی لے کے آئی عثمان نے شانزے کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا. بیٹا پانی پی لیں آپ. اس کی آواز اتنی نرم تھی کہ شانزے کو رونا آنے لگا. خود پے قابو رکھنے کے لئے وہ ایک ہی گھونٹ میں پانی پی گئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے..اور آخر کار اس خاموشی عثمان نے ہی توڑا تھا.

شانزے مجھے بتائیں کیا بات ہے...

شانزے ساری بات عثمان کو بتائی..اور اسے وہ وڈیو بھی دکھائی جو یونیورسٹی کے پیج پے اپلوڈ کی گئی تھی ..

عثمان نے یوسف کی طرف دیکھا...بھائی پلیز ایسے نہ دیکھیں میرا یقین کریں یہ میں نے نہیں کیا ...

تو پھر کس نے کیا ہے یہ..؟؟؟ عثمان کی آواز میں ناراضگی واضح تھی..بھائی میں نے سچ میں کچھ نہیں کیا ہے...

ماما...پاپا...آپ لوگ بھی...وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن حسین صاحب کو دیکھ کر چپ کر گیا...ان کی آنکھوں میں عجیب حیرانگی تھی...ماما کے چہرے پے ایک عجیب سی کشمکش تھی...

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اپنی صفائی میں کیا کہے... تبھی عثمان کی آواز آئی..دیکھو شانزے میں شرمندہ ہوں اپنے بھائی کی حرکت پے.میرے بھائی کی وجہ سے جو تکلیف تمھیں یا تمہارے گھر والوں کو ہوئی اس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں..نہیں بھائی پلیز میں کچھ نہیں کیا ہے...یوسف اب کی بار سچ میں تڑپا تھا... لیکن جن نظروں سے عثمان نے اسے دیکھا تھا وہ اسے چپ کرا گیا تھا ..

نہیں بھائی پلیز مجھے شرمندہ نہ کریں... شانزے کی جھکی ناظرین مزید جھک گیں تھی..غلطی میری ہے مجھے اس طرح یہاں اکر آپ سب کو ایسے پریشان نہیں کرنا چاہیے تھا...میری وجہ سے آپ لوگوں کا جو دل دکھا میں اس کیلئے معذرت چاہتی ہوں ....

نہیں بیٹا ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی..جواب اس بار پاپا کی طرف سے آیا تھا .

میں چلتی ہوں اب..وہ جانے کے لئے اٹھی تھی جب حسین صاحب نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا کچھ دیر کے لئے شانزے دنگ رہ گئی تھی..نہ جانے کیوں اس وقت اس سے اپنے باباجانی شدت سے یاد آے تھے حسین صاحب میں سے کچھ ویسی ہی خوشبو آئ تھی...میں چلتی ہوں آنٹی شانزے آگے ہو کر ملی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی...

سنو بیٹا...اس سے پہلے کے وہ دروازے سے نکلتی پاپا کی آواز پے روک گئی...

جی انکل...؟؟؟شانزے نے روک کے پوچھا...

تمہارے ماں باپ کا نام کیا ہے...؟؟؟حسین کے اس سوال پے کمرے کھڑے تینو لوگ حیران تھے سواے شاہینہ بیگم کے...

جی میرے بابا کا نام حسان...اور می جانی کا نام حنا ہے..شانزے نے کچھ جھجھکتے ہوے بولا...

اوہ..اچھا...شانزے کو ان کے انداز سے لگا جیسے ان کی تلاش ختم ہو گئی ہے..پر کچھ

پوچھنے کی ہمت نہیں کر پائی...

عثمان بیٹا ٹائم کافی ہو رہا ہے...آپ شانزے کو گھر چھوڑ آئیں...

جی پاپا...عثمان کہتا باہر نکل گیا تھا جبکہ شانزے اس کے پیچھے چل پڑی تھی حالانکہ دل مانلے کے لئے راضی نہ تھا پر اب مزید کوئی سین کریٹ نہیں کرنا چاہتی تھی...جبکہ یوسف کی حالت شانزے سے زیادہ خراب تھی...اس کے غصے کی جگہ اب نفرت نے لیے تھی...جس کی لپٹیں اتنی زیادہ تھی کہ اس کی آنکھیں لال کر گیں تھی...

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Radaba

شانزے گھر میں داخل ہوئی تھی..کہ تائی اماں کی آواز آئی آگئی پروفیسرنی صاحبہ...

پوچھ سکتی ہوں کس کے ناک میں دم کرنے گئی تھیں...؟

تائی اماں کی آوازیں پورے گھر میں گنج رہی تھی .

شانزے نے ان کی بات کا کوئی جواب نا دیا اور سیدھا اپنے کمرے میں آگئی ...

کہاں گیں تھیں تم...؟؟؟اریزے نی پریشان ہوتے ہوے کہا...

یوسف کے گھر،اس نے اتنے آرام سے کہا جیسے کہ رہی ہو.. برابر والے گھر...

شانزے تم پاگل ہو گئی ہو؟؟ کیا ضرورت تھی تمھیں اس کے گھر جانے کی.. کیا سوچتے ہوں گئے وہ لوگ...

اریزے پلیز ابھی نہیں...اس وقت کوئی نصیحت ں ا کرنا...وہ منہ پے چادر ڈال کی لایٹ گئی تھی ...

جب کے اریزے نے اسے بے بسی سے دیکھا تھا...

.....

عثمان شانزے کو چھوڑ کر واپس آیا تو یوسف کو اپنا منتظر پایا..

بھائی میری بات...اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتا عثمان اپنے کمرے میں چلے گئے تھے...

جس کا مطلب تھا وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا اور یہ بات یوسف کے لیے تکلیف دہ تھی کیوں کے آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا. تبھی وہ اس کے پیچھے گیا .

بھائی پلیز مجھے ایک بار اپنی بات مکمل کرنے کا موقع تو دیں ...

کیا موقع یوسف... میں نے کہا تھا تمھیں... ہر قدم پے میں نے تمھی سمجھایا... عثمان بہت غصے میں تھا اس کی آواز جو کبھی کمرے سے باہر ں ا گئی تھی آج گھر کی دیواریں تک ہلا گئی تھی ...

بھائی میں نے کچھ نہیں کیا پر و مس..

میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا ں ا میں یہ جانتا ہوں کہ اس سب میں کس کا ہاتھ ہے ..

یوسف کی شکل پے صاف لکھا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے.. تبھی عثمان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھرا...

میں جانتا ہوں... پر تم کیسے ثابت کرو گئے اس سب میں تمہارا کوئی رول نہیں ہے... مجھ گسا یہ نہیں کے تم لوگ لڑتے ہو... گسا اس بات کا بھی نہیں کے شانزے کو یہاں تک آنا پڑا... گسا اس بات کا ہے کہ ایک لڑکی کا تماشا بنا جس میں میرے بھائی نام آرہا.... تم جانتے ہو کیسے کیسے کمنٹس تھے اس وڈیو پے... عثمان نے اپنا سر ہاتوں میں پکڑا تھا...

آپ مجھے پے بھروسہ رکھیں میں ثابت کاردوں گا کہ میں نے کچھ نہیں کیا. میں سب ٹھیک کردوں گا بھائی ...

ٹھیک ہے... عثمان نے مختصر جواب دیا.

یوسف نے اس کی طرف مسکرا کے دیکھا تھا لیکن عثمان کے چہرے پے اس سے کوئی بدلاؤ نظر نہیں آیا تھا.

لیکن فلحال اس کے لیے اتنا بہت تھا کہ اس کا بھائی اس سے بات کر رہا تھا ...

چلو کھانا کہتے ہیں عثمان کہتا آگے بڑھ گیا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا وعدہ ہے بھائی میں خود کو بے قصور ثابت کر کے رہوں گا....جو میں نے کیا نہیں میں اس کی سزا نہیں کتوں گا...

اور مس شانزے حسان تمہارے دن تو ہوے پورے....

تم نے میرے بھائی کو تکلیف دی ہے...میں تمہیں دوں گا...

کل سورج شاید تمہاری زندگی میں آخری بار چمکے گا ....

اور وہ فون پے کل کے بارے میں کسی کو انسٹرکشنز دینے لگا....

.....

شانزے کہاں تھیں تم ...صبا نے اس کے برابر میں بیٹھتے ہوے کہا.

کہیں نہیں بس ذرا لائبریری تک گئی تھی....شانزے نے اس کا جواب دیتے بک کھولی...

میں ابھی کی بات نہیں کر رہی تھی پچلے کچھ دنوں کی بات کر رہی تھی. کوئی آتا پتہ ہی نہیں تمہارا ....

سب ٹھیک تو ہے نا...صبا نے شانزے کو غور سے دیکھتے ہوے پوچھا ...

ہاں سب ٹھیک ہے....کیوں کیا ہوا؟؟؟

تم آج چار دن بعد یونیورسٹی آئی ہو. اور وہاں یوسف کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے...صبا نے اسے اپ ڈیٹ کیا تھا...

تو میں کیا کروں...بہت ڈھیٹ ہے مرے گا نہیں ڈونٹ واری ...

حد ہے شانزے...غصہ اپنی جگہ لیکن تم غصے کی انتہا پی جا پہنچی ہو. بلکے تم غصے میں پاگل ہو گئی ہو...صبا نے تاسف سے اس کو دیکھا. لیکن کوئی جواب نہ ملا.

تم نے وہ وڈیو دیکھی جو فیس بک کے پیج پے اپلوڈ ہوئی تھی..صبا نے پھر سے بات شروع کی...

ہاں دیکھ لی...اور اس کو سبق بھی سیکھا دیا...شانزے کے سکون میں کوئی فرق نہیں آیا تھا .

واٹ...کیا کیا تم نے؟؟؟صبا کے لئے یہ نیوز سچ میں نئ تھی وہ حیران ہوئی .

وہی جس کا وہ حقدار تھا...شانزے نے ساری بات اسے بتائی...

تمہیں احساس ہے تم نے کیا کیا ہے...صبا نے حیران ہوتے پوچھا ...

ہاں!!جو اس نے کیا میرے ساتھ اس کا تیسرا حصہ بھی نہیں تھا...میرا مذاق بنا دیا جانتی ہو کتنے لوگوں نے وہ وڈیو دیکھی.کیسے کیسے کمینٹ آے.شانزے کے چہرے پے دکھ کے اثرات صاف دکھائی دے رہے تھے..

لیکن پھر بھی تمھیں اس طرح اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا...اور اگر گیں ہی تھیں تو بات کر سکتیں تھیں...ایسے اس کے ماں باپ کو بیچ میں لا کے کیا ہو گا...

میں مانتی ہوں مجھے یوں اس کے گھر نہیں جانا چاہیے تھا..پر اس وقت مجھے جو ٹھیک لگا

میں نے کیا اور ویسے بھی ان امیر لوگوں کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا...

شانزے نے کتاب میں دیکھتے ہوے بولا .

اس سب سے کیا فائدہ ہو گا شانزے.. بات بڑھتی جا رہی ہے..پہلے مذاق تھی پھر نوک جھوک ہوئی... پھر لڑائی بنی...اور اب..اب تو یہ دشمنی بنتی جا رہی ہے...پلیز سب کو یہیں روک دو ایسا نا ہو تمہیں کوئی نقصان اٹھانا پڑے صبا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی ...

دیکھو شانزے میری بات ہو سکتا ہے تمہیں بری لگے پر یہ بات جتنی لمبی جائے گی..
اتنی ہی باتیں بنتی جائیں گی ہم یہاں

پڑھنے آئیں ہیں... کسی کو ہرانے یا لڑنے نہیں... یہ کس ریس کا حصہ بن رہی ہو تم؟

یہ تمہارے خواب نہیں تھے،

کیا ہوا میری بات بری لگی کیا؟صبا نے خاموش بیٹھی شانزے کو پوچھا....

نہیں تو... شانزے اپنا سر جھکا لیا تھا...

تو پھر؟؟

تم ٹھیک کہہ رہی ہو اس نے زمین کو گھورتے جواب دیا ...

گڈ گرل ! ! چلو کینٹین چلتے ہیں زارا اور مہک ہمارا انتیظار کر رہی ہیں. صبا نے مسکرا کے کہا اور وہ دونوں کینٹین کی طرف چل دیں .

.....

کیا بات ہے آج کل آپ بہت چپ ہو گئے ہیں... شاہینہ بیگم چائے میز پے رکھتے ہوے بولیں. حسین صاحب شانزے والے حادثے کے بعد سے کچھ چپ تھے. اگرچہ انہوں نے یوسف اور عثمان دونوں کو مطمئن کر دیا تھا. پر وہ شاہینہ بیگم تھی ان سے کچھ چھپانا مشکل ہی نہیں نہ ممکن بھی تھا ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے سالوں کی رفاقت نے ان دونوں کو ہی یہ شرف بخشا تھا کے بنا کہے ایک دوسرے کے دل کا حال جان لیتے ہیں .

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے. حسین صاحب نے بات بنائی...

میں جانتی ہوں آپ شانزے کو لے کے پریشان.. اس کی شکل بہت حد تک زینب سے ملتی ہے... اس لئے نہ... شاہینہ بیگم ان کے سامنے بیٹھتے ہوے بولیں...

جبکہ حسین صاحب چونک گئے تھے...بنا کہے بھی وہ ان کے دل کا راز جان گئی تھیں، یہ بات تو انہوں نے خود سے بھی نہیں کی تھی...

کیا ہوا حیران کیوں ہو رہے ہیں...انہوں نے چائے دیتے ہوے کہا. شانزے کو دیکھ کے مجھے بھی ایک پل ایسا لگا جیسے زینب ہے...آپ معاف کیوں نہیں کر دیتے اسے اتنے سال ہو گئے ہیں....اتنے سالوں سے جو بات دل میں تھی بلا آخر زبان پے آ ہی گئی تھی. انہوں نے بڑی آس سے دیکھا تھا جیسے آج حسین انھیں نہ نہیں کہیں گئے....

معاف کر دوں...؟؟کس بات کے لئے...؟؟اس لیے کے اس نے اپنا نقصان کیا؟؟ حسین نے دکھ سے شاہینہ کی طرف دیکھا تھا...کتنا سمجھایا تھا اسے..وہ میرے دل کا ٹکڑا تھی..بے انتہا محبت کی تھی میں نے اس سے. کبھی چھوٹی سی چھوٹی بات کے لئے میری ہاں کا انتظار کرتی تھی اور اتنے بڑے فیصلے میں میری ہاں کا انتیظار نہیں کیا. حسین کے چہرے سے ان کے اندر کی اذیت صاف ظاہر ہو رہی تھی. اتنے سالوں کی خاموشی آج ختم ہوئی تھی .

اتنے سال ہو گئے ہیں اس بات کو آپ بھول کیوں نہیں جاتے؟؟شاہینہ نے التجا کی...

کیسے بھول جاؤں؟کیسے بھول؟کہ وہ مجھے چھوڑ کے چلی گئی ...

کیاایک بار...ایک بار وہ بات نہیں کر سکتی تھی....لڑتی جھگڑتی اور اپنی بات منوالیتی جیسے ہمیشہ منواتی تھی پر ایسے چپ چاپ گم نہ ہو جاتی... تمہیں کیا لگتا ہے اتنے سالوں میں نے اس کبھی یاد نہیں کیا؟؟ کیا...بہت یاد کیا...اپنی ہر سانس کے ساتھ...تو کیا اس کو کبھی میری یاد نہیں آئی... حسین اس وقت شدید تکلیف سے دوچار تھے اور شاہینہ سے بہتر کون جان سکتا تھا...

ایک بار صرف ایک بار کیا پرانی باتوں کو بھول نہیں سکتے. میں جانتی ہوں آپ نے کب کا اسے معاف کر دیا ہے پر...یہ بات آپ ماننا نہیں چاہتے...صرف ایک بار دماغ سے نہیں دل سے سوچیں...

حسین صاحب نے کسی شکست خوردہ انسان کی طرح ان کی طرف دیکھا تھا...تم ٹھیک کہتی ہو..اب مجھ سے اور ناراض نہیں ہوا جاتا پھر زندگی کا کیا بھروسہ ایسا نہ ہو کے میں اس سے دیکھے بنا...

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ...شاہینہ نے ان کی بات کاٹی آپ اس سے ڈھونڈیں ہم خود جا کر اسے، گھر واپس لے کے آئیں گے..شاہینہ بیگم نے گھٹنے پے رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا. اور ان کے ہاتھ پے حسین صاحب

نے اپنا دوسرا ہاتھ رکھا جو اس بات کی نشاندہی تھا کہ وہ ان کے فیصلے پے رضامند ہیں.
جواباً شاہینہ بیگم ان کی طرف دیکھ کے مسکرائی تھیں ..

.....

بھائی جان آپ یہاں... آفس میں... میم کلثوم حسین صاحب کو دیکھ کر احترام میں کھڑی ہوئی تھیں وہ سچ میں حیران تھیں کیوں کے آج تک وہ کبھی ان کے آفس نہیں آئے تھے. مس کلثوم حسین صاحب کی چھوٹی بہن ہیں اور یوسف کی پھوپو ہیں یہ بات یونیورسٹی میں صرف وہی لوگ جانتے ہیں جن سے ان کے فیملی ٹرمز ہیں. اس کی ایک بہت بڑی وجہ میم کلثوم کا یوسف کے ساتھ پیش آنے والا رویہ ہے. وہ اتنا ہی عام ہے جتنا وہ کسی دوسرے سٹوڈنٹ کے ساتھ رکھتی ہیں.

بیٹھو بیٹھو... حسین نے آگے بڑھ کر بہن کے سر پے ہاتھ رکھا تھا.

بھائی جان سب خیریت ہے؟ میم کلثوم ان کی اچانک آمد پے کچھ پریشان بھی تھیں وہ اتنا تو جانتی تھیں کے کوئی بات ضرور ہے. ورنہ حسین ایسے کبھی ان کے آفس نہ آتے.
آپ چائے لیں گئے یا کافی؟ انہوں نے اپنے بھائی کی کشمکش کو کم کرنے کے لئے پوچھا .

ہاں!! کیا کہہ رہی تھیں. دراصل حسین صاحب اپنے خیالوں میں مگن تھے انھیں سمجھ نہیں آرہا تھا بات کہاں سے شروع کریں.

بھائی آپ چائے لیں گئے یا... کچھ بھی.. حسین نے بات کاٹتے ہوے کہا.. یہ تو صاف ظاہر تھا کے وہ ان سے ملنے نہیں آے اور نہ ہی کسی اور بات میں کوئی دلچسپی ہے. لیکن کلثوم کے لئے پریشانی کی بات یہ تھی کے وہ آنے کا مقصد نہیں جان سکیں تھیں اور فلحال وہ کوئی سوال کر کے انھیں مزید الجھانا نہیں چاہتی تھیں. انہوں نے فون کر کے چائے لانے کا کہا.

کچھ لمحے خاموشی سے ایسے ہی نکل گئے اور تبھی چائے بھی آگئی. انہوں نے کپ بھائی کو دیا..

شانزے.. شانزے کو جانتی ہو تم؟؟ کلثوم کا چائے کی طرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا. صرف اس ایک نام نے انھیں پوری بات سمجھادی تھی. اپنے بھائی کی پریشانی کی وجہ وہ سمجھ گیں تھی. بہت بیچارگی سے انہوں نے حسین کی طرف دیکھا تھا.

جی بھائی جان... میرے ہی ڈیپارٹمنٹ میں ہے... کلثوم نے نظریں چورائی تھیں جیسے ان کی چوری پکڑی گئی ہے .

تو پھر تم یہ بھی جان گئی ہو گی کے میں یہاں کیوں آیا ہوں.. حسین نے اپنی بہن کو غور سے دیکھا تھا.

جی بھائی جان.. میں جانتی ہوں پر ...

میم جلدی چلیں ایک مثلہ ہو گیا...اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتیں تبھی پیوں دروازہ نوک کر کے اندر آیا...

.....

دیکھا تم نے میرا کمال کیا دھماکے دار وڈیو ایڈٹ کی ہے...وارث نے اپنے گروپ کے لڑکوں سے بات کرتے ہوے تالی ماری تھی. ہاں یار مزہ آ گیا اور سب سے اچھی بات کسی کا شک بھی مجھ پے نہیں گیا. جاتا بھی کیسے سب جانتے ہیں شانزے اور یوسف کے چوہے بلی کے کھیل کو. اگر یوسف کو پتا چل گیا؟ ایک لڑکے نے اپنا شک ظاہر کیا. تو ایسی منحوس باتیں مت کر یوسف کے فرشتوں کو بھی پتا نہی چلنا... وارث نے کچھ اکڑتے ہوے کہا. تو شاید بھول گیا ہے کے ہم یوسف کے بارے میں بات کر رہے ہیں چیتا ہے وہ ان سب کاموں میں اور ہیکنگ تو اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے. ایسے تو وہ گولڈ میڈلسٹ نہیں بنے والا نہ. ایک دوسرے لڑکے نے کہا... گولڈ میڈلسٹ کا حال

نہیں دیکھا میں نے کیا کیا ہے..؟؟ہاہاہا...ایک قہقہ بلند ہوا.

تبھی یوسف دندناتا ہوا آیا اور اکر وارث کا گریبان پکڑا... چلو میرے ساتھ....

چھوڑو مجھے...وارث مذمت کرنا چاہتا لیکن یوسف نے انگلی کے اشارے سے اس دھمکایا.اگر تم چاہتے ہو کے تمہارا یہ منہ سلامت رہے تو میرے ساتھ چپ چاپ چلو .

لیکن ہم جا کہاں رہے ہیں...؟؟؟؟وارث کچھ پریشان ہوا تھا.

بتاتا ہوں جلدی کیا ہے؟یوسف نے سوال کے بدلے سوال کیا تھا.

.....

چلو کلاس ختم...صبا نے ہاتھ جھاڑنے والے انداز میں کہا...

ہاں میں بہت تھک گئی ہوں چلو کیں ٹین چلتے ہیں..مہک نے اور زارا نے ایک زبان ہوتے کہا کیوں کے ان دونوں کو ہی ہر لیکچر کے بعد تھکن ہو جاتی تھی .

نہیں تم لوگ جاؤ،میں نکلتی ہوں گھر میں بہت کام ہیں.شانزے نے اپنی نوٹس سمیٹتے ہوے کہا.

ارے واہ... تو شانزے لوگوں کی کھچائی کے علاوہ گھر کے کام بھی کر لیتی ہیں.. واہ بھئی ذارا نے ایکٹنگ کرتے ہوے بولا. شانزے نے خفگی سے اس کو گھورا.

خیریت ہے... کہیں رشتے والے تو نہیں آرہے میڈم کے... حملہ اس دفع مہک کی طرف سے ہوا تھا .

تمہیں کیسے پتا؟ شانزے نے بھی بھرپور ایکٹنگ کی شرمانے کی .

کیا.....؟؟؟؟؟؟ سچ میں صبا نے خوش ہوتے پوچھا....

ہاں!! بلکل سچ پر میرے نہیں عنیقہ کے... شانزے نے آنکھیں گھومائی.. اور چاروں ہنسنے لگیں...

وہ کلاس سے باہر نکلیں ہی تھیں کے وارث شانزے کے پیروں میں اکر گرا جس سے دیکھ کر وہ گڑبڑا گئی تھی...

کیا ہوا وارث... تم ٹھیک ہو...؟؟ اس نے پریشان ہو کر پوچھا اور اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ پوچھتی نظر یوسف پے پڑی...

او.. تو یہ تم ہو یوسف دی گریٹ... سب کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے. جبکہ تم یہاں موجود

ہو. شرم نہیں آتی تمہیں اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو تنگ کرتے ہوے...

شٹ اپ... جسٹ شٹ اپ.... یوسف دھاڑا تھا ...

.....not a single word ok

یہ تمہارا مجرم ہے اس نے بنائی ہے وہ وڈیو... یوسف کی آواز نے شانزے کے اوپر بم پھوڑا تھا .

نہیں شانزے میں نے کچھ نہیں کیا... آئی پرومس... یہ سب یوسف کا پلان ہے... وہ مجھے پھسانا چاہتا ہے.. مجھ پے جھوٹا الزام لگا کر خود کو بے قصور ثابت کرنا چاہتا ہے. وارث اب اپنی صفائی دینے لگا تھا .

شانزے بے یقینی کی کیفیت میں تھی اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے...

تبھی یوسف نے اپنے فون سے ریکارڈنگ چلائی جس میں وارث اور اس کے دوستوں کی آوازیں صاف واضح تھیں...

ہر شخص اپنی جگہ جم گیا تھا .

اب بولو شانزے حسان اس دن تو بہت بول رہی تھیں. تو پھر آج کیا ہو گیا تمہیں؟

یاداشت چلی گئی یاگلہ خراب ہے..یوسف بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا..اس سے پہلے کے وہ اور زیادہ بولتا مس کلثوم آ گئیں تھیں..

کیا ہو رہا ہے یہ سب... کم اون اسٹوڈنٹس موو...اور آپ تینوں میرے روم میں آیئں...وہ شانزے،یوسف اور وارث کو کہتی چلی گیں تھی.

.....

وہ تینوں ان کے روم میں داخل ہوے شانزے اور یوسف دونوں حسین صاحب کو دیکھ کر ٹھٹک گئے تھے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کو اس دن کی گئی ساری باتیں یاد آنے لگیں اسے لگا وہ اب کبھی حسین صاحب کے سامنے نظرین نہیں اٹھا سکے گی. جبکہ یوسف اس لیے حیران تھا کہ آج تک بلاوجہ حسین کبھی یوسف کی یونیورسٹی نہیں آئے تھے تو پھر آج کیوں..؟؟

اب آپ تینوں بتایئں گئے کہ یہ سب کیا ہو رہا تھا. یا ایسے ہی ایک دوسرے کی شکل دیکھتے رہیں گئے.؟ مس کلثوم کی آواز کمرے میں گنجی..

وہ میم بات دار صل یہ ہے... شانزے نے آہستہ آہستہ ساری بات میم کلثوم کو بتائی

جس سے انہوں نے بڑے تحمل سے سنا...

ڈیسگسٹنگ... میں سوچ بھی نہیں سکتی کے میرے ڈیپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹ ایسا کریں گئے.

کیوں وارث کیوں کیا آپ نے ایسا؟

میم ائی ایم سوررے مجھ سے غلطی ہو گئی... پلیز شانزے مجھے معاف کر دو میں تو صرف یوسف سے بدلہ لینا چاہتا اس کی وجہ سے میں کبھی بھی پوزیشن ہولڈر نہیں رہا کتنی محنت کر لو لیکن ہمیشہ وہی پوزیشن لیتا ہے یس بات نے میرے اندر احساس کمتری پیدا کر دی اور اس زد میں تم بھی آ گئیں پلیز شانزے مجھے معاف کر دو.. وارث رو دینے کو تھا .

جبکہ شانزے ایسے کھڑی تھی جیسے چپ کا روزہ رکھا ہو. کم سے کم یوسف کو تو ایسا ہی لگا تھا اور یہی بات تو اس سلگا رہی تھی. اگر پاپا کا اور میم کلثوم کا لہٰذ نہ ہوتا تو وہ کب کا شانزے کو جھنجوڑ چکا ہوتا.

ٹھیک ہے وارث آپ کی پہلی غلطی سمجھ کے میں آپ کو معاف کر رہی ہوں لیکن اس

کے اگینسٹ آپ کے نام کا نوٹس ضرور نکلے گا. آگے سے آپ کسی بھی غلط ایکٹیویٹی میں ملوث ہوے تو بطور ڈیپارٹمنٹ ہیڈ میں یہ رایٹ رکھتی ہوں کے آپ کو یونیورسٹی سے نکل دیا جائے. از ڈیٹ کلیر؟

یس میم! وارث نے تشکر نگاہوں سے دیکھا...

وارث کسی سے آگے بڑھنے کے لئے محنت کرتے ہیں نہ کہ اس انسان کو نیچے گرانے کی کوشش کریں.. اب آپ جائیں..

سوری شانزے.. سوری یوسف.. وارث نے جاتے جاتے یوسف کے کندھے پے ہاتھ رکھا جس پے یوسف نے اپنا ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھپ تھا پایا جو اس بات کا سگنل تھا کے بات ختم ہو گئی ہے. کم از کم شانزے کو یہی لگا.

میں نے آپ سے کہا تھا نہ پاپا میں نے کچھ نہیں کیا. یوسف نے آگے بڑھ کر باپ سے کہا . شانزے کو لگا اس پے کسی نے گھڑوں پانی ڈال دیا ہو. ایک مختصر سی مسکراہٹ نے یوسف کو سکون بخشا... اب ان کی توجہ شانزے تھی وہ شانزے جس نے انھیں یونیورسٹی آنے تک کے لئے مجبور کر دیا تھا. اور یہ بات یوسف نے بھی نوٹ کی تھی. تبھی اس کی نظر شانزے پے پڑی...

سوری سر آج ابھی جو کچھ یہاں ہوا اس سب کے لئے..اور اس دن جو میں نے آپ کے گھر پے ہنگامہ کیا اس کے لئے بھی..یوسف مزید کچھ بولتا اس سے پہلے ہی شانزے نے اپنی خاموشی توڑی...

حسن صاحب جو بہت دیر سے اس کی معصوم صورت دیکھنے میں مصروف تھے اس اچانک معافی پے چونک گئے اور آگے بڑھ کے اس کے سر پے ہاتھ رکھا کوئی بات نہیں بیٹا غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتیں ہیں.انہوں نے مسکرا کر شانزے کی طرف دیکھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو.یوسف اپنے باپ پے حیران تھا آخر کیا تھا اس میں جو ہر بار اس کا باپ اس سے اتنی اہمیت دیتا تھا اور اس بات نے یوسف کے اندر اور آگ لگا دی تھی.

.....

ناشتہ ٹیبل پے لگ گیا تھا...ماما اور عثمان کب سے یوسف اور پاپا کا انتیظار کر رہے تھے جو آنے میں نہیں آ رہے تھے .ماما کہاں ہے یہ دونوں...مجھے اب بھوک لگ رہی ہے..عثمان نے جوس کا سپ لیتے کہا ..

آ گیا میری جان آ گیا..یوسف نے ڈائننگ کی چیر کھینچی اور بیٹھ گیا...اس کا موڈ بہت خوش گوار تھا جب سے وڈیو والا معملا کلیر ہوا تھا وہ دوبارہ سے اپنی روٹین میں آ گیا تھا.

عثمان بھی اس کی طرف سے مطمین ہو گیا تھا. ورنہ پچھلے کچھ دنوں جو خاموشی اس پے چھائی ہوئی تھی ماما، پاپا کے علاوہ اس نے یوسف کو بھی پریشان کر دیا تھا. انھیں ڈر تھا کہ غصے میں وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھالے لیکن شکر ہے اللہ کا سارا معاملہ سیدھا ہو گیا تھا ....

خیریت ہے آج تو موڈ کچھ زیادہ ہی اچھا نہیں ہو رہا؟ کہیں کوئی مل تو نہیں گئی...؟؟

عثمان نے اسے چھڑا تھا .

توبہ بھائی آپ بھی نہ کیا صبح صبح شروع ہو گئے ہیں ...

آپ بتائیں...اس وقت گھر پے کیسے، آفس نہیں گئے؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں دو دن سے تمھیں دیکھا نہیں تھا تو سوچا تمہاری شکل دیکھنے کا شرف حاصل کر لوں.. عثمان نے اپنا ناشتہ کرتے جواب دیا..

بھائی آپ اتنی جلدی نکل جاتے ہیں جیسے آفس کے تالے آپ نے کھولنے ہوں. اور اس وقت میں سو رہا ہوتا ہوں. وہ بھی اب اپنی ٹون میں واپس آ گیا تھا .

تمہاری تو روٹین ہی خراب ہے عثمان نے بھی اس کی طبیعت صاف کی تھی..

بھائی آپ کو پتا تو تھا سب... لیکن اب سب ٹھیک ہے.. یوسف نے جواب دیتے جوس

کا گلاس اٹھایا...

اور اب سب ٹھیک رہنا بھی چاہیے ٹھیک ہے عثمان نے اس سے نصیحت کرنا ضروری سمجھا.

ماما آپ کا یہ ہٹلر بیٹا اس نے جان بوجھ کے عثمان کو چڑانا چاہا تھا..

تبھی اس کی نظر سامنے سے آتے پاپا پے پڑی. اسلام و علیکم پاپا... آپ ٹھیک ہیں؟

یوسف نے باپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا. اسے وہ تھکے تھکے سے لگے تھے اس لیے وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نوٹ تو عثمان نے بھی کیا تھا بلکہ کئی دن سے کر رہا تھا. حسین کا انداز کچھ بدلہ بدلہ تھا. پر جب بھی وہ بات کرنے کی کوشش کرتا پاپا اس کی بات پلٹ دیتے تھے.

ہاں میں ٹھیک ہوں.. مجھے کیا ہوا؟؟ انہوں نے الٹا اس سے سوال کیا.

کچھ نہیں بس مجھے لگا.. یوسف کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور حسین دینا نہیں چاہتے تھے.

اچھا میں چلتا ہوں یونیورسٹی کے لئے دیر ہو رہی ہے شام میں ملتے ہیں... یوسف کہتا

باہر نکل گیا تھا..

جبکہ عثمان ابھی تک باپ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ بات حسین بھی جانتے تھے لیکن ابھی وہ کسی کو بھی اس معاملے میں انوولوے نہیں کرنا چاہتے تھے، عثمان کو بھی نہیں..

عثمان تمھیں تو میٹنگ کے لئے جانا تھا بیٹا... شاہینہ نے اسے یاد دلایا...

جی ماما بس پاپا کے ساتھ نکلتا ہوں... عثمان نے جان بوجھ کے بولا اور غور سے باپ کو دیکھا...

تم جاؤ عثمان میں آجاؤں گا. مجھے کچھ کام ہے بس وہ کر کہ آتا ہوں. حسین نے عثمان کو بولا تو ان کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا وہ کوئی اندازہ نہیں کر سکا کہ وہ سچ کہ رہے ہیں یا پھر کوئی بہانہ ہے. لیکن وہ اتنا تو ضرور جانتا تھا کہ کوئی بات ہے جو وہ سب سے چھپا رہے ہیں، پر کیا؟ ابھی تک وہ اس کے سرے تک نہیں پہنچا تھا. لیکن اب وہ اور زیادہ انتیظار نہیں کر سکتا تھا. اس جلد از جلد یہ راز جانا ہے کیا ہے جو وہ ان سب سے چھپا رہے ہیں. کیوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے پاپا روز آفس لیٹ ہی جا رہے تھے وہ جب بھی پوچھتا ہمیشہ کام کا بہانا بناتے شروع میں تو عثمان نے غور نہیں کیا لیکن آہستہ آہستہ یہ بات اسے کھٹکنے

لگی. اس سے پہلے وہ ہمیشہ آفس ٹائم پے جاتے تھے سوائے میٹنگ یا ریگولر چیک اپ کے علاوہ. لیکن اب یہ روز کی بات ہو گئی تھی. پہلی بار اسے شک تب ہوا جب پاپا نے اس سے کہا کہ وہ اپنے دوست ہاشم کے ساتھ تھے جبکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ہاشم انکل اس وقت ملک سے باہر ہیں . پھر اس نے جان بوجھ کہ پاپا کو کر اس چیک کرنا شروع کیا پاپا سے ہمیشہ پوچھتا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور وہ جس جگہ کا کہتے وہاں نہیں ہوتے اور یہی بات عثمان کے لئے پریشان کن ثابت ہو رہی تھی. بہر حال جو بھی بات تھی اس سے جلد از جلد اس کا سراغ لگانا تھا. اس سے پہلے کے دیر ہو جاتی...

NEW ERA MAGAZINE .com
.....Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews.....

جانے کیوں محسوس ہوتا ہے مجھے یہ.

بہت کمزور ہوں میں اس شہر میں...

ہو سکا اب تک نہ میرا فیصلہ،

کب سے زیرے غور ہوں اس شہر میں ....

آج می جان نے جو کچھ بھی کہا اس میں کچھ بھی نیا نہیں تھا. یہ سب وہی باتیں ہیں جو وہ

پچھلے کئی برسوں سے سنتی آرہی ہے.اسے لئے سنے کی عادت سی ہوگئی تھی. لیکن آج کی اس بے انتہا تکلیف ہورہی تھی . کیوں کے آج نیا یہ تھا کے آج سے پہلے یہ باتیں وہ لوگ کرتے تھے جو اس کے لئے کچھ نہ تھے. جن کے ہونے نہ ہونے سے شانزے کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا. پر می جانی وہ تو اس کئی ماں تھیں تو پھر وہ کیسے یہ سب بول سکتی تھیں وہ تو اس کے لئے سب کچھ تھیں....

یہ بات اس کو سکون نہیں لینے دے رہی تھی.. بار بار صرف ایک ہی جملہ کانوں سے ٹکراتا "تم میری بیٹی نہیں ہو سکتیں"...وہ گھر سے تو نکل آئی تھی پر اب راستہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ جانا کہاں ہے؟ کیا دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانہ ہے یا نہیں؟ کوئی ہے جو اس کو بغیر پہچان کے اپنا سکتا ہے...

کون ہے وہ؟

کہاں سے لائے تھے اسے؟

اس کے ماں باپ کون ہیں.. ہیں بھی یا نہیں.. اگر ہیں تو کہاں ہیں؟

کیوں چھوڑ دیا ایسے اسے دنیا کہ رحم و کرم پے؟

کیاوہ نہیں جانتے تھے اس ظالم دنیا کو؟ کیاوہ کسی کا گناہ ہے؟ یا کسی پے ہوے ظلم کی داستان ہے، یہ بات تو صرف پاپا ہی جانتے تھے اور وہ کیسے پوچھتی ان سے کتنا چاہتے تھے وہ اسے.

وہ درد کی انتہا پے تھی... سر درد سے پھٹا جارہا تھا. اس کو دیکھ کے کو بھی اس کی حالت جان سکتا تھا. اس وقت جو وہ تکلیف محسوس کر رہی تھی وہ لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی. ایسا لگ رہا تھا. اسے کہیں دور کسی جزیرے پے چھوڑ دیا گیا ہے . بے یار و مدد گا... کسی نے اس کے پورے جسم پے چاقو سے کٹ لگا دیے ہیں.. اور اب ان میں سے خون بہہ رہا ہے اور خون کی ہر بوند کے ساتھ اس کی جان بھی نکل رہی ہے آہستہ آہستہ... اس پے نداردی چھا گئی وہ اپنی جگہ سے حل بھی نہیں پا رہی. خون بہنے کی وجہ سے کیڑے مکڑو آنے لگے ہیں.. اب کیڑے اس کے جسم پے رینگ رہے ہیں... ان کے رینگنے کی سنسناہٹ وہ اپنے جسم پہ محسوس کر سکتی تھی پر انھیں ہٹا نہیں پا رہی تھی. اس کا جسم ان کیڑوں کی خوراک بن رہا ہے... آہستہ آہستہ وہ اس سے نوچ رہے ہے پر یہ تکلیف اس کے دل میں اٹھنے والی تکلیف کے آگے کچھ بھی ہے... اسے سانس لینا مشکل لگ رہا تھا ...

وہ رونا چاہتی تھی..

چیخنا چاہتی تھی.. چلانا چاہتی...

لیکن شدت غم سے وہ نڈھال ہو رہی تھی. اس کے آنسو جیسے خشک ہو گئے تھے. آواز نے ساتھ چھوڑ دیا تھا. دماغ کی نسیں ایسے تنی تھیں جیسے ابھی ان میں دھماکے ہونے لگیں گئے....

.....

وہ یونیورسٹی آگئی تھی پر کیسے آئی تھی، یہاں تک سفر اس نے کیسے تہہ کیا، یہ نہیں جانتی تھی. ابھی تک اس کے کانوں میں صرف ایک آواز گنج رہی تھی اور وہ آواز تھی می جانی کی.... وہ کلاس میں جانے کے بجائے لائبریری کی پچھلی طرف آگئی تھی... یہ جگہ کافی سنسان تھی اس لئے اکثر وہ یہاں پائی جاتی تھی یہاں خاموشی سے بیٹھ کے پڑھنے کا موقع مل جاتا تھا لیکن ابھی وہ اپنی کیفیت چھپانے کے لئے یہاں آئی تھی، فلحال اس میں کسی کا بھی سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں تھا. وہ نہیں چاہتی تھی کہ زارا، مہک یا صبا اس کو ایسے دیکھیں اور کوئی سوال کریں وہ کیا بتے گی انھیں؟؟ اس سے بہتر تھا وہ یہاں بیٹھے.. تاکہ کسی کی بھی نظروں کا سامنا نہیں کرنا پڑے. اور اس وقت چھپنے کے لئے

یہی سب سے اچھی جگہ تھی. وہ پلر سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے بیٹھی، اب سے کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کو سوچ رہی تھی تبھی کسی نے پیچھے سے اکر اس کے منہ پے رومال رکھا... اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزاحمت کرتی رومال میں بسے کولوروفوم نے ہوش کی دنیا سے بیگانہ کر دیا تھا. اب وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈال کر یونیورسٹی کے پچھلے راستے سے باہر لے جا رہے تھے.

.....

آج اس کا آفس میں پہلا دن تھا. وجی بھائی اسے اپنے دوست عمیر سے ملوا کے جا چکے تھے. عمیر بھی بہت اچھے تھے بلکل وجی بھی جیسے نرم مزاج لیکن مثلا یہ تھا کہ اس کمپنی کے دو مالک تھے ایک عمیر اور دوسرا عثمان. یہ بات اسے عمیر نے ہی بتائی تھی. یہ کوئی روایتی جاب نہ تھی اس لئے اس کا انٹرویو تو ہوا نہیں تھا. عمیر نے اسے کام سمجھا دیا تھا اور ساتھ میں آفس کا فون بھی دے دیا تھا تاکے کوئی مثلا ہو تو وہ کال کر کے پوچھ سکے. یہ آفس اسسٹنٹ کی جاب تھی. یا دوسرے لفظوں میں سیکیٹری کی جاب کہا جا سکتا ہے اس لئے کا زیادہ تر واسطہ باس سے ہی پڑنے والا تھا. عمیر بھی کو دیکھ کے اسے کافی تسلی ہوئی تھی پر دوسرا باس وہ ابھی تک نہیں ملا تھا پر عمیر نے اس سے کافی حوصلہ دیا تھا.

اسے آفس کا ماحول بہت اچھا لگا تھا. ہر شخص اپنے آپ میں مگن اپنے کام کرتے پھر رہے تھے. وہ اپنی سیٹ پے آگئی تھی. جو باس کے روم کے باہر ہی لگی تھی، ایک کیبن کی شکل میں... اسے اپنی سیٹ بہت پسند آئی تھی. اس کے پیچھے کی دیوار پوری شیشے کی تھی جہاں سے مین روڈ صاف دکھائی دیتا تھا. عمیر باہر گیا تھا اس سے مانا کر کرے کہ کوئی بھی بلا ضرورت اندر نہ جائے.. اس کے جانے کہ بعد کرنے کے لئے کچھ نہ تھا اور اس وقت اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ شانزے کی وجہ سے بہت پریشان تھی. اگر کوئی اور دن ہوتا تو، اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا پر ابھی... ابھی وہ کوئی خوشی محسوس نہیں کر رہی تھی دماغ میں صرف ایک بات تھی شانزے... اس کی پیاری بہن اسے تائی اماں سے دل سے نفرت محسوس ہوئی تھی... اور اپنی ماں کے بولنے کا افسوس تھا. تائی اماں تو ہمیشہ سے ایسی ہی تھیں پر می جانی وہ تو ایسی نہ تھی تو پھر کیوں انہوں نے سب کے سامنے شانزے کو اتنا سب کچھ کہ دیا... وہ ابھی دیھڑوں سوچنا چاہتی تھی لیکن تبھی کوئی اس کے سامنے سے گزرا...

ایکسٹیوزمی... کس سے ملنا ہے آپ کو..؟؟ شانزے نے اس کے پیچھے جا کر روکا تھا.

محترمہ میرا نام ...

میں نے آپ کا نام تو نہیں پوچھا...اریزے نے منہ بناتے بولا.

آپ شاید نئی آئی ہیں تبھی مجھے نہیں جانتی..میں...

ہاں!!میں نئی آئی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کے آپ مجھے بیوقوف بنا کر اس طرح آفس میں گھسے چلے آئیں گئے.آپ کو پتا ہے نہیں ہے کہ کسی آفس میں جانے سے پہلے اس کی اجازت لیتے ہیں؟یا کم از کم انفارم کرنا چاہیے..اس نے بات کاٹی .

اوکے فائن!!مجھے عمیر سے ملنا ہے..وہ کہتا روم کیطرف بڑھا تھا کہ وہ پھر سے سامنے آگئی آپ کو میری بات سمجھ نہیں ای؟آپ اندر نہیں جا سکتے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایکسٹیوزمی....کیا کہا آپ نے..اس کو سچ میں جھٹکا لگا تھا ..

آپ اونچا سنتے ہیں کیا؟کتنی بار کہوں؟میں نے کہا آپ اندر روم میں نہیں جا سکتے...

اریزے نے اس کو بیچارگی سے دیکھا تھا.

کیوں؟؟لمبا قد..صاف ستھرا رنگ...ڈارک بلو سوٹ میں وہ جو بھی تھا لاجواب تھا اریزے نے دل میں اطراف کیا.ماتھے پے بل اور آنکھوں میں حیرانی لئے وہ اس سے ہی دیکھ رہا تھا .

دیکھیں... عمیر سر اپنے روم میں نہیں ہیں اور ود آوٹ پرمیشن میں آپ کو اندر نہیں جانے دوں گی... اریزے نے اٹل لہجے میں بولا. اب وہ دلچسپی سے نازک سی لڑکی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا.. گندمی رنگ.. لائٹ براؤن آنکھیں.. کالے بال... سلیقے سے ڈوپٹہ لئے.. وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی .

آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں... اریزے کو اس کے ایسے دیکھنے پے غصہ آیا تھا .

آپ نے تو کہا دیکھیں... اب اسے شرارت سوجھی تھی، جبکہ اریزے جھینپ گئی تھی.

وہ.. وہ... اصل میں.. وہ میرا.. مطلب تھا... اریزے کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے، آپ یہاں بیٹھئیں میں سر سے پوچھتی ہوں. وہ کہتی چلی گئی تھی. جبکہ اس نے اپنی ہنسی دبائی تھی وہ نہیں چاہتا کہ پہلے دن ہی وہ پریشن ہو جائے .

اریزے نے عمیر کو کال ملائی.. جو دوسری طرف سے اٹھالی گئی تھی. سر کوئی آپ سے ملنے آیا ہے.. وہ سیدھا آپ کہ روم میں جارہا تھا بہت مشکل سے روکا ہے.. اس نے پوری بات ایک سانس میں کی... جبکہ کنکھیوں سے وہ اس سے ہی دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی چور ہو.

کون ہیں؟ کوئی کلائنٹ؟

سر! یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں..

اوکے!! آپ نام پوچھو کون ہیں..

ایک منٹ سر...

سنیں.. وہ جو فون میں مگن تھا.. اس کی آواز سن کے بھی مگن رہا... حالانکہ وہ اسے بار بار اس کی طرف دیکھتا ہوا دیکھ چکا تھا. نہ جانے کیوں پر اسے اس کا سنیں کہنا بہت اچھا لگا تھا... اس لئے وہ انجان بنا رہا .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنیں.. سنیں میں آپ سے بول رہی ہوں.. اریزے نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے کہا.

جی بولیے.. اس نے فون سے نظر اٹھاتے دیکھا.

آپ کا نام کیا ہے...؟؟ اریزے کہ چہرے پے جھلاہٹ تھی.

عثمان میر... سکون سے جواب دیا گیا...

اوک.. وہ جانے کے لئے موڑی ہی تھی کہ روک گئی. عثمان میر... اس نے زیرے

لیب نام دھورایا نہیں میرے کان بج رہے ہیں اس نے خود کو تسلی دی....اس لئے وہ اس کی طرف موڑی، عثمان میر...؟؟اس نے کنفرم کیا تھا..جواباًہاں میں سر ہلایا گیا اریزے کو لگا اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے ہیں. سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ہی وہ پہچان گئی تھی کہ یہ وہی عثمان ہے اس کا دوسرا باس... شانزے کے منہ پے بارہ بجے تھے..

فون شاید کٹ کر دوبارہ کیا گیا تھا تبھی بج رہا تھا پر اریزے تو جیسے ہوش میں ہی نہیں تھی تبھی وہ آرام سے چلتا اس کے پاس آیا اس کے ہاتھ سے فون لیتا چلا گیا...
اریزے کو جیسے ہوش آیا تھا..اور اب سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے پہلے ہی دن اتنا برا تاثر دیا تھا اس نے.

.....

اریزے کو اب ایک اور پریشانی نے آگھیرا تھا.اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا کرے سوری بولے یا نہیں..

اگر اس نے سب کچھ عمیر کو بولا تو اسے کتنی شرمندگی ہوں تھی کچھ تھا وہ اس کے بھائی کا دوست تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کے عمیر سے ہوتی یہ بات وجھی بھی تک پہنچے.اس

لئے وہ عمیر کے روم کی طرف گئی جہاں وہ بیٹھا تھا.

اندر سے کافی غصے میں بولنے کی آوازیں آرہی تھی. اریزے مزید پریشان ہوئی اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی عثمان کی آواز نے روک دیا.

جی بولیے کچھ بولنا تھا آپ کو ...

وہ...میں...وہ...در صل میں آپ سے...اسے سمجھ نہیں آرہا تھا بات کہاں سے شروع کرے.

اب آپ کچھ بولیں گی...یا یوں ہی میرا وقت ضائع کرتی رہیں گی؟؟؟؟ عثمان کا غصہ ابھی بھی برقرار تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی سوری سر فوربوتھ. وہ روکی نہیں کہتی چلی گئی تھی.

جبکہ عثمان کو پچھتاوا سا ہوا تھا. وہ پاپا کا پتا نہیں لگا سکا اس بات کا غصہ تھا خام خا اس بیچاری پے نکل دیا تھا..

وہ اس کے کیبن کی طرف گیا تو وہ کسی کام میں بزی تھی .

اریزے اس کو دیکھ کے کھڑی ہوئی جی سر کچھ چاہیے آپ کو..چہرے پے ابھی

شرمندگی کا تاثر تھا. عثمان کو اپنے رویے پہ شرمندگی ہوئی. یہ ڈرائیو آپ عمیر کو دے دیجئے گا یاد سے. وہ جو اس سے سوری کہنا چاہتا تھا، ایک نظر اس پے ڈالتا باہر چلا گیا. جبکہ اریزے نے سکھ کا سانس لیا .

.....

.....

اس وقت وہ شہر کے تھرڈ کلاس علاقے میں کھڑے تھے. درد کی ایک شدید لہر ان کے اندر اٹھی تھی. تو وہ یہاں کہیں رہتی ہے. وہ جو کا بھئی ذرا سی ڈسٹ برداشت نہیں کرتی تھی تو یہاں اس مٹی کے ڈھیر میں رہ رہی تھی...ماضی کے سارے یادگار پل ان کی آنکھوں میں فلم کی طرح چلنے لگے تھے. حسین نے دکھ سے سوچا..نہ جانے کیسی ہو گی کس حال میں ہو گی..وہ سوچتے ہوے پتلی، تنگ گلیوں میں سے گزر رہے تھے. اور گلی ان کی تالیف میں اضافہ کر رہی تھی. تو تم یہاں ہو زینب سوچا نہیں تھا کہ وہ ایسی کسی جگہ ملے گی پر افسوس صد افسوس اور اس کے علاوہ حسین اور کر بھی کیا سکتے تھے وہ اس سے ملنے کی لئے بے قرار ہوے جا رہے تھے، ایک بار وہ مل جائے تو میں گزری ہار مصیبت کا ازالہ کر دوں گا بس ایک بار ایک بار وہ مل جائے میں واپس گھر لے جاؤں

گا ...

دل میں ہزاروں امیدیں لئے اب وہ ایک ایک شخص سے زینب کا پوچھ رہے تھے پر یہاں کوئی ایسا نہیں تھا جو زینب جانتا

ہوتا..

تھک ہار کے وہ واپسی جانے لگے کہ ایک آدمی نے انھیں آواز دی..

صاحب... صاحب جی وہ بھاگتا ہوا گاڑی تک آیا.. سنا ہے آپ کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں

اس نے ہاں پتے ہوے بولا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں پر تمھیں اس سب سے کیا مطلب؟؟ حسین کی تیواری چڑی تھی .

میں، میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں.. میرا نام.. اسلم... اسلم ہے... اس بستی میں ہی رہتا ہوں. وہ ابھی تک ہاں پ رہا تھا.

لیکن کیوں؟؟ حسین کو کچھ کھٹکا تھا.

صاحب اس کے بدلے آپ میری کچھ مدد کر دینا..

حسین اس کا مطلب اچھے سے سمجھ گئے تھے، اس لئے جیب سے ہزار ہزار کے کئی نوٹ

نکل کر دیے، کیوں کے پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس بستی میں خور تھے پر ابھی تک کوئی سرا ہاتھ نہ آیا تھا جسے کچھ پتا چلتا .

اس کا نام زینب ہے...اور یہ میرا فون نمبر ہے..جتنا جلدی میرا کام کرو گئے اتنا ہی زیادہ انعام پاؤ گئے..

وہ آپ کی ہے کون؟ کوئی نشانی؟اس آدمی نے نام سنتے بولا.

تمھیں اس سے کی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ یہ کون ہے اور ڈیٹیل میں تمھیں فون پے دے دوں گا .

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسین کہتے گاڑی میں بیٹھے اور سپیڈ میں وہاں سے نکل گئے...

.....

گاڑی شہر سے ہوتے ہوے اس سنسان سے راستے پے تھی جو سمندر کی طرف جاتا تھا..

گاڑی ہاکس بے کی طرف لے لو،ڈرائیور کو ہدایت ملی .

شانزے ابھی تک کولوروفوم کے زیرے اثر تھی.ڈرائیور کے اچانک ٹرن لینے سے وہ

سائیڈ پے لڑکھڑائی اس سے پہلے کہ اس کا سر ونڈو میں ٹکراتا، گردن کے پیچھے سے اپنا ہاتھ نکال کر یوسف نے ونڈو اور اس کے سر کے درمیان اپنا ہاتھ کر دیا جس کی وجہ سے سر یوسف کے ہاتھ سے ٹکرا گیا .

یار اب آگے کیا کرنا ہے اٹھا تو لائے ہیں اسے.. محسن جو ایک گھنٹے سے ڈرائیو کر رہا تھا اکتاتے ہوے بولا...

وہ میں نے ابھی سوچا نہیں..اس کے مقابلے یوسف خاصا مطمئن تھا.

تبھی شانزے لڑکھڑا کر اس کے کندھے پے گری...ایک تو اسے سکوں نہیں کبھی یہاں گرتی ہے.. کبھی وہاں..یوسف جو اسے سمبھال سمبھال کے تنگ آگیا تھا اس لئے جھنجھلاتے ہوے بولا. عمر کو پوچھا .

بس روک جاؤ وہ رہا ہٹ... گاڑی یہیں روکو... عمر نے محسن کو بولا.

اب وہ اس کو گاڑی سے نکال کر ہٹ میں لے آے تھے.

چل پاوں باندھ اس کے یوسف نے رسی محسن کی طرف اچھالی .

ابے پاگل ہے کیا آرام سے باندھ کہیں کچھ ہو نہ جائے اس کو. عمر نے محسن کو ڈرایا.

ارے ہاں!! میں ایسا کرتا ہوں رسی ڈھیلی کر دیتا ہوں..

تم دونوں پاگل ہو کیا؟؟یوسف نے حیرت سے دیکھا.

تو وہ چھوڑ اس کی آنکھوں پے پٹی باندھ ورنہ ہم تینوں پھسیں گئے. عمر کافی ڈر ہوا تھا.

اوے آرام سے کہیں اٹھ نہ جائے محسن نے پٹی باندھتے یوسف کو الرٹ کرنا فرض سمجھا.

یار!! یوسف کتنا کولوروفورم سنگھایا تھا یہ اٹھ کیوں نہیں رہی.. عمر نے نیا خدشہ ظاہر کیا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چپ ہو جا... نام کیوں لے رہا ہے. اور بات تو ایسے کر رہا ہے جیسے ہم پروفیشنل کڈنیپرز ہیں مجھے کیا پتا کتنا تھا میرا ابھی یہ پہلا تجربہ ہے. یوسف گھورتے ہوے بولا.

تو کیا ضرورت تھی کڈنیپنگ کی؟اور کیا ہے یہ سب؟عمر نے بھی جواباً گھورا تھا .

کون.. کون ہے.. شانزے کو ہوش آنے لگا تھا...

sssshhhhh یوسف نے منہ انگلی رکھتے خاموش ہونے کا اشارہ کیا...

محسن، عمر دونوں گڑبڑا گئے تھے.

کون ہو تم لوگ.. کیوں لائے ہو مجھے یہاں.... ہیلپ.... کوئی بچاؤ مجھے... کہاں ہوں میں ...اب وہ چلا رہی تھی. شانزے اب پوری طرح ہوش میں تھی. یوسف نے اپنی جیب میں سے رومال نکالا اور اس کہ منہ پے باندہ دیا. اور اب اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ رہا تھا تبھی شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑا. اس کے ہاتھوں کی نمی یوسف نے محسوس کی تھی اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. نہیں میں اب تمھیں نہیں چھوڑ سکتا اگر تم نے دیکھا لیا تو پتا نہیں کیا ہو گا اس نے دل میں سوچا تھا. وہ تینوں اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے. کہ یوسف گاڑی سے اترا اور چیزیں نکالنے لگا .

اوے! اب کہاں؟؟ محسن نے اس کی حرکت کا خاصا نوٹس لیا.

یار یہ کچھ کھانے پینے کا سامان وہاں رکھ دیتے ہیں پتا نہیں کتنی دیر میں کوئی آئے اس سے بچانے...

واہ رے ولن!! یہ تو ہیرو کس ٹائم میں بن گیا؟؟ بٹیا نہیں پکنک کا بھی پرو گرام ہے.

محسن نے غور سے یوسف کی بدلتی حالت نوٹ کی .

بکواس نہ کر ٹھیک ہے مجھے اس کو سبق سیکھانا ہے پر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کے میں اسے بھوکا پیاسا ماردوں.. وہ کہتا دوبارہ ہٹ کی طرف بڑھ گیا تھا.

شانزے ابھی تک شور کر رہی تھی.. خاموش شور مت کرو.. اسکی دبی دبی آواز پے یوسف نے آواز بدل کے بولا..

یہ پیزا اور کولڈ رنگ پی لینا اور چلاو مت ایسا نہ ہو کے کتے تمہاری آواز سن کہ ڈر جائیں.. میرا مطلب ہے آجائیں اور اگر انہوں نے تمہیں کاٹ لیا تو زمیدار تم خود ہو گی یوسف نے اسے ڈراتا چلا گیا تھا...

چلو چلتے ہیں... ایسے کیا گھور رہے ہو دونوں.. میں کوئی اس سے پیسے نہں لوٹنے والا.. اس نے عمر اور محسن کو گھورتا دیکھ کے بولا .

پیسے نہیں لینے تو پھر کیا کرنا ہے تو کوئی چیپ حرکت تو...

شٹ اپ... میں صرف سبق سکھانا چاہتا ہوں.. یوسف نے محسن کو ملامتی نظروں سے دیکھا .

اور اگر کچھ ہو گیا تو؟؟ عمر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا..

کچھ نہیں ہو گا یہاں پاسس مچھیروں کی بستی ہے کوئی نہ کوئی اکر مدد کر دے گا...

اب چلو بھی اس نے محسن کو پچھلی سیٹ پے بیٹھتے بولا...

گاڑی چل پڑی تھی یوسف نے ایک نظر ہٹ کی طرف دیکھا اور پھر گلاسسیس پہن لئے... جیسے اس کی آنکھوں سے دل کی حالت ظاہر ہونے کا خدشہ ہو. لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا محسن نے اس کی آنکھوں کے بدلتے تاثرات دیکھ لئے ہیں. گاڑی اب سمندر کی حدود سے نکال آئی تھی. لیکن ایک بے چین سی خاموشی تھی جس نے ان تینوں کو گھیر رکھا تھا. یوسف کو بار بار شانزے کی آوازیں آرہی تھیں جو اس کی بے چانی میں اضافہ کر رہی تھیں حالآنکہ اس سے خوش ہونا چاہیے تھا کہ اس نے بدلہ لے لیا پر وہ خوش نہیں تھا. لیکن اب وہ واپس نہیں جا سکتا تھا .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے نے اب کوشش کرنا بند کر دیا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ آسس پاسس کوئی نہیں لیکن ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ لوگ کون ہیں اور اس یہاں کیوں لائے ہیں. دیوار سے ٹیک لگائے وہ مصروف جنگ تھی جب اس کے کانوں سے بھدی سی آواز ٹکرائی... ابے دیکھ لڑکی.. کسی نے اس کی آنکھوں سے پٹی کھولی تھی...

شانزے بے یقینی سے سامنے کھڑے تین مستنڈو کو دیکھ رہی تھی عجیب کالے کالے سے گندے کپڑے پہنے وہ لوگ بہت خوفناک لگ رہے تھے... ان کی آنکھوں کی

گندی چمک شانزے کا خون خشک کرنے کی لئے بہت تھی ...

.....

وہ نہ چاہتے ہوے بھی شانزے کو سوچے جا رہا تھا. تھک ہار کر اس نے آنکھیں بند کر بیک سیٹ سے سر ٹیکا لیا تھا... شانزے کا چہرہ اس کی آنکھوں میں گھوم گیا تھا.. وہ آنکھیں کھول کے باہر دیکھنے لگا. ایک بے چینی سی تھی وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا... وہ تینوں خاموش تھے کوئی بھی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا.. ایک عجیب سناٹا طاری تھا موت کا سناٹا اور بلا خر اس سناٹے کو یوسف نے توڑا تھا ...

گائز... ائی تھنک میں نے غلطی کر دی ہے... وہاں ایسے اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا ...

وہ دونوں اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے اور وہ کسی ٹرانس کی کفیت میں بولتا چلا جا رہا تھا...

مجھے لگتا ہے مجھے واپس جانا چاہیے... اس نے گویا دھماکہ کیا تھا. کم از کم عمر کو تو یہی لگا تھا. جبکہ اس کی بات پے محسن نے بھی گاڑی کو بریک لگائی تھی .

تیرا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا تو واپس جائے گا.. تو جانتا ہے تیرے واپسی جانے سے کیا ہو گا..؟؟ عمر پریشان ہو گیا تھا.

ہاں جانتا ہوں. پر میں اتنا بے حس کیسے ہو سکتا ہوں؟ کیسے اسے چھوڑ کے جا سکتا ہوں .

یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا.. اب بہت dair ہو چکی ہے.. ہم واپس نہیں جائیں گئے بس.. تو جانتا ہے اسے ایک فسادی لڑکی ہے وہ... وہ لازمی کوئی فساد کھڑا کرے گی. عمر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی..

کچھ بھی ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں... میں اسے چھوڑ کے نہیں جا سکتا... وہ جو سزا دے گی مجھے منظور ہے.. پر میں ایسے نہیں جا سکتا.. شاید وہ عمر کی باتیں نہیں سن رہا تھا تبھی ایک ہی راگ آلاپ رہا تھا..

تو سمجھ نہیں رہا ہے میری بات.. عمر چیخا تھا تکریباً...

میں سمجھ رہا ہوں یار... یوسف کی آواز میں اتنی بیچارگی تھی.

میرا خیال ہے یوسف ٹھیک کہ رہا ہے. اس کی بیچارگی کے دیکھ کے محسن سے رہا نہیں گیا وہ جو کافی دیر سے ان کی بحث سن رہا تھا آخر کار بول ہی پڑا. چل شانزے کو لے کے

آتے ہیں. یوسف نے تشکر نگاہوں سے اسے دیکھا تھا.

نہیں میں خود جاؤں گا تم دونوں واپس جاؤ. یہ مثلا میں نے بنایا ہے تو حل بھی میں ہی کروں گا. یوسف نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا .

ٹھیک تو گاڑی لے جا اس نے چابی یوسف کو دی.. فکر مت کر ہم لوگ چلے جائیں گئے ویسے بھی کریم والے کس دن کام آیئں گئے. محسن نے اس کی آنکھیں میں چھپا سوال پڑھ لیا تھا تبھی اس کو حوصلہ دیتے بولا .

یوسف نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا وہ سچ میں اس کا بہترین دوست تھا. وہ گاڑی لے کے واپسی کی طرف موڑا تھا .

.....

کون ہو تم لوگ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا ...

واہ ری قسمت ہم تو چوری کر کے بھاگے تھے اور یہاں تو خزانہ ہاتھ لگ گیا.. وہ تینوں آپس میں مگن تھے تبھی اس کی بات کا جواب نہ دیا...

اتنے میں ایک آدمی زمین پے شانزے کے پاس بیٹھا اور اس کے پاؤں پے ہاتھ

پھیرنے لگا ...

شانزے کو اس کا ہاتھ پھیرنا عجیب خوف میں مبتلا کر رہا تھا.. دیکھو مجھے جانے دو پلیز...

اس آدمی کی گندی نظروں سے شانزے کو ابکائی آنے کو تھی.. پلیز میں ہاتھ جوڑتی ہوں شانزے نے اپنے بندھے ہووے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے جہاں اس نے جھپٹ کر پکڑا.. شانزے کرنٹ کہا کے پیچھے کی طرف ہٹی تھی.. وہ آہستہ آہستہ کھسک کے پیچھے ہو رہی تھی اور وہ آدمی اس کہ قریب اتا جا رہا تھا .

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عورت میں اللہ نے ایک بڑی خوبی اس کی چھٹی حس رکھی ہے جو بروقت انسان کی نیت اور نظر پہچان نے میں مدد کرتی ہے عورت کی حس کسی گھنٹی کی طرح ہوتی ہے جو خطرے کا احساس پا کے ہی بجنے لگتی ہے. شانزے کے کانوں میں بھی خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں. اس کا چہرہ غصے، پریشانی اور خوف سے لال ہو رہا تھا پر اس وقت اسے جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا. جو بہر حال شانزے کے لئے کافی مشکل تھا. اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ان کو اچھا خاصا سبق سیکھا چکی ہوتی لیکن قسمت فلحال اس پے مہربان نہیں تھی. اور اس وقت اسے کسی کی مدد کی سخت ضرورت تھی. اس کے

اندر حشر برپا تھا. ان آدمیوں کی آنکھوں میں جلتی حوس اس کو خوفزدہ کر رہی تھی. یا اللہ میری مدد فرما... مجھے اس مصیبت سے آزاد کر دے ورنہ میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہوں گی. یااللہ اپنے حبیب کے صدقے میں میری حفاظت فرما... شانزے دل میں دعائیں مانگ رہی تھی اس وقت اسے کوئی راستہ نہیں آرہا تھا اور بیشک جب ہر در بند ہو جائے تو صرف ایک ہی در کھولا رہ جاتا ہے جس در سے کبھی کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا، وہ تو اپنے بندوں کی وہ دعائیں بھی سن لیتا ہے جو زبان تک اتی بھی نہیں تو پھر وہ شانزے کی دعاوں کو کیوں نہ سنتا. وہ آدمی مزید شانزے کو تنگ کرتا اتنے میں گاڑی روکنے کی آواز آئی جیسے کوئی بہت رش ڈرائیونگ کرتا اچانک بریک لگاتا ہے..

پیچھے کھڑے دونوں آدمی گڑبڑا گئے تھے اس لئے ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے بولا. مجھے لگتا ہے کوئی آگیا ہے. ایسا نہ ہو وہ اس لڑکی کو ہی لینے آیا ہو، چلو اس کو لے چلو یہاں سے. اس کا ساتھی بولا. وہ تینوں اب اسے پکڑ کر دوسرے ہٹ کی طرف لاے تھے جو کچھ فاصلے پے ہی تھا. ہٹ کے نام پے چار دیواری تھی. شاید سامان رکھنے کی جگہ. شانزے کی نظر کین پے پڑی وہ اس کو لات مارنا چاہتی تھی. ان تینوں سے نظر بچا

کہ جیسے ہی اس نے اپنا پاؤں آگے کیا ایک غنڈے نے بڑھ کر کین ہٹا لیا .

زیادہ چالاکی کی تو گلہ کاٹ دوں گا اس نے چاقو دیکھاتے ڈرایا. وہ تینوں اس کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کرنے لگے.

جب کے شانزے خود کو چھوڑوانے کی کوشش میں جت گئی. ابھی ان لوگوں کی جدوجہد جاری تھی کہ اچانک شانزے بے ہوش ہو کر زمین پے گر پڑی.. وہ تینوں حیران تھے ..

اب کیا کریں، یہ تو بے ہوش ہو گئی ہے.. ان میں سے ایک آدمی غصے میں بولا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کرتے ہیں باہر دیکھتے ہیں اگر کوئی نہیں ہے تو گاڑی میں ڈال کر لے چلتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے مشورہ دیا اور وہ تینوں باہر نکل گئے.

.....

اس نے دور پے گاڑی روکی اور بھاگتا ہوا ہٹ کی طرف آیا. لیکن شانزے وہاں نہیں تھی. اس کی آنکھوں کے سامنے زمین اور آسمان گھوم گئے تھے. یوسف کو لگا جیسے ہر طرف اندھیرا چھا گیا ہو. یہیں تو چھوڑ کے گیا تھا وہ کہاں چلی گئی تھی. یوسف کو یاد تھا

اس کے پاؤں بندھے تھے تو وہ کہاں جاسکتی تھی..اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی...اس نے ہٹ کی ایک ایک جگہ چھان ماری پر وہ نہیں ملی کہاں چلی گئی..زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا.اس کی نظر شانزے کے دوپٹے اور زمین پے بنے نشانوں پے پڑی جو اس بات کی نشانی تھی کہ کوئی اسے زبردستی گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے کے گیا ہے. وہ پاگلوں کی طرح اس کے دوپٹے پے لپکا تھا.اب وہ ہٹ کے چاروں طرف بھاگ رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہاں جائے.ریت میں دھنسے پتھر اسے نظر نہیں آے اور وہ ان پے منہ کے بل گرا.اس کے ہاتھ رگڑ لگنے سے چھل گئے تھے جہاں سے خون نکل رہا تھا.اس نے اٹھنا چاہا تو گھٹنے میں درد کی شدید لہر اٹھی...وہ دوبارہ وہیں گر سا گیا تھا .

نہیں اللہ جی اتنی بڑی سزا نہ دیں مجھے میں کیسے جی پاؤں گا اس تکلیف کہ ساتھ کے وہ میری وجہ سے مشکل میں پھس گئی ہے...پلیز اللہ جی میں معافی مانگتا ہوں میرے کیئے کی سزا اس کو نہ دینا...وہ دعائیں مانگتا زمین پے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا. جیسے کوئی شکست خوردہ انسان کسی جوے میں اپنا سب کچھ ہار کے بیٹھتا ہے.وہ اس کا دوپٹہ ہاتوں میں لئے بلند آواز میں رو رہا تھا.اگر اس کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو میں کیسے معاف کروں گا.میں

جانتا ہوں مجھ سے غلطی... نہیں مجھ سے گناہ ہوا ہے اور اس کی سزا مجھے ملنی ہی چاہیے پر ایسے نہیں.. جس سے میں محبت کرتا ہوں اس سے تکلیف دے کہ نہیں... وہ ٹھٹکا کا تھا اپنے دل کی آواز پے... محبت... وہ رونا بھول گیا تھا.. اوہ.. تو یہ لڑائی نہیں محبت ہے جو ہمیشہ اس سے الجھنے پے اکساتی ہے.. ہمیشہ اس کہ آس پاس رہنا چاہتی ہے... تو یہ محبت ہے جو اسے ہمیشہ نظروں کے سامنے چاہتی ہے... یوسف کے لئے یہ احساس بلکل الگ تھا.. تو اس لئے میں واپس آیا ہوں... تو اس لئے میں اس کی تکلیف پے تڑپ رہا ہوں.. تو پچتواہ نہیں ہے.. یہ لڑائی بھی نہیں.. یہ آنا تھی... اور اب آنا کا خول چٹخ رہا تھا... محبت کا رنگ نظر آنے لگا تھا .. کبھی کبھی اللہ آپ کو مشکل میں ڈال کے آزماتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ آپ کو سزا دیتا ہے بلکے اس لئے کے آپ کے اندر چھپے حقائق سے پردہ اٹھا دیتا ہے وہ حقائق جو اکثر ہم خود بھی نہیں جانتے، اور اس وقت یوسف پے بھی کچھ ایسے ہی حقائق کا انکشاف ہوا تھا. اس لگا وہ اب کبھی شانزے کو دیکھ نہیں سکے گا. اور اس خیال نے ہی اس کی سانسیں روک دیں تھیں. صرف ایک بار وہ مجھے مل جائے میں اس سے معافی مانگ لوں گا. وہ اب بری طرح رو رہا تھا. یوسف کے حواسوں پے خوف سا طاری تھا. اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ یہ سب اسے اتنا مہنگا پڑھنے والا ہے. میں مانتا ہوں یہ سب میری غلطی ہے پر اللہ تو رحمان ہے رحیم ہے..

اپنی شان کے صدقے میں...اگر میں نے کچھ اچھا کیا ہے تو اس کے بدلے میں مجھے شانزے سے ملادیں اس کی حفاظت فرمائیں میں وعدہ کرتا دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گا. وہ ایک بار پھر اٹھا عجیب وحشت اس پے تاری ہو گئی تھی. گھٹنے میں اٹھنے والی ٹیسوں کی پرواہ کیے بغیر وہ پھر ایک بار بھاگنے لگا تھا. اسے پاس میں ایک اور جگہ نظر آئی جو ہٹ سے ملتی جلتی ہی تھی اب وہ اس جانب چلا گیا تھا.

.....

شانزے بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کر رہی تھی ان کے جاتے ہی اس نے آنکھیں کھول کر تسلی کی، وہ وہاں نہیں تھے. کیسے روکوں اسے... کہیں یہ جو کوئی بھی ہے چلا ہی نہ جائے..اس نے گاڑی والے کے بارے میں سوچا. وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر پیچھے پڑے بہت سارے کینز پے پڑی. اس نے موقعے سے فائدہ اٹھایا اور کینز پے پاؤں مارنے لگی...اسے یقین تھا کہ آواز سن کے وہ جو کوئی بھی ہے ضرور آے گا. وہ سب کینز گرا چکی تھی اور اب وہ اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش میں تھی. یوسف نے کین گرنے کی آواز پے چونک کر دیکھا آواز وہیں چار دیواری سے آی تھی اب وہ اندر کی طرف جا رہا تھا... کسی کی دبی دبی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں. ایک انجانے خوف

نے اس کے پاؤں جکڑ لئے تھے اس کو قدم اٹھانا مشکل لگ رہا تھا. نہ جانے سامنے کیا منظر آنے والا تھا ہر قدم کہ ساتھ اس کے خوف میں بھی اضافہ ہو رہا تھا . وہ جتنی دعائیں مانگ سکتا تھا مانگ رہا تھا. وہ اندر داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا. اسے اپنی آنکھوں پے یقین نہیں آرھا تھا... وہ... وہ شانزے تھی ...ہاں وہ ہی تھی.. شانزے حسان.. جب کے وہ بھی سامنے سے آتے یوسف کو دیکھ کہ حیران رہ گئی. یوسف نے سکھ کا سانس لیا تھا وہ صحیحی سلامت تھی.. اور اپنے ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی. ایک سکون تھا جو یوسف نے اپنے اندر محسوس کیا. یوسف کے سر سے ایک بہت بڑا بوجھ ہٹا تھا. یوسف نے دونوں ہاتھ سے بال پکڑے دیوار سے ٹیک لگائی تھی. ایک بے ساختہ ہنسی اس کے لبوں پے آئی تھی جبکہ شانزے نے اسے گھور گھور کہ دیکھ رہی تھی. یوسف کا اس طرح سے دیکھنا اسے برا لگ رہا تھا .

تم یہاں پے ہو.. یوسف کہ منہ سے بے ساختہ نکلا تھا. وہ اگے بڑھا اور شانزے کا منہ کھولا.. ایک سسکی شانزے کہ منہ سے نکلی. کیا ہوا بہت ٹائٹ تھا کیا؟ وہ پوچھ بیٹھا، اب وہ گھٹنوں کے بل زمین پے بیٹھا شانزے کے پاؤں کھول رہا تھا جہاں رسی کے نشان واضح تھی. یوسف کو اپنے آپ پر شدید غصہ آیا تھا اس نے نرمی سے شانزے کے پاؤں

کو چھوا تھا... جہاں بہت سی خراشیں تھیں.. شانزے ڈر کے پیچھے ہوئی تھی. اس وقت وہ بھی اس کے لئے قابلِ اعتبار نہیں تھا.. اس نے دکھ سے شانزے کے سفاک چہرے کو دیکھا تھا. اس نے اپنا سر جھٹکا تھا، یوسف کو لگا وہ اس کا ہی مستحق ہے. اس نے پکڑ کے شانزے کو کھڑا کیا، تبھی اس کی نظر اس کے ہونٹوں پے پڑی اس کا ہونٹ رومال ٹائٹ ہونے کی وجہ سے سائیڈ سے تھوڑا کٹ گیا تھا جہاں سے خوں نکل رہا تھا. یوسف نے درد کی ایک لہر خود میں محسوس کی اسے اپنے آپ پے شرم آئی تی. تم یہاں کیسے ؟؟ شانزے نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا. وہ میں... اصل میں میں یہاں... یوسف اس کے ہاتھ کھولتا ہوا بولنے لگا... اس سے پہلے کہ یوسف شانزے کے ہاتھ کھولتا یا کچھ بولتا وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تھے. وہ بھی شاید کین گرنے کی آواز سے سمجھ گئے تھے کہ شانزے ڈرامہ کر رہی تھی.

کیا کر رہے ہو تم.. غنڈوں نے یوسف کو پوچھا..

تم لوگ کون ہو.. اس نے سوال کے بدلے سوال کیا..

یوسف.. یہ... یہ... وہی کڈنیپرز ہیں جنہوں نے مجھے کڈنیپ کیا.. اور اب ایسے انجان بن رہے ہیں جیسے کچھ جانتے ہی نہیں ہیں.. شانزے نے یوسف کو بلکل شکایات

والے انداز میں بتایا تھا. پلیز یوسف مجھے بچالو پلیز وہ پریشان تھی، جبکہ یوسف نے اس کی غلط فہمی پے سکھ کا سانس لیا تھا..

پر تم یہاں کیسے... شانزے نے یوسف کی طرف دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ایک غنڈہ چیخ پڑا...

چپ کر.. ورنہ تم دونوں کو مار دیں گئے.. چل ہاتھ اوپر کر، لڑکی کو چھوڑ اور چلتا بن. ان تینوں میں سے ایک آدمی نے غصے سے یوسف کو بولا بولا .

تم لوگ... تم لوگ ہاتھ اوپر کرو میں ابھی اس وقت تمہیں اریسٹ کرتا... وہ خود کو سمبھالتے ہوے الٹا ان پے چڑھا تھا. کچھ پتا نہیں تھا شانزے کیسے ریکٹ کرتی .

تم لوگ جانتے نہیں ہو ابھی مجھے میں کون ہوں ..

کون ہے تو ایک آدمی نے غصے سے پوچھا...؟؟

میرا نام یوسف ہے اس شہر کا DSP ہوں میں.. یوسف نے اس سے دھمکایا. جب کہ حیرت سے شانزے کا منہ یوسف کہ اس صاف جھوٹ پے کھول گیا تھا .

اچھا.. لگتا تو نہیں ہے.. ان غنڈوں میں سے ایک بولا.

جانتے ہو قانون کے مطابق ایک پولیس والے کو پولیس والا نہ ماننا بھی جرم ہے اس پے تمھیں عمر قید بھی ہو سکتی ہے..

یوسف نے انھیں پھر دھمکایا تھا...

یہ قانون کب بنا... کس نے بنایا یہ قانون ایک آدمی نے ڈرتے ڈرتے بولا..

میرے پاپا... میرے پاپا نے بنایا ہے یہ قانون وہ سپریم کورٹ کے جج ہیں... شانزے کو تھوڑا حوصلہ ہوا اس لئے اپنی گھبراہٹ پے قابو پاتے بولی... اور اگر انھیں پتا چل گیا نہ کہ تم لوگوں نے مجھے کڈنیپ کیا ہے تو وہ تم لوگوں کو چھوڑیں گئے نہیں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی یوسف نے پاکٹ میں سے فون نکالا....

میں DSP یوسف میر بات کر رہا ہوں. آپ پولیس وین کو لے کر ہا کس بے آجائیں یہاں کچھ لوگوں کو اریسٹ کرنا ہے. اس نے ان تینوں آدمیوں کو گھورتے ہوے بولا .

دیکھو ہم نے اس کا کڈنیپ نہیں کیا ہے.. ایک غنڈہ جو تھوڑا گھبرا گیا تھا بولنے لگا جبکہ یوسف کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے ضروری ہے کہ پوری بات بتائی جائے.. کوئی کچھ

سوچتا سمجھتا اس سے پہلے ایک غنڈے شانزے کا بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور اس کے گلے بڑا سا چاقو رکھ دیا.

تو پولیس والا ہے یا جو کوئی بھی اب یہ لڑکی نہیں مل سکتی یہ ہمارے ساتھ ہی جائے گی...

چھوڑ دو اسے یوسف نے غصے سے دیکھا تھا،

ایک قدم بھی بڑھایا تو اس کا گلہ کاٹ دوں گا.. وہ کہتے شانزے کو باہر کی طرف لے جا رہے تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بات سنو میں ہوں یہاں... بس اس سے جانے دو... یوسف کی آواز میں منت تھی.. شانزے نے حیرانگی سے سے اسے دیکھا تھا...

ہاہاہا... اس سے جانے دیں... ہم کیا اتنے بیوقوف لگتے ہیں تجھے...؟؟ ہاتھ آیا مال بھی کوئی جانے دیتا ہے کیا؟؟

دیکھو اسے چھوڑ دو ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا.. یوسف بھی ان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا،

یوسف اب ان سے بحث میں مصروف تھا ... تمہیں جو چاہیے میں دوں گا ...

ہمیں جو چاہیے وہ ہم لے کیے جا رہے ہیں. اس کے حسن کا نشہ اب یہی اتارے گی..

اس نے خباثت سے شانزے کو دیکھا تھا ..

جبکہ یوسف کا دل چاہا اس کا منہ نوچ لے.. وہ شانزے کو لے وہاں سے نکل رہے تھے.

جب کے یوسف چاروں طرف مدد ک لئے کچھ ڈھونڈ رہا تھا.

اسی وقت یوسف کی نظر ایک بڑے پتھر پے پر یوسف نے پتھر اٹھایا اور ان میں سے ایک کے سر پے دے مارا جس سے اس کا سر پھٹ گیا تھا وہ درد سے چیختا ہوا بھاگا تھا پتھر نے اپنا کام دکھایا تھا وہ گڑ بڑا گئے.. شانزے بھاگتی ہوئی یوسف کے پیچھے چھپی تھی.. خوف سے اس نے پیچھے یوسف کی شرٹ کو پکڑا ہوا تھا. فلحال اسے وہ اپنے اور ان غنڈوں کے درمیان دیوار کی طرح لگا تھا. تبھی چاقو والا آدمی آگے آیا اور یوسف کو چاقو مارا... شانزے کہ منہ سے ایک خوفناک چیخ نکلی تھی جو دور فضاؤں میں گم ہو گئی تھی...

.....

😮

1

حنا بیگم بہت پریشان تھیں.. شانزے ابھی تک گھر نہیں آئی تھی. جبکہ اس وقت تو وہ گھر آجاتی تھی..

وہ بار بار دروازے کی طرف جاتیں اور ہر بار مایوسی سے واپس آتیں تھیں.. اپنے صبح کے رویے پے انھیں خود بھی دکھ تھا. پر اب اسے بدلہ نہیں جا سکتا... لہٰذا فلحال وہ صرف شانزے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہاں تھی وہ.. اگر اس نے خود کو کچھ کر لیا نہیں نہیں... وہ کمزور نہیں ہے، دل نے آواز دی... اگر وہ گھر چھوڑ کہ چلی گئی تو...؟؟؟ دماغ نے ایک نیا راستہ دیا.. نہیں میری بیٹی ایسی نہیں ہے... میری بیٹی...؟؟ ان کے اندر کسی نے مذاق اڑایا تھا... ہاں ہاں میری بیٹی کچھ آنسو ٹوٹے تھے آنکھوں سے... وہ میری بیٹی ہے...

اسلام و علیکم می جانی اریزے نے اندر داخل ہوتے ہوے کہا...

لیکن می جانی تو اپنی ہی دنیا میں گم تھی ..

می جانی کیا ہوا اریزے نے ان کا کندھا ہلایا تھا.

ہاں..وہ چونکیں تھی..وہ شانزے...وہ کچھ بول نہیں سکیں اور رونے لگیں اریزے نے پریشانی سے ماں کو دیکھا.

می جانی پلیز بولیں کیا ہوا..اریزے کچھ پریشن ہوئی..

تبھی پیچھے سے آتا وجی ٹھٹھک گیا..وہ اریزے کو آفس سے ساتھ لے آیا تھا..اب گاڑی پارک کر کے اندر آیا تو می جانی کے رونے پے روک گیا..کیا ہوا خالہ جان آپ رو کیوں رہیں ہیں...

ارے ہونا کیا ہے..وہ پروفیسر نی ابھی تک نہیں آئی بس اس لئے پریشان ہو رہی ہے..لو بتاؤ بھلا ذرا سی بات کیا کر دی میڈم گھر آنا ہی بھول گیں اور ایک یہ میری بہن اللہ میں کی گائیں اس کے غم میں گھل رہی اور پتا نہیں کہاں سیر سپاٹے کر رہی ہو گی تائی جان پھر شروع ہو گیں تھی اریزے کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا وہ کچھ بولتی اس سے پہلے وجی بھائی بول پڑے جاؤ اریزے خالہ کے لئے پانی لاؤ.

اور امی آپ بس بھی کر دیں کبھی تو موقع دیکھ کر بولا کریں..خالہ کتنی پریشان ہیں اور آپ کو اپنے مسلوں سے فرست نہیں ہے..صبح کا ڈرامہ کافی نہیں تھا جو آپ پھر شروع ہو گیں ہے..وجی جھنجلایا تھا.ہر وقت کی چک چک سے وہ تنگ آ گیا تھا.ماں کا لہجا وہ

برداشت نہ کر سکا اور بول بیٹھا.

بیٹا اپنی زبان کو لگام دو. ماں ہوں تمہاری.. آج کل بچے ذرا سا کچھ کہ دو آسمان سر پے اٹھا لیتے ہیں ایسا بھی کیا کہ دیا ہے میں نے بتاؤ بھلا یہ اچھی لڑکیوں کے طور طریقے ہوتے ہیں صبح کی گئی ہے یہ وقت ہو گیا ارے میں پوچھتی ہوں کیا گھر کا راستہ بھول گئی ہے.. اب وہ اچھی خاصی وجی کو سنا رہی تھیں.. ان کی آواز پے تایا اور عنیقہ بھی باہر آ گے تھے .

کیا ہوا بیگم سب ٹھیک تو.. تایا نے تائی جان کو دیکھا..

ہونا کیا ہے وہ لاڈلی آپ کے بھائی کی ابھی تک واپس نہیں آئی ذرا سا کچھ کہ کیا دیا نکل پڑی گھر سے میں کہتی ہوں شریفوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے.. اور یہ آپ کا بیٹھا چلا ہے مجھے باتیں سنانے. وہ غصے سے جانے کیا کیا بول رہی تھیں .

امی بس کر دیں کیوں پیچھے پڑ جاتی ہیں آپ اس کے..

بھائی امی نے کچھ غلط بھی نہیں کہا عنیقہ نے ماں کی ہمدردی کی ..

تم چپ رہو یہ سب تمہاری کرنی کا نتیجہ ہے ..

میں نے کیا کیا عنیقہ نے انجان بننے کی زبردست ایکٹنگ کی..

تم جانتی ہو تم نے کیا کیا ہے وجی بھی کہاں ٹلنے والا تھا.

بس کرو تم دونوں چپ ہو جاؤ..تایا جان نے دونوں کو گھورا جب کہ وجی نے ملامتی نظروں سے عنیقہ کو دیکھا تھا.میری طرف سے بھاڑ میں جائے...جو ابن وہ پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی.

یہ لڑکی ہر روز کا مثلا بن گئی ہے.نہ جانے کہاں سے اٹھا کے لایا تھا اور تھوپ دیا ہمارے سروں پے مجال ہے جو کوئی بات سنتی ہو.یہی وجہ کہ میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا. وہ تو اچھا ہے میرے سامنے نہیں اتی ورنہ نہ جانے میں کیا کر دوں..سمجھ نہ اتا کہاں سے آئی تھی مثبت کی طرح..

میرا بس چلے تو میں آج ہی اسے اس گھر سے چلتا کروں لیکن نہیں تم لوگوں نے تو اس سے سر پے ہی بیٹھا لیا ہے.تایا جان اپنی رو میں بولے چلے جا رہے تھے حنا بیگم نے اپنے اندر ایک ہوک سی اٹھتی محسوس کی جبکہ وجی اور اریزے کو تایا کی باتوں سے سخت صدمہ ہوا تھا.

کس کو چلتا کر رہے ہیں بھائی جان؟ باہر سے آتے حسان کی آواز نے سب کو چونکا دیا تھا .

پاپا...اریزے بھاگ کر باپ سے لپٹ گئی تھی،وہ رو رہی تھی جبکہ می جانی کی حالت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی تایا جان سمیت باقی سب کو سانپ سونگھ گیا تھا.

حسان ان سب کی حالت دیکھ کر کچھ پریشان ہوے تھے. کیا ہوا سب خیر تو ہے آپ لوگ اتنا پریشان کیوں لگ رہے ہیں.

اریزے تم رو کیوں رہی ہو بیٹا..انہوں نے محبت سے اس کے سر پے ہاتھ رکھا تھا...ہونا کیا ہے تمہاری لاڈلی صبح کی گئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں آئی.تائی جان نے یہ بھی لحاظ نہ کیا کہ وہ تھکے ہارے گھر آے ہیں .

تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے..یونیورسٹی گئی ہے اور پھر کراچی کا ٹریفک اتنا ہے آجاے گی کہیں راستے میں ہوں گی حسان نے سکوں کا سانس لیا..

واپس وہ اتے ہیں جن کا گھر ہوتا ہے اور وہ گھر کو اپنا سمجھتے ہیں..پر تمہاری بیٹی تو اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنے گئی براماں تھا تمھی کہ تمہاری بیٹی ہے..اور آج اسے ضرورت پڑھ

ہی گئی اپنی پہچان کی. تایا جان کی بات نے حسان کو تھوڑا پریشان کیا تھا. ان کا دماگ سچ میں گھوما تھا.. شانزے وہ کیوں ڈھوڈنے لگی ایسا کیا ہوا ...

یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا حسان نے حنا اور اریزے کی طرف دیکھا..

اریزے رو رہی تھی جب کہ می جانی نے ناظرین جھکالی تھیں...

کوئی مجھ بتاے گا کہ میرے جانے کہ بعد یہاں کیا ہوا ہے.. حسسان غصے میں چلاے تھے ہر شخص اپنی جگا ساخت ہو گیا تھا آج سے پہلے انہوں نے کبھی کسی سے اتنی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے کیا ہوا ہے بچے اب وہ اپنی بیٹی سے بہت ہی نرمی سے پوچھ رہے تھے ...

اریزے جو باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی/اب انھیں صبح ہونے لڑائی کی پوری تفصیل بتانے لگی..

.....

یوسف نے بروقت ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا. یوسف کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اپنا ہاتھ نہیں چوڑا پایا.. اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو موڑا اور اس کے ہاتھ سے چاقو

چھن لیا... وہ دونوں پریشان سے یوسف کو دیکھ رہے تھے وہ لوگ بھی کوئی پروفیشنل نہیں تھے ان کے پاس بھی ہتیار کہ نام پر صرف یہ چاقو ہی تھا. اس بات کا اندازہ یوسف نے پہلے ہی کر لیا تھا...

بھاگو یہاں سے ورنہ تمہارا چاقو تمہارے ہی سینوں میں اتار دوں گا... یوسف نے چاقو سے اشارہ کرتے ہوے بولا اس کی آنکھوں میں شولے دہک رہے تھے.

وہ دونوں بھی گڑبڑا گئے اس لئے وہاں سے بھاگتے بنے...

یوسف نے پلٹ کر شانزے کو دیکھا جو ابھی تک اس کے پیچھے چھپی صدمے کی حالت میں تھی.. یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے سامنے کھڑا کیا... اس سے پہلے وہ کچھ کہتا شانزے نے اپنا سر یوسف کے سینے سے ٹیکا لیا تھا...

وہ خود پی قابو نہیں کر سکی تھی.. ضبط کے سارے باندھ جو اس نے پچھلے کچھ گھنٹوں میں خود پے باندھے تھے وہ سارے ٹوٹ گئے تھے.. اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا یہاں تک کہ یوسف سے ہونے والی لڑائیاں بھی نہیں جو ان کے درمیان ازل سے تھیں.. اگر کچھ یاد تھا تو یہ کہ یوسف نہ ہوتا تو شاید وہ زندہ نہ ہوتی.. وہ اس کے لئے اس وقت نجات دہندہ ثابت ہوا ہے.

حسان.. بلکل خاموش تھے.. اپنے خیالوں میں مصروف جنگ جب حناان کے پاس اکر بیٹھیں ..

پلیز مجھے معاف کر دیں،،

ان کی شرمندگی ان کے چہرے سے واضح تھی.. حسان نے ایک نظر انھیں دیکھا..

کیوں کہا تم نے وہ سب ؟

حنا کو لگا وہ رو رہے ہیں.... وہ تڑپ گیں تھیں آج سے پہلے تو حسان کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا...

حسان میں غصے میں تھی میرے منہ سے نکل گیا میں یہ سب نہیں چاہتی پر ہو گیا.. حنا اب پھر رو رہی تھیں...

کیا کبھی تم نے اریزے کو یہ سب کہا؟ حسان ان کے سامنے سراپا سوال بن گئے تھے..

می جانی نے ناظرین چرائیں تھیں... نہیں نہ.. کیوں کے تم جانتی ہو اریزے تمہاری بیٹی ہے اور شانزے نہیں.. میں جانتا تھا آج یا کل ایسا ہو گا پر تم کرو گی یہ نہیں جانتا

تھا... آج تم نے میری برسوں کی محنت خاک کر دی ہے.. میں اس بن ماں باپ کی بچی کو اس لئے گھر لایا تھا کے مجھے لگا ہم اسے ایک گھر کا سکھ دے سکتے ہیں پر مجھے کیا پتا تھا کہ میری وجہ سے وہ اس ذہنی اذیت کا شکار ہو گی.. تم اس سے نہیں بیٹی مانتی تھیں تو بول دیتیں میں اس کو واپس چھوڑ آتا پر یہ سب... یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی.. کبھی سوچا ہے کیا محسوس کیا ہو گا اس نے... حسان بولنے پے ہے تو بولتے چلے گئے اور کسی کی ہمت نہ ہوئی کے انہی روتا یا ٹوکتا.. جب کے می جانی صرف رو رہی تھیں..

حسان میں مانتی ہوں غلطی میری ہے.. وہ ہماری بیٹی ہے.. آپ میری نیت اے ایسے شک نہیں کر سکت... میں نے پہلا ہے اسے اور اپنے دیکھا ہے میری محبت کو اس لئے پھر اپ کیسے کہ سکتے ہیں... کہ وہ مجھ اریزے کی طرح عزیز نہیں ہے.. وہ اب بلاک بلاک کے رو رہی تھیں..

اچھا اب رونا بند کرو.. کچھ نہیں ہو گا ہماری بیٹی کو میں دیکھتا ہوں اسے .. حسان کو اپنے الفاظ کی سختی کا احساس ہوا تبھی ان کے آنسو صاف کرتے ہو وے بولے...

وجی میرے خیال ہے یونیورسٹی چلتے ہیں.. وہ دونو دروازے سے باہر نکل گئے تھے جب کے می جانی نے سچے دل سے اس کے مل جانے کی دعا کی تھی...

.....

8 بج گئے تھے لیکن ابھی تک کوئی خیر خبر نہیں تھی. نہ شانزے کی...اور نہیں پاپا اور وجھی بھی کو..اریزے کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے... تبھی سامنے سے اتے پاپا اور وجھی بھائی نظر آے...

پاپا کچھ پتا چلا اریزے نے باپ سے پوچھا..مے جانی نظروں میں بھی یہی سوال تھا..

اس سوال کے جواب وہ صرف نہ میں سر ہلا سکے تھے...

سب جگہ ڈھونڈا پر کہیں نہیں ملی..کچھ سمجھ نہیں آرہا وہ کہاں چلی گئی ہے..ان کے چہروں سے پریشانی صاف واضح تھی ..

اب کیا کریں گئے ؟؟میں کیسے معاف کروں گی خود میری بچی کہاں چلی گئی ہے..پلیز آپ اسے ڈھونڈھ کے لایئں کہیں سے بھی پلیز...می جانی اپ حسان کی منت کر رہی تھیں.

میرا خیال ہے چاچو ہمیں ہسپتال میں دیکھ لینا چاہیے کہیں کسی...

نہیں نہیں...اللہ نہ کرے میری شانزے کو کچھ ہو....انہوں نے وجھی کی بات کاٹی

تھی ..

تم پریشان نہ ہو مل جائے گی ہماری بیٹی.. حسان نے انہی تسلی دی تھی... بس اب ایک ہی حل ہے..

ہمیں پولیس میں جانا ہو گا... حسان کی آواز نے سب پے بم گرایا تھا...

.....

.....

شانزے اب چھوٹے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے رو یہی تھی... آواز سے... ہچکیوں سے... وہ اس کی ذہنی و جذباتی کیفیت کا اندازہ کر سکتا تھا. یوسف کو خود پے بے حد غصہ آیا تھا لیکن فلحال وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا. کہنے کے لئے اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا. اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ شانزے کو کیسے خاموش کرائے. وہ اس وقت سچ بتا کر مزید پریشان نہیں کر سکتا تھا .

جبکہ دوسری طرف شانزے خود بھی اس کے سامنے اس طرح رونے پے حیران تھی، وجہ وہ خود نہیں جان پائی تھی... شاید خوشی کے آنسو تھے کہ وہ کسی انہونی سے بچ گئی

تھی، یا شاید صبح سے برداشت کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی اس لئے خود پے قابو نہیں رکھ سکی ...

جبکہ دوسری طرف یوسف تھوڑا حیران و پریشان تھا ...

اس نے نہیں سوچا تھا وہ ایسے ریکٹ کرے گی ...

اس کے آنسو وہ اپنی شرٹ میں جذب ہوتے وہ باآسانی محسوس کر سکتا تھا .

وہ اتنی نزدیک تھی کہ اس کے دل کی دھک دھک واضح تھی...

اس کی سانسوں کی گرمائش وہ اپنے سینے پے محسوس کر رہا تھا...ایک عجیب سا سہر تھا جو یوسف پے چا رہا تھا نہ جانے اس وقت کیوں یوسف کو اپنا دل کی دھڑکنیں مدھم پڑتی سنائی دی..اس سے لگا جیسے شانزے کی ہر دھڑکن اس کے دل کا حصہ بن رہی ہو..نہ چاہتے ہوے بھی اس نے شانزے کے گرد اپنے مضبوط بازو حائل کیئے جیسے وہ اسے کوئی تحفوظ فراہم کر رہا ہو. کتنے لمحے خاموشی سے سرک گئے تھے. شانزے کے مقابلے میں یوسف کی حالت کافی بہتر تھی. ایک ہلکی سی مسکراہٹ یوسف کے لبوں پے ابھری. سب ٹھیک ہے شانزے..میں ہوں نہ...یوسف نے اسے تسلی دی تھی .

شانزے...یوسف نے اسے آواز دیتے، آرام سے خود سے الگ کیا ...

پر وہ شاید کسی اور ہی دنیا کے سفر پے تھی اس لئے یوسف کی باہوں میں جھول گئی تھی ...

شانزے....شانزے آنکھیں کھولو پلیز .....

یوسف اپنی پوری قوت سے چلایا...اس کی آواز میں جانے کیا کیا تھا...

پچھتوا...دکھ..درد...صدمہ...یا پھر محبت...فلحال وہ اپنی کیفیت کو کوئی نام نہیں دے پایا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

قدرت کا انصاف بھی عجیب ہی ہے...انسان جس شہ یا شخص سے دور بھاگتا ہے قدرت بار بار انسان کو ان کے ہی مقابل کھڑا کرتی ہے.

کبھی محبت کے احساس کے ساتھ تو کبھی نفرت کے احساسات لئے ..

احساس اگر نفرت کا ہو تو انسان کبھی نہ کبھی، کس کسی نہ طرح چھٹکارہ حاصل کر ہی لیتا ہے ...

لیکن احساس محبت کا ہو تو وہ کسی طور چین نہیں لینے دیتا..نہ دور رہ کے نہ پاس رہ کے ...

تو پھر یوسف کو اتنی جلدی چھٹکارہ کیسا مل جاتا ابھی ابھی تو محبت کا انکشاف ہوا تھا ....

محبت اتنی آسان بھی نہں ہے جتنا کے خیال کیا جاتا ہے بڑے بڑے لوگوں نے جان کی بازی ہاری ہے اس سفر میں..

بڑا عجیب سفر ہے محبت کا...

اس راستے پے چلتے بہت لوگوں کے پیر... جسم، حتکہ روح تک لہولوہان ہو گئی... لیکن پھر بھی منزل نہ ملی... کچھ راستے میں کہیں گم ہو گئے... کچھ بے نام و نشان تو کچھ کہانیاں بن کے ....

اور یوسف اس نے تو ابھی سفر شروع ہی کیا ہے اور وہ بھی اکیلے... نہ جانے آگے کتنی مشکلات کا سامنا ہے... جانے قسمت میں کیا لکھا... منزل ملتی ہے.. یا بے نام و نشان ہونا.... یا پھر کسی افسانے میں ڈھالنا ہے.... یا خاک میں ملنا ہے... یہ تو وقت نے ہی تہہ کرنا ہے... لیکن اس وقت وہ یہ سب کہاں سوچ رہا تھا... اس وقت اسے صرف

ایک خیال تھا شانزے جو اس کے سامنے بے جان سی حالت میں پڑی تھی .

یوسف نے شانزے کو باہوں میں اٹھایا اور بغیر دیر کیے اپنی گاڑی کی طرف آیا ...

شانزے کو فرنٹ سیٹ پے بیٹھا کر خود زمین پے پنجوں کے بل بیٹھ کر اس کے ہاتھ سہلانے لگا ...

شانزے پلیز آنکھوں کھولو... پلیز... شانزے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا...

اب وہ بار بار اس کے چہرے کو تھپتھپا رہا تھا. پر وہ رسپونس نہیں کر رہی تھی.

آئی ایم سوری... شانزے میں تو صرف تھوڑا ڈرانا چاہتا تھا. میں نے نہیں سوچا تھا، یہ سب ہو سکتا ہے. وہ مسلسل اپنی صفائی دے رہا تھا جبکہ شانزے ابھی تک بیہوش تھی... اور یوسف گہرے پچھتاوے کی لپیٹ میں....

اس کی نظر گاڑی میں رکھی پانی کی بوٹل پے پڑی.. یوسف نے تھوڑا سا پانی شانزے کے منہ پے پھنکا...

طریقہ کام کر گیا تھا وہ ہوش میں آگئی تھی.... جانے لمحے گزرے تھے یا صدیاں..

یوسف کے لئے تو صدیاں ہی تھیں. تبھی اس نے سکون کا سانس لیا... شانزے ہوش

کی دنیا میں لوٹ آئی تھی پر پوری طرح سے آنکھیں کھولنے کی کوشش میں اس کی آنکھوں کے پپوٹے بہت بھاری ہو رہے تھے. جیسے کسی نے اس کی لمبی گھنی پلکوں کے ساتھ پتھر باندھ دیے ہوں. اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا. اور جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا

تم ٹھیک ہو...؟؟ یوسف نے اس کی کالی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا...

ہاں.. میں ٹھیک ہوں.. پر وہ... وہ... وہ لوگ....

ریلکس شانزے وہ لوگ جا چکے ہیں.. یوسف نے اس سے تسلی دی تھی .

اگر وہ واپس آ گئے تو.. شانزے ابھی بھی پریشان تھی...

میں ہوں نہ... یوسف نے اس کے گال پے ہاتھ رکھ تھا.... جبکہ شانزے کچھ جھینپ سی گئی تھی .

پر تم.. یہاں کیسے آئے.. شانزے کو ایک دم ہی خیال آیا تھا ...

وہ.. میں.. اصل میں... یوسف کو کوئی جواب سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ شانزے کو سچ پتا چلے نہ جانے وہ کیا سمجھے... اتنے بڑے حادثے کے بعد وہ اس پے اعتبار کرے بھی یا نہیں... اور وہ بھی تب جب اس کے احساسات بدل گئے تھے.

شانزے بہت غور سے اس کو دیکھ رہی تھی. وہ جواب کی منتظر تھی تبھی بات بدلنے کے لئے یوسف ادھر ادھر دیکھنے لگا اور نظر اس کے پاؤں کی چوٹ پے پڑی.

یہ تمہارے پاؤں میں کیا ہوا... یوسف نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کیا جہاں سے خون نکل رہا تھا. اس نے شانزے کا پاؤں پکڑ کر اپنے گھٹنے پے رکھا. شانزے کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا. کیا یہ وہی یوسف ہے جو ہر قدم اس سے چوٹ پہنچانے کی کوشش کرتا رہا تھا. شانزے کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی سنائی دی تھی. اس نے خود پے قابو کرنے کے لئے اپنے دل پے ہاتھ رکھا. وہ سب کچھ بھول کر اس کو دیکھنے لگی تھی جو بہت غور سے کسی ماہر ڈاکٹر کی طرح اس کے پاؤں کے زخم کو دیکھ رہا تھا. یوسف نے زخم والے حصے کو دبایا. ایک چیخ شانزے کے منہ سے نکلی تھی. اس نے اپنا پاؤں کھینچنے کی کوشش کی لیکن یوسف کی گرفت کافی مضبوط تھی .

پاؤں میں کانچ کا ٹکڑا ابھی تک گھسا ہوا ہے. تھوڑا درد تو ہو گا ورنہ چلنے مشکل ہو گی. یوسف نے شانزے کو بتایا اور ساتھ ہی زخم والے حصے کو دبا کر جھٹکے سے کانچ کا ٹوکرا نکالا درد کی ایک شدید لہر شانزے کو اپنے پورے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی. بے اختیار اس نے یوسف کا بازو پکڑا تھا. جبکہ یوسف نہایت اطمینان سے اپنا

رومال اس کے پاؤں پے باندھ رہا تھا جیسے یہی اس کا پسندیدہ مشغلہ ہو. پاؤں سے فارغ ہوا تو شانزے کے ماتھے پے لگی چوٹ نے اس کی توجہ اپنی طرف موڑ لی. غصے کی لہر اس میں اٹھی تھی پر کیا کر سکتا ہے.. یہ سب اس کا اپنا کیا ہے. دل میں خود کو سلوٹیں سناتے یوسف نے شانزے کا چہرہ اپنی طرف کیا، اب وہ اس کے ماتھے کی چوٹ دیکھنے میں مصروف تھا.. شانزے کی ہارٹ بات مس ہوئی تھی. عورت چاہے جتنی بھی لا پرواہ کیوں نہ ہو پر اپنی طرف اٹھنے والی نظروں کو بآسانی پہچان لیتی ہے. یوسف کی ہر ادا فلحال شانزے کے لئے امتحان بنی ہوئی تھی. پر وہ کوئی خوشفہمی نہیں پالنا چاہتی تھی اور یوسف سے تو کبھی نہیں .

میرا خیال پہلے ڈاکٹر چلتے ہیں پھر میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا. چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی. یوسف نے تسلی کرتے بولا .

میرے گھر...؟؟؟ یوسف کی بات پے شانزے چونک گئی تھی. اسے لگا وہ خواب سے جاگی ہے. کیا وہ گھر اس کا ہے؟ صبح ہوئی ساری باتیں اسے یاد آنے لگی تھیں. فلحال اس کی حالت ایک مسافر جیسی تھی . ایک ایسا مسافر جس نے سامان تو باندھ لیا ہوتا ہے پر جانا کہاں ہے وہ ٹھکانہ نہیں معلوم ہوتا. شانزے کے معملات بھی ایسے ہی تھی. سامان

تو بندہ لیا تھا پر نہ منزل کا پتا تھا نہ راستے کا. جب وہ صبح گھر سے نکلی تو پکا ارادہ رکھتی تھی گھر واپس نہ جانے کا. اس نے عہد کیا تھا خود سے کہ وہ اپنے ماں باپ کو ڈھونڈے گی. پوچھے گی ان سے کیوں اس طرح اسے کسی کے در پے چھوڑ دیا. وہ بتائے گی انھیں کے کیسے بار بار اس کی عزت نفس کو پامال کیا جاتا رہا ہے. پر اب اس وقت اس پے زندگی کی تلخ حقیقت واضح ہوئی تھی کہ اس پوری دنیا میں اس گھر کے علاوہ جو وہ چھوڑ آئی تھی کوئی جائے پناہ نہیں ہے. وہاں کتنی بھی تنگی صحیی پر وہ محفوظ ہے. کہاں ہیں آپ لوگ ہیں بھی یا نہیں.. ایک سسکی سی اس نے لی تھی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا پر وہ رو کے خود کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے خود پے قابو پانے لگی. اور یوسف کے سامنے تو بلکل نہیں پہلی ہی وہ حالات سے بے قابو ہو کر ایک غلطی کر چکی تھی پر اب مزید نہیں کرنا چاہتی. اسے مضبوط رہنا تھا اپنے لئے اپنی عزت کے لئے .

یوسف نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کچھ تھا شانزے کے چہرے پے پر وہ سمجھ نہیں پایا تھا لیکن کیا؟؟ کیا وہ رو رہی ہے؟؟ اس نے معذرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا پر کچھ بھی بول نہیں سکا... اور فلحال اس کے لئے یہی بہت تھا کہ شانزے اسے مل گئی وہ بھی صحیح سلامت اور فلحال وہ اپنا سوال بھی بھول گئی... یوسف گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا. یہ جگہ ابھی بھی خطرے سے خالی نہیں تھی .

.....

دروازے پے دستک ہوئی تھی...اسلم اوا سلم دیکھ دروازے پے کون ہے. اماں نے اسلم کو آواز دی تھی پر وہ اٹھ کر نہیں آرہا تھا اور شاید دروازہ بجانے والا بھی آج تہیہ کر کے آیا تھا کے دروازہ کھلوا کہ ہی جائے گا. اماں نے بڑی مشکل سے دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر حیران رہ گیں سوٹ بوٹ پہنے وہ کہیں سے بھی اس محلے کا نہیں لگ رہا تھا. اپنے حلیے سے وہ کافی پیسے والا لگ رہا تھا. کون ہو بیٹا کس سے ملانا ہے اماں نے بلا آخر پوچھ ہی لیا تھا .

اماں جی وہ مجھے اسلم سے ملانا ہے ..

سلام صاحب آپ یہاں؟؟اس سے پہلے کہ وہ کوئی تفصیل بتاتے اسلم آگیا تھا .

ہاں مجھے تم سے کام کے بارے میں پوچھنا تھا.

اماں تم اندر جاؤ اور آمنہ کو بولو چاے بھجنے کا. اسلم نے ماں کو اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر لیا . ہاں صاحب اب بولو...

پچلے کئی ہفتوں سے میں تمہیں پیسے دے رہا ہوں پر ابھی تک تم سے ایک کام نہیں ہوا آخر کتنا وقت لگے گا تمہیں زینب کو ڈھونڈنے میں.. حسین صاحب اسلم پے برسے تھے کیوں کے وہ ان سے معاوضے کے نام پر اب تک ہزروں روپے لے چکا تھا پر ابھی تک مطلب کی کوئی خبر بھی اس کے ہاتھ نہیں لگی تھی.

دیکھو سیٹھ مجھ پے غصہ ں اکرو کہاں اکوشش کر رہا ہوں جلدی بتادوں گا .

کتنے ہفتوں سے تم مجھے یہی کہانی سنا رہے ہو آخر کب بتاؤ گئے. اور کتنا انتیظار کرنا ہو گا مجھے ؟ حسین کا غصہ بھی آسمان سے باتیں کر رہا تھا. جبھی انھیں محسوس ہوا کہ دروازے کی دوسری طرف کوئی ہے جو چھپ کے ان کی باتیں سن رہا ہے. اسلم کی دروازے کی طرف پیٹھ تھی اس لئے وہ دیکھ ں اسکا تھا .

اگر جلدی ہے تو کسی اور کو بول دو یہ کام میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا. اسلم نے تنگ کر کہا.

اس کی آواز پے حسین چونکے وہ جو ابھی تک دروازے کے پیچھے کھڑے شخص کی کھوج میں تھے لیکن سایا اب غائب ہو چکا تھا... ٹھیک ہے صرف اس ہفتے کا وقت ہے تمہارے پاس ورنہ یہ کام میں کسی اور سے بھی کروا سکتا ہوں. حسین کہتے آگے

بڑھے تھے جب اسلم نے انھیں آواز دی...

صاحب اس ہفتے کا چاے پانی؟اس نے اپنا کان کھجاتے ہوے کہا..

حسین نے اس سے تصوف سے دیکھا اور پھر جیب سے ایک لفافہ نکل کر دیا...یہ آخری ہے وہ اسے کہتے وہاں سے چلے گئے تھے...

اسلم لفافہ جیب میں ڈالے اندر آ گیا تھا.اسلم کون تھا یہ صاحب اور وہ زینب کے بارے میں کیوں بات کر رہا تھا؟؟اماں نے اندر آتے اسلم سے پوچھا.

اماں ہو گا کوئی مجھے کیا پتا بس جب بھی ملتا ہے تو زینب کا پوچھتا ہے.اور پھر پیسے دے کے چلا جاتا ہے .اسلم نے ماں کے سامنے پیسے لہرائے تھے ....

تو پھر تو انھیں بتا کیوں نہیں دیتا زینب کے بارے میں...مجھے تو بڑا بھلا آدمی معلوم ہو رہا تھا بیچارہ کتنا پریشن لگ رہا تھا شکل سے بھی ..

اماں تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا..؟؟سونے کا انڈہ دینے والی مرغی کو ایک ہی دفع حلال کر دوں اسلم کا دل چاہا وہ اماں کی باتوں پے خوب ماتم کرے .

دیکھ بیٹا برے کا انجام برا ہوتا ہے.اماں نے اسے سمجھایا.

بس کر اماں آج کل کے دور میں تیرے یہ سبق کام نہیں آتے، کام آتا ہے تو صرف پیسہ. اسلم نے ہزار ہزار کے کئی نوٹوں سے خود کو ہوا دی تھی.

میرا خیال ہے اماں صیح کہ رہی ہیں آمنہ نے چاے کا کپ رکھتے ہوے ساس کی حمایت کی...

دماغ خراب ہے تم دونوں کا بہت پیسہ ہے اس کے پاس تبھی ایک عورت کے پیچھے یوں لوٹا رہا ہے.. تم دونوں اپنی یہ انسانی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو مجھے ایسا کوئی بخار نہیں چڑھا... اور خبردار جو تم دونوں میں سے کسی نے اسے کچھ بتایا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.. وہ چائے کے کپ ٹھوکر مارتا باہر نکل گیا تھا جب کے اماں اور آمنہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گیں تھیں.

.....

وہ دونوں اب شہر میں تھے... پورا راستہ گزر گیا تھا پر شانزے نے ایک لفظ بھی نہیں بولا اور نہ ہی یوسف ک ساتھ ہونے پے کسی قسم کا غصہ کیا نارمل حالات میں وہ یوسف کو ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی. حالانکہ یوسف کو ایسا کوئی بھی لمحہ یاد نہیں تھا جب وہ ساتھ ہوں اور لڑائی نہ ہوئی ہو. پر ابھی وہ شانزے کو چھیڑنا افورڈ نہیں کر

سکتا کیوں کے اگر شانزے کو پھر سے اپنا سوال یاد آ گے تو اس بار اس سے بچنا ممکن نہیں ہو گا. یوسف خود ہی ہر بات کی قیاس آرای میں مصروف اس کی حالت سے بے خبر تھا وہ تو اپنے مسلوں میں الجھی تھی. جہاں سے نکلنا اس کے بس کی بات ہی کہاں تھی. لیکن سب میں وہ یہ بھول گئ تھی کہ اس کی نظریں یوسف کے چہرے پے جمی ہیں...اس کا اس طرح سے دیکھنا اس کو الجھا رہا تھا .

تم ٹھیک ہو؟ یوسف اس کے اس طرح دیکھنے سے تنگ ہو رہا تھا اس لئے پوچھ بیٹھا.

ہاں مجھے کیا ہوا ہے..؟؟ شانزے نے بھی سوال کے بدلے سوال کیا..

کیا ہوا ہے؟؟ یوسف کو اس کی دماغی حالت پے کچھ شعبہ ہوا تبھی ماتھے پے ہاتھ لگا کر چیک کیا نہیں بخار تو نہیں ہے تو کیا اس کی یاداشت...

تمہارا نام کیا ہے..؟ یوسف نے اچانک اسے پوچھا..

شانزے..شانزے حسان...شانزے کو حیرت ہوئی تھی...

اچھا...تو پھر یہ بتاؤ تمہارا سبجیکٹ کیا ہے...؟؟ یوسف نے اگلا سوال کیا..

BSCS، چوٹ میرے سر پے لگی ہے اثر موصوف کو ہوا ہے... تبھی بہکی بہکی

باتیں کر رہا ہے، شانزے کو اس کی دماغی حالت پے شبہ ہوا تھا...

اوہو... لگتا ہے بیچاری کی یاداشت ایک محدوت ٹائم پیریڈ کے حساب سے چلی گئی ہے اپنے بارے میں پوچھتا ہوں میں یاد بھی ہوں یا نہیں، یوسف نے دل میں سوچا.. اچھا تو یہ بتاؤ میں کون ہوں؟؟؟

تم... شانزے کی آنکھیں حیرت سے کھولی تھیں ...

اوہ - تو میرا شک صیحی تھا.. یوسف نے پھر دل میں سوچا..

یوسف مثلا کیا ہے؟ یہ کیسے بہکے بہکے سوال کر رہے ہو؟ شانزے نے تنگ اکر پوچھا.

جوابن یوسف کا منہ کھولا کا کھولا رہ گیا تھا. اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا شانزے خود ہی بول پڑی. ایک منٹ کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہے کہ میری یاداشت چلی گئی ہے ؟؟ شانزے کڑی نظروں سے دیکھا..

وہ اصل میں... تم اتنی دیر سے کچھ بول نہیں رہی تھیں... نہ لڑ رہی تھیں.. تو مجھے لگا..

یو آر امپوسیبل... شانزے نے منہ بنایا...

وہ تو ہے..یوسف نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی...

.....

آگے آپ..شاہینہ اندر آتے حسین کو دیکھتے بولی.پر وہ بنا کچھ کہے اپنے روم کی طرف چلے گئے.شاہینہ پیچھے گیں وہ جانتی کہ حسین پریشان ہیں اور کس وجہ سے پریشان ہیں یہ بات بھی ان سے چھپی نہیں تھی.ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھا .

کچھ پتا چلا زینب کا؟

نہیں...وہ آدمی بس ہر ہفتے پیسہ لے لیتا ہے پر ابھی تک زینب کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا .

تو آپ اس سے بات کیوں نہیں کرتے..؟

کی ہے پر کوئی فائدہ نی فلحال ہم اس کے رحم و کرم پے ہیں.

ہم پولیس کا سہارا لے سکتے ہیں.شاہینہ نے نیا راستہ دیکھایا تھا.

نہیں پولیس نہیں تم جانتی ہو پولیس والوں کو ں ا جانے کیسے کیسے سوال ہوں گئے بات میڈیا میں میں چلی گئی تو وہ لوگ الگ جینا حرام کر دیں گئے.اور پھر زینب کا سوچو اس کی

زندگی پے اس سب کیا اثر پڑے گا. نجانے وہ کن حالات میں ہو گی کن حالات سے گزری ہو گی .

پھر ہم کیا کریں گئے؟ شاہینہ کے لہجے میں بھی پریشانی تھی.

فلحال میں کچھ نہیں کہ سکتا جو بھی اللہ کی مرضی ہے. ہم صرف کوشش کر سکتے ہیں. اب چاہے وہ نواز دے یا خالی ہاتھ لوٹا دے. حسین نے ان کا ہاتھ تھاما تھا .

پر آپ کی اتنی کوشش کے بعد بھی تو کچھ حاصل نہیں ہو رہا. میں فکر مند ہوں آپ کے لئے آپ کی صحت دن بادن خراب ہوتی جا رہی ہے .

تم فکر نہیں کرو میں ٹھیک ہوں اور ویسے بھی کچھ حاصل ں ا ہونے کے ڈر سے ہم اپنی جدوجہد روک تو نہیں سکتے ں ا. تم جانتی ہو زندہ لوگوں کی پہچان ہے کوشش کرتے رہنا وہ مردے ہوتے ہیں جو روک جاتے ہیں ایک جگہ ٹھہر جاتے ہیں. مجھے اللہ پے پورا بھروسہ ہے. میں اپنی آخری سانس تک اس کو ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا.

شاہینہ نے مسکرا کے دیکھا حسین ایسے ہی تھے ہر بات میں کچھ ں ا کچھ پازیٹیو ڈھونڈ ہی لیتے تھے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتے تھے اور یہی ان کی پرسینلٹی کا سب سے خوبصورت

پہلو تھا .

.....

وہ دونوں ہسپتال میں بیٹھے تھے. بینڈج ہو چکی تھی. تبھی نرس انجکشن لے کر آئی.

چلیں آستیں اوپر کریں. اس نے شانزے کو کہا.

واٹ... آر یو سیریس؟؟ شانزے کے منہ سے باختیار نکلا تھا.

میرا خیال ہے چوٹیں آپ کو ہی لگیں ہیں اور جہاں تک مجھے معلوم آپ کی میری کوئی دوستی نہیں تو مذاق کا سوال ہی نہیں اٹھتا اور اس حساب سے میں بلکل سیریس ہوں.

نرس بھی شانزے کی ٹکر کی تھی تبھی ٹکا کے جواب دیا تھا .

شانزے کا منہ کھولا رہ گیا تھا. اور یوسف نے منہ نیچے کر لیا تھا کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کے نرس کا غصہ شانزے اس کی مسکراہٹ پے نکال دے.

پر میں انجکشن نہیں لگواؤں گی. شانزے نے ساتھ بیٹھے یوسف کی بازو پکڑی تھی.

اٹس او کے شانزے کچھ نہیں ہوتا یوسف نے اس کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھ کے تسلی دی تھی اسے شانزے کا اس کی بازو پکڑنا بہت اچھا لگا تھا وہ بات بات میں چھوٹے بچوں کی

طرح اس کی بازو پکڑتی تھی. اس وقت کہیں سے بھی وہ جھگڑالو یا بہادر ٹائپ نہیں لگ رہی تھی.

پر میں نے کبھی انجکشن نہں لگوایا.. شانزے کی آواز پر وہ واپس آیا تھا.

ریلکس...اس میں اتنی بڑی بات نہیں ہے تمھی چوٹ لگی ہے انجکشن سے تم اچھا فیل کرو گی اور ویسے بھی کبھی نہ کبھی کوئی کم ہم پہلی دفع کرتے ہی ہیں ...

ریلکس؟؟؟تم جانتے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو..؟؟ کتنی تکلیف ہوتی ہے؟؟

شانزے پلیز یار انجکشن ہے. میزائل نہیں جو تم ایسے ریکٹ کر رہی ہو...یوسف نے سمجھنے کی ناکام کوشش کی.

ہاں..!!! تمہارا بس چلے نہ تو تم میزائل ہی لے آتے مجھے مارنے... کبھی لگوایا ہو تو پتا چلے نہ کیٹی تکلیف ہوتی ہے..

یار لگوایا ہے اور ہاں...!!! مرچوں سے تو کم ہی تکلیف ہوتی ہے..یوسف نے نرس کو اشارہ کیا. جب حیران پریشان ان دونوں کی بحث سن رہی تھی،اس نے فورن ہی انجکشن لگا دیا..

شانزے کو ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا وہ کچھ ریکٹ کرتی اس سے پہلے ہی نرس بولی. ہو گیا میڈم آستیں نیچے کر لیں.

جبکہ شانزے ابھی تک اپنی بازو کو ہی دیکھ رہی تھی ..

چلیں یوسف نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا. نہیں شکریہ میں خود چل سکتی ہوں. اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر پاؤں میں دباؤ پڑتے ہی درد کی ایک لہر پورے جسم میں سیرات کر گئی تھی. ایک اس کہ منہ سے نکلی اور وہ دوبارہ بینچ پے بیٹھ گئی تھی.

یوسف نے اپنے ہاتھ اس کے آگے پھلایا..

تھام لو یقین کرو گرنے نہیں دوں گا. یوسف کے لبوں پے بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی .

شانزے نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں اس کی چوڑی ہتیلی تھام لی تھی.

یوسف نے اسے کھینچ کے کھڑا کیا اور کندھے پے بازو پھلا کر چلنے میں مدد کرنے لگا.

شانزے کا منہ حیا سے لال ہو گیا تھا جیسے اس کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پے جما ہو گیا ہو اور حیرت سے اس کا منہ کھولا رہ گیا تھا... وہ اپنا ہاتھ جو یوسف کی مظبوط

گرفت میں قید تھا اس سے ہی دیکھ جا رہی تھی. وہ اتنی حیران تھی کہ یہ بھی احساس نہیں کر پائی کے وہ دونوں گاڑی کے پاس پہنچ گئے ہیں.

کیا ہوا کرسٹوفر کو لمبس کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ اس نے شانزے کو اپنے ہاتھ کو گھورتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا؟؟

دیکھ رہی ہو اتنا بڑا ہاتھ کیسے ہو سکتا ہے کسی کا اس پے تو واقعی امریکا آباد ہو سکتا ہے.. شانزے نے اس کی چوڑی ہتیلی پے چوٹ کی تھی .

چلو تو پھر دیکھ لو کیا پتا اس کرسٹوفر کی قسمت کی لکیر بھی یہیں کہیں ہو... یوسف نے اس فرنٹ سیٹ پے بیٹھاتے ہوے کہا .

اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ دل پے رکھا تھا. شانزے کچھ جھینپ گئی تھی.

یوسف کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی. چلو اب یہ بتاؤ تمہارا گھر کہاں ہے..؟؟ اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوے پوچھا.

.....

چاچو میرا خیال ہے آپ ٹھیک کہ رہے ہیں. وجی نے حسان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی. مجھے بھی لگتا ہے ہمیں پولیس کا سہارا لینا چاہیے. ایسا نہ شانزے کسی مصیبت میں ہو اور ہم دائر کر دیں. وقت کافی زیادہ ہو گیا ہے..

جب کہ تائی جان کو تو جیسے موقع مل گیا تھا. ارے تم دونوں کی عقل کیا گھاس چرنے گئی ہے کیا بولو گئے تم لوگ پولیس والوں کو، کہاں گئی، کیوں گئی؟ یہ بتاؤ گئے کے گھر کے بڑوں نے سمجھنے کی کوشش کی تو محترمہ منہ اٹھا کے گھر چھوڑ گئی... کیسی لڑکی ہے مجال ہے کہ زندگی میں سکون ہونے دے جاتے جاتے بھی عذاب نازل کر رہی ہے. ارے میں تو کہتی ہوں کبھی واپس نہ ہے مر جائے منحوس کہیں کی...

اپا..!! بس کریں کیوں میری معصوم بچی کو بعد دعائیں دیتی ہیں. نہ جانے کہاں ہو گی.. کس حال میں ہو گی.. حنا پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھیں اور اریزے انھیں سمبھال رہی تھی..

ارے لو بھلا میں نے کیا کہ دیا ایسا.. ذرا لہذ نہیں رہا تمہیں حنا، جیٹھانی نہ سمجھتیں بہن سمجھ کے ہی لہذ کر لیتیں میرا... اس میسنی کے لئے رو رہی ہو. جو جانے کہاں چھپی بیٹھی ہے اور یہاں ہمیں تھانے اور پولیس کے چکروں میں پھسار ہی ہے.. تائی جان

مسلسل بولے جارہی تھیں..

میرا خیال ہے اففت ٹھیک کہ رہی ہے. تم لوگ خام خاپریشان ہورہے وہ جہاں گئی ہے اپنی رضامندی سے گئی ہے اس لئے ہم پولیس میں نہیں جاسکتے کیا منہ دکھایئں گئے پورے شہر کو،لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گئے. کس کس منہ بند کریں گئے. وہ دو ٹکے کی لڑکی کیسی کلک مل رہی ہے ہمارے منہ پے جانے کس کا گند اخون ہے.. کتنا مان سمان دیا اس گھر نے لیکن نہیں خون اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے. خدا کرے وہ کبھی واپس نہ ہے وہیں کہیں مر جائے. تایا جان نہ جانے کیسے کیسے الفاظ سے نواز رہے تھے .

اندر آتی شانزے کو تایا جی گرجدار آواز نے باہر روکنے پے مجبور کر دیا تھا. باہر کھڑی وہ سب باتیں سن رہی تھی ایک قدم مزید چلنے کی ہمت بھی اس میں نہ تھی. الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ.. کیسی تذلیل تھی یہ.. کون سی سزا تھی جو دن بہ دن ختم ہونے کے بجے بڑھتی جارہی تھی.. اور کس نگری کہ باسی تھے یہ جو دلوں میں عداوت لئے ہوے تھے. کتنے احسان تھے ان کے اس پے ایک راہ چلتی بچی کو اپنے گھر میں جگہ دی... بنا جانے کہ اس کہ ماں باپ کون ہیں.. کیسے ہیں.. وہ کس ناجائز رشتے کی پیداوار ہے یا کوئی اس کا جائز وارث ہے.... وہ کب تک ناکردہ گناہ کی سزا کاٹے گی.. ماں باپ کے نہ

ہونے کی سزا...بے نام و نیشان ہونے کی سزا...اس گھر میں رہنے کی سزا...شانزے کو لگا وہ زمین میں دھنس رہی ہے...اس سے پہلے کے اس کا پورا وجود مٹی کا ڈھیر ہو جاتا یوسف کی مضبوط بازوں نے اس سمبھال لیا تھا.تایا جان کے الفاظ نے اس کا دماغ ماؤف کر دیا تھا وہ یہ بھی بھول گئی تھی کے یوسف اس کے ساتھ ہی ہے اور یہ سب باتیں اس نے بھی سنی ہوں گی.اور اب اس کے لمس نے یوسف کے ہونے احساس دلایا.یہ احساس اس وقت دنیا کا خراب ترین احساس تھا.یوسف کا یہاں ہونا اس کے لئے موت جیسا تھا.شانزے کو لگا وہ کبھی نظر نہیں اٹھا پاے گی...اس کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوا..یوسف نے اس کی غیر ہوتی حالات محسوس کی تھی.اسے لگا وہ اس کے ہاتوں سے گیلی ریت کی طرح پھسل جائے گی.اس کا دل چاہا تھا کے شانزے کے طوطے بھکرے وجود کو سمیت لے لیکن اس وقت خود اس میں اتنی ہمت نہ تھی.اس نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا وہ رو نہیں رہی تھی اس کی آنکھیں خشک تھی کسی صحرا کی طرح جہاں کہیں برسوں سے بارش نہ برسی ہو .پر اس کے چہرے پے اس کی روح کی اذیت کی پوری کہانی رقم تھی.یوسف کو احساس تھا کہیں نہ کہیں وہ بھی اس سب میں برابر کا شریک ہے.اپنی حرکت پے ندامت تھی اگر اس نے وہ سب نہ کیا ہوتا تو شید اس وقت یہ سب نہ ہو رہا ہوتا .

اندر سے آوازیں ابھی تک آرہی تھی بس بولنے والوں کی آوازیں بدل گیں تھیں...

آج سے پہلے اس نے اپنے باپ کی اتنی ونچی آواز کبھی نہیں سنی تھی پر حسان کی آواز نے اس کے خیالوں کا تسلط توڑا تھا...

بس....بھائی صاحب کیا ہو گیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ...

آپ جانتے ہیں کس کے لئے بول رہے ہیں یہ، سب بیٹی ہے وہ میری..میرے دل کا سکون ہے..

آپ اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے میں نے کبھی اعتراض نہیں کیا..

آپ نے اسے اپنے سامنے آنے سے مانا کیا میں تب بھی خاموش رہا...

پر اس کی مرنے کی دعایں...اگر نہیں برداشت ہوتی وہ سب کو تو بتادیں میں اپنی بیٹی کو لے کے چلا جاؤں گا یہاں سے..آپ سب سے دور بہت دور..حسان جذبات پے قابو نہیں رکھ پے تھے.

تم ہوش میں تو ہو کیا ایسے بات کرتے ہیں اپنے بارے بھائی سے..؟؟وہ بھی ایک بدذات ..

بس بھائی صاحب خدا کے لئے بس کریں...ایسا نہ ہو کل کو آپ کو آپ کے ہی الفاظ مار دیں،اور آپ کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہ رہے. حسان نے اپنے بارے بھائی کے آگے ہاتھ جوڑ دے تھے.

تایا جان اپنی ساکت رہ گئے تھے .. ٹھیک ہے جو دل چاہے کرو. بلا خر تایا جان نے ہار مان لی تھی. ہر شخص اپنی جگا سن تھا ..

چاچو میں گاڑی نکلتا ہوں آپ شانزے کی تصویر لے آیئں..وجی کہتا باہر گیا تھا پر سامنے کھڑے یوسف اور شانزے کو دیکھ کر ٹھٹک گیا..

شانزے...اس نے اتنی زور سے بولا کے اندر کھڑے ہر شخص نے اس کی آواز بخوبی سنی...

پاپا نے سکون کا سانس بھرا..

اریزے اور می جانی کی جان میں جان آئی...وہ سب باہر کی طرف بھرے جبکہ تایا جان کے چہرے پے بیزاری دار آئی تھی اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھے.

وجی نے شانزے کو تھاما تھا. کیا ہوا گڑیا یہ سب وہ اس کے پاؤں میں اور سر میں بندھی

پٹی دیکھ کر پوچھ بیٹھ تھے.

پاپا، می جانی اور اریزے بھی اس کی حالت دیکھ کے حیران تھے.

شانزے پاپا نے اس پکارا تھا اور وہ چھوٹے بچوں کی طرح باپ کے سینے سے لگی وہیں چپ جاناجاتی تھی.

کچھ موتی ٹوٹے تھے آنکھوں سے یوسف کو لگا اس کا دل ان آنسوؤں میں ہی بہ جائے گا جبکہ پاپا اسے چپ کرا رہے تھے .

کیا ہوا شانزے کچھ تو بولو وجی نے پریشان ہوتے یوسف اور شانزے کو دیکھا .

ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا..اس سے پہلے کہ یوسف کچھ بولتا...شانزے خود ہی بول پڑی.

.....

یوسف جب سے آیا تھا خوش بیٹھا تھا جب کہ شانزے نے ایکسیڈنٹ کہ کے بات ٹال دی تھی. کافی حد تک سب کی تسلی بھی ہو گئی تھی. اریزے سب کے لئے چاہے کا انتیظام کر رہی تھی. تائی جان اور انیقہ سامنے بیٹھے اس خوبصورت لڑکے کو گھورنے میں مصروف تھیں. کہ کب اس کا تعارف ہو تو پتا چلے کون ہے، کہاں سے ہے..

دیکھنے میں تو کافی پیسے والا لگ رہا ہے. پر سنیلٹی بھی بہت زبردست تھی. جب کو یوسف کو لگا کے وہ اس فیملی سین میں مس فٹ ہے. اس لئے وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا. تبھی پاپا سمیت سب کی نظر یوسف کی طرف اٹھی...

بیٹا آپ...؟؟ پاپا نے اس کی طرح کچھ جانچتی نظروں سے دیکھا..

پاپا... یہ یوسف ہیں.. میری یونیورسٹی میں پڑتے ہیں مجھ سے سینئر ہیں انہوں نے ہی میری جان بچائی اور مجھ ہسپتال لے کے گئے. جواب یوسف کی طرف سے آیا تھا.. اندر آتی اریزے نے مسکرا کے شانزے کو دیکھا جو ابن شانزے نے اس سے گھورا تھا.

اریزے نے یوسف کی طرف چائے کی پیالی بڑھائی تھی. جس سے یوسف نے شکریہ کہتے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ لے لی تھی. اریزے کو لگ اس نے پہلے بھی انھیں دیکھا ہی اس سے بہت قریب سے پر کہاں بہت سوچنے پے بھی پر یاد نہیں کر پائی ..

میرا خیال ہے شانزے تمھی آرام کرنا چاہیے اریزے نے شانزے اور یوسف کو ٹٹولتی نظروں سے دیکھتے ہوے کہا،

شانزے کے چہرے پے غصہ اور یوسف چہرے پے کچھ پریشانی کہ سے تاثرات تھے جب اریزے نے اپنی ہنسی دبی تھی .

شانزے نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تبھی وجی نے آگے ہو کے اس سے سہارا دیا، اومی لے چلتا ہوں..

بیٹا میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں.. مجانی اور پاپا دونوں ہی اب یوسف کی طرف متوجہ تھے .

نہیں انکل آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں.. یوسف نے نہایت انکساری و عاجزی کا مظاہرہ کیا تھا .

شانزے کے جانے سے یوسف کو ہر چیز بے رنگ لگنے لگی تھی. اس کا منظر میں نہ ہونا اس کو برا لگا تھا. لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا اس لئے کھڑا ہو گیا. انکل اب اجزات دیں میں چلتا ہوں. یوسف کھڑا ہوا تو سب اس کے ساتھ کھڑے ہوے تھے..

ارے بیٹا آپ کھانا تو کھا کے جائیں، تائی جان کی آواز نے سب کو حیران کر دیا تھا اتنا شیریں لہجہ تو ان کا کبھی نہ تھا.

لیکن شاید یہ یوسف کے بیگ گراونڈ اثر تھا جو باتوں باتوں میں کسی حد تک تو انہوں نے اگلوا ہی لیا تھا. اس لئے زبان پے مٹھاس در آئی تھی .

نہیں آنٹی بہت شکریہ لیکن وقت بہت ہو گیا ہے...اب میں چلتا ہوں پھر کبھی...

یوسف کو اگرچہ وہ آنکہ نہیں بہائیں تھی لیکن پھر بھی وہ لہذ کر گیا تھا .

ہاں ہاں بیٹا ضرور..وجی اووجی...انہوں نے وجی کو آواز دی تھی جو شانزے کے ساتھ گیا تو وہیں رہ گیا تھا.

جی اماں ارے تم کہاں رہ گئے تھے ؟؟دیکھو مہمان جا رہے ہیں مل تو لو بات چیت تم نے کی نہیں بس بہن کے ہو کے رہ گئے. میں مزارات چاہتا ہوں اصل میں شانزے...

نہیں وجی بھائی کوئی مثلا نہیں ہے..پھر کبھی ملاقات ہو گی تو ضرور بات چیت بھی کریں گئے...تم کھانا تو کھاتے ہمارے ساتھ..نہیں اصل میں کافی وقت ہو گیا میں چلتا ہوں اب مجھے اجازت دیں.

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا جب اپنی پیٹھ پے کسی کی نظروں کا احساس ہوا...یوسف نے خواھش کی تھی کے ناظرین اس کی ہی ہوں،ایک لمحہ ضائع کے بنا پیچھے مڑا اور اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا.

.....

یوسف کو شدید جھٹکا لگا تھا ہر طرف اندھیرا تھا. اس کو مایوسی ہوئی تھی. وہاں شانزے تو کیا کوئی بھی نہیں تھا. یوسف کو دکھ ہوا تھا پر اپنی حالت پے ہنسی آئی تھی. یہ محبت بھی نہ کیسے کیسے وہم پال لیتی ہے. انسان کتنا مجبور ہو جاتا ہے اس جذبے ہاتھوں.. وہ تو ہمیشہ ہی جذبے کا مذاق اڑایا کرتا تھا، تو اب کیسے ہو سکتا کے محبت اتنی آسانی سے اسے معاف کر دے اخر کو محبت ہے تو پھر تڑپنا تو ضروری ہے... ابھی تو صرف کچھ لمحے گزرے تھے.... اتنے گھنٹوں سے ساتھ تھی تو وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا پر اب جیسے ہر گزرتا ہوا پل اس کے لئے مشکل تھا. گھر کے بھر کھڑے اس سے لگا وہ اپنی سب سے قیمتی چیز تو یہیں چوڑے جا رہا ہی . کتنی شدت سے خواہش ہوئی تھی اسے دیکھنے کی.. لیکن وہ بھول گیا تھا کہ اس کے جذبات یکطرفہ ہیں. ایک خفیف سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پے پہلی تھی....

ہم ان کے لئے اہم....

واہ رے دل تیرے واہم ....

یہ کیا ہو رہا یوسف سمبھال خود کو کسی کو پتا چل گیا تو ہنسے گئے سب تجھ پے... وہ خود کلامی کرتا گاڑی اسٹرٹ لگا اس بات سے بے خبر کے کوئی کھڑکی کی اوٹ میں پردے

کے پیچھے کھڑا سایہ کسی اور کا نہیں شانزے کا ہے...

.....

یوسف جا چکا تھا..پر وہ ابھی تک کھڑکی کے پاس سس ہی کھڑی تھی کیوں؟ یہ وہ خود نہیں جانتی تھی پر یہ ضرور معلوم تھا کہ جانے والا اس لیے اہمیت رکھتا تھا ورنہ اتنی تکلیف میں وہ ایسے نہ کھڑی ہوتی. شانزے کھڑکی کے ساتھ لگے اپنے بستر پے اکر لیٹ گئی تھی. آج پورے چاند کی رات تھی. اس کا جسم کھڑکی سے آتی چند کی روشنی میں نہارہا تھا. ٹھنڈی ہوا کا جھوکا تھوڑی تھوڑی دیر بعد کھڑکی سے آتا بڑا بھلا لگ رہا تھا..شانزے کو کھڑکی سے چاند دیکھنا بہت اچھا لگتا تھا اس لئے اس نے اپنا بیڈ اس طرح سیٹ کی تھا کے وہ کھڑکی سے چاند کو دیکھ سکے. لیکن آج کی رات میں جانے کیا تھو وہ چاند کو نہیں دیکھ رہی تھی بلکے وہ تو اپنی سوچوں کو سوچ رہی تھی. آج کے دن کے بارے...بہت طویل دن تھا. شاید قیامت کا دن...اس سے لگا جیسے وہ سرات کا پل پار کر آئی ہے. اس کے لئے تو بہر حال ایسا ہی تھا، کیا کیا نہ ہوا تھا آج...اور کیا ہو سکتا تھا اگر یوسف نہ ہوتا تو...ایک کپکپی اس کے جسم میں ڈوری تھی. اس زیادہ وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی..آنکھوں میں آنسو پھر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے. یوسف کے ساتھ ہونے

والی لڑائیاں اس سے یاد انے لگیں تھی لیکن دل میں کہیں کوئی غصہ کوئی کڑواہٹ نہیں تھی.اور کیسے ہوتی..؟؟کچھ بھی تھا یوسف نے اس کی جان بچائی تھی..اور پھر اس کا وہ انداز...ہر لمحہ اس کی فکر کرنا...اس سے وہ لمحہ یاد آیا جب تایا جان اس کی کردار کشی کر رہے تھے وہ دروازے میں ہی گرنے والی تھی اور یوسف نے اس سے سمبھالا تھا...شانزے کو لگا تھا وہ مر جائے گی..اپنی زندگی کا یہ پہلو تو وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کے کسی کے سامنے اور اب یوسف سب جان گیا تھا.پر اس نے کچھ نہیں کہا..شانزے کو لگا وہ اس کی تکلیف محسوس کر رہا ہے...پر کیوں؟کیا وہ بدل گیا ہے... انجانے میں ہی وہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی تھی..اس کا دل یوسف کے نام پے دھڑک رہا تھا،وہ رونا بھول گئی تھی..اپنے آپ یوسف کے حصار میں قید ہوتا محسوس ہوا تھا.یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں کیوں سوچ رہی ہوں اسے...وہ یوسف ہے میں یہ بات کیسے بھول سکتی ہوں کبھی ہار نہ ماننے والا اگر میری پرواہ کی ہے تو اس میں بھی کوئی نہ کوئی فائدہ اس کا ہی ہو گا...میں فضول ہی خوش گمانیاں پال رہی ہوں..اپنی سوچوں میں ہی گم نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی.

.....

تھکن کا بہنا کر کے وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا تھا.. شانزے کے گھر میں ہونے والے واقعے نے اس سے جھنجوڑ دیا تھا کیا تھا وہ سب... شانزے ان کی بیٹی نہیں ہے... تو اس کا مطلب شانزے.... اوہ میرے خدا... یوسف کو صدمہ لگا تھا.. حالات کے شکنجے میں فصی شانزے اس سے بہت معصوم لگی تھی. شانزے کی غیر ہوتی حالات کو چہ کر بھی بھولا نہیں پا رہا تھا.. اس کا روتا ہوا چہرہ بار بار آنکھوں میں گھوم رہا تھا. وہ شانزے کی تکلیف محسوس کر سکتا تھا. پر یہ صرف اس کا دکھ نہیں تھا بلکہ عجیب احساس تھا جس نے یوسف کو جگڑ لیا تھا. اس سے لگا وہ ابھی بھی اس کی بازوں کے گھیرے میں وہ اپنے سینے پے اس کی سانسوں کی گرماہٹ محسوس کر سکتا تھا. اسے خود میں سے شانزے کی خوشبو آ رہی تھی. وہ اپنا ایک حصہ کہیں اس میں ہی بھول آیا ہے. یوسف پوری رات شانزے کے بارے میں سوچتا رہا. پوری رات شانزے کا چہرہ اس کی آنکھوں میں گھومتا رہا، وہ جاننا چاہتا تھا وہ کیسی ہے، کیسی بچینی لگا گئی تھی. اپنی بدلتی حالت سے بہت اچھی طرح واقف تھا لیکن فلحال اس اپنے اپ سے کہنے کے لئے بھی کافی ہمت چاہیے تھی یا پھر کوئی سہارا... اس لئے بھی وہ جلدی یونیورسٹی آ گیا تھا .

لیکن آج کی صبح بہت عجیب تھی. یا شاید وہ زیادہ ہی سوچ رہا تھا اس کا اثر تھا. اس لئے وہ

وہم سمجھ کر ہر چیز کو نظر انداز کرتا یونیورسٹی آ گیا تھا. پر یہاں بھی معملا کچھ عجیب ہی تھا، گیٹ پے بیٹھے گارڈز نے اسے حیرت سے دیکھا تھا پر وہ نظر انداز کرتا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل پڑا. پوری یونیورسٹی خالی پڑی تھی. اس نے جھنجلا کر گھڑی دیکھی جو ۹ بجا رہی تھی. اس وقت تو یونیورسٹی میں اچھا خاصا رش ہو جاتا ہے تو پھر آج کیا ہوا ہے . کیا مصیبت ہے، پہلے گھر، پھر راستہ اور یونیورسٹی کیا پورے شہر کو سانپ سنگھ گیا ہے. وہ بڑبڑاتا ہوا محسن کو کال ملانے لگا.

تھوڑی تاخیر سے پر کال اٹھالی گئی تھی .

کہاں ہے تو میں کب سے یونیورسٹی میں ویٹ کر رہا ہوں تیرا.. یوسف نے محسن کے فون اٹھاتے ہی بولنا شروع کر دیا.

تو یونیورسٹی میں ہے...؟؟؟ محسن کی آواز میں دنیا جہاں کی حیرت تھی.

ہاں!! یوسف نے جواب دیا.

اس وقت؟؟ محسن کی آواز میں پریشانی تھی .

میرا خیال ہے یونیورسٹی آنے کا یہی ٹائم ہوتا ہے. اور اس میں پریشانی کی کیا بات ہے

یونیورسٹی ہی آیا ہوں، کوئی فلسطین تو نہیں آیا. تو اتنا ریکٹ کیوں کر رہا ہے...

اچھا ٹھیک ہے تو روک میں آتا ہوں پلیز کہیں جانا مت میرا ویٹ کرنا او کے... مے بس آرہا ہوں .

ہاں ٹھیک ہے. یوسف کو اس کی بات عجیب لگی تھی پر وہ اتنا ہی کہہ پایا اس سے سمجھ نہیں آرہا تھا ہو کیا رہا ہے .

.....

اریزے کافی دیر سے شانزے کو دیکھ رہی تھی جو ایک ہی پوز میں لیٹی جانے چھت میں کیا ڈھونڈ رہی تھی. اتنی چپ تو وہ کبھی نہیں تھی. اریزے کو اس کی حالت بہت تکلیف دے رہی تھی وہ جب سے آئی تھی خاموش تھی. کل رات سے اب تک اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا .

کیا بات ہے شانو آج اٹھنا نہیں ہے. بلا آخر اریزے نے ہی پہل کی تھی. اریزے نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا. لیکن خلاف توقع شانزے نے کچھ ریکٹ نہیں کیا تھا یہاں تک کے اس نے نام بگڑنے پہ بھی کچھ نہیں کہا تھا .

شانزے کچھ تو بولو... اتنی چپ کیوں ہو... بہت ناراض ہو، مجھے سے بھی؟؟ اریزے کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کے چہرے پے گرے تھے.

اور وہ تو تڑپ ہی اٹھی تھی. شانزے سے رہا نہیں گیا. وہ اریزے کے گلے لگ کر رونے لگی تھی .

میں تھک گئی ہوں اریزے سب کی کڑوی باتیں سن سن کے... مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اب ..

مجھے میرے ماں پاپا چاہیے اریزے ...

وہ جہاں بھی ہیں جیسے بھی ہیں پر وہ میرے ہیں ...

می جانی مجھ اپنی بیٹی نہیں مانتی اریزے... میں ان کی بیٹی نہیں ہوں.. مجھے اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنا ہے.. مجھے پوچھنا ہے ان سے کیوں کیا انہوں نے ایسا، کیوں مجھے راستے پے چھوڑ گئے، کیا انہی کبھی میرا خیال نہیں آیا.. پال نہیں سکتے تھے تو مار دیتے... اگر ان کے گناہ کی نشانی تھی تو پیدا نہیں ہونے دیتے ...پر ایسا سلوک تو نہ کرتے یوں تو نہ چھوڑتے زمانے کے لئے بوجھ بنا کر.... یوں تو جانور بھی نہں کرتے اپنی اولاد کے

ساتھ.....وہ رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی...اریزے کو لگا اس کی دماغی حالات ٹھیک نہیں ہے یا پھر اسے کچھ ہو جائے گا ..

نہیں شانزے تم پاگل ہو گئی ہو کیا...ایسا نہیں ہے...تم غلط سوچ رہی ہو...مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کے تم ہماری شانزے اور یہ سب تم سوچ رہی...

اچھا میں غلط سوچ رہی ہوں اور وہ جو می جانی نے سب کے سامنے کہا وہ کیا تھا .

پاگل مت بنو شانزے تمہارے دماغ میں سب بیکار کے شک بیٹھ گئے ہیں .

جس پی گزرتی ہے وہی جانتا ہے..اور پھر اس میں تو کوئی شک نہیں ہے نہ کہ تم ان کی اپنی بیٹی ہو میں نہیں..

بس کرو شانزے پاگل مت بنو...کچھ بھی بولے جا رہی ہو..می جانی کو تم بھی اتنی پیاری ہو جتنی میں .اریزے نے اس کا ماتھ چوما تھا.تم جانتی ہو نہ تم می جانی اور پاپا کی بیٹی ہو اور میری اکلوتی چھوٹی سی پاگل سی بہن،اور یہ حقیقت کسی کی دو کڑوی باتیں تو نہیں بدل سکتی.ہم سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں شانزے...تم جانتی ہو تمہارے پیچھے می جانی نے ایک گھونٹ پانی تک نہیں پیا....تم نے گھر چھوڑتے ایک بار بھی

نہیں سوچا ہمارے بارے میں..وہ سمجھاتے سمجھاتے رونے لگی تھی..

اوہو.....اب رونا بس بھی کرو ابھی ٹائم ہی تمہاری رخصتی میں...شانزے اس کے آنسو صاف کرتے بولا تھا...وہ کیسے اسے اپنی تکلیف سمجھاتی. لیکن اریزے کو تکلیف ہو وہ یہ بات بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی پھر چاہے وجہ وہ خود ہی کیوں نہ ہو ...

تو پھر وعدہ کرو اب تم کبھی ایسا کچھ نہیں کرو گی..اریزے نے اس کے آگے اپنا ہاتھ پھلایا تھا.

اچھا ٹھیک ہے نہیں کروں گی...وعدہ...شانزے اپنی بہن کا پھیلا ہاتھ تھام لیا تھا .

پاگل ہو تم...پتا ہے نہ تمہیں..شانزے اس کے گلے میں بازو ڈالے تھے.

ہاں وہ تو ہے بہن کس کی ہوں..چلو اٹھو اور فرش ہو جاؤ پھر ہم ناشتہ کرتے ہیں اور اس کے بعد تم نے مجھے یہ بھی بتانا ہی یوسف کی انٹری کیسے ہوئی ....

اریزے.....شانزے نے اسے گھورا تھا..

شانزے.....اریزے نے مسکرا کے دیکھا تھا...

.....

فون کیے ہوے آدھے گھنٹے سے زیادہ گزر چکا تھا...یوسف اب بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا..کہاں رہ گیا آیا کیوں نہیں ابھی تک آج ہو کیا رہا ہی میرے ساتھ..ہر شخص کا ہی انداز عجیب ہے..وہ بڑبڑا رہا تھا.اپنے خیالوں میں مگن جس کے لئے وہ یہاں آیا تھا اس کا آس پاس ہونے کے بھی کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے. تبھی سامنے سے آتا محسن دکھائی دیا جس نے ٹریک سوٹ پہنا ہوا تھا جو صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اس کی کال پی ہی اٹھا تھا اور اب عجلت میں ایسے ہی اس سے ملنے آگیا تھا .

تو ٹھیک تو ہے... محسن نے بغیر کوئی بات کئے پوچھا ...

ہاں ٹھیک ہوں!! مجھے کیا ہوا؟؟

تو پاگل تو نہیں ہو گیا جو یونیورسٹی آگیا، یا یونیورسٹی نے تجھے گارڈر کھ لیا ہے؟؟ محسن کو شوک لگا تھا.

مجھے نہں پتا تھا یونیورسٹی پاگل یا گارڈز آتے ہیں..یوسف کا اطمینان برقرار تھا .

ہاں میرے بھائی پتا تو مجھے بھی آج ہی چلا ہے تجھے دیکھ کر ..

بکواس مت کر....تجھے میں میں پاگل لگتاہوں؟؟

لگتاتوگارڈ بھی نہں ہے....تو پھر اتوار والے دن یونیورسٹی آنے کی کوئی خاص وجہ...

محسن نے گویاد ھماکہ کیاتھا WO اب اس کے برابر میں بیٹھاتھا...

وہاٹ؟؟یوسف کو جھٹکالگاتھا...آج سنڈے ہے...وہ اپنافون نکال کرچیک کرنے لگا...

محسن کادل چاہاوہ اس کی عقل پی ماتم کرے لیکن بہر حال ممکن نہیں تھا.یوسف اپنی تسلی کرچکاتھا.اور بیچارگی اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاہوا؟؟سب ٹھیک ہے..کل رات کو کتنی کال کی پر تونے ایک کا بھی جواب نہیں دیا، تھاکہاں تواور شانزے وہ توٹھیک تھی؟؟اوراب اس طرح یونیورسٹی...کس بات پے پریشان ہے...؟؟؟؟

شانزے کوچوٹ لگ گئی تھی..بس اس لئے پریشن ہوں سوچاا گریونیورسٹی آئی توپتا چل جائے گی طبیعت اس کی...پر میں بھول ہی گیاآج سنڈے ہے.یوسف کے چہرے پے درد کاسایہ لہرایاتھا.جسے محسن نے باخوبی پڑھاتھا .

لگتا ہے کافی گہری چوٹ لگی ہے... محسن نے گہری نظروں سے دیکھا.

بکواس نہ کر میں سیریس ہوں. یوسف اس کی نظروں سے خوب واقف تھا .

اچھا... میں تو مذاق سمجھا تھا... محسن نے اپنی دھن میں کہا... ویسے کیا اس کی وجہ شانزے ہے..

محسن کی بات نے یوسف کا رنگ اڑا دیا تھا وہ اتنی جلدی اس کے دل کا راز پالے گا یہ نہیں سوچا تھا اس نے... اس کا دل اچھل کے حلق میں آ گیا تھا. اور چہرے کے تاثرات بھی بدل گئے تھے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کے محسن کو اپنا اندازہ درست ہوتا لگا.. جو تیر اس نے چلایا تھا وہ نشانے پے لگا تھا. وہ تو بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا..

تم... محسن کی تم میں بہت کچھ تھا.. سب سے بڑھ کر حیرت... کتنے کمینے ہو تم ہم سب کے سامنے اسے لڑتے رہے... چیخ چیخ کے کہتے رہے کہ تمھین شانزے سے چڑ ہے اور دل میں ... ویسے بتانا پسند کریں گئے آپ کہ یہ سب کیسے.. کہاں... اور کب ہوا...؟؟؟ اور مجھ غریب کو بتایا کیوں نہیں گیا...؟؟ محسن کی آواز میں ہلکی شکایات

تھی.. لیکن یوسف کے پاس ان سارے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کے کب کیسے کہاں وہ اس کے دل میں اترتی روح میں سما گئی تھی .

پتا نہیں... میں خود کچھ نہیں جانتا.. یوسف بس اتنا ہی کہہ پایا تھا .

اوہ... تو یہ بات ہے... شانزے کو پتا ہے..؟؟؟

نہیں، یوسف نے زمین پے پاؤں پھرتے کہا تھا .

مطلب معملا کافی سیریس ہے... محسن نے یوسف کی طرف دیکھا جو ابھی خیالوں کی دنیا میں کہیں مقیم تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے میں نے سنا ہے عشق میں بھوک نہیں لگتی کیا یہ بات صیح ہے؟؟ محسن نے بیچارگی دکھائی تھی،

بکواس نہ کر چل ناشتہ کرتے ہیں. یوسف نے مقا اس کی بازو پی مارا تھا...

محسن کہ منہ سے بے اختیار آہ نکلی تھی، بیچاری شانزے ...

بیچاری؟؟ یوسف نے اس کی طرف شاکی نظروں سے دیکھا تھا. اور دونوں کی ہنسی نکلی تھی... ویسے کیا تباہی جوڑی ہو گی نہیں؟؟؟

چاند سورج جیسی تو سنی تھی... یہ تباہی والی تو پہلی بار سنی ہے... یوسف نے اس کی بات پے حیران ہوتے کہا تھا..

وہ نارمل انسانوں کی ہوتی ہے. تیری اور اس کی تو تباہی ہو سکتی ہے. مسٹر ایکشن وید مس مرچی پاؤڈر... محسن نے ہاتھوں کا کیمرے بناتے تصوور کیا تھا..

شٹ اپ محسن اور پلیز دوبارہ اس کا نام نہ بگڑنا...

اوہ... ہو... تو بات یہاں تک پونچھ گئی ہے... اور ہم ہیں کے بے خبری میں مارے گئے... محسن نے کندھے اچکاے تھے.. تو اب ہمیں عزت مآب بھابھی جان کی شان میں گستاخی نہیں کرنی چاہیے...

اس نے ایسے بناوٹی انداز میں کہا کہ، یوسف کی ہنسی نکلی... تو نہیں سدھرے گا چل چلیں...

وہ دونوں اب گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے...

.....

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پے موجود تھے... شانزے خاموش تھی اس کی خاموشی

سب نے ہی محسوس کی تھی. می جانی نے کئی بار اسے بولانے کی کوشش کی پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا اس بات کو سب نے محسوس کیا تھا لیکن فلحال کسی نے کچھ کہا نہیں. پر می جانی تو جیسے پل پل مر رہی تھی.. ان کی لاڈلی بیٹی ان سے ناراض تھی.. اور یہ بات انھیں پریشان کر رہی تھی. وہ کیسے سکھ کا سانس لیتیں. شانزے ناشتہ کر چکی تھی ٹیبل سے اٹھی تھی جب می جانی اس کی طرف بڑھیں پر وہ ان کو نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی. می جانی کا صابر جواب دے گیا تھا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کمرے میں جانے کے بجاے اوپر جاتی سیڑھیوں پے آگئی تھی.. اپنی مخصوص جگہ پے... آج چاند نہیں تھا بادلوں میں کہیں چپ گیا تھا پھر بھی نہ جانے آسمان میں کیا تلاش کر رہی تھی. وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی. ایسا پہلے تو کبھی نہیں تھا، حالانکہ تایا جان اور تائی اماں کا رویہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا پر... اپنی ماں سے اسے توقع نہیں تھی. دل کا ہر شکوہ اب آنکھوں سے بہہ رہا تھا. یا اللہ اور کتنے امتحان باقی ہیں میرے.. اتنی آزمائش.. وہ اتنی بے خبر تھی کہ پاپا کے آنے کا بھی پتا نہں چلا..

کیا سوچ رہی ہے میری گڑیا.. بابا نے اس ک پاس سس ہی بیٹھتے کہا تھا...

کچھ نہں بس ایسے ہی...اپ سوے نہیں ابھی تک؟؟اس نے اپنے آنسو صاف کے تھے وہ نہیں چاہتی تھی پاپا اس سے ایسے دیکھ کے پریشان ہوں.

جب کسی کی پیاری سی گڑیا ناراض ہو جائے تو اس گڑیا کے پاپا کو نیند نہیں آتی ...

نہیں پاپا میں ناراض تو نہیں ہوں..

پر اپنی می جانی سے تو ہو نہ بیٹا..میں جانتا ہوں جو بھی تمہاری ماں نے کہا وہ غلط تھا..پر انسان غصے میں ایسے بہت کام کر جاتا ہے جو غلط ہوتے ہیں اس لئے غصے کو حرام قرار دیا گیا ہے..کیوں کہ غصہ اپنے ساتھ بہت کچھ بہا کر لے جاتا ہے کبھی عقل، کبھی اخلاق، کبھی شخصیت تو کبھی رشتوں کی خوبصورتی...جیسے تمہاری می جانی کے غصے نے تمہارے اور ان کے رشتے کی خوبصورتی کو مدھم کر دیا ہے ..اور ساتھ میں لاتا ہے تو صرف بد گمنی...اور بد گمانی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی..بہت بری شہ ہے...یہ انسان کی سوچ پے قابض ہو کر نظریات بدل دیتی ہے...اور پھر وہ سنائی دیتا ہے جو کہا نہیں گیا ہوتا اور وہ دکھائی دیتا ہے جو سرے سے ہو ہی نہیں...لیکن شانزے ضروری نہیں ہے کہ ہم بھی ویسے ہی رویہ اختیار کریں،اپنی غلطی پے معافی مانگنا بہت آسان

کام ہے. پر دوسرے کی غلطی پے اسے معاف کر دینا بہت مشکل اور میں جانتا ہوں میری بیٹی ہر مشکل کام کر سکتی ہے. انہوں نے اس کی تھوڑی کو پیار چھوا تھا، شانزے نے اثبات میں سر ہلایا تھا. شانزے تم میری بیٹی ہو.. نہ تم کسی کا بوجھ تھیں نہ گناہ... تم ایک خوبصورت انعام ہو جو سب کو نہیں ملتا... ہزروں میں سے اللہ کسی ایک نوازتا ہے اور تم جانتی ہو اللہ نے ہزروں لوگوں میں سے مجھے اور تمہاری می جانی کو چنا.. تو تمہیں کیا لگتا ہے اس نے تمہارے لئے کوئی غلط فیصلہ کیا ہے؟ وہ رب جو تمہیں ستر ہزار ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے.. جس نے ہمیں اس بھروسے سے تمہیں ہمارے پاس بھیجا کے ہم تمہارا خیال کریں گئے تم سے محبت کریں گئے.. تمہاری ویسی ہی پرورش کریں گئے جیسے کوئی باپ اپنی بیٹی کی کرتا ہے... تو اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم یہ سب نہیں کر سکے، اگر تمھی میری یا تمہاری ماں کی محبت میں کوئی کھوت لگتا ہے تو شانزے تمہیں اختیار ہے.. تم اپنے ماں باپ کے بارے میں جانو... اخر الفاظ کہتے ان کی آواز بھرا گئی تھی...

تو کیا پاپا نے اس کی ساری باتیں سن لی تھیں جو اسنے اریزے سے کہا.. اف اللہ یہ سب کیا ہو گیا اس نے کبھی نہں چاہ تھا کے وہ پاپا کو یا می جانی کو کوئی تکلیف دے... لیکن

انجانے میں ہی سہی وہ ایسا کر گئی تھی..پر اس وقت اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کے اپنے باپ کا چہرہ دیکھ سکتی...یا پھر اپنی صفائی میں کچھ کہ سکتی..اور کہتی بھی تو کیا...؟؟ شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی...اپنے کہے الفاظ پر افسوس ہوا تھا اپنی جس بات پے وہ ابھی تک خود کو حق بجانب سمجھ رہی تھی اب اچانک ہی اسے غلط لگنے لگی تھی پاپا سہی کہ رہے تھے سارا کیھل غصے میں کے گئے فیصلے کا ہے،سچ میں غصہ انسان کی سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے.اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے...یہ آنسو بھی بڑی عجیب شہ ہیں کبھی دل پے گرتے ہیں تو پتھر کر دیتے ہے اور کبھی موم اور فلحال اس کا معاملہ موم ہو جانے کا تھا اور کیوں نہ ہو باپ کی زبان میں تو اللہ نے وہ تاثیر رکھی جو دل بدل دے...شانزے کا بھی دل بدل گیا تھا...اس کے رونے کی شدت آگئی تھی..

حسسان نے اس اپنے سینے سے لگایا تھا وہ اس کو چھپ کراتے خود بھی رو پڑے تھے...

بس میرا بچا بس اپنے پاپا کو کتنا رولاؤ گی...شانزے تڑپ کے باپ کے آنسو صاف کیے تھے..سوری پاپا ...لیکن شرمندگی سے وہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہں بول سکی نہیں

میری ڈول..بیٹیاں معافی نہں مانگا کرتی...تم جانتی ہو بیٹیاں تو پاپا کی پرنسز ہوتی ہے..پاپا کا غرور..ان کا ماں...وہ اس کا سر تھپتھپا رہے تھے. تبھی می جانی اور اریزے وہاں آئی تھی ...

کیا بات ہے حسان اپ دونوں یہاں کیوں بیٹھے ہیں..اور شانزے اس کو کیا ہوا ہے...

کیا بات ہے بولیں نہ اپ دونویوں خاموش کیوں ہیں...وہ پریشان تھیں ان کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ روئی ہیں...اریزے کی آنکھوں میں یکدم ہی دکھ سمت آیا تھا ...

شانزے کو بہت دکھ ہوا تھا...اپنے کیے پے شرمندگی ہوئی تھی...وہ کیا کر رہی تھی، کیسے سزا دے رہی تھی...خود کو یا ان لوگوں کو جنہوں نے اس سے کبھی کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی...زمانے کے گرم سرد سے بچا کے رکھا...اپنی اولاد سے بڑھ کے چاہ...اس پہلے کے می جانی کچھ کہتی شانزے اٹھ کے ان کے گلے لگ گئی تھی...

مجھے معاف کر دیں می جانی...میں غلط تھی...میں ایک اچھی بیٹی نہیں ہوں...میں نے بہت تنگ کیا ہے نہ اپ کو...اپ مجھے دانتے میں کچھ نہیں کہوں گی...می جانی میں آپ کی ہر بات مانوں گی...میں اپ کی بیٹی ہوں می جانی صرف کی اور پاپا کی...بس کرو شانزے کتنا روگی ایسے تو لڑکیاں رخصتی پے بھی نہیں روتی آج کل اور تم ہو کے بس...اریزے نے اپنے آنسو صاف کرتے اسے چھڑا تھا .

می جانی دیکھیں اسے..شانزے نے شکایات کی تھی...

اریزے بہن کو تنگ مت کرو.. وہ سب مسکرا رہے تھے....

چلو بھئی سب نیچے آجاؤ میں آئس کریم لے آیا ہوں وجی نے علان عام کیا تھا..

وہ نیچے جا رہے تھے... بادل چاٹ گئے تھے... آسمان سے بھی اور شانزے کے دل سے بھی تبھی چاند اور چاند چہرے والی لڑکی چمک اٹھے تھے ...

.....

گزری رات میں پھوار ڈالنے کی وجہ سے آج موسم بہت خوشگوار تھا... ٹھنڈی ہوائیں اور گہرے بادل.. موسم کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہے تھے. اس کی بیک سائیڈ پے بنی سیشے کی وال نظروں کو بھا دینے والے منظر پیش کر رہی تھی. اور وہ اس منظر میں بڑی خوش دلی سے ڈوبی ہوئی تھی. آخر کار سب ٹھیک ہو ہی گیا تھا سب کی زندگی معمول پے آگئی تھی... سوائے اریزے کی.. وہ اپنے اور عثمان کی آخری ملاقات کے بارے میں سوچنے لگی تھی.. کتنے دن ہو گئے تھے وہ دو بار نہیں آیا تھا یہ تو وہ جانتی تھی کہ وہ آفس کم ہی آتا ہے ماسوائے میٹنگ کے ورنہ سارا کام عمیر ہی دیکھتا تھا. لیکن پھر بھی انجانے میں وہ اس کا انتیظار کرنے لگی تھی. وہ اپنی سوچوں میں گم تھی. جب گلاس ڈور کھولنے کی آواز آئی. خلاف توقع عمیر کی جگہ عثمان تھا. اریزے کو اپنی آنکھوں پے

یقین نہیں آیا تھا، کیا اتنے دل سے اس نے یاد کیا تھا کہ وہ اس کے سامنے کھڑا کر دیا گیا تھا. کیوں کے ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ عثمان صبح میں آئے تو پھر آج کیسے... لیکن عثمان کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر اریزے کچھ پوچھ نہیں سکی. اس نے بھرپور مگر محتاط نظر اس کے چہرے پی ڈالی جہاں حد درجہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی .

اسلام و علیکم سر... اس نے پاس سے گزارتے عثمان کو سرسری سے لہجے میں سلام کیا.. وہ نہں چاہتی تھی کے پچھلی بار کی طرح پھر کوئی بدمزگی ہو... آخر وہ اس کا باس تھا اور ہر ایمپلائی کی طرح وہ بھی چاہتی تھی کا وہ اپنا اچھا امپیریشن دے سکے جس میں وہ اب تک نہ کامیاب تھی ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم اسلام.... مس اریزے میں کسی سے بھی ملنا نہں چاہتا... تو پلیز کوشش کریں کہ مجھے ڈسٹرب نہ کریں... وہ اس کی طرف دیکھے بغیر اپنی بات کہتا روم میں گھس گیا تھا.

اس کا موڈ ٹھیک نہیں ہے یہ اندازہ تو اریزے پہلے ہی لگا چکی تھی پر اتنا خراب ہے یہ اندازہ اسے اس کے جملے سے سے ہوا تھا بہر حال جو بھی ہے وہ اس کا باس ہے اور اس کی بات ماننا اریزے کا فرض.

.....

یہ یوسف کہاں رہ گیا؟؟رانیہ نے اندر آتے عمر کو پوچھا..

نیچے ہے... عمر اس کی برابر والی کرسی پے تھا تھا..

کیا مطلب نیچے ہے... سر مستنصر کلاس میں آگے ہیں اور تم جانتے ہو وقت کے کتنے پابند ہیں وہ ٹائم پے کلاس میں نہیں آیا تو وہ اسے بعد میں نہیں آنے دیں گئے... یوسف کی حرکتوں نے رانیہ کو چڑا دیا تھا پچھلے ایک ہفتے سے یہی ہو رہا تھا وہ اپنی پہلی کلاس مس کر دیتا تھا. آج کل اس کے انداز ہی بدلے بدلے سے تھے... اور اب رانیہ کے لئے اس کے انداز کو برداشت کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا کیوں کے وہ یوسف کو خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی اور یہ بات کسی طور بھی اس کو قبول نہیں تھی.

یار..... رانیہ تم جانتی ہو اس کو.. پھر بھی مجھے پوچھ رہی ہو اور اتنی پریشانی ہے تم کو تو خود کیوں نہں چلی جاتی اس کو بولانے تمہارا تو وہ بچپن کا دوست ہے نہ. عمر اس کی بات پے چڑ گیا تھا.. پتا نہیں کیا تھا پر رانیہ جب بھی یوسف یوسف کرتی وہ ہمیشہ چڑ جاتا تھا.

.....

یوسف ڈیپارٹمنٹ میں تو موجود تھا پر بہت بلانے پر بھی وہ اپنی کلاس میں نہں گیا تھا.

اور پچھلے کچھ دنوں سے یہ اس کا معمول بن گیا تھا... وہ روز صبح یونیورسٹی آتا اور پھر اوپر کلاسز کو جانے والی سیڑھیوں میں بیٹھ جاتا... سب لوگ اس کی حرکت کو نوٹ کر رہے تھے. کیوں کے وہ ایڈوینچر پسند کرتا تھا، شرارتی ضرور تھا لیکن پڑھائی کے، معملے میں لاپرواہ کبھی نہں تھا.. اور یہی بات تو تمام ٹیچرس کو اس کی پسند تھی. لیکن اس کا یہ انداز سب کے لئے نیا تھا. شروع میں سب کو لگا کے کوئی نیا ایڈوینچر ہے لیکن اب بات ہاتھ سے نکلتی جا رہی تھی، پر وہ بھی اپنے نام کا یوسف ہے اسے کب سے دنیا کی فکر ہونے لگی.. ابھی بھی وہ وہیں بیٹھا تھا، جب محسن اس کے پاس آیا .

کیا مثلا ہے تمہارے ساتھ... محسن اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا..

وہ آج بھی نہیں آئی... ایک ہفتہ ہو گیا ہے.. اب تک تو وہ ٹھیک ہو گئی ہو گی، تو پھر وہ کیوں نہیں آ رہی، کیا وہ اتنا ڈر گئی ہے... یوسف نے سر جھکا لیا تھا وہ کسی ٹرانس میں بولے جا رہا تھا...

تو پاگل ہو گیا ہے کیا.. یہ ہمارا فائنل سیمسٹر ہے اور اس وقت جب تجھے اپنی اسٹیڈی کے بارے میں سوچنا چاہیے تو کن چکروں میں پڑ رہا ہے ... محسن کو شوک لگا تھا... یہ وہی

یوسف ہے جو کبھی اسٹیڈی پی کمپرومائز نہں کرتا تھا اور آج ایسے یہاں بیٹھا تھا جیسے ساری دنیا ختم ہو گئی ہے اور اس کے پاسس صرف ایک ہی کام ہے شانزے کا انتیظار کرنا.. وہ یوسف کے جذبات سے واقف تھا پر وہ اتنا آگے نکل گیا ہے یہ تو خیال بھی نہیں آیا تھا اسے ...

تو پاگل ہو گیا ہے کیا، جانتا ہے پوری یونیورسٹی تیرے بارے میں باتیں کر رہی ہے.

مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے.. لوگ کیا کہتے ہیں کیا سوچتے ہیں یہ سب سوچنا میرا کام نہیں ہے اور نہ مجھے اس سب سے کوئی فرق پڑتا ہے ...

جانتا ہوں تجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا.. لیکن مجھے پڑتا ہے تو دوست ہے میرا، وہ دوست جو مجھے بھائیوں سے بڑھ کے عزیز ہے.. اور پھر یہاں یوں بیٹھ کر کیا ہو گا؟؟ وہ آجاے گی؟؟ نہیں نا... تو پھر کیوں تو اس طرح خود خوار کر رہا ہے..

پھر تو بتا میں کیا کروں... کچھ سمجھ نہیں آرہا.. کیسے بات کروں اس سے.. اور بات کروں بھی تو کیا کہوں گا اس سے؟ شانزے مجھے معاف کر دو یہ سب میں نے کیا تھا... تمہیں ڈرانے کے لئے... تو کیا کبھی وہ میرا یقین کر پاے گی؟؟ نہیں تو نے نہیں دیکھی تھی اس کی حالت میں نے دیکھی تھی...

یوسف کے چہرے پے بے بسی نمایاں تھی ..

کچھ مت کر... صرف اپنی اسٹیڈی پے توجہ دے باقی میں سب سمبھال لوں گا..

بھروسہ کر.. محسن نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے..اور یوسف بن..خدا کے لئے....ایک مجنوں کافی تھا..اس کا باپ بننے کوشش بھی مت کرنا تجھے سوٹ نہیں کرتا سمجھا..اور رہی شانزے کی بات تو فکر مت کر وہ یونیورسٹی آجاے گی..

تو کیا کرنے والا ہے...یوسف نے محسن کو دیکھا تھا ...اس کا سکون بتا رہا تھا کہ وہ کچھ پلان کر چکا ہے ..

وہ تو مجھے پے چھوڑ دے ..آخر اتنے سالوں سے تیری صحبت میں ہوں تو کچھ کمال ہم بھی رکھتے ہیں...وہ کیا کہتے ہیں..باکمال لوگ..لاجواب دوست... محسن نے کلر جھاڑا تھا ... چل اٹھ اب مجنوں کی فاتح پڑھ لی ہے تو کلاس میں چلتے ہیں..ویسے بھی اگلا لیکچر مس ام کلثوم کا ہے..اور تو نے ان کے سامنے مجنوں کا باپ بنے کی کوشش کی تو وہ تجھے دادی بن کے دیکھیں گی ...

یوسف کو اس کے انداز پے مسکرا دیا تھا.. محسن جو ہمیشہ اس طرح کے مسلوں سے دور رہنا پسند کرتا تھا صرف اس کی خاطر اتنا سوچ رہا تھا اور اسے فخر ہوا تھا اپنے دوست پے

جو اچھے برے دونوں میں اس کے ساتھ تھا .

.....

آفس میں بلکل خاموشی چھائی تھی...وہ جب سے آیا تھا اسی انداز میں براجمان تھا.

اپنے خیالوں کی جنگ میں مصروف ...

صبح اس نے پاپا کو کال پے بات کرتے سنا تھا وہ پھر کسی سے زینب کے بارے میں بات کر رہے تھے اور تب سے اس کا موڈ خراب تھا..وہ جانا چاہتا تھا کے پاپا کس سے بات کر رہے تھے پر اپنی لاکھ کوشش کے باوجود بھی جان نہیں پایا تھا،اور یہی بات اس کے غصے میں اضافہ کر رہی تھی.وہ زینب کے بارے میں بات کر رہے تھے..آخر کون ہے یہ زینب...کیا چھپا رہے ہیں پاپا ہم سب ...کیا پاپا کا کوئی افئیر تھا...جو وہ چھپا رہے ہیں اور ماما ان کو معلوم ہو گا تو کیا گزرے گی ان پے...نہیں نہیں میں زیادہ سوچ رہا ہوں میرے پاپا ایسے نہں ہیں ضرور کوئی اور بات ہے...پر پھر چھپانے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے..آخر کیوں پاپا اس بارے میں کوئی بات نہیں کر رہے...اور کب تک..کون ہے وہ...بس اب کچھ بھی ہو جائے مجھے پاپا سے اس بارے میں بات کرنی ہی ہو گی..انھیں بتانا ہی ہو گا کے چل کیا رہا ہے..وہ پھر سے اپنی سوچوں میں گم تھا...

.....

شانزے ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں جارہی تھی لیکن کسی نے بھی اسے جانے کے لئے نہیں کہا تھا. سب کو لگا وہ ایکسیڈنٹ سے پریشان ہے ٹھیک ہو گی تو چلی جائے گی.. لیکن اب وہ کسی کو کیا بتاتی کہ وہ حادثے سے زیادہ یوسف سے پریشان ہے..اس دن سے اس کا انداز شانزے کے لئے سراپا سوال بن گیا تھا..اپنے گرد اسے یوسف کی بازوں کا گیھرا محسوس ہوتا..تو کبھی اپنے گندھے پے اس کا ہاتھ کا وزن محسوس کرتی، تو کبھی اس کو لگتا جیسے اس نے اس کا ہاتھ ابھی بھی تھام رکھا ہے...اس کے جذبات تھے کے قابو میں نہیں آرھے تھے...بار بار یوسف کو سوچتی...وہ جتنا شدت سے اس کا خیال دل سے نکلتی وہ اتنی شدت سے یاد آتا. اف اللہ جی کسی مشکل میں ڈال دیا ہے... اب کیسے جاؤں یونیورسٹی کیسے کروں اس کا سامنا...وہ دیوار سے ٹیک لگاے سوچے جا رہی تھی....اس بات سے بے خبر کے می جانی نے تیسرا چکر لگایا ہے...اور اس کا ایسے خیالوں میں گم ہونا انھیں فکر میں مبتلا کر رہا ہے...وہ جانتی تھیں شانزے کسی سے ناراض نہیں تھی...ہستی تھی...باتیں کرتی تھی، لیکن پھر بھی کچھ کمی تھی جو می جانی محسوس کر رہی تھیں اور وہ شاید اس لئے کہ وہ جب بھی اسے اکیلا دیکھتی تو وہ کہیں اپنے

آپ میں ہی گم ہوتی. ابھی بھی کسی کام سے اس کے کمرے میں آئی تھیں اور وہ اتنا گم تھی کے ان کے آنے کا پتا بھی نہں چل سکا.. می جانی نے اس کے چہرے پے ہاتھ پہرا تھا..

مے جانی آپ... آپ کب آئیں؟؟ وہ حیران ہوئی تھیں...

بس ابھی تمہارے لئے جوس لائی تھی...

اوہ-اچھا.. اس نے جوس کا گلاس ہاتھ میں پکڑتے ہوے بولا..

کیا تم اپنی می جانی سے اب تک ناراض ہو شانزے..؟؟ می جانی کے اتنا اچانک پوچھنے شانزے پریشان ہو گئی تھی،

یہ کیا کہ رہی ہیں آپ می جانی میں آپ سے کیوں ناراض ہوں گی؟؟

تو پھر تم ہر وقت کیا سوچتی رہتی ہو شانزے میں جبھی تمہیں دیکھتی ہوں تو مجھے وہم گھیر لیتے ہیں کہیں تمہیں کچھ ہو گیا تو....

اف- مجانی آپ کتنا سوچتی ہیں ایسا نہیں ہے... اور میں کچھ نہیں سوچتی.. اس لئے آپ بھی، اب سے کچھ نہیں سوچیں گی ٹھیک ہے.. اس نے لاڈ سے گلے میں بازو ڈالے

تھے..

تم نہیں جانتی شانزے جوان بیٹیوں کی ماؤں کو کیسے کیسے وسوسے ستاتے ہیں...اس دن جب اتنے ٹائم ہونے پر بھی تم گھر نہیں آئیں تو مجھے لگا میں نے تمھیں کھو دیا...اور دیکھو پھر تم سچ میں حادثے کا شکار ہوئیں...اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو جانتی ہو میں کبھی خود کو معاف نا کر پاتی..انہوں نے اسے پیار کیا تھا.

اب وہ انھیں کیا بتاتی کہ ان کا در سچ میں پورا ہو جاتا اگر وہاں یوسف نہ آتا تو...آپ بھی نا می جانی...ڈرامے کم دیکھا کریں...ان کا اثر آتا جا رہا ہے آپ پر..اور مجھے کچھ نہیں ہو گا..آپ ہیں نا میرا خیال رکھنے کے لئے..اور میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی آپ کو تنگ کرنے کے لئے کوئی تو ہونا چاہیے نا...

بیٹیاں کب صدا ساتھ رہتیں ہیں..ایک نا ایک دن تو انھیں اپنے گھر جانا ہی ہوتا ہے...

ہاں تو پھر میں آپ کو بھی ساتھ لے کے جاؤں گی، بلکے پاپا اور اریزے کو بھی ...

توبہ ہے لڑکی ہر بات میں مذاق کبھی تو کوئی ڈھنگ کی بات کیا کرو..می جانی اس کے

بچپنے مسکرتی اٹھ گیں تھیں.

اور وہ دوبارہ اپنے خیالوں کی دنیا میں لوٹ آئی تھی..اب وہ کیا بتائی می جانی کو..اپنے احساسات کے بارے میں جو یوسف کے لئے پال رہی تھی..ہر وقت اسے سوچنا اور بے تحاشا سوچنا....

.....

فون بہت دیر سے بج رہا تھا پر کسی نے بھی زحمت نہیں کی تھی اٹھانے کی..اور اس کی آواز شانزے کا سر درد بڑھا رہی تھی....لیکن اصل مثلا سر درد نہں تھا..بلکے یوسف کے خیال تھے جن سے باہر نکلنا محال ہو رہا تھا یا دوسرے الفاظ میں یہ بھی کہ سکتے ہیں کے وہ نکلنا نہیں چاہ رہی تھی. لیکن فون کرنے والا بھی دنیا کا کوئی آخری ڈھیٹ پیدا ہوا تھا جیسے اس نے قسم ہی کھالی تھی کے ہر حال میں فون اٹھوا کے ہی رہے گا...اور اوپر سے می جانی کی آتی آوازیں جو کچن میں مصروف ہونے کی وجہ سے اسے فون اٹھانے کے لئے کہ رہی تھیں..اور شانزے پاؤں پٹختی فون کی طرف بڑھی تھی کیوں کہ یہ تو وہ جان گئی تھی کے آج اس گھر میں کوئی اور فون نہیں اٹھانے والا...

ہیلو...اسلام و علیکم-شانزے نے فون اٹھاتے کہا اور دوسری طرف سے آنے والی

آواز نے اس سے شدید قسم کا جھٹکا یا تھا اس کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے ....

.....

موسم بہت خوشگوار تھا پر اس کی خوشگواری کا اثر عثمان پے نہیں پڑا تھا. وہ جب سے آیا تھا روم میں بند تھا.. ورنہ اسے یاد تھا پچھلی دفع جب آیا تھا تو ایک ایک ایمپلائی سے ملا تھا. تو پھر آج کیا ہوا طبیعت تو خراب نہیں، مجھے دکھانا چاہیے.. اریزے نے دل میں سوچا... نہیں نہیں.. وہ کافی غصے میں تھے، اور منع بھی کیا تھا خام خا پھر ڈانٹیں گئے...

وہ اپنے خیالات کو جھٹکتی پھر سے کام میں مصروف ہو گئی تھی... لیکن اس کی بیچینی کام نہیں ہو رہی تھی.. ابھی اس نے فائل اٹھائی ہی تھی.. دروازہ کھول کر ایک ماڈل جیسی لڑکی اندر آئی تنگ جینس پے مردانہ طرز کی شرط پہنے، نیلی آنکھوں والی، وہ کسی ماڈل سے کم نہیں لگ رہی تھی جو بھی تھی بہت خوبصورت تھی... اریزے اسے پھٹی آنکھوں سے دیکھنے میں مصروف تھی. جب وہ پاسس سے گزرتی عثمان کے روم کی طرف گئی...

اوہ مائی گاڈ... آج تو میری نوکری گئی سر تو مجھے جان سے مار دیں گئے اگر یہ اندر چلی گئی تو..

ایسکیوز میم....اریزے نے اسے روکا تھا...

یس؟اس کا دروازہ کی طرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا ..

اپ اندر نہیں جا سکتی...ایکچولی سر کچھ بسے ہیں تو انہوں نے کسی سے بھی ملنے سے مانا کیا ہے...

اوہ-آئی سی پر اپ پلیز انہیں میرے بارے میں بتا دیں، کیوں کے میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے ..

میم ایم سوری بٹ سر نے سختی سے مانا کیا ہے کے وہ کسی سے نہیں ملنا چاہتے....اگر اپ کہیں تو میں اپ کی میٹنگ ارینج کر سکتی ہوں.

اچھا...!!!آپ صرف عثمان کو اتنا کہہ دیں کے میں ملنا چاہ رہی ہوں...اس نے اس انداز میں کہا کے عرضے کو لگا وہ کوئی جانے والی ہے.ویسے بھی عثمان کے آفس میں ہونے کا اریزے کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا تھا تو پھر یہ اتنے یقین سے کیسے کہہ رہی ہے...ہو سکتا ہے اس کی عثمان سر سے کوئی بات ہوئی ہو...

ناچاہتے ہوے بھی اس نے ایکسٹینشن سے کال ملائی..

سر ایک میڈم ہیں آپ سے ملنا چاہ رہی ہیں..

مجھ سے ملنے... میڈم... عثمان کی آواز اتنی بھاری اور لہجہ اتنا سخت تھا کے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ہی اریزے کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا.. لیکن فلحال اب وہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی جو بھی ہے غلطی تو اس سے ہو گئی تھی .

میرا خیال ہے مس اریزے میں نے آپ کو بہت آسان الفاظ میں کہا تھا کہ مجھے کسی سے نہیں ملنا... اس کی آواز اتنی سرد تھی کے اریزے کو اپنے سارے اوسان ٹھنڈے پڑتے محسوس ہوے تھے...

سر.. وہ دراصل... اریزے نے اٹک اٹک کے بولنا شروع کیا...

مس پلیز.. آپ مجھ یہ بتائیں گی کے کون ہیں...؟؟ اس کی آواز ہنوز ویسی ہی تھی...

سوری سر میں نے نام تو پوچھا ہی نہیں...

ایک بات باتیں یہ آپکی عادت ہے یا ہابی کے بغیر نام وغیر پوچھے ہی آپ آگے بات کرنا شروع کر دیتی ہیں... جب کوئی آوٹ سایڈر آتا ہے تو اس کا نام بھی پوچھ لیتے ہیں ...

مس اریزے آپ انتہا درجے کی کوئی ان پروفیشنل ایمپلائی ہیں ...

میں معافی چاہتی ہوں مجھے سے غلطی ہو گئی... کہ بغیر نام پوچھے اپ کو ڈسٹرب کیا..

اریزے رونے کے درپے تھی جب پاس کھڑی لڑکی نے اپنا تروف کرایا میرا نام سعدیہ جبّار... جب کے لائن منقطع ہو چکی تھی...

سعدیہ ہکہ بکہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو لال ہو رہا تھا... میں معذرت چاہتی ہوں اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عثمان کی دھرنے دونو کو چونکا دیا ...

آپ کی توجہ کہاں ہوتی ہے آپ پہلے نہں بتا سکتیں تھیں کے سعدیہ آئی ہیں... لیکن آپ کو بھر کے نظارے کرنے سے فرسٹ ملے تو آپ کو کچھ اور سجھائی دے... عثمان سے صبح اس اپنی بیک سائیڈ سے شیڈ ہٹا کر بھر دیکھتے ہووے دیکھ لیا تھا اور اب بری سہولت سے جاتا بھی دیا تھا..

سر... آئی ایم ریلی سوری... اریزے نے انتہائی آہستہ آواز میں کہا تھا، اتنی سنے کے بعد اس کی ہمت جواب دے گئی تھی ...

جب کے عثمان ٹھٹھک گیا تھا... پھر بنا کچھ کہے بھر کی طرف بڑھا..

میرا خیال ہے چلتے ہیں، راستے میں ہی ڈسکس کر لیں گئے... وہ دونو آفس سے باہر نکل

گئے... موسم ابھی بھی خوشگوار تھا ہر طرف بدل چاہے ہوے تھے جب کہ اندر برسات شروع ہو گئی تھی...

.....

مجھے شانزے سے بات کرنی ہے، میں یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ افیئرز ڈیپارٹمنٹ سے بات کر رہا ہوں ..

ہیلو..ہیلو ...

جی میں شانزے بات کر رہی ہوں.. فون پے انے والی ہیلو ہیلو نے اس کا سکتا توڑا تھا .

مس شانزے آپ ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں آرہیں وہ بھی بغیر کسی اطلاع کہ... اس لئے آپ کو بتادیں کہ آپ کے فائنل پیپرز نزدیک ہیں اس لیے آپ کل سے یونیورسٹی جوائن کریں.. ورنہ یونیورسٹی آپ کا داخلہ کینسل کر دے گی..

سوری سر میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا بس اس وجہ سے ہی میں یونیورسٹی نہں اسکی تھی ..

مس شانزے کچھ رولز نام کی بھی چیز ہوتی ہے ٹھیک ہے آپ کے ساتھ کوئی مس ہلاپینگ ہوئی پر یہ آپ کا فرض تھا کے آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں انفارم کرتیں...

جی سر میں سمجھتی ہوں آپ کی بات..

ٹھیک آپ جلد از جلد اپنی کلاسز لینا شروع کریں .

اوکے سر تھنک یو...اللہ حافظ...لائن منقطع ہو چکی تھی جب شانزے سوچ میں پڑ گئی تھی...جس بات سے وہ بھگ رہی تھی...وہی ہوا تھا...

.....

آج کا دن بہت شاندار تھا...اور کسی کا تو پتا نہیں پر یوسف کے لئے آج کی صبح مسرتوں سے بھرپور تھی..محسن اسے مکمل یقین دلایا تھا کے آج شانزے ضرور ے گی اور یہ بات اس نے رات سونے تک کوئی دس دفع اس سے کونفرم کی تھی..پوری رات ہی اس نے آنکھوں میں گزار دی تھی ڈر تھا کہ اگر آنکھ لگ گئی اور صبح وہ اٹھ نہیں پایا تو پھر کیا ہو گا...وہ فرش ہو کہ ناشتے کی ٹیبل پے موجود تھا لیکن باقی سب پتا نہیں کہاں تھے ...

کوئی ہے گھر میں...لوگ ناشتہ بھی کریں گئے یا میں اکیلا کھا لوں...یوسف کا موڈ بہت اچھا تھا...اور اس کا ہر انداز اس کے اچھے موڈ کا گواہ تھا ...

آرے ہیں بھی...اتنی بے صبری کس بات کی ہے..تمہاری یونیورسٹی تو 9 بجے سٹارٹ ہو گی نہ... حسین نے سیڑیاں اترتے ہوے کہا..

جی پاپا مگر آج کچھ خاص کام ہے ..

اوھو---تو یہ بات ہے...اب اگر یوسف دی گریٹ کہ رہے ہیں تو لازمی بات ہے معملا کی نویت واقعے ہی خاص ہو گی وہ مسکراتے ہووے چیر کھینچ کے بیٹھ گئے تھے.

جب کے ماما اب انھیں ناشتہ دینے لگیں تھیں ...

یوسف اور حسین دونوں خوشگپیوں میں مصروف تھے...تبھی انھیں عثمان کا خیال آیا جو خلاف تواقع ٹیبل پے نہں تھا..

اس بات نے حسین کو تھوڑا پریشن کیا تھا کیوں کے بات عثمان کی عادت کے خلاف تھی وہ کبھی رزق کو انتیظار نہیں کرتا تھا اس کا مانا تھا..کہ رزق کو انتیظار کرانے سے اللہ ناراض ہوتا...اور پھر رزق انتیظار کرنے لگتا ہے اور انسان ہر جگہ مارا مارا پھرتا ہے...

پر آج وہ خود موجود نہں تھا جب کے آج تک کبھی ایسا نہں ہوا تھا کے ناشتہ یا کھانا لگ گیا ہو اور وہ وہاں نہ ہو...

عثمان کہاں ہے...؟؟ حسین نے شاہینہ سے پوچھا تھا ..

لو آ گے بھائی...یوسف نے باپ کو متوجہ کرتے ہوے بولا...

کہاں رہ گئے تھے آپ کب سے انتیظار کر رہے ہیں آپ کا، پتا ہے مجھے جلدی نکلنا تھا اور آپ کا انتیظار کرتے میں لیٹ ہو گیا...

میں نے تو نہیں روکا تھا اگر اتنی جلدی تھی تو کر لیتے ناشتہ ویسے بھی کونسا ہم ساری باتیں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں..جو اگر ناشتہ نہ کرتے تو عذاب نازل ہو جاتا..عثمان کا لہجہ گزرے سے بھرا تھا اور اس کا ہر لفظ ظہار میں ڈوبا تھا..وہ چاہ کے بھی اپنے غصے پے قابو نہیں رکھ سکا...اس کے لہجے کی کڑواہٹ سب نے ہی محسوس کی تھی..وہ تو کبھی ایسے بات نہیں کرتا تھا تو پھر اب...

ریلکس بھائی کیا ہوا ہے آپ کچھ پریشان ہیں...کہیں عشق کا روگ تو نہیں لگ گیا آپ کو...بتایئں بتایئں کون ہے وہ..کسی ہے وہ...کیڑے پنڈ دی آے...کیڑے شہر دی آ...یوسف نے شہرتی انداز میں گنگنایا تھا .

شٹ اپ یوسف اب تمہیں دیر نہیں ہو رہی چپ چاپ ناشتہ کرو اور یونیورسٹی یہ تمہارا

لسٹ سیمسٹر ہے نہ.. تو اپنی توجہ صرف سٹڈے پے رکھو سمجھے...

کیا ہوا بھائی... سب ٹھیک تو ہے نا؟؟ کل سے دیکھ رہا ہوں آپ کا موڈ کچھ اوف ہے، یوسف نے اس کو ٹٹولتی نظروں سے دیکھا تھا..

نہیں کچھ نہیں تم پریشان نہ ہو... آرام سے یونیورسٹی جو اسبارے میں پھر بات کریں گئے، عثمان کو اپنے لہجے کی کڑواہٹ کا احساس ہوا تھا اس لئے اپنے آپ کو دھیما کرتے ہووے بولا کیوں کے فلحال وہ کسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا..

اچھا ٹھیک ہے ابھی تو میں جا رہا ہوں پر شام میں آپ کو بتانا پڑے گا... اوکے اس نے عثمان کو پیچھے سے ہگ کیا تھا.. اور عثمان کے لبوں پے بلا آخر مسکراہٹ آ ہی گئی تھی.. جس نے یوسف سمیت سب کو اطمینان بخشا تھا ..

یوسف جا چکا تھا... ماما کچن میں تھیں.. جب عثمان نے اٹھتے ہوے پاپا سے پوچھا.. پاپا چلیں آفس...؟؟

نہیں تم جو مجھے کچھ کام ہے وہ کر کے آتا ہوں... شاید مجھے دیر ہو جائے...

کیا کام ہے...؟؟؟ عثمان سے پہلی دفع ان سے سوال کیا تھا اور سوال نے حسین کو

چونکنے میں مجبور کر دیا تھا..

مجھے کسی سے ملنا ہے... حسین نو کیں سے ہاتھ صاف کے تھے...

جبکہ یوسف ان کے تاثر کو جانچنے کی کوشش کر رہا تھا... کس سے پاپا...؟؟

ہے ایک پرانا دوست تم نہیں جانتے... وہ کہتے اسٹیڈی روم کی طرف بڑھے تھے..

شاید میں جانتا ہوں پاپا.. کہیں آپ کی پرانی دوست تو نہیں ہے ...

عثمان کی آواز نے پاپا کے اسٹڈی کی طرف بڑھتے قدم روک دئے تھے...

زینب... میں نے سہی نام لیا ہے نا پاپا...؟؟؟

جب اندر آتی شاہینہ کو بھی اس کے الفاظ، اور لہجے کی کڑواہٹ نے حیرت میں ڈال دیا تھا.

.....

میرے ساتھ آؤ عثمان اندر چل کے بات کرتے ہیں.. حسین کہتے لائبریری میں چلے گئے تھے وہ جانتے تھے ایک نہ ایک دن تو سب کو بتانا ہی ہو گا پر ایسے یہ نہیں سوچا تھا...

وہ تو چاہتے تھے کہ زینب کا پتا چل جائے تاکہ ہر چیز خوش اسلوبی سے ہو پر وہ یہ بھول

گئے تھے ہر چیز آپ کی خواھش کے مطابق ہو یہ ضروری تو نہیں ہے..

کیوں پاپا وہاں کیا مثلا ہے... کس کا ڈر ہے آپ کو.. نوکروں کا..؟؟ایسا کیا چھپا رہے ہیں آپ... عثمان پاپا کے پیچھے لائبریری میں آیا تھا.

عثمان کی آواز اتنی تیز تھی کے خود اس کو بھی یقین نہں آیا تھا...

پاپا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھ... عثمان کے دل کو کچھ ہوا تھا پر اس نے نظر انداز کر دیا...

بتائیں پاپا... آخر کون سا راز ہے جو آپ ہم لوگوں سے چھپا رہے ہیں.. کون ہے یہ زینب... پاپا پلیز بولیں اگر آپ نہں بولیں گئے... اگر آپ نہیں بولے تو یقین کریں میں پاگل ہو جاؤں گا... میں خود کو کچھ کر لوں گا پاپا... حسین کو لگا ان کا دل ہلاک میں آگیا ہو، دوسری طرف شاہینہ بھی حیران رہ گیں تھیں اپنے ٹھنڈے مزاج بیٹے کو شولا بنتا دیکھ...

عثمان یہ کیسے بات کر رہے ہو اپنے پاپا سے... شاہینہ نے بیچ میں مداخلت کی تھی..

بس ماما آپ کچھ نہیں بولیں گی یہ پاپا اور میری بات ہے.. آپ نہیں جانتی کے ہمارے

پیٹھ پیچھے کیا ہو رہا ہے اس گھر میں... بتائیں پاپا کون ہے زینب، کیا رشتہ ہے آپ کا اس سے... عثمان مسلسل سوال کر رہا تھا... جبکہ حسین کو چپ لگ گئی تھی.. اور شاہینہ بیگم عثمان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی، حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ ساری کوششیں بیکار ہیں ...

یہ کیا ہو رہا ہے.... یوسف کی آواز نے سب چونکا دیا تھا... عثمان یوسف کے سامنے کوئی بات نہں کرنا چاہتا تھا.. اس لئے اس نے یوسف کے جانے کے بعد بات کی تھی. یوسف کا فائنل سیمسٹر تھا وہ نہیں چاہتا تھا کے یوسف ان سب باتوں سے متاثر ہو. پر بد قسمتی کے گاڑی میں بیٹھ کر اسے یاد آیا کہ وہ اپنا فون لینا بھول گیا ہے. اور جب وہ لینے آیا تو اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے قدم روک لئے... آپ سب خاموش کیوں ہو گئے پلیز بتایئں یہ سب کیا ہے.. بھائی کس کے بارے میں بات کر رہیں... کون ہیں زینب... یوسف نے دیکھا پاپا کے قدم لڑکھڑا گئے ہیں، اس نے آگے بڑھ کر انھیں سہارہ

دیا تھا. کمرے میں مکمل خاموشی تھی.. قبر کی خاموشی... حساب کتاب کا عمل شروع ہو گیا تھا ...

کیاہو گیاہے عثمان یہ بات آرام سے بھی کی جاسکتی ہے کیوں اتنا تمشا بنارہے ہو...پلیز کچھ ایسامت کہنا کے بعد میں اپنے کہے الفاظ پے پچھتاناپڑے...ماما کی آواز نے کمرے کی خاموشی کو ختم کیا تھا...

پچھتاتورہاہوں میں ماما اس دن سے..جب پہلی بار میں اپنے باپ کا جھوٹ پکڑا تھا....جب پہلی بار میں نے انھیں فون پے کسی سے بات کرتے سنا تھا...آپ نہیں جانتی ماما....میں بہت دن سے پاپا کو فالو کررہاہوں...ہر بار ہر بار پاپا مجھ سے جھوٹ بولتے رہے پر میں ان دیکھا کرتا گیا لیکن اب پانی سر سے گزر گیاہے ...

ہر وقت...ہر وقت مجھے یہ احساس ستاتاہے کہ میرا باپ جو میرے لیے رول ماڈل تھا اس نے خود اپنا یہ تصور ختم کر ڈالا،میرا باپ جو ہم سے سب کچھ شیر کرتا تھا اس نے اپنی زندگی کا ایک پہلو ہم سے چھپا کے رکھاہے،ہر وقت مجھے یہ احساس مارتاہے کہ میرے باپ کی زندگی میں میری ماں کے علاوہ کوئی دوسری عورت....

اس سے پہلے کے عثمان اپنی بات پوری کرتا شاہینہ کا زناٹے دار تھپڑ عثمان کا منہ بند کرا گیا تھا..

ماما پلیز یہ آپ...بس یوسف چپ رہو تم...شاہینہ نے یوسف کی بات کاٹی تھی جو بھائی

کی ہمدردی میں آگے بڑھا تھا...

بہت بڑے ہو گئے ہو نہ تم... جو منہ میں آرہا ہے بولے جارہے ہو... بنا سوچے سمجھے بنا کوئی الہذ کیے، بنا پوچھے ہی اپنے پاپا پے شک کیا تم نے.... ایک بار یہ بھی نہں سوچا کے اگر وہ کچھ چھپا رہے ہیں تو اس میں کچھ مصلحت ہو گی. ایک بار پوچھا ہوتا یوں تماشا کرنے سے پہلے ... جس عورت کے بارے میں تم اتنی حقارت سے بات کر رہے ہو وہ کوئی راہ چلتی عورت نہیں ہے تمہارے باپ کی چھوٹی بہن ہے... وہ بہن جس کو انہوں نے اپنی اولاد سے چاہ... ہاں عثمان بہن.. کان کھول کے سن لو عثمان... زینب... زینب میر... کوئی گئی گزری نہیں بلکے تمہارے باپ کی بہن ہے... شاہینہ کے الفاظ عثمان کے کانوں پے بم کی طرح گرے تھے... حسین کی آنکھوں سے اپنے دل کا درد لاوا بن کر بہنے لگا تھا.. وہ لاوا جو وہ پچھلے 20 سالوں سے اپنے دل میں دبا کے بیٹھے تھے. عثمان نے حیرت سے باپ کو پہلی بار اسے حسین پے رحم آیا تھا شرمندگی سے وہ نظریں جھکا گیا تھا. اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا.. کے وہ کیا بولے، بولنے کے لئے بچا ہی کیا تھا... وہ کیا سوچ رہا تھا اور بات کیا تھی... عثمان کے ذھن میں اس کے اپنے جملے گھوم نے لگے لیکن آواز کہیں پستی سے آرہی تھی اتنی کے وہ ٹھیک سے سن نہیں پارہا تھا... جبکہ

یوسف کچھ سمجھنے اور نہ سمجھنے کی کشمکش میں مبتلا تھا....

.....

شانزے یونیورسٹی آگئی تھی.. لیکن کہیں بھی اسے یوسف نظر نہیں آرہا تھا،لاشعوری طور پے وہ یوسف کی منتظر تھی اسے لگا تھا کہ یوسف اس کا انتیظار کر رہا ہو گا لیکن... یہاں تو جناب کا پتا ہی نہیں تھا... یہ دل بھی نہ کیسی کیسی خوش فہمیاں پال لیتا ہے. غصہ تو اسے بہت آیا تھا پر کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا سوائے انتیظار کہ...اس لئے وہ کلاس میں جانے کے بجائے کلاس کو جاتی سیڑیوں پے بیٹھ گئی تھی..وہی سیڑیاں جہاں کل تک یوسف بیٹھا انتیظار کر رہا تھا... شانزے نے دیوار سے سر ٹیکا کر آنکھیں بند کر لی تھیں...اسے اپنے گرد کسی کی مضبوط بازوں کے لپٹنے کا احساس ہوا تھا ...

تھام لو یقین کرو گرنے نہیں دوں گا یوسف کی آواز کی سرگوشی اس کے کانوں میں گنجی تھی،آواز اتنی نزدیک سے آئی تھی کے شانزے نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں پر وہاں کوئی نہں تھا... توبہ مجھے کیا ہو گیا ہے... میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کو اتنا بس کچھ بھی ہو آج شکریہ ادا کر کے قصہ یہیں ختم کر دوں گی...اس نے دل کو تسلی دی تھی اس بات سے بے خبر کے دل نے کب کسی کی مانی ہے... تو پھر چاہے وہ شانزے حسان

ہی کیوں نہ ہو ..

کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا سب سٹوڈنٹس اپنی کلاسوں کی طرف جا رہے تھے..اور شانزے ابھی تک وہیں بیٹھی تھی.. محسن اور رانیہ دونوں ہی اس کو وہاں بیٹھا دیکھ ٹھٹک گئے تھے...تم...تم یہاں کیوں بیٹھی ہو...؟؟؟

رانیہ کہ منہ سے بے اختیاری میں جملہ نکلا تھا...در صل اسے یوسف کا نہ ہونا اور شانزے کا یہاں بلکل اسی انداز میں بیٹھنا برا لگا تھا..کیوں یہ تو وہ خود نہیں جانتی تھی پر کچھ تھا جو رانیہ کہ اندر آگ لگا گیا تھا.....

جہاں تک مجھے یاد ہے یہ جگہ بھی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی آتی ہے...اور یہاں بیٹھنے پے یونیورسٹی کی طرف سے کوئی پابندی بھی نہیں ہے...لیکن اگر مجھے پتا ہوتا کے آج کے لئے یہ جگہ تم نے بک کرائی ہے تو میں یہاں کبھی نہ بیٹھتی...

لیسن...مس چیرٹی رانیہ نے شانزے کی اسکلرشپ پے چوٹ کی تھی...یہ یونیورسٹی میں نے بک کی ہے کیوں کہ مائی فادر پے فوراٹ...یو انڈر اسٹینڈ...

سچ کہا تم نے کیوں کے تمہارے فادر شاید جانتے تھے کہ تم میں اتنے گٹس نہیں ہیں کہ

اپنے بلبوتے پے یہاں ایڈمشن لے سکو... شانزے کے تیور بھی ایک دم ہی بدل گئے تھے...

رانیہ کو کچھ سمجھ نہں آیا،اس لئے وہ پاؤں پٹختی چلی گئی تھی...

تم پلیز اس کی باتوں پے توجہ مت دینا... وہ دراصل ٹائم ہو گیا ہے کلاس کا تو بس یونہی پوچھ لیا تھا تم بتاؤ تمہاری طبیعت کیسی ہے... محسن کے آخری سوال نے شانزے کی زمین کھنچ لی تھی... اسے لگا تھا کہ یوسف نے اپنے گروپ کو کچھ نہں بتایا ہو گا.. وہ تھوڑی سے پریشان ہوئی تھی اور اس کی پریشانی محسن نے بھامپ لی...

وہ تم اتنے دن سے آئیں نہیں تو مجھے لگا شید بیمار ہو... محسن کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اس لئے اس نے اپنے پاس سے بات بنائی تھی وہ یوسف کے جذبات جانتا تھا اور اس حوالے سے شانزے کو ریسپیکٹ دینا اب اس کا فرض تھا ..

ہان میں ٹھیک ہوں.. بس وہ میں... اصل میں... شانزے کو سمجھ نہں آرہا تھا وہ کیا کہے ..

تبھی سامنے سے آتی صبا، نظر آئی تھی... وہ میں صبا کا ویٹ کر رہی تھی ...

اوا چھا... چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں... وہ کہتا اوپر چل گیا تھا جبکہ شانزے جو اس سے یوسف کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی نہی پوچھ پائی...

صبا، شانزے کو دیکھ کے بہت خوش ہوئی تھی....

کہاں غائب تھیں کوئی آتا پتا نہیں تمہارا... اور فون تک نہں لگ رہا تھا تمہارا... بندا کچھ خیر خریت ہی دے دیتا ہے اپنی لیکن نہیں... موصوفہ کا تو کچھ پتا ہی نہیں تھا... وہ ایک ہی سانس میں بولے جا رہی تھی ..

اف... بس بھی کرو تم کتنے سوال کرو گی... سب بتاتی ہوں موقع تو دو... اور پھر اپنے ایکسیڈنٹ کی وہی سٹوری سنائی جو اس نے گھر میں سب کو سنا کے مطمئن کیا تھا ... لیکن جانے کیوں وہ یوسف کے بارے میں چھپا گئی تھی .

اوگاڈ شانزے تم نے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی...

میں نے سوچا تم لوگ آویں ہی پریشان ہو جاؤ گئے...

کیا ہم دوست نہیں ہیں... صبا کا اندز میں بلا کی سنجیدگی چھپی تھی...

اب اس میں یہ بات کہاں سے آگئی... شانزے کو جواب نہں آیا تھا..

کیوں کے دوستوں کو تو حق سے پریشان کیا جاتا ہے...صبا کی سنجیدگی برقرار تھی...

اچھا میری ماں...معاف کردو غلطی ہوگئی آئندہ خیال رکھوں گی...شانزے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے...

اس کے انداز پے صبا کھل کے ہنسی تھی..

اب چلیں کلاس لینے یا تم نے بھی یوسف کی طرح جوگ لینا ہے..صبا نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا...

کیا مطلب..شانزے حیران ہوئی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کچھ نہیں...وہ یوسف پچھلے کچھ دنوں سے کافی پریشان ہے جب دیکھو یہاں سیڑیوں میں بیٹھا رہتا تھا...آج شاید آیا نہیں ہے...ورنہ ...

ورنہ کیا..؟شانزے جھجھکتے ہوے پوچھا جیسے اس کی چوری پکڑی جائے گی..

ورنہ کیا..تم دونوں یہاں بیٹھنے کے لئے لڑ رہے ہوتے سمپل...

صبا کی بات پے شانزے مسکرائی تھی، چلو کلاس میں چلتے ہیں.....

.....

وہ سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے... کوئی دکھ سے... کوئی حیرانگی سے... تو کوئی اپنے کیے پے شرمندگی سے... چاروں شاید اس کشمکش میں تھے کہ کون بولے گا پہلے....

لیکن شاید کسی میں بھی ہمت نہیں تھی.. پر بات تو مکمل کرنی ہی تھی... کیوں کہ چاہے باتیں ہو یا پھر رشتے اگر ادھورے رہ جائیں تو بڑی تکلف دیتے ہیں... اور پھر حسین کی آواز نے خاموشی طویل دورانیہ ختم کیا تھا... وہ آہستہ آہستہ بولنا شروع ہوے تھے...

ہم تین بہن بھائی تھے... سب سے بڑا میں حسین میر.. مجھ سے چوٹی کلثوم میر... اور سب سے چوٹی زینب میر...

وقت کی ستم ظرفی کے زینب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی بابا دنیا سے رخصت ہو گئے..

اور جب زینب پیدا ہوئی تو اماں بھی ملک حقیقی سے جا ملیں... میں نے اپنی دونوں بہنوں کو اولاد کی طرح پالا... دن رات محنت کر کے یہ بزنس کھڑا کیا... سوچا ماں باپ نہیں رہے تو کیا ہوا مجھے ہی اپنی بہنوں کا ماں باپ بنا ہے، ان کی ہر خواھش کو پورا کرنا ہے... پھر تمہاری ماں میری زندگی میں آئی... ہر لمحہ ہر مشکل میں اس نے میرا ساتھ دیا.. پھر تم آے عثمان مجھے لگا زندگی سے سرے گلے شیکوے ختم ہو گئے ہیں اور پھر یوسف تو مجھے لگا اب زندگی مکمل ہو گئی.... کتنا خوش تھے ہم سب میرا گھر خوشیوں

سے بھر گیا تھا... کلثوم بڑی تھی سمجھدار تھی ہر چیز کا خیال کرنے والی مجھے کبھی اس کی کوئی فکر نہیں ہوئی میں جانتا تھا میری بہن اچھا برا سمجھ سکتی ہے... پر زینب وہ تو بچی تھی نہ سمجھ اور اسی نہ سمجھی میں اس نے غلط فیصلہ کیا ایک ایسا فیصلہ جو ہم سب کی زندگیوں میں زہر گھول گیا... حسین کے آخری الفاظ اتنے ہلکے تھے جیسے وہ خود کلامی کر رہے ہوں... عثمان کچھ اور پچھتاوے میں ڈوب گیا تھا پر اب کرتا بھی تو کیا غصے میں وہ خود پی قابو نہیں رکھ پایا تھا... اس کا غصہ آندھی کی طرح آیا تھا ہر اور طرف طوفان مچا گیا تھا جس کے نتائج ابھی دیکھنے باقی تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

چلو جی کینٹین چلتے ہیں... مہک نے سر کے کلاس سے جاتے ہی فل ولیم میں علان کرتے ہوے کہا..

ہاں...!!! بھوک تو مجھے بھی لگی ہے..پر... صبا نے بات ادھوری چھوڑی تھی..

پر کیا؟؟ کینٹین جانا ہے... جہاد پے نہیں جو تم اتنا سوچ رہی ہو... مہک نے کمنٹس پاسس کیے تھے..

اف ایک تو تمہاری یہ بی گریڈ باتیں نہ میرا مطلب تھا کے شانزے شاید وہ نہ جانا چاہے یوسف کی وجہ سے...اس کی کلاس بھی ختم ہوئی ہے تو شاید وہ وہیں ہو ...صبا نے اصل مدعا بتایا تھا..

تو کیا فرق پڑتا ہے ہم نے کون سا ان لوگوں کے پاس بیٹھنا ہے...یار مہک کچھ چڑ گئی تھی..

اوہ-بس کرو دونوں مجھے بھوک لگ رہی ہے...شانزے ان کو دونوں کے درمیان کھڑے ہوتے کہا تھا...جبکہ وہ تینوں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی خود سے کینٹین نہیں جاتی تھی ہمیشہ کھینچ کے لیجانا پڑتا تھا...کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو چلو مجھے بھوک لگی ہے شانزے نے صفائی دی تھی...وہ کینٹین کی طرف چل پڑی تھی اب وہ انہی کیسے سمجھتی کے وہ آخری جگہ ہے جہاں یوسف کہ ہونے کہ کچھ چانسز ہیں...

بدلے بدلے سے سرکار نظر آتے ہیں...زارا جو بہت دیر سے ساری کروائی دیکھتے ہووے بھی چپ تھی کہے بنا نہ رہ سکی..لگتا ہے چوٹ کا اثر سیدھا پیٹ پے ہوا ہے...ان تینوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور شانزے گھورے بنا نہیں رہ سکی تھی...

.....

وہ تینوں کینٹین میں بیٹھیں اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہی تھیں...جب یوسف کا گروپ بھی وہاں آن پونچھا لیکن خلاف توقع ان میں یوسف نہیں تھا..شانزے کو مایوسی ہوئی تھی پر وہ تھا کہاں...وہ سوچوں میں مصروف ہوتی تبھی عمر نے رانیہ سے بولا یہ یوسف بھی نا کہاں غائب ہو گیا ہے صبح سے کال کر رہا ہوں مگر مجال ہے ایک کال کا بھی جواب دیا ہو...اس کے بغیر بلکل مزہ نہیں آتا....مزہ تو اب ہے گا رانیہ نے تالی ماری جس میں عمر نے اس کا ساتھ دیا...

جبکہ شانزے کی اس کے کال نا اٹھانے والی بات پے ہی اٹک گئی تھی...کیا بات ہو سکتی ہے...وہ کیوں نہیں آیا ہو سکتا ہے کوئی پریشانی ہو...پر اگر ایسا ہوتا تو محسن کو کچھ تو پتا ہوتا..شانزے کینٹین والے لڑکے کی آواز پے چونکی تھی. باجی آپ کا آرڈر... کینٹین والے لڑکے نے ان کے سامنے آرڈر رکھا..

کیا ہوا آج پیسے نہیں لینے کیا...؟؟ مہک نے اسے جاتا دیکھ کے حیرت سے پوچھا...

نہیں بل تو پے ہو گیا...لڑکے نے مہک کو اطلاع دی...

کیا...پر کس نے کیا...؟؟؟ان چاروں کو جھٹکا لگا تھا کیوں ان میں سے کسی نے بھی بل پے نہیں کیا تھا تو پھر کس نے کیا کیوں کے وہ کسی کہ بھی اتنا قریب تو نا تھی...لڑکے نے سامنے بیٹھے یوسف کے گروپ کی طرف اشارہ کیا تھا...

مس چیرٹی دس ٹائم فرام مائی سائیڈ...وہ کیا ہے نا میں نے بھی چیرٹی کرنے کا سوچا ہے تو کیوں نا اپنے آس پاس سے ہی شروع کروں...رانیہ کی آواز میں بلا کا غرور تھا شانزے سمیت باقی تینوں بھی تپ کے رہ گیں تھی ایسی انسلٹ...تو کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا...تبھی شانزے ان کی طرف بڑھی ...

کینٹین میں بیٹھے اسٹوڈنٹ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے...جب کے وہ تینوں بھی شانزے کے پیچھے تھیں... محسن کچھ پریشان سا تھا..وہ سچوایشن کیسے سمبھالے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ...

تم نے کیوں چھڑا اس مرچی کو پتا بھی..عمر نے رانیہ کے کان میں بولنا شروع کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا...شانزے ان کے سر پے کھڑی تھی...اس کا چہرہ ہر طرح کے تاثر سے پاک تھا بلکل ویسا سفاک چہرہ جیسے لاسٹ ٹائم یوسف کے منہ پے مرچیں پھنکتے ہوے تھا...شانزے کے گروپ سمیت.لقی سب سٹوڈنٹس کو بھی یہی

لگا کے آج پھر شانزے اس کے ساتھ کچھ ایسا ہی کرے گی جیسے پہلے بھی اس نے یوسف کے ساتھ کیا تھا....اور سب کا خیال اس وقت سچ ہونے لگا جب شانزے نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کے پاس کیا..

اور ایک خوفناک چیخ اس کے منہ سے نکل کر ہوا میں پھیل گئی..اور وہاں کھڑے ہر شخص کا منہ کھلا رہ گیا تھا.

.....

زینب کی کہانی ایسی کوئی دنیا سے ہٹ کے بھی نہیں تھی..وہ بھی عام لڑکیوں جیسی لڑکی تھی..کچی عمر کی...کچے ذھن کی...آنکھیں کھولی تو ماں باپ سر پے نہ تھے...جب بابا کا انتقال ہوا تو حسین اس وقت 14 سال کے تھے ماں اور بہن کی زمیداری ان کے کندھوں پے آگئی تھی..لیکن کچھ مہینے بعد ہی اماں دونوں بہنوں کو ان کے سپرد کر کے خود بھی چلی گیں..وقت گزرتا گیا حسین کامیابی کی منزلیں پار کرتے بڑے بزنس مین بن گئے،لوگ انھیں دیکھتے تو عش عش کر اٹھتے..وہ مثالی بیٹے اور مثالی بھائی بن گئے تھے سب کے لئے...اگرچہ کلثوم کو بھی حسین نے ہمیشہ لاڈ پیار سے رکھا لیکن زینب جو ان سے کئی سال چوٹی تھی اس کو وہ بیٹی سمجھنے لگے تھے.وہ زینی کو ہمیشہ ویسے ہی

ٹریٹ کرتے جیسے ایک باپ اپنی بیٹی کو کر سکتا تھا. وہ اس کا اتنا خیال کرتے اتنی پرواہ کرتے کہ کبھی کبھی لوگ بھی یہی سمجھ بیٹھتے کے شاید وہ ان کی بیٹی ہیں ..پیار کرنے والے بہن بھائی نے زینب کو بہت محنت سے پلا تھا وہی کل دنیا تھے اس کی.. حسین نے ہمیشہ اس کو ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا..اس کی ہر جائز نہ جائز کو مانا. منہ سے نکلنے سے پہلے ہر خواھش کو پورا کیا جاتا اور یہی بات کلثوم کو ڈرانے لگی تھی وہ کبھی کسی بات سے مانا کرتی تو زینب سیدھا حسین کے پاس شکایات لے کر پہنچ جاتی. اور حسین بنا کسی تاخیر اس کی بات مان لیتے. بے جا لاڈ پیار نے اس میں بہت سے کمیاں پیدا کر دی تھیں... جن میں جب سے بڑی کمی احساس کمتری کی تھی..اور اس کا پہلا وار تب ہوا جب حسین نے شاہینہ سے شادی کی اگرچہ یہ شادی کوئی عشقی ماشقی والی نہ تھی لیکن پھر بھی اس میں حسین کی رضامندی شامل تھی. شاہینہ ان کی پورانی محلے دار ہونے کی حصیت سے وہ سب انھیں جانتے تھے. جب شادی کا مرحلہ آیا تھا تو کلثوم نے شاہینہ بیگم کا نام لیا جو ان کی دوست، دکھ درد کی ساتھ تھیں..اس پے زینی کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا، اس لئے اس مرحلے میں بھی حسین نے اپنی بہنوں کی پسند کو اہمیت دی.. شادی سے پہلے زینب بھابھی آنے کے خیال سے بہت خوش تھی لیکن شادی کے کچھ دن بعد ہی شاہینہ اور زینب میں اختلافات شروع ہو گئے.. جس کی واضح وجہ حسین کی بٹی ہوئی

توجہ تھی. لیکن شاہینہ بیگم نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیااور ثابت کیا کہ ان انتیتخاب کسی لہٰذ سے بھی گھاٹے کا سودا نہیں ہے. وہ زینب کی ہر غلطی کو نظرانداز کرتی گیں. اگر کبھی کلثوم یا حسین کچھ کہنا بھی چاہتے تو بچی ہے آہستہ آہستہ سمبھل جائے گی کہہ کے ٹال دیتی. شاہینہ نے اس کی ہر بری اور خراب عادت کو نا سمجھی کہ کر ٹال دیااور انکی یہی خوبی حسین کے دل میں ان کی محبت اور گہری کرتی چلی گئی.. لیکن پھر ایک وقت آیا کہ یہی چوٹی چوٹی غلطیاں جو نظرانداز کر رہے تھے جمع ہوتے ایک پہاڑ کی شکل اختیار گر گیں تھیں.. جسے نہ نظرانداز کیا جاسکتا تھااور نہ ہی نظروں سے اوجھل کیا جاتا سکتا تھا... پھر انہی دنوں عثمان دنیا میں آیا حسین کو لگا انکی دنیا مکمل ہو گئ ہے.. سب کچھ تھا ان کے پاس گھر... بیوی... بیٹا... بہن اور ان کی لاڈلی بیٹی ... لیکن وہ نہیں جانتے تھے ان کی بیٹی جیسی بہن دل میں نفرتوں کا لاوا لئے بیٹھی ہے... اگرچہ عثمان میں تو زینی کی جان بستی تھی لیکن اس حوالے سے بھی وہ شاہینہ کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں تھیں.. وہ جتنا زینی کی حرکتوں کو نظرانداز کرتیں، زینی اتنا ہی ان سے بدتمیزی کرنے لگتی... گھر کا محول دن بادن خراب ہو رہا تھااور اب وقت آگے تھا کہ زینی کو احساس دلایا جائے پر وہ جب بھی اسے سمجھانے کی کوشش کرتے وہ پہلے سے زیادہ بگڑ جاتی... پھر ایک بعد ایک کئی مرحلے آے جہاں زینب خود کو اکیلا سمجھنے لگی خاص طور

پے کلثوم کی شادی کے بعد کیوں جب بھی اسے حسین کی عدم موجودگی کا غم گھیرتا وہ کلثوم کے پاس جا پہنچھتی لیکن اب وہ بھی ممکن نہں رہا تھا اور اس معاملے میں بھی وہ قصوروار شاہینہ کو ہی سمجھتی تھیں..پہلے حسین سے اور اب کلثوم سے دوری نے اس زندگی کو جھنجوڑ کے رکھ دیا..وہ خود کو تنہا سمجھانے لگی تھی اس لئے ہر چیز سے کٹ کے رہ گئی تھی..اور تنہائی نے اس کے دماغ کو شیطان کا گھر کر دیا تھا ...

.....

رانیہ نے ڈر سے آنکھیں میچ لیں تھیں جبکہ شانزے کے چہرے پے ہنسی پھیلی...باقی سب لوگ جو سانس روکے منظر میں گم ہو گئے تو واپس حال کی طرف لوٹے...ہر طرف شور کی آواز تھی تقریبن سب ہی لوگ رانیہ کے ڈر جانے کا مذاق اڑا رہے تھے.

رانیہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی اور سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھ کر اس سے انتہائی صدمہ لگا تھا..

جبکہ شانزے نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس میں آرڈر کی جانے والی چیزوں کے بل کے پیسے پکڑائے تھے...

چیرٹی کرنے کا اتنا شوک ہے تو پہلے کمانا سیکھو، باپ کے پیسوں پے عیاشی ہوتی ہے

چیرٹی نہیں سمجھیں مس ڈرپوکے ... شانزے نے اس کی تھوڑی دیر پہلے والی کیفیت پے چوٹ کی تھی ..

رانیہ کا دماغ بہک سے اوڑ گیا تھا..اتنے لوگوں کے سامنے اس کی بے عزتی جو ہوئی تھی... لیکن ابھی وہ کچھ کہنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی..اور شانزے وہاں سے یہ جاوہ جاہوئی تھی...

اس نے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو موروڑا تھا... تمہیں تو میں دیکھ لوں گی شانزے سمجھتی کیا ہو خود کو .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

زینب کی تنہائی پسندی سے یہ ہوا کے گھر میں رہنے والی ہر وقت کی نوک جھوک ختم ہو گئی تھی. وہ سارا وقت اپنے کمرے میں بند رہتی..انہی دنو گھر میں یوسف کی آمد ہوئی اگرچہ زینی عثمان کی طرح یوسف کو بھی بہت چاہتی تھیں پر اس سے بھی ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں ای تھی. اور یہ بات مسٹر اینڈ مسز زحسین کے لئے خوشگوار نہیں تھی، وہ دونوں ہی اس کی طرف سے پریشان تھے. کہ کیسے وہ زینی کو کسی ایکٹیویٹی میں انوولوے کریں کیوں کے وہ جب بھی کوئی آوٹنگ پلان کرتے تو وہ کالج کا بہانہ کر کے

مانا کر دیتی...پر جیسے ہی ایگزمز ہوے حسین اپنے ساتھ اسے فیکٹری لیجانے لگے...وہ جب تک فیکٹری میں رہتے وہ ساتھ ہی رہتی ادھر سے ادھر گھومتی پھرتی...آہستہ آہستہ اس کا انداز بدلنے لگے تو پہلے کی طرح ہنسنے بولنے لگی اگرچہ ابھی بھی وہ شاہینہ کو اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں تھی پر پھر معملات قدرے بہتر تھے دوسری طرف شاہینہ جو اس پے قطعے راز مند نہیں تھیں کے وہ ایسے فیکٹری جائے اس میں اتنی مثبت تبدیلی کے بائیس خاموش ہو گیں...وہ اتنی پر کشش تھی کہ کوئی بھی اس کی طرف آسانی سے اٹریکٹ ہو جاتا گورا رنگ...کالے بال اور کالی سیاہ آنکھیں جو دیکھنے والو کو سحر زدہ کر دیتیں اور بات شاہینہ کو فکر میں مبتلا کرتی تھی ایک تو کچی عمر اوپر سے کچی سوچ....پھر انہی دنوں ایک حیرت انگیز واقعی پیش آیا،زینی کے لیے رشتہ آیا تھا.اور تب پہلی بار سب کو احساس ہوا کے وہ بھی اس عمر میں داخل ہو گئی تھی جب نازوک کلیاں کھلنے لگتی ہیں اور ان کی مہک دور دور تک پھل جاتی ہے...رشتہ نیحیات ہی مناسب تھا حسین اور شاہینہ کو اس پے کوئی اعتراض نہیں تھا پھر جب انہوں نے کلثوم سے بات کی تو وہ بھی فورن راضی ہو گیں.رشتہ نہایت ہی موزوں تھا.پر حسین کو جھٹکا تب لگا جب زینی نے رشتے سے انکار کیا بلکے خود اپنی پسند سے بھی اگاہ کر دیا...

حسین روایتی بھائی نہیں تھے لیکن رشتہ اتنا اچھا تھا کہ وہ جواب بھی نہیں دینا چاہتے تھے لیکن زینی بھی اپنی زد پے آڑ گئی تھی.. حسین سمیت سبی نے اس کو سمجھایا پر وہ نہ مانی.. بلا آخر حسین کو ہی رشتے والوں کو جواب دینا پڑا کیوں کہ وہ زینی کا دل نہیں توڑنا چاہتے تھے. مجبورن وہ زینی کے بتاے ہوے رشتے پے رضامند ہوے... وہ حسین کی فیکٹری کے ساتھ بطور ڈیلر کام کر رہا تھا..

لیکن اس سے مل کے ان کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی... وہ آدمی عمر میں حسین سے سے بھی بڑا تھا پہلی بار انھیں اپنی بہن کی دماغی حالت پے شک ہوا تھا انہوں نے اس رشتے کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا اور جب یہ بات زینب کو پتا چلی تو اس نے عجیب طوفان بدتمیزی برپا کر دیا تھا.

.....

زینی... بیٹا تم میری بات سمجھ نہیں رہی ہو... وہ شخص تمہارے قبل نہیں ہے میری بچی... حسین اس کی منت کی تھی...

کیا سمجھوں بھائی صاف صاف کیوں نہیں کہتے کے آپ مجھے خوش دیکھنا ہی نہیں چاہتے، آپ چاہتے ہیں کے میں ہمیشہ اپ کی غلام بن کے رہوں جو آپ کہیں وہ میں

کروں... وہ میرے قابل ہے یا نہیں اس فیصلہ کرنے والے اپ کون ہوتے ہیں...

شٹ اپ زینی یہ کیسے بول رہی ہو تم بھائی ہیں ہمارے... ہمارا اچھا برا اور کون سوچے گا... کلثوم کو جھٹکا لگا تھا وہ جانتی تھیں کے ہمیشہ سے زبان کی کڑوی رہی ہے پر وہ زہر اگلتی ہے اس کا احساس اب ہوا تھا .

باجی... پلیز اپ ان معملات سے دور رہے ہیں تو بہتر ہے... بھائی کے پاس ان کی بیوی وہ اس کا اچھا بھلا سوچیں.. زینی نے شاہینہ کو خام خہ لاتڑا تھا. وہ جو پاس ہی عثمان اور یوسف کو لئے بیٹھیں تھیں.

اور ویسے بھی میں نے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے... یہ میری لائف ہے اور میں اپنا اچھا برا بہتر سمجھ سکتی ہوں .

ہاں.. بیٹا تم ٹھیک کہ رہی ہو پر وہ تمہارے لائق نہیں ہے.

اوہ- تو اپ کو میری خوشی چاہیے ہی نہیں...

ایسا نہیں ہے بیٹا.. اگر وہ اچھا انسان ہوتا تو میں ہر گز انکار نہ کرتا... وہ لالچی انسان ہے تم نہیں سمجھ پا رہیں..

اچھا-تو اصل بات تو آپ نے اب کی ہے... آپ مجھے کچھ نہیں دینا چاہتے نہ دیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میں اس کے بغیر ہر گز زندہ نہیں رہ سکتی...

زینی بھاگتی ہوئی لان کی طرف گئی تھی اور خود پے جلدی جلدی پیٹرول ڈالنے لگی لیکن اس پہلے کے وہ خود کو آگ لگاتی کلثوم اور شاہینہ پہنچ گئے تھے وہ دونوں اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھیں...

پاگل ہو گئی ہو زینی ہوش میں آؤ کیا کر رہی ہو یہ... کلثوم نے اسے کندھوں سے پکڑ کے جھنجوڑا تھا...

نہیں آنا مجھے ہوش میں... کیا کروں گی ہوش میں اکر نہیں ہیں وہ میرے بھائی نہیں ہیں آپ میری بہن آپ سب دشمن ہیں میرے چلی جائیں یہاں سے چھوڑ دیں مجھے میں مر جانا چاہتی ہوں... یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا آپ نے چھن لیا ہے مجھ سے سب کچھ میرا.. وہ اپ پاگلوں کی طرح شاہینہ پے چیخ رہی تھی ...

بس کرو زینی کیا ہو گیا ہے... تم کیوں کچھ تو خیال کرو اپنا نہیں تو ہمارا خیال کرو... کلثوم بولتے بولتے رو پڑی تھیں...

کیوں کروں میں آپ کا خیال... کسی نے میرا خیال کیا ہے... باپ کہتے ہیں نہ وہ خود کو میرا تو باپ بن کے دیکھاتے وہ تو بھائی بھی نہ بن سکے... جلتے ہیں میری خوشیوں سے... نہیں ہیں وہ میرے کچھ بھی... زینب آپے سے باہر ہو رہی تھی اس کا سمبھالنا شاہینہ اور کلثوم کے بس کی بات نہیں تھی... دروازے میں کھڑے حسین بہت دیر اس کو دیکھ رہے تھے پھر جیسے وہ ایک فیصلے پے پہنچ گے انہوں نے آگے بڑھ کر زینی کو اپنے سینے سے لگایا تھا..

نہیں ہیں آپ میرے بھائی... نہیں ہیں..

ہاں ٹھیک ہے... نہیں ہوں تمہارا بھائی.. بس اب چپ.. بلکل چپ.. ان کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے اور کلثوم کو لگا ان کا دل بھائی کے آنسوں میں ڈوب رہا ہے ... بھائی جان وہ بس اتنا ہی بولیں تھیں... اس سے زیادہ کی ہمت کہاں تھیں ان میں ..

نہیں ہیں آپ میرے بھائی... زینی ابھی بھی ایک ہی بات بولے جا رہی تھی..

ہاں نہیں ہوں تمہارا بھائی ٹھیک ہے... حسین اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا اب میری بات غور سے سنوں انہوں نے اس کے آنسو صاف کیے تھے... زینب نے ہاں میں سر ہلایا تھا ...

میں نے تمہیں بہت سمجھایا...بہت کوشش کی کہ تم مان جاؤ پر تم نہیں مانیں...اب وہ ہوگا جو تم چاہو گی...ٹھیک ہے... حسین نے اس کا چہرہ اوپر کیا...زینی نے پھر ہاں میں سر ہلایا تھا...

لیکن...!!!لیکن...!!اس کے بعد کی ہر زمیداری تمہاری ہو گی...اپنا اچھا برا...سکھ اور دکھ تم خود دیکھو گی... حسین کے الفاظ نے باقی دو لوگوں کی سماعتوں پے گویا بم گرایا تھا...

حسین اپ کیا کہ رہے ہیں بچی ہے نہ سمجھ ہے ہم بات کر سکتے ہیں....شاہینہ نے آگے بڑھ کر کہنا چاہا پر حسین نے ہاتھ کے اشارے سے انھیں روک دیا تھا...

بس...تم لوگ شادی تیاری کرو ...

.....

To be continued#Badtameez_ishaq

#Epi_10

#Abbasi

.....

میرے ساتھ آؤ عثمان اندر چل کے بات کرتے ہیں.. حسین کہتے لائبریری میں چلے گئے تھے وہ جانتے تھے ایک نہ ایک دن تو سب کو بتانا ہی ہو گا پر ایسے یہ نہیں سوچا تھا...

وہ تو چاہتے تھے کہ زینب کا پتا چل جائے تاکہ ہر چیز خوش اسلوبی سے ہو پر وہ یہ بھول گئے تھے ہر چیز آپ کی خواھش کے مطابق ہو یہ ضروری تو نہیں ہے..

کیوں پاپا وہاں کیا مثلا ہے... کس کا ڈر ہے آپ کو.. نوکروں کا..؟؟ایسا کیا چھپا رہے ہیں آپ... عثمان پاپا کے پیچھے لائبریری میں آیا تھا.

عثمان کی آواز اتنی تیز تھی کے خود اس کو بھی یقین نہں آیا تھا...

پاپا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھ... عثمان کے دل کو کچھ ہوا تھا پر اس نے نظر انداز کر دیا...

بتائیں پاپا... آخر کون سا راز ہے جو آپ ہم لوگوں سے چھپا رہے ہیں.. کون ہے یہ زینب... پاپا پلیز بولیں اگر آپ نہں بولیں گئے... اگر آپ نہیں بولے تو یقین کریں میں پاگل ہو جاؤں گا... میں خود کو کچھ کر لوں گا پاپا... حسین کو لگا ان کا دل ہلاک میں

آگیا ہو، دوسری طرف شاہینہ بھی حیران رہ گیں تھیں اپنے ٹھنڈے مزاج بیٹے کو شولا بنتا دیکھ...

عثمان یہ کیسے بات کر رہے ہو اپنے پاپا سے... شاہینہ نے بیچ میں مداخلت کی تھی..

بس ماما آپ کچھ نہیں بولیں گی یہ پاپا اور میری بات ہے.. آپ نہیں جانتی کے ہمارے پیٹھ پیچھے کیا ہو رہا ہے اس گھر میں... بتائیں پاپا کون ہے زینب، کیا رشتہ ہے آپ کا اس سے... عثمان مسلسل سوال کر رہا تھا... جبکہ حسین کو چپ لگ گئی تھی.. اور شاہینہ بیگم عثمان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی، حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ ساری کوششیں بیکار ہیں...

یہ کیا ہو رہا ہے.... یوسف کی آواز نے سب چونکا دیا تھا... عثمان یوسف کے سامنے کوئی بات نہں کرنا چاہتا تھا.. اس لئے اس نے یوسف کے جانے کے بعد بات کی تھی. یوسف کا فائنل سیمسٹر تھا وہ نہیں چاہتا تھا کے یوسف ان سب باتوں سے متاثر ہو. پر بد قسمتی کے گاڑی میں بیٹھ کر اسے یاد آیا کہ وہ اپنا فون لینا بھول گیا ہے. اور جب وہ لینے آیا تو اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے قدم روک لئے... آپ سب خاموش کیوں ہو گئے پلیز بتایئں یہ سب کیا ہے.. بھائی کس کے بارے میں بات کر رہیں... کون ہیں

زینب...یوسف نے دیکھا پاپا کے قدم لڑکھڑا گئے ہیں،اس نے آگے بڑھ کر انھیں سہارہ

دیا تھا.کمرے میں مکمل خاموشی تھی..قبر کی خاموشی...حساب کتاب کا عمل شروع ہو گیا تھا ...

کیا ہو گیا ہے عثمان یہ بات آرام سے بھی کی جا سکتی ہے کیوں اتنا تمشا بنا رہے ہو...پلیز کچھ ایسا مت کہنا کے بعد میں اپنے کہے الفاظ پے پچھتانا پڑے...ماما کی آواز نے کمرے کی خاموشی کو ختم کیا تھا...

پچھتا تو رہا ہوں میں ماما اس دن سے..جب پہلی بار میں اپنے باپ کا جھوٹ پکڑا تھا....

جب پہلی بار میں نے انھیں فون پے کسی سے بات کرتے سنا تھا...آپ نہیں جانتی ماما....میں بہت دن سے پاپا کو فالو کر رہا ہوں...ہر بار ہر بار پاپا مجھ سے جھوٹ بولتے رہے پر میں ان دیکھا کرتا گیا لیکن اب پانی سر سے گزر گیا ہے ...

ہر وقت...ہر وقت مجھے یہ احساس ستاتا ہے کہ میرا باپ جو میرے لیے رول ماڈل تھا اس نے خود اپنا یہ تصور ختم کر ڈالا،میرا باپ جو ہم سے سب کچھ شیر کرتا تھا اس نے اپنی زندگی کا ایک پہلو ہم سے چھپا کے رکھا ہے،ہر وقت مجھے یہ احساس مارتا ہے کہ

میرے باپ کی زندگی میں میری ماں کے علاوہ کوئی دوسری عورت....

اس سے پہلے کے عثمان اپنی بات پوری کرتا شاہینہ کا زناٹے دار تھپڑ عثمان کا منہ بند کرا گیا تھا..

ماما پلیز یہ آپ... بس یوسف چپ رہو تم... شاہینہ نے یوسف کی بات کاٹی تھی جو بھائی کی ہمدردی میں آگے بڑھا تھا...

بہت بڑے ہو گئے ہو نہ تم... جو منہ میں آرہا ہے بولے جارہے ہو... بنا سوچے سمجھے بنا کوئی لہذ کیے، بنا پوچھے ہی اپنے پاپا پے شک کیا تم نے.... ایک بار یہ بھی نہں سوچا کے اگر وہ کچھ چھپا رہے ہیں تو اس میں کچھ مصلحت ہو گی. ایک بار پوچھا ہوتا یوں تماشا کرنے سے پہلے ... جس عورت کے بارے میں تم اتنی حقارت سے بات کر رہے ہو وہ کوئی راہ چلتی عورت نہیں ہے تمہارے باپ کی چھوٹی بہن ہے... وہ بہن جس کو انہوں نے اپنی اولاد سے چاہ... ہاں عثمان بہن.. کان کھول کے سن لو عثمان... زینب... زینب میر... کوئی گئی گزری نہیں بلکے تمہارے باپ کی بہن ہے... شاہینہ کے الفاظ عثمان کے کانوں پے بم کی طرح گرے تھے... حسین کی آنکھوں سے اپنے دل کا درد لاوا بن کر بہنے لگا تھا.. وہ لوا جو وہ پچھلے 20 سالوں سے اپنے دل میں دبا کے بیٹھے تھے. عثمان

نے حیرت سے باپ کو پہلی بار اسے حسین پے رحم آیا تھا شرمندگی سے وہ نظریں جھکا گیا تھا. اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا.. کے وہ کیا بولے، بولنے کے لئے بچا ہی کیا تھا... وہ کیا سوچ رہا تھا اور بات کیا تھی... عثمان کے ذھن میں اس کے اپنے جملے گھوم نے لگے لیکن آواز کہیں پستی سے آرہی تھی اتنی کے وہ ٹھیک سے سن نہیں پارہا تھا... جبکہ یوسف کچھ سمجھنے اور نہ سمجھنے کی کشمکش میں مبتلا تھا....

.....

شانزے یونیورسٹی آگئی تھی.. لیکن کہیں بھی اسے یوسف نظر نہیں آرہا تھا، لاشعوری طور پے وہ یوسف کی منتظر تھی اسے لگا تھا کہ یوسف اس کا انتیظار کر رہا ہو گا لیکن... یہاں تو جناب کا پتا ہی نہیں تھا... یہ دل بھی نہ کیسی کیسی خوش فہمیاں پال لیتا ہے. غصہ تو اسے بہت آیا تھا پر کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا سوائے انتیظار کہ... اس لئے وہ کلاس میں جانے کے بجائے کلاس کو جاتی سیڑیوں پے بیٹھ گئی تھی.. وہی سیڑیاں جہاں کل تک یوسف بیٹھا انتیظار کر رہا تھا... شانزے نے دیوار سے سر ٹیکا کر آنکھیں بند کر لی تھیں... اسے اپنے گرد کسی کی مضبوط بازوں کے لپٹنے کا احساس ہوا تھا ...

تھام لو یقین کرو گرنے نہیں دوں گا یوسف کی آواز کی سرگوشی اس کے کانوں میں گنجی

تھی، آواز اتنی نزدیک سے آئی تھی کے شانزے نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں پر وہاں کوئی نہں تھا... توبہ مجھے کیا ہو گیا ہے... میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کو اتنا بس کچھ بھی ہو آج شکریہ ادا کر کے قصہ یہیں ختم کر دوں گی... اس نے دل کو تسلی دی تھی اس بات سے بے خبر کے دل نے کب کسی کی مانی ہے... تو پھر چاہے وہ شانزے حسان ہی کیوں نہ ہو ..

کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا سب سٹوڈنٹس اپنی کلاسوں کی طرف جا رہے تھے.. اور شانزے ابھی تک وہیں بیٹھی تھی.. محسن اور رانیہ دونوں ہی اس کو وہاں بیٹھا دیکھ ٹھٹک گئے تھے... تم... تم یہاں کیوں بیٹھی ہو...؟؟؟

رانیہ کہ منہ سے بے اختیاری میں جملہ نکلا تھا... در صل اسے یوسف کا نہ ہونا اور شانزے کا یہاں بلکل اسی انداز میں بیٹھنا برا لگا تھا.. کیوں یہ تو وہ خود نہیں جانتی تھی پر کچھ تھا جو رانیہ کہ اندر آگ لگا گیا تھا.....

جہاں تک مجھے یاد ہے یہ جگہ بھی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی آتی ہے... اور یہاں بیٹھنے پے یونیورسٹی کی طرف سے کوئی پابندی بھی نہیں ہے... لیکن اگر مجھے پتا ہوتا کے آج کے لئے یہ جگہ تم نے بک کرائی ہے تو میں یہاں کبھی نہ بیٹھتی...

لیسن... مس چیرٹی رانیہ نے شانزے کی اسکلرشپ پے چوٹ کی تھی... یہ یونیورسٹی میں نے بک کی ہے کیوں کہ مائی فادر پے فوراٹ... یو انڈر اسٹینڈ...

سچ کہا تم نے کیوں کے تمہارے فادر شاید جانتے تھے کہ تم میں اتنے گٹس نہیں ہیں کہ اپنے بلبوتے پے یہاں ایڈمشن لے سکو... شانزے کے تیور بھی ایک دم ہی بدل گئے تھے...

رانیہ کو کچھ سمجھ نہں آیا،اس لئے وہ پاؤں پٹختی چلی گئی تھی...

تم پلیز اس کی باتوں پے توجہ مت دینا... وہ دراصل ٹائم ہو گیا ہے کلاس کا تو بس یونہی پوچھ لیا تھا تم بتاؤ تمہاری طبیعت کیسی ہے... محسن کے آخری سوال نے شانزے کی زمین کھنچ لی تھی... اسے لگا تھا کہ یوسف نے اپنے گروپ کو کچھ نہں بتایا ہو گا.. وہ تھوڑی سے پریشان ہوئی تھی اور اس کی پریشانی محسن نے بھامپ لی...

وہ تم اتنے دن سے آئیں نہیں تو مجھے لگا شید بیمار ہو... محسن کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا اس لئے اس نے اپنے پاس سے بات بنائی تھی وہ یوسف کے جذبات جانتا تھا اور اس حوالے سے شانزے کو ریسپیکٹ دینا اب اس کا فرض تھا ..

ہان میں ٹھیک ہوں..بس وہ میں...اصل میں...شانزے کو سمجھ نہں آرہا تھا وہ کیا کہے ..

تبھی سامنے سے آتی صبا، نظر آئی تھی...وہ میں صبا کا ویٹ کر رہی تھی ...

اوا چھا...چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں...وہ کہتا اوپر چل گیا تھا جبکہ شانزے جو اس سے یوسف کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی نہی پوچھ پائی...

صبا، شانزے کو دیکھ کے بہت خوش ہوئی تھی....

کہاں غائب تھیں کوئی آتا پتا نہیں تمہارا...اور فون تک نہں لگ رہا تھا تمہارا...بندا کچھ خیر خریت ہی دے دیتا ہے اپنی لیکن نہیں...موصوفہ کا تو کچھ پتا ہی نہیں تھا...وہ ایک ہی سانس میں بولے جا رہی تھی ..

اف...بس بھی کرو تم کتنے سوال کرو گی...سب بتاتی ہوں موقع تو دو...اور پھر اپنے ایکسیڈنٹ کی وہی سٹوری سنائی جو اس نے گھر میں سب کو سنا کے مطمئن کیا تھا ...لیکن جانے کیوں وہ یوسف کے بارے میں چھپا گئی تھی .

اوگاڈ شانزے تم نے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی...

میں نے سوچا تم لوگ آ ویں ہی پریشان ہو جاؤ گئے...

کیا ہم دوست نہیں ہیں...صبا کا اندز میں بلا کی سنجیدگی چھپی تھی...

اب اس میں یہ بات کہاں سے آ گئی...شانزے کو جواب نہں آیا تھا..

کیوں کے دوستوں کو تو حق سے پریشان کیا جاتا ہے...صبا کی سنجیدگی برقرار تھی...

اچھا میری ماں...معاف کر دو غلطی ہو گئی آئندہ خیال رکھوں گی...شانزے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے...

اس کے انداز پے صبا کھل کے ہنسی تھی..

اب چلیں کلاس لینے یا تم نے بھی یوسف کی طرح جوگ لینا ہے..صبا نے کھڑے ہوتے پوچھا تھا...

کیا مطلب..شانزے حیران ہوئی...

ارے کچھ نہیں...وہ یوسف پچھلے کچھ دنوں سے کافی پریشان ہے جب دیکھو یہاں سیڑیوں میں بیٹھا رہتا تھا...آج شاید آیا نہیں ہے...ورنہ ...

ورنہ کیا..؟شانزے جھجھکتے ہوے پوچھا جیسے اس کی چوری پکڑی جائے گی..

ورنہ کیا.. تم دونوں یہاں بیٹھنے کے لئے لڑ رہے ہوتے سمپل...

صبا کی بات پے شانزے مسکرائی تھی، چلو کلاس میں چلتے ہیں.....

.....

وہ سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے... کوئی دکھ سے... کوئی حیرانگی سے... تو کوئی اپنے کیے پے شرمندگی سے... چاروں شاید اس کشمکش میں تھے کہ کون بولے گا پہلے.... لیکن شاید کسی میں بھی ہمت نہیں تھی.. پر بات تو مکمل کرنی ہی تھی... کیوں کہ چاہے باتیں ہو یا پھر رشتے اگر ادھورے رہ جائیں تو بڑی تکلف دیتے ہیں... اور پھر حسین کی آواز نے خاموشی طویل دورانیہ ختم کیا تھا... وہ آہستہ آہستہ بولنا شروع ہوے تھے...

ہم تین بہن بھائی تھے... سب سے بڑا میں حسین میر.. مجھ سے چوٹی کلثوم میر... اور سب سے چوٹی زینب میر...

وقت کی ستم ظرفی کے زینب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی بابا دنیا سے رخصت ہو گئے.. اور جب زینب پیدا ہوئی تو اماں بھی ملک حقیقی سے جا ملیں... میں نے اپنی دونوں بہنوں کو اولاد کی طرح پالا... دن رات محنت کر کے یہ بزنس کھڑا کیا... سوچا ماں باپ

نہیں رہے تو کیا ہوا مجھے ہی اپنی بہنوں کا ماں باپ بنا ہے،ان کی ہر خواھش کو پورا کرنا ہے... پھر تمہاری ماں میری زندگی میں آئی... ہر لمحہ ہر مشکل میں اس نے میرا ساتھ دیا.. پھر تم آے عثمان مجھے لگا زندگی سے سرے گلے شیکوے ختم ہو گئے ہیں اور پھر یوسف تو مجھے لگا اب زندگی مکمل ہو گئی.... کتنا خوش تھے ہم سب میرا گھر خوشیوں سے بھر گیا تھا... کلثوم بڑی تھی سمجھدار تھی ہر چیز کا خیال کرنے والی مجھے کبھی اس کی کوئی فکر نہیں ہوئی میں جانتا تھا میری بہن اچھا برا سمجھ سکتی ہے... پر زینب وہ تو بچی تھی نہ سمجھ اور اسی نہ سمجھی میں اس نے غلط فیصلہ کیا ایک ایسا فیصلہ جو ہم سب کی زندگیوں میں زہر گھول گیا... حسین کے آخری الفاظ اتنے ہلکے تھے جیسے وہ خود کلامی کر رہے ہوں... عثمان کچھ اور پچھتاوے میں ڈوب گیا تھا پر اب کرتا بھی تو کیا غصے میں وہ خود پی قابو نہیں رکھ پایا تھا... اس کا غصہ آندھی کی طرح آیا تھا ہر اور طرف طوفان مچا گیا تھا جس کے نتائج ابھی دیکھنے باقی تھے...

.....

چلو جی کینٹین چلتے ہیں... مہک نے سر کے کلاس سے جاتے ہی فل ولیم میں علان کرتے ہوے کہا..

ہاں...!!! بھوک تو مجھے بھی لگی ہے..پر...صبا نے بات ادھوری چھوڑی تھی..

پر کیا؟؟ کینٹین جانا ہے...جہاد پے نہیں جو تم اتنا سوچ رہی ہو...مہک نے کمنٹس پاس کیے تھے..

اف ایک تو تمہاری یہ بی گریڈ باتیں نہ میرا مطلب تھا کے شانزے شاید وہ نہ جانا چاہے یوسف کی وجہ سے...اس کی کلاس بھی ختم ہوئی ہے تو شاید وہ وہیں ہو ...صبا نے اصل مدعا بتایا تھا..

تو کیا فرق پڑتا ہے ہم نے کون سا ان لوگوں کے پاس بیٹھنا ہے...یار مہک کچھ چڑ گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ-بس کرو دونوں مجھے بھوک لگ رہی ہے...شانزے ان کو دونوں کے درمیان کھڑے ہوتے کہا تھا...جبکہ وہ تینوں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی خود سے کینٹین نہیں جاتی تھی ہمیشہ کھینچ کے لیجانا پڑتا تھا...کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو چلو مجھے بھوک لگی ہے شانزے نے صفائی دی تھی...وہ کینٹین کی طرف چل پڑی تھی اب وہ انہی کیسے سمجھتی کے وہ آخری جگہ ہے جہاں یوسف کہ ہونے کہ کچھ چانسز ہیں...

بدلے بدلے سے سرکار نظر آتے ہیں... زارا جو بہت دیر سے ساری کروائی دیکھتے ہووے بھی چپ تھی کہے بنا نہ رہ سکی.. لگتا ہے چوٹ کا اثر سیدھا پیٹ پے ہوا ہے... ان تینوں کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور شانزے گھورے بنا نہیں رہ سکی تھی...

.....

وہ تینوں کینٹین میں بیٹھیں اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہی تھیں... جب یوسف کا گروپ بھی وہاں آن پونچھا لیکن خلاف توقع ان میں یوسف نہیں تھا.. شانزے کو مایوسی ہوئی تھی پر وہ تھا کہاں... وہ سوچوں میں مصروف ہوتی تبھی عمر نے رانیہ سے بولا یہ یوسف بھی نا کہاں غائب ہو گیا ہے صبح سے کال کر رہا ہوں مگر مجال ہے ایک کال کا بھی جواب دیا ہو... اس کے بغیر بلکل مزہ نہیں آتا.... مزہ تو اب ہے گا رانیہ نے تالی ماری جس میں عمر نے اس کا ساتھ دیا...

جبکہ شانزے کی اس کے کال نا اٹھانے والی بات پے ہی اٹک گئی تھی... کیا بات ہو سکتی ہے... وہ کیوں نہیں آیا ہو سکتا ہے کوئی پریشانی ہو... پر اگر ایسا ہوتا تو محسن کو کچھ تو پتا ہوتا.. شانزے کینٹین والے لڑکے کی آواز پے چونکی تھی. باجی آپ کا آرڈر... کینٹین والے لڑکے نے ان کے سامنے آرڈر رکھا..

کیا ہوا آج پیسے نہیں لینے کیا...؟؟ مہک نے اسے جاتا دیکھ کے حیرت سے پوچھا...

نہیں بل تو پے ہو گیا... لڑکے نے مہک کو اطلاع دی...

کیا...پر کس نے کیا...؟؟؟ان چاروں کو جھٹکا لگا تھا کیوں ان میں سے کسی نے بھی بل پے نہیں کیا تھا تو پھر کس نے کیا کیوں کے وہ کسی کہ بھی اتنا قریب تو نا تھی... لڑکے نے سامنے بیٹھے یوسف کے گروپ کی طرف اشارہ کیا تھا...

مس چیرٹی دس ٹائم فرام مائی سائیڈ... وہ کیا ہے نا میں نے بھی چیرٹی کرنے کا سوچا ہے تو کیوں نا اپنے آس پاس سے ہی شروع کروں... رانیہ کی آواز میں بلا کا غرور تھا شانزے سمیت باقی تینوں بھی تپ کے رہ گیں تھی ایسی انسلٹ... تو کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا... تبھی شانزے ان کی طرف بڑھی ...

کینٹین میں بیٹھے اسٹوڈنٹ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے... جب کے وہ تینوں بھی شانزے کے پیچھے تھیں... محسن کچھ پریشان سا تھا.. وہ سچوایشن کیسے سمبھالے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ...

تم نے کیوں چھڑا اس مرچی کو پتا بھی.. عمر نے رانیہ کے کان میں بولنا شروع کیا لیکن

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا... شانزے ان کے سر پے کھڑی تھی...اس کا چہرہ ہر طرح کے تاثر سے پاک تھا بلکل ویسا سفاک چہرہ جیسے لاسٹ ٹائم یوسف کے منہ پے مرچیں پھنکتے ہوے تھا... شانزے کے گروپ سمیت.بقی سب سٹوڈنٹس کو بھی یہی لگا کے آج پھر شانزے اس کے ساتھ کچھ ایسا ہی کرے گی جیسے پہلے بھی اس نے یوسف کے ساتھ کیا تھا....اور سب کا خیال اس وقت سچ ہونے لگا جب شانزے نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کے پاس کیا..

اور ایک خوفناک چیخ اس کے منہ سے نکل کر ہوا میں پھیل گئی..اور وہاں کھڑے ہر شخص کا منہ کھلا رہ گیا تھا.

.....

زینب کی کہانی ایسی کوئی دنیا سے ہٹ کے بھی نہیں تھی..وہ بھی عام لڑکیوں جیسی لڑکی تھی..کچی عمر کی...کچے ذھن کی...آنکھیں کھولی تو ماں باپ سر پے نہ تھے...جب بابا کا انتقال ہوا تو حسین اس وقت 14 سال کے تھے ماں اور بہن کی زمیداری ان کے کندھوں پے آگئی تھی..لیکن کچھ مہینے بعد ہی اماں دونوں بہنوں کو ان کے سپرد کر کے خود بھی چلی گیں..وقت گزرتا گیا حسین کامیابی کی منزلیں پار کرتے بڑے بزنس مین

بن گئے،لوگ انھیں دیکھتے تو عش عش کر اٹھتے..وہ مثالی بیٹے اور مثالی بھائی بن گئے تھے سب کے لئے...اگرچہ کلثوم کو بھی حسین نے ہمیشہ لاڈ

شاہینہ اور کلثوم نے کتنا سمجھایا تھا حسین کو پر اس معملے میں انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی اس لئے نہ چاہتے ہوے بھی دونوں نے شادی کی تیاری مکمل کرلی تھی.اگرچہ حسین اس شادی کے لئے دل سے رضامند نہیں تھے پر زینی کی زدنے انھیں مجبور کر دیا تھا. آج تک اس کی کوئی زد ٹالی نہیں گئی تھی تو اب کیسے ممکن تھا کے انکار ہو جاتا...پر زینی اس بات سے لاعلم تھی کے اس بار جو خواہش اس نے کی ہے اسے پورا کرنے میں حسین ہلکان ہو گئے تھے...

رسم دنیا نبھانے کے لئے گھر میں نکاح کی تقریب رکھی تھی اور بہت خاص لوگوں کو بلایا گیا تھا. حالانکہ اپنی شیزادی جیسی بہن کے لئے انہوں نے شہزادے کے خواب دیکھے تھے محلوں کا جشن سوچا تھا. لیکن کچھ خوابوں کی قسمت صرف خواب رہنا ہی ہوتا ہے. جیسے کے زینب کے معملے میں ہوا تھا. نکاح کی تیاریاں مکمل کر لیں گیں تھیں. تقریب چوٹی تھی پر پھر بھی ہر لہذ سے مکمل تھی. کمی تھی تو صرف ان ارمانوں کی جو

حسین کے دل میں رہ گئے تھے. اور اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا کے ان ارمانوں کو دل کے کسی کونے میں ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جاتا ...

اور پھر وہ وقت بھی اکر گزر گیا جس نے زینی کو سب سے پریا کر دیا تھا. ہلکا کام والا لال جوڑے اور ہلکے ہلکے میک اپ میں بھی اس کا روپ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا. جس کی روشنا نے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا تھیں. سب لوگ اس کے سجے سنورے روپ کو دیکھ کر عش عش کر رہے تھے. اپنی خواہش کے پورا جانے پے اس کا چہرہ مزید نکھار گیا تھا. ڈھیروں سکون وہ اپنے اندر پھیلا محسوس کر رہی تھی جس کا اندازہ اس کی آنکھوں سے باخوبی لگایا جا سکتا تھا. دیکھنے والوں کی نظریں تو مانو اس پے جم کے رہ گیں تھیں پر نہیں دیکھا تو حسین نے اور دیکھتے بھی کیسے جسے اتنے نازوں سے پالا ہو اس کو اس طرح سے رخصت ہوتے وہ کیسے دیکھ سکتے تھے. پر زینی کو اب پرواہ بھی کہاں تھی. اس کے لئے تو اپنی خواہش کا پورا ہو جانا ہی بہت تھا. لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ اپنوں کا دل دکھا کر کب کون خوشی سے جی پایا ہے. رخصتی کے وقت کلثوم اس سے مل کر رو پڑیں تھیں نہ چاہتے ہوے بھی شکوہ زبان پے آ گے تھا. زینی تم نے ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکے اپنے ساتھ بھی ظلم کیا ہے. شاہینہ بیگم ملنے کے لئے آگے بڑھیں پر زینی

نے انھیں نظرانداز کر دیا وہ آج بھی سب کا زمیداران کو ہی سمجھتی تھی. وہ آہستہ آہستہ چلتی حسین کے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی. کتنی دیر وہ انتظار کرتی رہی پر حسین نے اس کی طرف رخ نہیں کیا وہ جو سمجھی تھی کے رخصتی کے وقت بھائی سے مل کے اپنا دل ہلکا کر لے گی مگر اس کا ارمان دل میں رہ جانے والا تھا.

بھائی جان... زینی نے حسین کو پکارا تھا. اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی حسین نے کچھ پیپرز اور ایک بیگ زینب کی طرف بڑھیا تھا .

یہ کچھ پراپرٹی کے پیپرز ہیں اور کچھ چیزیں جو میں نے تمہاری شادی کے لئے لیں تھیں... کچھ کمی ہے تو بتا سکتی ہو.. میں تمہاری ہر ضرورت پوری کروں گا.. میں امید کرتا ہوں کے تم اپنی انے والی زندگی میں اتنی ہی خوش رہو گی جتنا تم نے سوچا ہے... زندگی میں کبھی کوئی ضرورت پڑے تو بلا جھجگ کہنا... میں ہمیشہ تمہاری ضروریات پوری کروں گا. کہہ کے حسین رکے نہیں تھے. پر زینی کو لگا کسی نے اس کے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا ہے اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا... اس کو تو لگا تھا وہ حسین کو مانا لے گی پر نہیں... وہ اکیلی ہو گئی تھی اور اب گھر کی دہلیز اکیلے پار کرتے پہلی دفع اسے احساس ہوا تھا کے وہ کیا چھوڑے جا رہی ہے...

.....

وہ چلی گئی یہ جانے بغیر کے میرے دل پر کیا قیامت گزری ہے...اس نے کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا کتنا انتیظار کیا میں نے اس کا پر وہ نہیں ای...اور اس کا خیال کبھی اس دل سے گیا ہی نہیں.. حسین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے پر کس میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھ کر انھیں صاف کر دے عثمان کی حالت تو ایسی تھی کے کاٹو تو خون نہ نکلے....

شاہینہ اور یوسف الگ فکر مند تھے...جبکہ حسین اپنی دھن میں تھے...برسوں سے درد سینے میں قید کر رکھا تھا آج آنسوؤں اور الفاظوں میں اس کا بیان ہو جانا ہی بہتر تھا..

وہ چلی گئی پھر کبھی واپس نہ انے کے لئے...وہ جانتی تھی میں ناراض ہوں پر وہ یہ بھی جانتی تھی کے کچھ بھی ہو جائے اگر وہ مجھے منانے گی تو میں ماں جاؤں گا...پر وہ نہیں آئی کتنا ڈھونڈا میں نے اس سے...پر وہ نہیں ملی...شانزے کو دیکھا تو لگا میری زینی کھڑی ہو گئی ہے میرے سامنے...وہی روب جماتا انداز، وہی غصہ بھری آواز، وہی نہیں نقش، میں قابو نہیں رکھ سکا خود پے اس لئے اسے ڈھونڈنے لگا...پر کہاں ڈھونڈو میں اس کو ....

روز... ہر روز یہ بات ستاتی ہے میری بہن میری جان... جسے میں نے زمانے کے گرم سرد سے بچا کے رکھا... اس نے خود کو جلتی آگ میں دھکیل دیا

اور میں بے بس تمشائی بن گیا. اپنی بیٹی کو روک نہیں سکا... اسے نہیں بتا سکا کے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں..

لیکن غلطی اس کی نہیں تھی غلطی میری تھی... میں اپنی ذیمداری نہیں نبھا سکا. میں وہ سب نہیں کر سکا جو کوئی باپ اپنی اولاد کے لئے کرتا ہے... میں ایک اچھا بھائی نہں بن سکا.... حسین کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی.. شاہینہ نے ان کی طرف بڑھنا چاہا تھا تبھی اپنے پیچھے کلثوم کی آواز سنائی دی تھی.

نہیں بھائی جان آپ بہت اچھے بھائی ہیں.. کلثوم جو جانے کب آئیں تھیں اور کیا کیا سن چکی تھیں... حسین کے گھٹنوں پے سر رکھ کے رو پڑیں تھیں. آپ ایسا نہ کہیں بھائی جان بس وہ وقت ہی ایسا تھا.. آپ کی غلطی نہیں ہے... آپ نے تو باپ سے بڑھ کر ہمیں پلا ہے.. ساری خواہشیں پوری کی دن رات کی پرواہ کے بغیر... حسین نے انھیں اپنے سنے سے لگایا تھا... جب کے کلثوم ان کی آنکھوں سے آنسو صاف کر رہی تھی.. آپ جانتے ہیں آپ اس دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہیں.. پریشان نہ ہوں بھائی

وہ مل جائے گی ہم سب ہیں نہ آپ کے ساتھ...

محول بدل رہا تھا تھوڑی دیر پہلے جو صف ماتم بچھا تھا اب وہ سمٹ رہا تھا. عثمان خود کو کافی حد تک کو مپوز کر چکا تھا اس لئے حسین کے پاس آیا.. چہرے پے شرمندگی کے اثرات اتنے واضح تھے کے ایک نظر میں پڑھے جا سکتے تھے .

پاپا کیا آپ اپنے نکمے بیٹے کو معاف کر سکتے ہیں... عثمان کا سر جھک گیا تھا...

حسین تڑپ گئے تھے اس کے انداز پے وہ تو ہمیشہ ان کے لئے باعث فخر رہا ہے تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کے وہ ان کے سامنے سر جھکا کے کھڑا ہوا تھا... جبکہ یوسف کو بھی شدید جھٹکا لگا تھا. حسین نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا تھا...اور یہ تو ان کی ذات کی خوبی دی تھی معاف کر دینا... وہ بڑی سے بڑی بات یہ کہ کے معاف کر دیتے تھے کہ اللہ راضی رہتا ہے ان لوگوں سے جو دوسروں کو ان کی غلطیوں پے معاف کرتے ہیں...

عثمان باپ کے گلے لگ کے رو رہا تھا... پاپا پلز مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو غلط سمجھا...پر مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کسی تکلیف سے گزر رہے ہیں... مجھ سے غلطی ہو گئی پاپا... مجھے آپ کو سمجھنا چاہیے تھا.. پلز مجھے معاف کر دیں ...

بس میرا بچا غلطیاں سب سے ہوتی ہیں لیکن اچھا یہی ہے کہ معافی مانگ لی جائے اور معاف کر دیا جائے اس سے پہلے کے بہت دیر ہو جائے...اور یہ بات عثمان بہت اچھی طرح جان گیا تھا کے وہ کس دیر کے بارے میں بات کر رہے ہیں...

نہیں بابا ابھی اتنی بھی دیر نہیں ہوئی، ہم سب مل کے ڈھونڈیں گئے چھوٹی پھوپھو کو...

اور انھیں گھر لیں آیئں گئے. یوسف نے بات میں ٹکڑا جوڑا تھا کلثوم اور شاہینہ دونوں کے چہرے پے اطمینان تھا...

ویسے پاپا ایک بات پتا ہے آپ کو بھائی نے کتنی چالاکی سے میری جگہ لینے کی کوشش کی ہے....

میں نے...؟؟؟ میں نے کب کوشش کی عثمان جو اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا....

حیران رہ گیا...

بس بس بھائی...زیادہ معصوم نہ بنیں ابھی آپ نے کہاں نہیں "نکما بیٹا"...تو زیادہ فری مت ہوں پاپا کا نکما بیٹا میں ہوں اور ہمیشہ میں ہی رہوں گا...آپ تو پاپا کے اچھے بیٹے ہیں نہ...یوسف کی بات پے سب ہنس پڑے تھے وہ ایک ادا سی جو محول پے

طاری تھی ختم ہو گئی تھی...

اور ہاں بھائی ایک بات اور یوسف نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوے کہا...وہ میں سوچ رہا تھا کہ آپ کی بارات لیجانے کے بجاے بلوا کر آپ کی رخصتی کر دیں گئے وہ کیا ہے نہ آپ آج کل لڑکیوں سے زیادہ اچھا روتے ہیں....وہ شرارت سے کہتا اوپر بھگا تھا...جب کے عثمان بھی تیزی سے اس کے پیچھے گیا تھا...

اور باقی تینوں انھیں مسکراتا دیکھ کر ہی خوش ہو رہے تھے اور یہ تو اس گھر کی روایت تھی ایک کی خوشی میں سب خوش...اب اگر اس منظر میں کمی تھی تو صرف زینب کی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

دیش انسان کہاں تھا تو... محسن نے اس سے پین کھینچ کے مارا تھا...

او... محسن...ہاے ...یوسف اس کو دیکھ بولا....

تیرے ہاے کی تو...ایسی تیسی...یہی ابھی تجھ پے پڑے گی... محسن کے ارادے خاصے مشکوک تھے...اس لئے یوسف پیچھے ہوا تھا...دیکھ میں تجھے سب سمجھتا ہوں...یوسف نے پھر سے کوشش کی...

تو سمجھاے گا مجھے.... تو سمجھ.... کہ تیرے لئے میں نے اتنا بڑا رسک لیا... اس نے دوسرا پین مارا تھا....

یار روک تو... میری بات تو سن یوسف نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا محسن نے بورڈ مارک اس کی طرف پھنکا.... منہ بند رکھ اپنا اور تو میری بات سن.... تیرے لئے میں نے ایڈمن بلاک میں گھس کر اسے فون کیا.... اسے آنے کے لئے منایا ....

پوری رات تو نے میری بیکار کی پوچھ پوچھ کے وہ آے گی یا نہیں... اور صبح کو تو خود نہیں آیا... ساتھ ہی اس نے اپنی نوٹ بک کھینچ کے ماری تھی... جبکہ یوسف اس بار بھی اس کے حملے سے بچ گیا تھا... پتا نہیں وہ نشانہ صحیح نہیں لگا رہا تھا یا پھر یوسف ہی اتنا اچھا ڈیفنڈر تھا کہ ہر بار بچ جاتا تھا...

اچھا بابا معاف کر دے غلطی ہو گئی... کچھ مثلا ہی ایسا ہو گیا تھا... یوسف نے کان پکڑتے بولا تھا...

یوسف کے چہرے پے کوئی لہرا کر گزری تھی...

تو جانتا ہے کل کتنا ہنگامہ ہوا تھا یہاں.... تیری والی اور رانیہ کل دو بار آمنے سامنے

ہوئی...ایک بار وہاں تمہارے حجرے میں اس کا اشارہ سھیڑیوں کی طرف تھا...اور دوسری بار کینٹین میں محسن کافی سیریس تھا...

تو پھر....یوسف نے غور سے دیکھا تھا...

تو پھر یہ کہ چراغوں میں روشنی نہ رہی.... محسن نے تپ کے جواب دیا تھا...

ارے یار وہ تو تیری اس عجیب صورت پے بڑا بڑا لکھا ہے یہ بتا چراغ کسی کے تھے...

یوسف جھنجلایا تھا...

مقابل اگر شانزے حسان ہو تو چراغ کس کے ہو سکتے ہیں...؟؟؟ محسن نے الٹا سوال کیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں تالی مار کے ہنسے تھے...

.....

شانزے یونیورسٹی آگئی تھی،اور اب ہر اس جگہ بہانے سے جا رہی تھی جہاں یوسف ہو سکتا تھا پر یوسف آج بھی کہیں نظر نہیں آرہا تھا...اسے شدید غصہ آرہا تھا پر بیکار تھا...

صبا جو کافی دیر سے اسے نوٹ کر رہی تھی بول پڑی...

کیا مثلا ہے تمہارے ساتھ...؟؟ہو سکتا ہے یوسف آج بھی نہ آیا ہو...

شانزے کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا اس نے تو ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا تو پھر کیسے صبا نے سب جان لیا تھا.

نہیں میں یوسف کو کیوں ڈھونڈوں گی؟؟شانزے نے کمزور آواز میں کہا...

دیکھو شانزے میں بچی نہیں ہوں...اور اللہ کے کرم سے میری آنکھیں بھی کام کرتی ہیں. کل بھی تمہاری نظریں یوسف کو ڈھونڈ رہی تھیں..اور آج بھی تم ہر جگہ جا چکی ہو جہاں وہ ہو سکتا تھا پر..اب مجھے بتاؤ ماجرا کیا ہے...صبا نے کرے تیور سے اسے دیکھا تھا.

کچھ نہں لمبی کہانی ہی پھر کبھی شانزے نے بات ٹالی تھی،

کوئی بات نہیں میرے پاس بھی بہت وقت ہے..صبا نے ڈھٹائی کی انتہا کو چھوا تھا.اور مجبورن شانزے کو اپنی کدناپنگ سے لے بعد تک کی ساری بات اسے بتانی پڑی....

بس یہی قصہ ہے میں اس کا شکریہ ادا کر کے اس قصے کو یہیں ختم کرنا چاہتی ہوں...

پریشانی اس کے چہرے پی صاف ظاہر تھی..

صبا کو اپنی معصوم لڑاکا دوست پی بے تحاشا پیار اور ترس آیا تھا... کیوں کہ جس قصے کو ختم کرنے کی وہ بات کر رہی تھی وہ نہ شروع اپنی مرضی سے ہوتا ہے اور نہ ختم....

لیکن فلحال کچھ بول کے وہ شانزے کو پریشان نہیں کر سکتی تھی. اور بہتر یہی تھا کہ وہ خود اپنی کیفیت کو پہچانے.. اچھا تم پریشان مت ہو، یہ بھی تو ممکن ہے کہ یوسف آج آیا ہی نہ ہو. صبا نے اسے ڑے لَش کرنے کی کوشش کی..

نہیں وہ یونیورسٹی آیا ہے... شانزے اس کی بات سے انکار کیا تھا.

تمہیں کیسے پتا..؟؟؟ صبا کو تجاسوس ہوا تھا.

وہاں پارکنگ میں اس کی کوئیک کھڑی ہے... شانزے نے پارکنگ کی طرف اشارہ کیا..

شانزے وہاں اور بھی کوئیک کھڑی ہیں تمہیں کیسے پتا وہ اس کی ہے... سب کو حیرت ہوئی تھی..

گاڑی کے نمبر سے APA 321 .. اس کی ہی گاڑی کے نمبر ہے.. شانزے نے نو. بتایا تھا...

سیریسلی..!!!شانزے یوارے امپوسسبل....صبا کا حیرت سے برا حال تھا.

میں نے ایسا کیا کر دیا..؟؟

تمہیں اس کی گاڑی کا نمبر تک یاد ہے...

ہاں..!!تو اس میں کون سی بڑی بات ہے.اتنی بار اس کی گاڑی پے نظر پڑتی ہے رہ گیا یاد؟؟شانزے کچھ الجھی تھی.

تو یہ کہ شانزے حسان،اس یونیورسٹی کے کتنے لوگوں کی گاڑیوں کے نمبر تمہیں یاد ہیں،سب چھوڑو مس کلثوم تو تمہاری فوریٹ ہیں انہی کی گاڑی کا نمبر بتا دو...صبا نے اٹھتے ہوے کہا...

جبکہ شانزے دل ہی دل میں مس کلثوم کی گاڑی کا نمبر یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی..

.....

کیا ہوا آج بڑی مصروف ہو،ماہرہ نے اسے مخاطب کرتے ہوے کہا،

بس یار ایک فائل ہے اس پے ہی کام کر رہی ہوں،سنا ہے آج عثمان باس آرہے ہیں تو

سوچا ہر چیز پہلے سے کر لوں وہ کب کیا مانگ لیں کچھ پتا نہیں ہے ۔ اریزے نے فائل پے جھکے ہوے ہی جواب دیا ۔

ہاں..!! یہ تو ہے عمیر کی نسبت عثمان باس کافی مشکل پسند ہے. ہزار کیڑے مکوڑے نکل کر کوئی چیز وک کرتے ہیں...

ماہر نے اس انداز سے کہا اریزے کو ہنسی آگئی ..

لگتا ہے ابھی تک نہیں ورنہ ہنسی کی آواز پے بھی غصہ آجاتا... اریزے نے ہستے ہوے کہا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں آگے ہوں گئے بس تمہاری طلبی نہیں ہوئی ہے ابھی تک. بڑے پنچوئل ہیں نہیں اتے تو نہیں اتے اور جب آتے ہیں تو ٹائم پے... تم بغیر گھڑی دیکھ بھی وقت کا پتا لگا سکتی ہو.. اب وہ دونو ماہرہ کی بات پے ہنس رہی تھیں اور وہ ایسی ہی تھی سب کو ہنسانے والی لیکن قسمت کی خرابی عین اس وقت عثمان اپنے روم سے نکلا...

اریزے کی ہنسی اتنی دلکش تھی کے وہ اس کو روک کے دیکھنے پے مجبور ہو گیا تھا. جب کے ماہرہ وہاں سے کھسک گئی تھی اور اریزے کی ہنسی کو بریک لگیا تھا. لاسٹ ٹائم ہوئی

عزت افزائی اسے اچھی طرح یاد تھی. جبکہ عثمان اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا، کچھ تھا اریزے میں جو اسے ہمیشہ متوجہ کرتا تھا. ایسا نہیں تھا کہ اسنے کوئی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی، جس کلاس سے ان کا تعلوق تھا وہاں ایسی شکلیں عام تھی اور جن کی نہیں ہوتی تھیں وہ تراش خراش سے بنوالیتی تھیں پر پھر اریزے سب سے مختلف تھی.

سر کچھ چاہیے آپ کو اریزے نے بلا خر پوچ ہی لیا تھا..

جی... میرے روم میں آیئں.. عثمان کو اپنی حالت پے شدید غصہ آیا تھا..

چلو اریزے مادام U & U .. کارپوریشن اور اس کے مضافات میں تمہاری پیشی کا وقت ہوا چاہتا ہے... اس نے خود کلامی کی تھی. اور دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے پے دستک دی..

کم ان... اپنی روب جماعتی بھری آواز میں اجازت دی تھی.

مس اریزے مجھے امید ہے آپ کی ورکنگ کمپلیٹ ہو گی تو پلیز مجھے فائل دے دیں تا کے میں دیکھ سکوں..

اس نے آیات لکرسی کا ورد کرتے ہوے فائل عثمان کو پکڑائی تھی. اور اب وہ بغور اس

کا جائز لینے میں مصروف تھا.

اریزے کو لگا جیسے جیسے وہ فائل کو دیکھ رہا ہی اس کا موڈ اوف ہوتا جا رہا تھا. اسے اپنا سانس روکتا ہوا لگا آج پھر اس کی کلاس پا کی تھی .

آپ کا فورمیٹ اچھا ہے، پر آپ کی اور آل ورکنگ میں مسٹیکز ہیں، کہیں پے اسٹاک آوٹ ہوا ہے تو ان نہیں ہو رہا اور جہاں ان ہوتا نظر آ رہا ہے وہاں پے آوٹ کا کوئی ذکر نہیں ایسے تو پتا نہیں چلے کا رمیننگ کو نیٹی کتنی ہے . گریڈز کی نمبرنگ بھی آپ نے منشن نہیں کی تو پتا کیسے چلے گا کے کون سے گریڈ کی بات ہو رہی ہے .

مارے گئے، وہ سر نیچے کے انگلیاں مڑوڑنے میں مصروف تھی جیسے فائنل ایگزم کے رزلٹ کے وقت فیل ہونے والے بچے کھڑے ہوتے ہیں .

لوٹس نمبرز بھی مسنگ ہیں، آرڈر لیتے ہوے اگر آپ کے پاس لوٹس نمبر نہیں ہیں تو پھر آپ کو کیسے یاد رہے گا کے کون سی لوٹس سے میٹریل جائے گا .

اب وہ شرمندگی سے ہونٹ بھینچ رہی تھی .

ایئرلی پلاننگ کی بات کریں تو آپ کی شیٹ کی سب سے بڑی مسٹیک یہ ہے کس کسٹمر

نے کس سیزن میں کتنا کنزیوم کیا پتا ہی نہیں چل رہا. تو پھر اپ کمینگ سیزن کے لئے فور کاسٹنگ کیسے ہو گی. اور اس کے بغیر یہ قطعی بے کار ہے.

اف اللہ... اریزے کو اپنی حماقتوں پے چکر سا آیا تھا، اور ساتھ اپنی بے عزتی پے رونا آیا، آفٹر آل یہ اس کی پہلی پروفیشنل بے عزتی تھی .

عثمان نے بھرپور نظر اس پے ڈالی. اور پھر تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوے فائل اس کی طرف بڑھائی..

امیزنگ... اگر کام میں غلطیاں ہو تو کیا ایسے بدحواس ہو جاتے ہیں؟؟ عثمان نے گہری سانس لی تھی .

دیکھو اریزے... کوئی بھی ایک دن میں کچھ نہیں سیکھ لیتا، محنت کرنی پڑتی ہے، اپنی غلطیوں سے سیکھنا پڑتا ہے،

غلطیاں کرنا کوئی غلطی نہیں ہوتی بلکے اپنی غلطیوں سے نہ سیکھنا غلطی ہے. اس لئے آپ غلطیاں ضرور کیجئے لیکن ان کی اصلح بھی کریں اور جب کوئی آپ کی غلطیوں کی نشاندہی کرے تو اس کو غور سے سنے . تاکے اگلی دفعہ کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ

پڑے.

میں اب جاؤں؟؟اس نے ابھی تک نظریں جھکائی ہوئی تھی وہ بار بار پلکیں جھاپک رہی تھی جیسے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہو.

جی ضرور... مگر آخری غلطی بھی سنتی جائیں جب کبھی کوئی رپورٹ آپ بنائیں تو اس پے اپنے نام کے ساتھ سگنیچر کا کالم بھی بنایا کریں.

اف.. بے اختیار اس کے منہ سے نکلا تھا جبکہ عادت سے مجبور ہو ہاتھ ماتھے پے مارا تھا.

میں خیال کروں گی سر اگلی دفعہ آپ کو کوئی شکایات نہیں ہو گی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے.. عثمان نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوے کہا تھا. جبکہ اریزے تیزی سے روم سے بھر نکل گئی تھی اسے ڈر تھا کے کہیں پھر کوئی غلطی اس کے آڑے نہ آجاے.

.....

شانزے تھک ہار کے اپنی مخصوص جگہ کی طرف چل دی تھی، اتنا تو وہ جانتی تھی کہ یوسف آیا ہے تو پھر کہاں چھپ کے بیٹھا.. وہ اپنے خیالوں میں چل رہی تھی یہ الگ بات ہے کے اس کے خیال اتنے زوردار تھے کے دوسرے لوگ بھی آسانی سن سکتے

تھے..

گھر کیا چھوڑا احسان کر دیا مجال ہے ایک بار پالت کے خبر بھی لی ہو... کوئی حد نہیں ہے اس لڑکے کی.. کوئی ایسا کرتا ہے کیا.. ایک نمبر کا بد تمیز انسان ہے.. اپنے علاوہ کسی کی کوئی پرواہ نہیں... مجال ہے جو کہیں نظر آیا ہو پتا نہیں کہاں چھپ کے بیٹھ گیا ہے، صبح سے ڈھونڈھ رہی ہوں... وہ اپنے آپ سے باتوں میں مصروف تھی تبھی فرش پے گرا پانی نہیں دیکھ پائی اس لئے سلپ ہوئی لیکن اس سے پہلے گرتی اس نے خود کو کسی کے مضبوط حصار میں پایا تھا...

ایک منٹ کو وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی، وہی تھا دشمن جان جسے صبح سے ڈھونڈ رہی تھی.. دونوں کی نظریں کچھ پل کے لئے ایک دوسرے پے جم گئی تھی. شانزے کو جلدی اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ خود کو اس کی بازوں کے احصار سے نکالے کی کوشش کرنے لگی جبکہ یوسف اسے اپنی پرسنل پراپرٹی سمجھتے ہووے چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا.

.....

جس لڑکی سے مجھے پیار ہو گا وہ دنیا کی حسین لڑکی ہو گی اس کی اپنی آواز کانوں میں گنجی تھی. جب وہ میری طرف دیکھ گی تو تو ہوا میں خوشبو پھیل جائے گی...اسے لگا ہر طرف خوشبو بھکر رہی ہے شانزے کی سانسوں کی خوشبو وہ ہوا میں محسوس کر سکتا تھا. یوسف نے اس کے چہرے پے آتی لاٹوں کو کان کے پیچھے کیا تھا اسے ان لاٹوں کی مداخلت بہت زہر لگی تھی. اس نے بغور شانزے کے چہرے کو دیکھا تھا، کھلا کھلا چہرہ، غصے اور معصومیت کے ملے جلے احساس لئے اسے بہت پیارا لگا تھا. ایک عجیب دلکشی تھی اس چہرے پے بلاشبہ وہ خوبصورت لوگوں میں شامل ہوتی تھی. لیکن ایسا بھی نہ تھا کہ وہ آخری حسین لڑکی ہو لیکن کچھ تھا اس میں جو اسے خاص بناتا تھا...ہاں..!!!اس کی کالی سیاہ مقناطیسی آنکھیں جو دیکھنے والوں کو سحر زادہ کرتیں تھیں. یہی اسے دوسروں سے منفرید کرتی ہیں اتنی کالی آنکھیں تو اس نے کبھی نہیں دیکھیں تھیں. وہ جب بھی انھیں دیکھتا تھا ایک عجیب احساس اس جگڑ لیتا تھا. جیسے یوسف کی نظریں تھیں کے جم کے رہ گیں تھیں، جبکہ شانزے کی نظریں جھک گیں تھیں. یوسف کو جلدی اپنی حالت کا اساس ہوا تھا. اپنے جذبات پے قابو پاتے ہوے مصنوعی غصے سے شانزے سے بولا.

تمہارے دماغ کے سکریو ڈھیلے ہیں یہ تو مجھے پتا ہے لیکن یہ ہیڈ لائٹ جیسی آنکھیں کیا ان کے سارے سکریو بھی تمہارے دماغ کی طرح ڈھیلے ہیں؟ ہر بار بچانے نہیں آؤں گا سمجھیں. اس نے اپنا کالر جھاڑا تھا .

ایکسٹیوزمی...!!! میں نے تمہیں انویٹیشن نہیں بھیجا تھا کے مسٹر یوسف میر میں مثبت میں پڑنے والی ہوں اوا ور اکر مجھے بچاؤ، تم خود آئے تھے... وہ کہ کر لائبریری کی طرف بڑھ گئی تھی. شانزے کو کتنی دیر یقین نہیں آیا تھا اپنی آنکھوں پر لیکن یوسف کی باتوں نے تو جیسے آگ ہی لگادی تھی اس لئے شانزے نے ساری مروت سائیڈ میں رکھتے ہوے کہا تھا. حالانکہ کتنی دن سے وہ سب جملے رٹ رہی تھی جو اس نے یوسف کو کہنے تھے پر اس کو دیکھتے ہی جیسے وہ سب بھول بھال گئی تھی گجنی کے عامر خان کی طرح اس لئے چپ چاپ کھسکنے میں ہی آفیت جانی...

یوسف کے ہونٹوں پی ہنسی پہلی تھی اس سے پہلے کے وہ لائبریری میں داخل ہوتی وہ اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا.

کیا مثلا ہے اب...؟؟؟ شانزے اکتائی تھی.. دراصل وہ نہیں چاہتی تھی کے یوسف اس کے دل کا راز پالے .

لسن... کیا ہم بغیر لڑے، سکون سے دو منٹ بات کر سکتے ہیں..؟؟؟یوسف کی آنکھوں میں محبتوں کے رنگ پہلے تھے.

اور شانزے کے لئے ان سے بچنا مشکل ہو رہا تھا، وہ جتنا گریز کر رہی تھی اتنا ان کی نظریں تک رہی تھیں .

کر سکتے ہیں اگر تم اپنا یہ دی گریٹ والا ایٹیٹیوٹ سائیڈ میں رکھ دو تو...

اوکے تو رکھ دیا... یوسف نے مثنوی انداز میں بولا .

اس کے انداز پے ہنسی آئی، اب بولو بھی... شانزے مزید ان میں دیکھ نہ سکی اس لئے نظریں چرا گئی تھی جبکہ یوسف کو اس کا نظریں چرانا بڑا دلکش لگا تھا. وہ کیا کہنا چاہتا تھا شانزے کی مسکراہٹ دیکھ کر سب بھول گیا تھا.

بولو بھی کیا ہوا، شانزے نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا تھا ..

ہاں..!!وہ...!! کیسی ہو تم..؟؟ کہاں تھیں اتنے دن سے؟؟یوسف کو بات کرنے کے لئے اس سے اچھا جملہ نہیں ملا تھا.

واہ کیا انداز ہے جناب کا... بڑی جلدی خیال آ گیا، شانزے نے دل میں سوچا. میں

ٹھیک ہوں اور ویسے آپ کی معلومات میں اضافہ کر دوں کہ میں کل بھی آئی تھی پر آپ غائب تھے... آخر کے لفظ کافی چبا کر ادا کیے گئے تھے..

اوہ- تو تم مجھے مس کر رہی تھیں... یوسف نے جان بوجھ کر مس کا ورڈ یوز کیا تھا.. جب کے خود دیوار سے ٹیک لگے اطمینان سے اس پاس کے نظارے کر رہا تھا .

یونو وہاٹ... انسان بلی پال لے پر خوشفہمی نہ پالے... وہ لائبریری کی طرف بڑھی تھی .

اچھا تو پھر صبح سے ڈھونڈنے کی کوئی خاص وجہ، ابھی کچھ دیر پہلے شاید کچھ ایسی آواز آ رہی تھی یہیں کہیں سے... وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا اتنی آسانی سے ہار کیسے مان لیتا ...

شانزے کو بریک لگا تھا، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یوسف سب سن چکا ہے. تو کیا وہ اس کا انتیظار کر رہا تھا اور یہ انکشاف شانزے کے اوسان خطا کرنے کے لئے کافی تھا... وہ اصل میں... میں... شانزے کے لفظ اس کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے..

کیا؟؟؟ یوسف نے اس کی کالی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا تھا. شانزے کی ایسی

حالات دیکھ کر اسے کافی مزہ آرہا تھا. کیونکہ اب سے کچھ دیر پہلے والی شانزے کہیں غائب ہو گئی تھی. اس کا سارا اعتماد ہوا ہو گیا تھا. اس کے چہرے پے اطراف لکھا تھا...

وہ اصل میں... میں اس دن کے لئے تمہیں تھنکس بولنا چاہ رہی تھی. شانزے نے بلا آخر اپنی بات مکمل کی تھی.

اوہ.... تو اب بول دو... یوسف نے بظاھر لاپرواہی سے کہا تھا. لیکن شانزے کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی. کچھ پل کے لئے تو لگا کے یوسف اس کے دل کا راز پا گیا ہے..

کیا...؟؟؟ بہت ہمت کر کے شانزے نے جھجکتے ہوے کہا تھا.

وہ جو شانزے حسان کہنا چاہتی ہے پر کہ نہیں پا رہی... یوسف وہاں روکا نہیں تھا وہ جو جانا چاہتا تھا جان چکا تھا وہ جو کہنا چاہتا تھا بنا کچھ کہے بھی کہہ گیا تھا، اور شانزے اسے تب تک دیکھتی رہی تھی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہں ہو گیا تھا، تو بلا آخر آگہی کا لمحہ اکر گزر گیا تھا.. خاموشی سے... اور نئی داستان کی بنیاد رکھ دی گئی تھی. دو دلوں کی داستان... محبت کی داستان ..

.....

کیا ہوا اسلم کس بات کے لئے پریشان ہے. کیوں ادھر سے ادھر غصہ کرتا پھر رہا ہے.
اماں نے اسلم کو ٹوکا تھا جو چیزیں یہاں سے وہاں پٹخ رہا تھا. اماں تو چپ کر جا تو نہیں سمجھے گی کیا مثلا ہے، ماں ہو تیری ایسے نہیں تجھے اتنا بڑا کیا. اماں نے لاڈ سے اس کے سر پے ہاتھ پھیرا تھا، وہ صاحب ہے جو زینب کا پتا کرنے آتا ہے اس نے کل آنا تھا پر نہ تو وہ آیا اور نہ اس کا کوئی فون آیا اتنے مہینوں میں کبھی ایسا نہیں ہوا تھا، کہیں ایسا تو نہیں اس کو سب پتا چل گیا ہو میرے سونے کا انڈا دینے والی مرغی میرے ہاتھ سے نکل گئی ہو.
اسلم نے پریشانی کے علم میں اماں کو بولا تھا. جبکہ اماں حقہ بقہ سی رہ گیں تھیں. ان کا بیٹا لالچ کے دلدل میں پھسا تھا یہ تو وہ جانتی تھیں پر اس حد تک یہ تو انہوں نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا. دیکھ اسلم بیٹا اتنا لالچ اچھا نہیں ہے. تو بتا کیوں نہیں دیتا سب کچھ اس کو مجھے تو بڑا بھلا آدمی لگتا ہے. برا ترس آتا ہے بیچارے پر کیا بیتے گی اس پے جب اسے پتہ چا لے گا .

اوہو اماں اب تو اپنا سبق نہ شروع کر دینا. ہزار دفع کہا یہ تیرے سبق آج کل نہیں چلتے. آج کل صرف پیسہ چلتا ہے پیسہ اسلم ماں کی بات سے متفق نہیں تھا. میں جانتی ہوں سبق پرانا ہے پر بیٹا ہر زمانے کے لئے دیا گیا سبق ہے یہ، نئی بنیادیں وہی لوگ رکھتے ہیں

جو اس راز سے واقف ہوں کے ماضی میں بیٹھ جانے والی بنیادوں کی کیا وجہ تھی. دیکھا بیٹا اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے کسی کا صابر نہیں آزماتے میرے بچے، صبر کرنے والا صبر کر کے اگر بھول بھی جائے لیکن اللہ کسی کا صابر رائیگاں نہیں جانے دیتا وہ سب یاد رکھتا ہے. دکھی دل سے نکلی آہ تو سیدھا عرش پے پہنچتی ہے. اماں یہ دیکھ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں اس نے بیچ میں ہاتھ ہی جوڑے تھے. اس کا صبر پڑے نہ پڑے پر تیری چیکچک ضرور پڑ گئی ہے، تبھی صاحب نہیں آیا. اور یاد رکھنا اماں اگر وہ نہ آیا نہ تو ہم سب بھوکے مریں گئے. اس نے تقریبن ماں کو دھکہ دیا خود باہر نکل گیا تھا. اماں اور آمنہ دونوں ہی ایک دوسرے کا منہ دیکھتی رہ گیں تھیں. میں ڈرتی ہوں آمنہ کہیں اس کا لالچ ہمارے آگے ہی نہ آجاے. تو سمجھا اسے بیٹا. انہوں نے پاس بیٹھی بہو کو بارے مان سے کہا تھا جو ان کی ہی طرح پریشان تھی جانتی ہوں اماں پر وہ آپ کی نہیں سنتے تو میری کہاں سنیں گئے. لیکن پھر بھی میں بات کرنے کی کوشش کروں گی.. اس نپسس بیٹھے اپنے بیٹے کے منہ میں آخری نوالہ ڈالا تھا .

.....

عثمان ناشتے کے لئے آیا تو حسین بھی وہاں موجود تھے. شاہینہ اور حسین شاید کسی اہم

موزوپے بات کر رہے تھے تبھی دونوں کافی سیریس نظر آرہے تھے کیوں یہ بات وہ اب بہت اچھی طرح جانتا تھا .

خیریت ہے پاپا آپ گئے نہیں ابھی تک ؟؟ عثمان نے چیر کھینچ کر بیٹھا تھا.

ہاں.. بس نکل رہا تھا. وہ آج مجھے اسلم سے ملنے جانا ہے. کافی دن سے جا نہیں پایا.

اسلم ؟؟ کون اسلم پاپا؟؟ عثمان نے چاے کا کپ منہ سے لگایا تھا .

بیٹا وہی تو ہے جو مجھے زینی کے بارے میں تھوڑی بہت انفورمیشن دے پایا ہے. انہوں نے اس کی بات کی وضاحت کی تھی صاف ظاہر تھا وہ نہیں چاہتے پھر کوئی غلط فہمی ہو.

حسین کی آواز میں اتنی بیچارگی تھی کہ عثمان چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر پایا. اسے پاپا سے شرمندگی ہوئی تھی. یہی وجہ تھی کہ وہ مزید کچھ کہ نہیں پا رہا تھا .

پاپا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی. حسین آفس کے لئے نکل رہے تھے کہ عثمان نے آواز دی .

آجاؤ- ساتھ میں چلتے ہیں بات بھی ہو جاے گی. حسین دروازہ سے باہر نکل گئے تھے.

عثمان پیچھے چل پڑا تھا. اسے پہلے کے ڈرائیور اپنی سیٹ سمبھلتا عثمان ڈرائیونگ سیٹ

پے براجمان تھا. رحمان آپ میری گاڑی لے کے آفس آجائیں، آج کے لئے میں ہی پاپا کا ڈرائیور ہوں اس نے پاپا کو مسکرا کر دیکھا تھا کیوں پاپا ٹھیک ہے نا.

وہ دونوں اب شہر کی مصروف ترین شاہراہ پے موجود تھے، تمہیں کچھ بات کرنی تھی حسین اپنے بیٹے کی مشکل آسان کرتے ہوے بولے. پاپا میں آپ سے زینب آئی مین زینب پھوپھو کے بارے میں بات کرنا چاہ رہا تھا. عثمان نے جھجکتے ہوے کہا تھا. وہ ایک ایک لفظ سمبھال سمبھال کے ادا کر رہا تھا، پہلے ہی وہ کافی تکلیف دے چکا تھا اب مزید کوئی دکھ پہنچے یہ اس کو گوارہ ہی کب تھا .

ہاں بیٹا ضرور بولو کیا بولنا چاہتے ہو. حسین نے اسے حوصلہ دیا تھا .

پاپا میں چاہتا ہوں کے میں بھی آپ کے ساتھ اسلم سے ملنے چلوں، اگر آپ کو اعتراض نا ہو پاپا میں چاہتا ہوں کہ ہم مل کے پھوپھو کو ڈھونڈے پلیز پاپا..

حسین کے لب ہی نہیں بلکے آنکھیں بھی مسکرائیں تھیں ایک سکون تھا جو ان کے چہرے پے پھیل گیا تھا. اور وہی سکون عثمان نے اپنے اندر بھی محسوس کیا تھا اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا.

.....

کہاں تھے تم؟؟ کل بھی غائب رہے اور آج بھی جب سے آئے ہو غائب ہو. رانیہ نے یوسف کو کڑے تہواروں سے دیکھا تھا..

کہاں ہونا تھا... بس یہاں ہی ہوں.. کچھ کام تھا اس لئے کل نہیں آسکا... اور ابھی بس لائبریری تک ہی گیا تھا، لیکن تم تو ایسے پوچھ تاج کر رہی ہو جیسے پولیس میں ہو گئی ہو اور میں کوئی فرار مجرم. یوسف نے تپے ہوے انداز میں جواب دیا تھا.

رانیہ کو ہنسی آگئی تھی نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا.. اصل میں کافی دیر سے تمہیں ڈھونڈھ رہی تھی لیکن تم مل نہیں رہے تھے. ہاں کیوں کہ میں نے سلیمانی ٹوپی پہن لی تھی... یوسف کا انداز ابھی بھی کافی ٹپ ہوا تھا.

اچھا موڈ ٹھیک کرو- تمہیں کچھ بتانا ہے، سنا ہے اسٹوڈنٹ ویک سٹارٹ ہو رہا ہے اس کے بعد فائنل پیپرز ہیں اس کے بات گرینڈ پارٹی اور پھر ہم یونیورسٹی سے آزاد رانیہ نے گول گھومتے ہوے دونوں بازو ایسے پھیلاے تھے جیسے کھلے آسمان پے کوئی پرندہ اپنے پر پھلا رہا ہو .

ارے واہ سٹوڈنٹ ویک - پارٹیسپٹ کرنے کی لاسٹ ڈیٹ کیا ہے. اس کی اتنی لمبی لسٹ میں یوسف کو صرف ایک یہی بات قابیلے غور لگی تھی. جس سے اس کا موڈ بھی بحال ہو گیا تھا .

وہ تو میں نہیں جانتی پر سنا ہی ایک دو دن میں آناوسمینٹ کر دی جائے گی آڈیٹوریم میں .

خبر لائیں وہ بھی آدھی ادھوری.. یوسف نے کمینٹ پاس کیا تھا..

یوسف میں تمہاری دوست ہوں جاسوس نہیں ہوں... اب کی بار رانیہ کو برا لگا تھا .

اچھا چلو خیر ہو گئی... دیکھتے ہیں پھر کون کون ہیں کمپیٹیشن میں یوسف نے کچھ سوچتے ہوے کہا تھا..

کوئی بھی ہو مجھے یقین ہے جیتو گئے صرف تم... رانیہ کے لہجے میں بے پناہ محبت تھی اس کی لودیتی آنکھیں کسی کو بھی چونکا دیتی پر یوسف تو جیسے اندھا ہو گیا تھا اسے یہ سب نظر کہاں آتا تھا، یا پھر وہ جن کیے بھی انجان تھا اور اب شانزے کے ہوتے ہوے تو سوال ہی نہیں ہوتا کیے وہ کسی اور کی طرف توجہ دے پھر چاہے وہ رانیہ ہی کیوں نہ ہو.

پر رانیہ کو اس سب کی خبر ہی کہاں تھیں. وہ دونوں ہی خیالوں میں گم تھے وہ الگ بات ہے کے یوسف شانزے کے اور رانیہ، یوسف کے خیالوں میں گم تھی.

.....

عثمان اور حسین دونوں اسلم کے دروازے پے کھڑے تھے، عثمان پے حیرتوں کا پھاڑ ٹوٹ تھا کے اس کی پھوپھو یہاں ایسے کسی علاقے میں ہو سکتی ہیں. لیکن فلحال خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نا تھا.

بار بار دروازہ بجانے پر اسلم نے دروازہ کھولا تھا اور وہ عثمان کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا کیوں کے آج سے پہلے حسین ہمیشہ اکیلے آتے تھے .

صاحب یہ اپنے ساتھ کس کو لائے ہو. اسلم نے ڈرتے ہوے پوچھا تھا.

گھبراؤ نہیں یہ میرا بیٹا ہے. حسین اس کی گھبراہٹ بھانپ گئے تھے.

کیا صاحب آپ نے اتنے دن لگا دیے آنے میں اسلم نے بات شروع کی تھی .

ہاں وہ کچھ مسلے تھے. تو ان کی واضح سے مصروف رہا. تم بتاؤ کوئی خبر ہے، زینب ملی تمہیں؟؟ حسین کی آواز میں بیچینی تھی .

خبر تو ہے میرے پاس...پر آپ تو جانتے ہو نہ جب تک پیٹ میں کچھ نہ جائے تو....
خبر نکلتی نہیں ہے مجھ سے...اسلم نے کمینگی سے کہا تھا..

دیکھو اسلم...میں تمہیں پہلے ہی اتنے پیسے دے چکا ہوں لیکن آج تک تم مجھے ایک بھی ڈھنگ کا ثبوت نہں دے سکے سوائے اس کی چند پرانی چیزوں کے آخر کب تک میں تمہیں ایسے ہی پیسے دیتا جاؤں...اگر تم جانتے ہو تو آخر بتاتے کیوں نہیں کہ وہ کہاں ہے.

صاحب میرا کام کرنے کا یہی سٹائل ہے بنا پیسوں کے مجھ سے کام نہیں ہوتا..
آپ امیروں کا بھی عجیب ہے پہلے تو اپنی عورتیں سمبھلتی نہیں ہیں پھر انھیں یوں گلیوں بازاروں میں ڈھونڈتے پھرتے ہو...اور صاحب آپ کو تو معلوم ہونا چاہیے نہ کے گھر سے بھاگی اورات کو ڈھوڈنا اتنا آسان نہیں ہوتا وہ تو راہ چلتے پھول کی طرح ہوتی ہے جس کو آتا جاتا ہر شخص سونگھتا ہے...اسلم نے اپنی ساری حدیں پار کر دیں تھی.

جانے خون کا اثر تھا یا کیا، عثمان جس نے ایک بار بھی پاپا اور اسلم کے درمیان مداخلت نہیں کی تھی اس کے ایسے الفاظ برداشت نہیں کر سکا اس نے بڑھ کر اسلم کا گریبان پکڑا تھا، منہ سمبھال کے بات کرو ورنہ تمہارا منہ توڑ گا سمجھے..

میں نے کچھ غلط نہیں کہا صاحب..آپ خود ڈھونڈھ رہے ہو اسے ...

بات بگڑتی اس سے پہلے ہی حسین نے عثمان کا ہاتھ پکڑا تھا وہ اب دونوں کو الگ کر رہے تھے.بھاگی نہیں تھی میری بہن...بھاگی نہیں تھی وہ... حسین کی آواز اتنی سخت تھی کے عثمان کے ساتھ اسلم ہی حیران رہ گیا تھا اس نے آج تک حسین کو التجہ کرتا ہی دیکھا تھا.

ٹھیک ہے صاحب بھاگی نہیں تھی،اگر ملنا ہوتا تو وہ خود آسکتی تھی،اسلم نے اپنی بات جاری رکھی تھی.اب ان حالات میں ڈھونڈنا تھوڑا تو مشکل ہے نہ،اس نے پینترا بدلہ تھا وہ نہیں چاہتا تھا کے بات بگڑے اور وہ پیسوں سے ہاتھ دھو بیٹھے .

کتنے پیسے چاہیے تمہیں؟؟ عثمان سے اس کی بات کاٹی تھی،

ایک لاکھ روپے..اسلم کے لئے تو یہ سنہرا موقع تھا.

ٹھیک ہے،میں تمہیں دس لاکھ دوں گا... حسین نے روکنا چاہ تھا پر عثمان نے کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا،

دس لاکھ...اسلم نے زیر لاب ڈھورایا تھا..

ہاں دس لاکھ لیکن ان کا پتا ملنے کے بعد...پتا بتاؤ اور دس لاکھ لے لو...ورنہ ایک روپیہ بھی نہیں... عثمان گاڑی کی طرف چل دیا تھا اور حسین نے اس کی پیروی کی تھی. وہ جانتے تھے کہ ان کا بیٹا چال چل گیا تھا انتظار تھا تو اس بات کا کہ اسلم اس میں کب پھستا ہے...کیونکہ یہ بات تو وہ جانتے تھے تھے کہ آج نہیں تو کل اسلم اپنے لالچ کے ہاتھوں اس چال میں پھس ہی جائے گا...اور ایسا ہوا بھی تھا اسلم کو صرف ایک ہی آواز سنی دے رہی تھی...دس لاکھ....

.....

اریزے نے دل لگا کر بہت محنت سے شیٹ تیار کی تھی اور کوئی دس بار وہ اس شیٹ کو دیکھ چکی تھی. اب جلدی تھی تو اس بات کی کے کب عثمان آے اور وہ اس کو دیکھاے. اسے پورا یقین تھا کہ اس بار تو عثمان اس کی محنت کو ضرور سراہے گا. پر عثمان تھا کے آہی نہیں رہا تھا. ۳ دن گزر گئے تھے. اور تین دن میں نجانے کتنی بار وہ اس شیٹ پے کام کر چکی تھی اور اب وہ ہر لہذ سے پرفیکٹ تھی کسی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی اس میں. لیکن مشکل یہ تھی کہ جس کے لئے محنت کی تھی وہ جناب آج بھی غائب تھے اور آنے کا کوئی آثار نظر نہیں آرہا تھا .

اور مصیبت یہ تھی آج عمیر بھی نہں آیا تھا،اس لئے وہ کافی بور ہو رہی تھی کیوں کے جب دونوں باس نہں ہوتے تھے تو آفس میں کام نا ہونے کے برابر ہوتا تھا.اس لئے وہ اپنی چیر پے براجمان بڑے شوق سے گلاس ونڈو سے بھر کے نظروں میں مصروف تھی آج کل موسم خوش گوار تھا. تقریبن روز شام میں پوہار پر جاتی تھی جس نے موسم کی دلکشی بڑھادی تھی. ہر چیز نکھری نکھری سی لگتی تھی. قد آور کھڑکی سے نیلا آسمان دیکھنا بڑا بھلا لگتا تھا.اس لیے وہ جب بھی فارغ ہوتی تو وہاں باہر دیکھنے لگتی. کبھی تو دل کرتا کے وہ بھی آسمان میں پرندوں کے کسی جھرمٹ میں شامل ہو کر ان کی طرح پر پھلاے اڑنے لگے... سورج کی کرنوں سے آنکھ مچولی کھیلے.... بادلوں کی نرمی کو محسوس کرے... یا پھر آسمان کا نیلا رنگ اپنے اوپر اوڑھ لے...اس ہمیشہ ہی آسمان کا نیلا رنگ اپنی طرف کھنچتا تھا،اور اس وقت تو بات ہی الگ تھی...آفس میں بیل بجنے کی آواز نے اسے چونکا دیا تھا.اس کا مطلب تھا کہ عثمان یا عمیر میں سے کوئی آفس آگیا ہے. تو کیا وہ اتنی بے خبر تھی کے اسے احساس ہی نہیں ہوا. اریزے کا دل چاہا کے اپنی حالت پی ماتم کرے لیکن بہر حال اب فائدہ نہیں تھا سوائے اس کے، کہ وہ دعا کرے عثمان نہ ہو. ورنہ کتنی بے عزتی ہو گی اس کی. ابھی تو وہ لاسٹ ٹائم والی ہی نہیں بھولی تھی. وہ لاحول پڑھنے لگی تھی .

میڈم آپ کو سر بولا رہے ہیں. پیوں نے اکر اطلاع دی تھی. جس کا مطلب تھا عمیر آیا ہے، کیوں کے عثمان کسی کو بھی بلانے کے لئے انٹر کام استعمال کرتا تھا یا پھر خود جاتا تھا پاس. اریزے کا روکا ہوا سانس بحال ہوا تھا. وہ دروازہ نوک کرتی اندر داخل ہوئی تھی. لیکن اندر بیٹھے شخص نے اس کے ہوش اڑنے کے لئے کافی تھا. اریزے کا رنگ اوڑھ گیا تھا فلل اے سی میں بھی اسے پسینہ آرہا تھا. عثمان نے اس کی بدحواس ہوتی شکل کو غور سے دیکھا اور نہ چاہتے ہوے بھی اس کے چہرے پے ہنسی پھل گئ تھی .

اریزے.. آریو او کے ؟

جی سر... آئ یم...پر آپ یہاں ؟؟ کیسے ؟؟؟ میرا مطلب کیوں آے... نہیں میرا مطلب کب آے ؟؟ اریزے کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے، اور ہمیشہ ایسا ہی تو ہوتا تھا نہ جانے عثمان کے سامنے ہی کیوں اس کا دماغ کام کرنا بند کر دیتا تھا.

جبکہ عثمان کو اپنی ہنسی کنڑول کرنا مشکل ہو گیا تھا. کیوں اریزے آپ کسی اور کو ایکسپیکٹ کر رہی تھیں ؟؟

سوری سر... میرا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا. اریزے کو شرمندہ ہوئی تھی اور دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگی تھی.

ایٹس اوکے،اریزے آپ شیٹ لے آؤتاکہ آج اسے فائنل کر لیں.اس کا اترا اترا چہرہ عثمان کو بلکل اچھا نہیں لگا اس لئے اس نے بات بدلی تھی.

جی سر،وہ جانے کے لئے پلٹی تھی جب عثمان کی آواز نے اسے روکا تھا .

ویسے میں اس وقت آیا تھا جب آپ دور کہیں آسمانوں میں اڑ رہیں تھیں.وو بظاھر ایک فائل میں مصروف ہوتے بولا.انداز بہت عام سا تھا لیکن اریزے کو چونکہ گیا تھا.تو کیا سر سوچیں بھی پڑھ لیتے ہیں..وہ سوچتی آفس سے نکل گئی تھی .

عثمان اب بھرپور انداز میں مسکرایا تھا کیوں فائل میں دیکھنے کے بعد بھی وہ جانتا تھا اریزے کا چہرہ کیسا دیکھ رہا ہو گا.اور پھر وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ لمحہ اس کے لئے کتنا قیمتی تھا. کتنا نکھرا چہرہ تھا اس کا. معصوم دنیا بھر کی سنجیدگی لئے.کتنا سکون تھا اس کے چہرے پے،کتنے رنگ دیکھے تھے اس نے اریزے کے چہرے پے.اس کا دل چاہا تھا وہ لمحہ تھام جائے اس لئے اس نے اس لمحے کو محفوظ کر لیا تھا.پر وہ اتنی بے خبر تھی کے یہ بھی نہ جان نہیں پائی کے عثمان کے فون میں قید کر لی گئی ہی.

دروازے پے اسٹک دیتی وہ اندر آئی تھی. سر شیٹ اس نے عثمان کے آگے رکھی.

بیٹھے... عثمان نے چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوے بولا.

اب بہت غور سے وہ شیٹ دیکھ رہا تھا. اریزے نے سکھ کا سانس لیا. اسے یقین تھا کہ ہر چیز پرفیکٹ ہے .

مس اریزے آپ غلطی جان بوجھ کر کرتی ہیں یا ہو جاتی ہے. انداز تہزائیہ تھا .

یااللہ رحم... اب کیا ہو گیا... اریزے کو لگا کسی نے منوں پانی انڈیل دیا ہو.

کام کے وقت بھی آپ کا دیہان نہں ہوتا. آپ نے اس پے سگنیچر تو کے ہی نہیں ہیں تو کیسا پتا چلے گا کے یہ شیٹ کس نے بنی ہے اور اگر آپ اپنی عادت نہیں بنائیں گی تو کوئی بھی آپ کا نام استعمال کر سکتا ہے .

اس کا لہجہ سخت نہیں تھا. پر پھر بھی اریزے کو صدمہ پہنچا تھا کتنی محنت کی تھی اس نے. سر آپ نے تو کہا تھا کے غلطیاں کیجیئے انسان اس طرح سیکھتا ہے. اتنا بے تکا جواز اریزے نے حد ہی کر دی تھی. نہایت معصومیت سے کہا گیا تھا اتنا کے تھوڑی دیر کے لئے تو مقابل کو حیران کر گیا تھا. نہ چاہتے ہوے بھی وہ ہنس پڑا تھا .

بلکل لیکن یہ بھی تو کہا تھا کہ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہیے وہ اریزے کی

خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولا تھا. اریزے اس کی نظروں سے گھبرا گئی تھی اس لئے نظرین جھکالیں تھیں. غلطی کرنا غلطی نہیں ہوتی بلکے اپنی غلطی کو دوہرانا یا پھر اس کو نظرانداز کرنا غلطی ہوتی ہے. اس نے شیٹ اریزے کی طرف بڑھائی تھی.

میں خیال رکھوں گی، اریزے نے شیٹ اپنی طرف کھینچ لی تھی .

ایک منٹ اریزے، وہ سائن کرنے لگی ہی تھی کے عثمان نے اسے روک دیا تھا.

وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا، یہاں یہاں سائن کیجئے، وہ شیٹ کی طرف جھکا تھا، ایک ہاتھ اریزے کی چیئر پر اور دوسرے سے شیٹ پے وہ اریزے کو پائنٹ آوٹ کرنے لگا تھا .

وہ اس کے اتنا نزدیک تھا وہ کہ آرام سے اس کی پرفیوم کی خوشبو اپنی سانسوں میں شامل ہوتی محسوس کر رہی تھی اریزے نے چور نظروں سے دیکھا تھا. بلیک کلر کے تھری پیس میں اس کی شاندار پرسنیلٹی اور بھی شاندار لگ رہی تھی.

اس نے سائن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن ہاتھ میں پکڑا پین لرز گیا تھا .

کیا ہوا؟؟ عثمان نے اس کی ہاتھوں کی جنبش محسوس کی تھی .

دونوں کی نظریں کچھ لمحوں کے لئے ملیں تھیں.اس کی گھبراہٹ میں چھپا احساس محبت کا خوبصورت اعتراف عثمان سے چھپ نہیں پایا تھا. عثمان کے ہونٹوں پے بری دلخیز مسکراہٹ پہلی تھی. یہ بات تو روز اول سے تہہ تھی کے میدان چاہے کامیابی کا ہو یا محبت کا جیت اس کا مقدر ہو گی. یک ٹک اریزے کو دیکھ رہا تھا جواب اس کے بتائے ہوے کالم میں سائن کر رہی تھی. عثمان کو لگا اچانک ہی محول بدل سا گیا تھا جیسے ہر طرف رنگوں اور خوشبو کی بارش ہو...اس سے یوسف کی کہی بات یاد آئی تھی.. لیکن جلدی ہی اس نے اپنی جذبات لوٹتی آنکھوں کو قابو میں کیا تھا کچھ بھی تھا یہ اس کا آفس تھا اور جذبات لوٹانے کے لئے جگہ کچھ موزوں نہیں تھی. اور اریزے سائن کرتے ہی وہاں سے چلی گئی تھی وہ جانتی اس کے دل نے جرم محبت کا اعطراف کر لیا ہے... عثمان اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا اس لئے اس کو روک نہیں.

.....

یوسف یونیورسٹی آیا تو موڈ بہت خوشگوار تھا.. وہ اپنے گروپ سے مل چکا تھا..اب انتظار تھا تو شانزے کا پر وہ اس پاس کہیں نظر ہی نہیں آرہی تھی..اس لئے وہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف چال دیا تھا. جب وہ کلاسز کی طرف جانے لگا تو شانزے کی ہنسنے کی آواز اس

کانوں میں ٹکرائی.... جس لڑکی سے مجھے پیار ہو گا نہ وہ اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہو گی... جب وہ ہنسے کی تو ہوا میں پھول بھکر جائیں گئے.... یوسف اپنے کہے لفظ یاد کر کے ہنس پڑا تھا... پر سامنے کا منظر دیکھ کر تو اس سے آگ ہی لگ تھی... سامنے شانزے تھی پر وارث کے ساتھ اور وہ دونوں کسی بات پر بڑے کھل کے مسکرا رہے تھے.. یوسف کو لگا غصہ اس کی نس نس میں لہو بن کے ڈور رہا ہے... اس کا دل چاہ وہ وارث کو اٹھا کر نیچے گراؤنڈ فلور پے پیھنک دے. اور ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے نہ کے پیار ہو اور کھو جانے کا احساس نہ ہو، پیار ہو اور جلنے کا احساس نہ ہو، جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے تو یہ سارے احساسس تو نہ چاہتے ہوے بھی آپ میں آ ہی جاتے ہیں.. تو پھر کیسے ممکن تھا کے یوسف محبت تو کرتا لیکن ان احساسات سے بچ جاتا. اس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ بھاری بھاری قدم اٹھاتا وہ وہ ان دونوں کی جانب بڑھ رہا تھا ..

.....

وارث صرف شانزے کا حال چل پوچھنے کے لئے آیا تھا، کیوں کہ شانزے کافی دن کے بعد آئی تھی. وہ برائٹ سٹوڈنٹ تھی اس لئے تقریبن سب ہی اسے جانتے تھے. بہت کم ٹائم میں اس نے تقریبن سبھی ٹیچرز کی توجہ حاصل کر لی تھی. وہ صرف ٹیچرز کی ہی

نہیں بلکے سٹوڈنٹس کی بھی فیورٹ تھی پچلے دنوں اس کے نہ آنے کو بہت سارے لوگوں نے محسوس کیا تھا. بس وارث بھی اس لئے آیا تھا. کہ خیریت لے سکے اور پھر بات تھوڑی لمبی ہو گئی وہ اپنے پچلے رویے پے شرمندہ تھا اور اس لئے ہی معذرت کر رہا تھا. جسے شانزے کھلے دل سے قبول کر لیا تھا. وارث اپنی بات کر کے جا چکا تھا.

شانزے کلاس کے لئے پلٹی ہی تھی اس نے سامنے یوسف کو کھڑا پایا. جس کے تیور خاصے تشویشناک تھے.

کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟ یوسف نے بغیر کسی لاگ لپٹ کے پوچھا تھا؟؟؟

جبکہ شانزے بغیر جواب دیے اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی .

ہیلو... لسن... یوسف نے اس کا راستہ روکا تھا .

جی... آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے تھے؟؟؟ سوالیہ نظروں سے دیکھا گیا تھا...

اور یوسف وہ تو حقہ بقہ رہ گیا تھا اتنے صاف نظر انداز کیے جانے پے...

نہ تو مجھے عادت ہے. نہ ہی مجھے شوق ہے ہواؤں سے باتیں کرنا کا.. اس نے جل کر کہا تھا...

اوہ-میرا اندازہ صحیح تھا..آپ کسی دماغی مرض کا شکار ہیں.ویسے مفت مشورہ دوں، ابھی علاج کرالو ورنہ مرض بڑھ گیا تو مشکل ہو گی..مفت مشورہ ہے لینا ہے تو لو...ورنہ تمہاری مرضی...وہ دونوں اب برابر چل رہے تھے.

یار تم یہ بتاؤ وہ کیا کہہ رہا تھا...؟؟؟یوسف نے فلحال محبت کو سائیڈ میں رکھا تھا..

کیوں بتاؤں تمہیں...میں آئی تھی تم سے پوچھنے جب تم رانیہ سے خوش گپیوں میں مصروف تھے...شانزے نے بھی ٹکا سا جواب دیا تھا .

کتنی دیر تو یوسف کو اپنے کانوں پے یقین نہیں آیا تھا...اور پھر جو اس نے ہنسنا شروع کیا تو ہنستا ہی چلا گیا...

OMG،شانزے تم....ہاہاہا....تم...ہاہاہا...شانزے تم رانیہ سے جل رہی ہو...ہاہاہا وہ پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگا تھا...

شانزے کو لگا وہ پوری زندگی ایسے ہی بنا پلکیں جھپکائے اسے ہنستا دیکھ سکتی ہے لیکن یہ یونیورسٹی تھی،پاس سے گزرنے والے سٹوڈنٹ انھیں غور غور سے دیکھ رہے تھے.تو مجبوراً اسے یوسف کو ٹوکنا پڑا...جلتی ہوں...وہ بھی میں....وہ بھی اس آدھا پاؤ انگریز

سے...؟؟؟جلتی ہے میری جوتی...اور وہ بھی وہ جو میں پہننا پسند نہیں کرتی ...

شانزے کے بگڑتے تیور دیکھ کر یوسف نے خود کو کنٹرول کیا تھا...اچھا ٹھیک ہے اب ایسے عجیب منہ تو نہ بناؤ...اور ویسے بھی تمہیں اس سے جلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے..

کیوں...؟؟شانزے کے منہ سے بے ختیار نکلا تھا...اپنے کہے الفاظ پے وہ خود ہی ٹھٹک گئی تھی. جبکہ یوسف نے بھی حیرت سے دیکھا تھا...دونوں کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی. کچھ لمحوں کے لئے وقت روک گیا تھا .

یوسف شانزے کے سامنے کھڑا تھا...وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں براہ راست دیکھ سکتے تھے .

تمہیں رانیہ کیا کسی بھی لڑکی سے جلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے. یوسف کی لودیتی آنکھیں شانزے کی برداشت سے باہر تھیں اس کی دھڑکن اتنی تیز تھی مانوں دل کانوں میں ہی آگیا ہو...

جانتی ہو کیوں...؟؟یوسف نے کچھ اور گہری نظروں سے دیکھا تھا اتنی کے شانزے کو

اپنا آپ پگھلتا ہوا محسوس تھا .

شانزے کی نظرین جھک گیں تھی.. قوس وقزاح کے سارے رنگ اس کے چہرے بکھرے تھے...

کیوں کے تم پہلے ہی سانولی ہو...ایسے جلتی رہیں تو کالی ہو جاؤ گی اور پھر تمہیں "پھوپو کا بیٹا" ملے گا.یوسف کے ہونٹوں پے خوشنما سی مسکراہٹ تھی .

یو آر امپوسسبل...شانزے بیچارگی سے کہتی آگے بڑھ گئی تھی ...

وہ تو میں ہوں...یوسف نے فخر سے کہا تھا.وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے..
اور اب تم مجھے بتاؤ کیوں آیا تھا وہ وارث...یوسف کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی.

کیوں تم جل رہے ہو...؟؟شانزے نے اس کے الفاظ اسے ہی واپس کیے تھے.

تبھی یوسف پھر سے شانزے کے سامنے کھڑا ہوا تھا.اب سے کچھ دیر پہلے کی مسکراہٹ غائب تھی.آنکھوں کے تیور اور لہجے کا انداز بدلہ سا تھا ...یوسف کسی سے نہیں جلتا...اور مس شانزے حسان جو میں نے پوچھا ہے سیدھی شرافت سے وہ بتاؤ صرف...ایک ایک لفظ اس نے چبا چبا کے بولا تھا ...

وہ بھول گیا تھا کے مقابل شانزے ہے اتنی آسانی سے ہار کہاں ماننے والی ہے وہ. اور کچھ یوسف کے انداز نے اسے چڑا دیا تھا. پہلے تو شاید بتا بھی دیتی پر اب.. ناممکن...

بہت سمارٹ سمجھتے ہو نا خود کو تو جاؤ پتہ کر لو... شانزے کہہ کر کلاس کی طرف بڑھی تھی. یوسف نے قدرے ناراضگی سے دیکھا تھا اسے. شانزے کے بڑھتے قدم روکے تھے. اس نے پلٹ کر یوسف کو دیکھا جو ابھی تک اسی انداز میں کھڑا تھا جیسے پورا یقین ہو پلٹے گی...

وہ کہنا یہ تھا کہ... جلنا بند کرو ورنہ "پھوپو کی بیٹی" بھی نہیں ملے گی... وہ بھی شانزے تھی.. اگر ہار یوسف کو پسند نہیں تھی تو اس سے کون جیت سکا تھا کبھی..

ٹھیک ہے شانزے... پتہ تو میں لگا ہی لوں گا... لیکن اب جو ہو گا اس کی ذمداری تمہاری ہو گی... یوسف نے اس کو کہا تھا. اور پھر وہ روکا نہیں تھا. اور شانزے سر جھٹکتی کلاس میں آ گئی تھی .

.....

یوسف کے تن بدن میں آگ لگی ہوئی تھی وہ کینٹین کے مختصر حصے میں کوئی ہزار کے

قریب چکر تو لگا ہی چکا تھا. پر نا تو اس کا غصہ کم ہوا تھا اور نہ ہی وہ بیٹھا تھا. محسن جو کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اب اکتا گیا تھا. اس لئے یوسف کو دونوں بازوں سے پکڑتے ہوے چیئر پے بٹھایا تھا. یار یوسف بس کر مجھے چکر آنے لگے ہیں کچھ بتا تو ہوا کیا ہے...

یہ لڑکی نا میری سمجھ سے باہر ہے...پتا نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو. کوئی بات کرو سیدھے منہ جواب ہی نہں دیتی ..

اور اس وارث سے تو بڑی ہنس ہنس کے باتیں کر رہی تھی. یوسف کی بے بسی انتہا پے تھی.

معملا کچھ کچھ محسن کو سمجھ آ گیا تھا .اوہ-تو یہ مثلا ہے... محسن نے تشویش کا اظہار کیا تھا.

یقین کر... وارث اگر ہائی سکور کرتا تو مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی اسے شانزے سے بات کرتا دیکھ ہو رہی تھی.

تکلیف نہیں جلن... جلن کہتے ہیں اسے.. محسن نے پر سکون انداز میں کہا تھا ...

جلن.. "مجھے"... نہیں... کبھی نہیں...اور تو کیا یہ شانزے کی زبان بول رہا ہے .

دیکھ یہ کوئی بڑی بات نہیں... سارے عاشق ایسے ہے ہوتے ہیں رقیب سے جلنے والے تو کچھ انوکھا نہیں کر رہا تو پلیز اپنے "کول" رہنے والے امپریشن اپنے پاس رکھ اور یہ بات اپنے اس دماغ میں بیٹھا لے کہ تیرا صرف ایک مثلا ہے اور وہ شانزے ہے تو پھر اس بات کو جتنی جلدی مان لے گا.. تیرے لئے اچھا ہو گا. اور پھر مثلا کیا ہے تو جا کے صاف صاف بول کیوں نہیں دیتا اسے کے تو اسے چاہتا ہے. جس آگ میں تو خود کو جلا رہا ہے اس کی آنچ شانزے کے دل تک تو پہنچنی چاہیے نا. تو نہں جانتا پر اس رستے پے اکیلے سفر نہں کیا جا سکتا.. محسن نے اسے عقلمندانہ مشورہ دیا تھا.

یار ڈر لگتا ہے... ڈر لگتا ہے اس کے ریکشن سے، غصہ تو ہر وقت اس کی ناک پے رہتا ہے. مجے دیکھتے ہی جانے اسے کون سے بدلے یاد آجاتے ہیں.. پتہ نہیں کون سی جنگ ہے جو ختم نہیں ہو رہی... اگر مسلمان نہ ہوتا نہ تو مجھے لگتا پچھلے جنم میں ضرور میں نے اس کا کچھ بگاڑا ہو گا جس کا بدلہ وہ اب لے رہی ہے. یوسف چیئر پے لٹنے والے انداز میں بولا تھا..

جبکہ محسن کی ہنسی چھوٹ گئی تھی. تو... یعنی یوسف.... تو ڈرتا ہے.. وہ بھی شانزے سے OMG ... مجھے یقین نہیں آرہا کہ یوسف کسی سے ڈر سکتا ہے، محسن اس کے

برابر میں بیٹھتے ہوے بولا تھا.

یوسف نے اس نارضگی سے دیکھا تھا...ہاں میں ڈرتا ہوں شانزے سے...مجھے ڈر لگتا ہے..کہیں وہ انکار نہ کر دے...مجھے ڈر لگتا ہے کہیں میری محبت اس کے لئے متعبر نا ہوئی تو ....ہاں مجھے ڈر لگتا ہے...کہیں میں اسے کھو نا دوں..یوسف کے آخری الفاظ میں جانے کیا تھا جس نے محسن کو چونکا دیا تھا. یہ بات تو وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ جب بھی وہ کسی کو چاہے گا اسی کا ہو جائے گا. کیوں کے یوسف ان لڑکوں میں سے نہیں تھا جو ہتھیلی پے دل لئے لڑکیوں کی پیچھے پیچھے پھرتے ہوں. اس کے باوجود کے کتنی ہی لڑکیوں نے خود اس کی طرف پیش قدمی کی تھی، جسے باری سہولت سے اس نے ٹھکرا دیا تھا. لیکن وہ اس قدر ٹوٹ کے محبت کرے گا یہ اس نے کبھی نہں سوچا تھا محسن کو اس پے فخر ہوا تھا. وہ آاپنی سوسائٹی کے لڑکوں کی طرح نہں تھا جو محبت کے نام پے ڈرامہ کرتے پھرتے ہیں. جو لڑکیوں کو ٹشو پیپر سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے. بلکے وہ تو ان لوگوں میں سے تھا جو صنف نازوک کی عزت واحترام کا خیال کرتے ہیں. کسی سے محبت کرتے ہیں تو پھر اسے آخری دم تک نبھاتے ہیں. اس سے اپنی زندگی میں شامل کر کے عزت کا مقام دیتے ہیں. بے جا لاڈ پیار نے اگرچہ اسے تھوڑا زیدی اور اکڑو بنا دیا تھا

لیکن پھر اپنے والدین سے ملنے والی تربیت اس کی ذات میں صاف نظر آتی ہے. اپنی تم ترشرارتوں میں بھی اس نے کبھی کسی کا کوئی نقصان نہں ہونے دیا تھا. محسن نے مسکرا کے اسے گلے لگایا تھا. فکر نا کر یار شانزے صرف یوسف کی ہے.

.....

اس دن کے بعد سے اریزے کچھ کترانے لگی تھی عثمان سے. وہ زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھتی تھی، یہی وجہ تھی پہلے کی نسبت اس کی غلطیوں میں بہت کمی آگئی تھی. لیکن بہر حال ابھی بھی اسے بہت کچھ سکھانا تھا. اریزے نے خود کو پوری طرح مصروف کر لیا تھا. وہ ہر ممکن کوشش کرتی کہ عثمان کے سامنے کم سے کم آئے اور یہ بات عثمان نے محسوس کی تھی پر فلحال وہ اریزے سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے کہ وہ انکنفرٹیبل فیل کرے. وہ نیچے پروڈکشن میں تھا جب اس کی نظر اریزے پے پڑی جو جانے پروڈکشن مینیجر کو کیا انسٹرکشن دے رہی تھی. بلو کلر کے سوٹ میں اس کی رنگت صاف شفاف لگ رہی تھی. بہت عام سے انداز میں، سر پے سلیقہ سے دوپٹہ جمائے، ہر طرح کی بناوٹ سے پاک وہ اسے آج کل کی لڑکیوں سے بہت مختلف لگی تھی. اس وقت وہ کہیں سے بھی ڈری سہمی، بیوقوف سی اریزے نہیں لگ رہی تھی. وہ

جانے کتنی دیر اسے یونہی دیکھتا رہا خیال تب آیا جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی. دل بیچارا نہ چاہتے ہوے بھی دیدار یار کو تڑپ گیا تھا. اتنے دنوں سے باندھے گئے باندایک ایک کر کے ٹوٹنے لگے تھے. اس کے قدم خود بہ خود اریزے کی طرف بڑھ گئے تھے.

اریزے اپنے آس پاس کے تمام حالات سے بے خبر اپنی ہی دھن میں تھی. اس نے بہت سی فائلز اٹھا رکھیں تھیں اتنی کہ اس سے سمبھالنا مشکل ہو رہا تھا. اب وہ فائل دیکھ رہی تھی اور رخ اوپر آفس کی طرف جانے والی سیڑیوں کی طرف تھا. دنیا و مافیہ سے بے خبر وہ اتنی مصروف تھی کے یہ بھی نہ جان سکی کے کوئی اس کے قدم سے قدم ملا کر سیڑیاں چڑھ رہا ہے. احساس ہوا تو اس وقت جب اس کی گرتی ہوئی فائلز کو کسی نے سمبھالا تھا. بڑی مانوس سی خشبو آئی تھی جسے وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں بھی پہچان گئی تھی. اریزے کے لئے نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا. جبکہ عثمان اب اس سے فائلز لے رہے تھے. کچھ دیر کے لئے اریزے کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا. عثمان کی نظروں کو وہ اپنے چہرے پے بخوبی محسوس کر رہی تھی. جبکہ عثمان کا دل چاہا تھا کہ وہ اس کا ایک ایک نقش حفظ کر لے .

"کیسی ہو تم" عثمان کے لہجے میں اتنی بے چینی تھی کہ اس نے اریزے کو بھی بے چین

کیا تھا .

جی ٹھیک ہوں...اس نے پل بھر کو نظریں اٹھائیں تھیں اور پھر جھپکنا تک بھول گئی تھی. عثمان کی آنکھوں میں جذبات کی شدت اتنی تھی کے اریزے کو لگا وہ آنکھوں کے زریعے ہی اس کی روح میں سما جائے گا .

آپ ان فائلز کے ساتھ...آئی مین کوئی آفس بوائے نہیں تھا؟؟ عثمان کو غلطی کا احساس ہوا تھا تبھی اس نے اوپر کی جانب بڑھتے ہوے بولا.

وہ اصل میں، میں چاہ رہی تھی کہ میٹنگ سے پہلے ایک بار سب دیکھ لوں تاکہ کوئی کمی نہ رہ جائے اور کوئی تھا نہیں تو میں خود ہی لینے آگئی...جانے کیوں وہ اسنے اتنی تفصیل سے اگاہ کرنا ضروری سمجھا. اریزے اب اس کی پیروی کر رہی تھی. اس کے ساتھ ساتھ چلنا نہ جانے کیوں کنفیوز کر رہا تھا.

اوہ-اچھا...لیکن آگے سے خیال کریں اگر فائلز کہ چکر میں آپ کو کچھ ہو جاتا تو..وہ اب پھر براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اس کی آنکھیں اس کے دل کی چغلی کھا رہی تھیں. وہ وہاں روکا نہیں تھا سیدھا اپنے روم میں چلا گیا تھا.

اریزے کو جانے کون سی چپ لگا گئی تھی اسے سمجھ ہی نہں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے تبھی سر جھک دیا تھا جیسے عثمان کے کہے الفاظ اس کے لئے حکم کا درجہ رکھتے تھے اور سر تسلیم خم کر دیا گیا تھا .

.....

یوسف کو ابھی تک چین نہں آیا تھا وارث اس کے دماغ سے چیپک گیا تھا. وہ شانزے سے بات کرنا چاہتا تھا پر شانزے اپنی کلاس میں نہیں تھی. بس اسی لئے وہ واپس پلٹ گیا تھا. تبھی نظر وارث پر پڑی وہ غالباً لائبریری جا رہا تھا. یوسف کا دماغ ۱۰۰ کی سپیڈ میں دوڑ رہا تھا. وہ بلا مقصد وارث کے پیچھے چلنے لگا.. کیا کروں ایسا کہ، پتہ چلے وارث آخر کیوں ملا شانزے سے... وارث اب ایک ٹیبل پے اپنی بک اور نوٹس رکھ کر بک شیلفس کی طرف بڑھا تھا. اور یوسف باہر لائبریری سے کوئی بک تلاش کرتا دیکھ رہا تھا. تبھی اس کی نظر چیر پے لٹکے بیگ پے پڑی. ایک پر سکون مسکراہٹ اس کے لبوں پے پھیلی تھی. تو مس شانزے حسان مل گئی چابی اس وارث کا منہ کھلوانے کی اب یہ تو کیا اس کے اچھے بھی بولیں. لائبریری میں اس وقت کوئی نہیں تھا بڑی ہوشیاری سے یوسف وارث کے بیگ میں سے مطلوبہ چیز نکالی تھی اور وارث اپنی کتاب ڈھونڈنے

میں مصروف تھا اس بات سے بے خبر کے یوسف اپنا کام کر کے نکل چکا ہے...

وارث واپس اپنی چیزیں اٹھانے آیا تھا اسی وقت شانزے بھی لائبریری میں آئی تھی .

کیسی ہو شانزے... وارث نے اسے دیکھتے ہوے کہا...

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسے ہو...؟؟؟

میں بھی ٹھیک تم یہاں اس وقت لائبریری میں، تمہاری کلاس تو ختم نہ.. وارث نے اگلا سوال کیا.

ہاں بس جا رہی تھی. تب پتہ چلا کے اوڈی میں سب کو بلایا ہے تو بس سوچا کچھ بکس ایشو کرالوں تب تک. مجھے نوٹس بنانے ہیں آگے ایگزمز ہیں پھر ...

اوہ اچھا... چلو پھر بات ہوتی ہے میں چلتا ہوں. نوٹس میں ہیلپ چاہیے ہو تو موسٹ ویلکم.. وارث واپس چلا گیا تھا. اور شانزے اپنی مطلوب بو کی تلاش میں مصروف تھی .

.....

کلاسز ختم ہو گئی تھیں سب سٹوڈنٹس کو آڈیٹوریم میں بلایا گیا تھا تاکہ سٹوڈنٹ ویک کا

باقاعدہ علان کیا جاسکے. ویسے تو سبھی سٹوڈنٹس جانتے تھے پر کچھ تھا جو نیا تھا ہر سال سے ہٹ کہ.. سب سٹوڈنٹس آگے تھے. انتظار تھا تو چانسلر، دینز اور ڈیپارٹمنٹ ہیڈ کا. یوسف جس رؤ میں بیٹھا تھا وہاں اب صرف ایک سیٹ خالی تھی. سامنے سے آتی شانزے کو دیکھ اس نے دل سے دعا کی تھی کہ شانزے وہاں بیٹھے. شانزے کی نظریں اپنے گروپ کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں لیکن اسے کوئی بھی نظر نہں آیا تھا. شانزے کو نزدیک ترین صرف وہی سیٹ نظر آئی تھی. کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ یوسف کی جانب بڑھ رہی تھی. یوسف کو لگا وہ قدم قدم بڑھتی اس کے دل میں اتر رہی ہے. یوسف اور شانزے کے درمیان کچھ فٹ کا فاصلہ تھا. اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ شانزے اس کے برابر میں بیٹھنے لگی ہے...اس سے یقین نہیں آرہا تھا کہ قسمت ایسے بھی مہربان ہوتی ہے. لیکن اس سے پہلے کے شانزے وہاں بیٹھتی رانیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا اور خود جلدی سے یوسف کے برابر میں بیٹھ گئی .

سوری ہاؤس فل..اس نے ہنستے ہوے کہا تھا. اس کی ڈھٹائی پے شانزے کا پارہ آسمان سے لگا تھا. برا یوسف کو بھی لگا تھا لیکن اس کے بولنے سے پہلے ہی شانزے بول پڑی تھی .

اسے ہاؤس فل نہیں چیٹنگ کہتیں ہیں.. غصہ اس کے لہجے میں صاف ظاہر تھا.

اسے چیٹنگ نہیں اکٹیونیس کہتے ہیں...یونو...فرسٹ کم فرسٹ گیٹ...اور ویسے بھی تمہارا اس کمپیٹیشن میں کیا کام،دس کمپیٹیشن فور داویز زنوٹ فور لوزرز... مس چیریٹی....رانیہ کے لہجے کی حقارت نے یوسف کو حیران کیا تھا .

اچھا تو پھر اس لہذ سے سے تمہیں اس کمپیٹیشن میں تو کیا اس یونیورسٹی میں بھی نہیں ہونا چاہیے تھا...اوہ سوری میں بھول گئی تھی کہ تم جیسے لوگ میریٹ پے کچھ کرتے ہی کہاں ہیں...بس باپ کی پھنکی ہوئی بھیگ ہی کافی ہوتی ہے..پھر معملا ایڈمشن کا ہو یا...کمپیٹیشن کا ہو....شانزے نے منہ توڑ جواب دیا تھا.یوسف حقہ بقہ رہ گیا تھا. جبکہ رانیہ کو تو پینگے لگا گئے تھے.اس لئے وہ گھسے میں یہ بھی لہذ نہ کر سکی کے اس وقت وہ کہاں اور کس کے ساتھ باتھ ہے.ایک گلی اس کے منہ سے نکلی تھی you .

..... bitch شٹ اپ رانیہ...یوسف کی آواز ہلکی تھی پر اتنی سخت تھی کہ کچھ دیر کے لئے شانزے اور رانیہ کو حیران کر گئی تھی..تم ہوش میں تو ہو..یہ کیسے لفظ استعمال کر رہی ہو...یوسف کو رانیہ پے شدید غصہ آیا تھا.جب رانیہ تو ابھی تک یہ حیران تھی کے وہ اس سے ایسے بات کیسے کر سکتا ہے.

یوسف کو تاسف نے گھیر لیا تھا وہ مزید کچھ کہتا جب اسے اپنے پیچھے کی کسی رؤ سے آواز آئی تھی.

شانزے کیا ہوا یار یہاں آجاؤ.... آواز صبا کی تھی جو غالباً پہلے سے موجود تھی. لیکن سٹوڈنٹ کی وجہ سے شانزے دیکھ نہں پائی تھی .

شانزے وہاں سے جا چکی تھی.. اور یوسف نے کھا جانے والی نظروں سے رانیہ کو دیکھا تھا. جب رانیہ اس کے ریکشن پے حیران تھی. اس کو یوسف کا اتنا سا لفظ بھی بہت انسلٹنگ لگا تھا. تم مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو...؟؟

اس سے پہلے کچھ کہتا مائیک میں چانسلر کی آواز گنجی تھی .

آسلام و علیکم.... اینڈ گڈ آفٹر نون سٹوڈنٹ.. آپ سب جانتے ہیں کے ہم یہاں سٹوڈنٹ ویک سے ریلاٹڈ کمپیٹیشن کے بارے میں انفارمیشن دینے آے ہیں.. اس سال ہم نے سٹوڈنٹس ویک میں انٹری کے لئے ٹیسٹ رکھا یعنی صرف وہی سٹوڈنٹ شامل ہوں گئے جو ٹیسٹ کلیر کریں گئے... لسٹ ایر بہت سے سٹوڈنٹ کو کمپلیں تھی کے ٹیچرز نے اپنے فیوریٹ سٹوڈنٹ کو آگے کیا ہے تو دیس ٹائم نو فیوریٹزم... پھر آپ سب لوگوں کو دو دو کی ٹیم میں رکھا جائے گا اور اسکے بعد کمپیٹیشن کا آغاز ہو گا... پہلا

-کوئز کمپیٹیشن،دوسرا-اردو ادب اور تیسرا-سپورٹس اور آخری ڈیبیٹ کمپیٹیشن...ہر کمپیٹیشن میں کچھ پوائنٹس دیے جائیں اور ان کی بیسس پے ہی ونر ٹیم آناونس کی جائے گی...

باقی معلومات کے لی میں امم کلثوم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کے وہ آیئں اور اس اسٹیج کو شرف بخشیں حال میں تالیاں گونجنے لگیں تھی سارے سٹوڈنٹس کافی جوش میں تھے.

جیسے کے چانسلر پہلے ہی کافی معلومات آپ کو دے چکے ہیں.اب مزید کی کوئی گنجائش نہیں ہے..بس سرپرائز ہے جو ہم نے پلان کیا ہے اور اس کے لئے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا کیوں کہ وہ ہم بتایئں گئے ٹیسٹ رزلٹس کے بعد ابھی کے لئے اتنا کے اس سال دو ویز زہوں گئے ایک سینئرز سے اور دوسرے نیو کمرز سٹوڈنٹس سے اور جیتنے والے دونوں ہی سٹوڈنٹس کو سکلرشپ دی جائیں گی ...

آپ کا ٹیسٹ آج سے ٹھیک چار دن بعد آپ کے ہی ڈیپارٹمنٹ میں لیا جائے گا.اینڈ آئی ہوپ بیسٹ ٹیم ویل ویز .... مس امم کلثوم اسٹیج سے نیچے اتر رہیں تھیں...ہال پھر سے تالیوں سے گنج اٹھا تھا .

.....

میٹنگ کے لئے سب ہال میں جمع ہو چکے تھے انتیظار تھا تو عثمان، عمیر اور اریزے کا..

وہ دونوں اپنے روم سے کچھ ڈسکس کرتے ہوے نکل رہے تھے. جب دونوں کی نظر اریزے پے پڑی جو فائل میں نہ جانے کیا کر رہی تھی پر اس کے منہ پے صاف لکھا تھا کہ کوئی پریشانی ہے. نہ چاہتے ہوے بھی دونوں روک گئے تھے. لیکن عثمان سے پہلے عمیر پوچھ چکا تھا.

وہاٹ ہاپینڈ اریزے عمیر نے اس کی طرف کچھ فائلز بڑھائیں تھیں.

نتیھنگ سر اریزے نے فائلز پکڑ لیں تھیں...اوکے تو پھر یہ فائلز ساتھ لے کے آجائیں میٹنگ شروع کرتے ہیں عمیر اپنایت سے کہتا چل گیا تھا وہ ہمیشہ ایسے ہی بات کرتا کبھی کبھی تو اریزے کو لگتا عمیر نہیں وجی بھائی بات کر رہے ہیں. جبکہ عثمان روک گیا تھا.

اریزے ابھی بھی فائل میں ہی کچھ کر رہی تھی.. عثمان کافی دیر تک تو اسے دیکھتا رہا تھا. اس وقت پریشانی اور معصومیت کے ملے جلے تاثرات لئے بہت حسین لگی تھی. اسے دیکھنا عثمان کو ہمیشہ بہت اچھا لگتا تھا. کبھی کبھی تو دل کرتا کے وقت روک جائے اور وہ بس یونہی اسے دیکھتا رہے. لیکن مجبوری یہ تھی کہ یہ آفس ہے اور یہاں وہ ایسا کچھ

آفورڈ نہیں کر سکتا تھا. پھر جب رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا.

کیا ہوا اریزے کچھ پریشان ہیں...

نہیں سر بس یہ کچھ پیپرز ہیں... آگے پیچھے ہو گئے ہیں بس انھیں ہی ارینج کر رہی ہوں.

اوکے پر اب تو میٹنگ کا ٹائم ہو گیا ہے آپ آجائیں یہ بعد میں کر لینا.

سر... وہ... دراصل یہ فائل ابھی اندر میٹنگ میں شو کرنی ہے... اریزے کے چہرے پے واضح طور پر پریشانی لکھی تھی .

عثمان نے کچھ غور سے اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر گود میں رکھی فائلز کو کوئی ۲۵۰ کے قریب پیپرز تھے جنھیں وہ ارینج کرنے میں لگی تھی. اس کے چہرے پے مسکراہٹ پہلی تھی جبکہ اریزے کچھ خفیف سی اسے دیکھنے لگی..

سر میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا ہے میں یہاں رکھ کہ گئی تھی پر نہ جانے کیسے یہ اوڑھ کے نیچے گر گئے.. وہ اب اپنی صفائی دے رہی تھی.. اور عثمان کو اس پریشانی میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی .

ریلکس اریزے... آپ ڈسکارڈ مشین اون کریں... عثمان جو دیوار سے ٹیک لگاتے

کھڑا تھا بڑے پر سکون انداز میں بولا.

جی...ڈسکارڈ مشین...؟؟اریزے کو اس کی دماغی حالت پے شک ہوا تھا..

جی ڈسکارڈ مشین...اتنے امپورٹنٹ پیپرز ہم ایسے تو یہاں نہیں رکھ سکتے نہ انہیں ری یوز کر سکتے ہیں عثمان نے آرام سے اس کے ہاتھ سے پیپر لے لئے تھے...اور اب انھیں ڈسکارڈ کر رہا تھا..

اریزے کا شک یقین میں بدل گیا تھا یہ فائل آج کی میٹنگ کے لئے بہت امپورٹنٹ تھی.اور عثمان نے وہ ہی ڈسکارڈ کر دی تھی.وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی،جاگی اس وقت جب عثمان اس کے سسٹم پے جھکا کچھ فائلز کھول رہا تھا اور ماؤس چلتے ہوے اس کا ہاتھ اریزے کے ہاتھ سے مس ہوا تھا.اریزے نے چونک کر دیکھا تھا.وہ اس کے اتنے نزدیک تھا.کے اریزے کے ہوش اڑنے کے لئے کافی تھا .

مس اریزے ضروری نہیں ہے کے آپ اس فائل کو ٹھیک کرنے میں اتنا ٹائم سرف کرتیں آسان حل تھا کے یہ پیپرز ڈسکارڈ کر کے اپ نیا پرنٹ لے لیتی اس سے ٹائم بھی بچتا اور آپ پریشانی سے بھی بچ جاتیں.اریزے کو لگا اس پے کسی نے گھڑوں پانی گرا دیا ہو.اگرچہ نظریں سکرین پے تھیں،پھر بھی وہ اریزے کے چہرے پے چمکنے والے

جذبات سے خوب واقف تھا.اس کے پرفیوم کی خوشبو اریزے کی سانسوں کو مہکا رہی تھیں اور اریزے اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی جواب پرنٹ دے رہا تھا .

لیجئے ہو گیا مثلا حال.. عثمان نے مسکرا کے دیکھا تھا. لیکن وہ مسکرا نہیں سکی تھی.

اریزے کچھ شرمندہ نظر آ رہی تھی اس لیے وہ اس کو مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا فائل اس کو دیتا وہ بورڈ روم کی طرف چل گیا تھا .

اریزے پیپرز لے کے آ گئی تھی... میٹنگ شروع ہو گئی تھی سب اپنے اپنے پوائنٹس بتا رہے تھے.اس لئے اریزے کا ہاتھ بہت تیزی سے چل رہا تھا .پروجیکٹر کی روشنی اس کے چہرے پے پڑ رہی تھی جس سے اس کا روپ کچھ اور نکھار گیا تھا.سب کی توجہ پروجیکٹر پے تھی جہاں کمپنی کے کچھ نیو پروجیکٹس باری باری چلائے جا رہے تھے.

لیکن عثمان اس وقت اپنی الگ ہی دنیا بسائے ہوے تھا.اس بات سے بے خبر کے یہ میٹنگ انے والے دنوں کے لئے بہت ضروری... اور یہ جانتے ہوے بھی کے جس کا ہر انداز اس کی توجہ کھینچتا ہے وہ خود اپنی پوری توجہ اس میٹنگ کی طرف لاگے ہوے ہے....

.....

کہاں تھیں ...

دیر کر دی. می جانی نے اسے اندر آتے دیکھ پوچھا تھا.

جی می جانی یونیورسٹی میں سٹوڈنٹ ویک اسٹارٹ ہو رہا ہی تو بس اس کی ڈیٹیلز کے لئے سب سٹوڈنٹ کو روکا ہوا تھا. شانزے نے آرام سے بستر پے لٹتے ہوے کہا .

اچھا چلو پھر فرش ہو جاؤ میں کھانا لاتی ہوں.. می جانی نے پیار کہا سے تھا..

نہیں می جانی رہنے دیں اب رات میں ہی کھاوں گی ایک ساتھ... آج تو بس آپ گرم گرم چاے کے ساتھ پکوڑے کھلا دیں دیکھیں موسم بھی کتنا اچھا ہو رہا ہے... شانزے نے حسب عادت اپنے کمرے کی کھڑکی کھولتے ہوے کہا تھا... جہاں سے باہر پڑنے والی پھوار آسانی سے دیکھی جا سکتی تھی...

ارے لو یہ کب ہوا... یہ کراچی کا موسم بھی نہ سمجھ سے باہر ہے ابھی دوپہر تک تو اچھی خاصی دھوپ تھی اور اب یہ پھوار... شانی تم اوپر چھت سے کپڑے اتار لو میں تب تک تمہارے پکوڑوں اور لاتی ہوں تب تک اریزے بھی آجاے گی پھر ساتھ میں کھائیں گئے می جانی پورا پروگرام بتاتے ہوے کہا تھا .

اوکے می جانی.... کیا یاد کریں گی آپ کس سگھڑ بیٹی سے پلا پڑا ہے...

.....

شانزے چھت سے کپڑے اتار کر لا رہی تھی. جب تائی جان اور عنیقہ سے اس کا سامنا ہوا وہ دونوں اپر جا رہی تھیں شاید موسم انجوے کرنے. اس دن کے بعد سے اگرچہ تائی جان کے رویے میں بہتری آگئی تھی انہوں نے بات بے بات اس پے طنز کرنا چھوڑ دیا تھا. ارے تم کب آئیں پتہ ہی نہیں چلا. بس کچھ دیر پہلے تائی جان آپ شاید تایا جان کے پاس تھیں..

وہ مختصر جواب دیتی نیچے چلی گئی تھی. اس کے لئے تائی جان کا بدلتا لہجہ کافی تشویشناک تھا. لیکن وقت سے پہلے کچھ بھی کہنا نہ مناسب تھا .

تم کب آئیں .... وہ نیچے کمرے میں آئی تو اریزے پہلے سے موجود تھی... لیکن وہ کہیں اور ہی مگن تھی اس لئے اسے شانزے کے آنے کا بھی پتہ نہیں چلا... شانزے کافی ٹائم سے نوٹ کر رہی تھی اریزے کچھ بدل گئی تھی گرچہ پہلے بھی وہ زیادہ باتیں نہیں کرتی تھی پر پھر بھی وہ شانزے کو سنے میں اس کا پورا ساتھ دیتی تھی... اس کی الٹی سیدھی حرکتوں میں ساتھ دینا اور پھر اسے بچانا... اریزے کا پسندیدہ مشغلہ تھا،

لیکن اب کافی ٹائم سے شانزے اس کا بدلہ بدلہ انداز محسوس کر رہی تھی کئی بار سوچا کہ بات کرے لیکن کوئی سرا ہاتھ ہی نہیں آ رہا تھا. ابھی بھی جب وہ کمرے میں آئی تو وہ کسی اور جہاں میں گھوم تھی .

کیا ہوا اریزے.... شانزے نے بہن کو سوچوں میں گھوم دیکھا تھا تو اسے کندھے سے ہلا کر بولا...

سر میں ٹھیک ہوں... اریزے نے بولا... اور پھر عقل پے ماتم کرنے کا دل چاہا.... وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ اب گھر آ گئی ہے عثمان اس پے اتنا حاوی ہو گیا ہے کہ وہ جاگتے میں بھی اس کے خواب دیکھنے لگی تھی...

وہ اٹھ کے جانے لگی تھی تبھی لیکن شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا..

اریزے سب ٹھیک ہے نہ آج کل تم کچھ کھوئی کھوئی سی رہتی ہو. شانزے کے لہجے میں فکر تھی.

اریزے کو دل بھر کے اپنی بہن پے پیار آیا تھا جو اس کے لئے اتنی فکر مند تھی... کچھ نہیں بس ایسے ہی کبھی کبھی دل کرتا ہے نہ ایسے ہی اکیلے... اپنے ساتھ بیٹھنے کو... تم

بھی نہ بس کیا کیا سوچنے لگتی ہو اس نے اس کے سر پے ہلکی چپت لگی تھی...

ہمم... تم میری بہن ہو اریزے... تمہارے دل کی ہر دھڑکن پہنچانتی ہوں میں... تم کب خوش ہو... کب اداسس ہو سب پتہ چلتا ہے مجھے ویسے ہی جیسے تم میرے دل کا راز پالیتی ہے.. اور تم مجھ سے اپنی پیاری سویٹ انوسینٹ بہن سے باتیں چھپا رہی ہوں.. شانزے نے مصنوئی ناراضگی سے بولا..

اف.. شانزے... تم سے کیا چھپنا.... تم جانتی ہو نا تم صرف میری بہن نہیں میری دوست بھی ہو.. اور اس حوالے سے تم کچھ بھی پوچھ سکتی ہو سمجھیں ....

اچھا تو پھر جلدی بتاؤ یہ سر کون ہیں جن کے خیالوں میں میڈم اتنی گم تھیں... شانزے کو سنہرا موقع ہاتھ لگ گیا تھا .

میرے باس عثمان... اریزے نے نظریں جھکائی تھیں... حیا کے سارے رنگ اس کے چہرے پے اتر آے تھے...

تو کیا تم ان سے.... اریزے نے چونک کے دیکھا تھا. اور شانزے کی بات بیچ میں رہ گئی تھی .

دیکھو سچ سچ بتانا... ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی... شانزے نے اسے وارن کیا تھا.

پتہ نہیں.. اریزے کے جواب میں اداسی تھی ..

پتہ نہیں کیا مطلب... شانزے نے حیرت کا اظہار کیا تھا..

پتہ نہیں مطلب پتہ نہیں....

تو پھر کیا پتہ ہے تمہیں... شانزے نے گھورا تھا..

یہی کے ان کو دیکھتے رہنا، ان کو سوچتے رہنا، ان کو سنا... بہت اچھا لگتا ہے.. حالانکہ وہ جب بھی سامنے آتے ہیں تو پتہ نہیں کہاں کھو جاتی ہوں میں... اور جب سامنے نہیں ہوتے تب بھی ان کو اپنے پاس محسوس کرتی ہوں... ان کو ہی سوچتی رہتی ہوں... ان کے خیال ہی گھیرے رکھتے ہیں ....

omg اریزے مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم ہو.... لگتا ہے اب تو ملنا ہی پڑے گا... آخر کون ہے جس نے میری بہن کو مجھ سے چرانے کی کوشش کی ہے اس نے اریزے کو گلے لگایا تھا.

پاگل ہو تم.... اریزے نے مسکرا کے کہا تھا ...

جبھی می جانی کی آواز آئی تھی شانزے...اریزے...آجاؤ دونوں چاے اور پکوڑے ٹھنڈے ہو جائیں گئے...

وہ لوگ چھت پے چلے تھے...تائی جان اور عنیقہ ابھی تک وہیں تھیں..

می جانی سب کو سروے کر رہیں تھیں..ہلکی پھلکی باتیں چل رہیں تھی...

ارے واہ پکڑو..وہ بھی اس موسم میں...وجی جو نہا کے نکلا تھا اس وقت بھی بالوں کو ٹاول سے رگڑنے میں مصروف تھا.اس نے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا شانزے نے جھٹ پلٹ اٹھالی تھی.کیونکہ باقی سب اپنے اپنے حصے سے انصاف کر چکے تھے لیکن عادت سے مجبور شانزے مزے لے کے کھانے کے چکر میں پیچھے رہ گئی تھی .

سوچنا بھی نہیں وجی بھائی یہ میرے ہیں ...

اچھا چلو بھی ٹھیک ہے تم نہ دو پکوڑے..ہم غریب لوگ آئسکریم پے ہی گزارا کر لیں ..

شانزے کو منہ کیطرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا...سچ میں آئسکریم کون لایا...

میں لایا تھا سوچا تھا اپنی بہنوں کے ساتھ موسم انجوائے کروں گا لیکن کہاں ہماری ایسی

قسمت.... وجی اس کی کمزوریوں سے واقف تھا تبھی بڑی خوبصورتی سے اس سے اپنی باتوں میں پھنسالیا تھا.

اف وجی بھائی سچ میں.. پوری دنیا کے سامنے عقلمند بنے والی جانے کیسے وجی کی باتوں میں آجاتی تھی...

اور نہیں تو کیا میں جھوٹ بولوں گا تم سے جاؤ خود جا کے دیکھ لو.. وجی نے پلٹ سمبھالی تھی جب کے شانزے نیچے گئی تھی... لیکن جب اس نے فریج میں دیکھا تو وہاں آئسکریم تو کیا وہاں آئسکریم کا خالی ڈبہ تک نہیں تھا... غصے میں لال پیلی ہوتی شانزے جب واپس آئی تو پلٹ صاف تھی... اس کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا.. وجی بھائی میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں وہ اب بچوں کی طرح اس کے پیچھے بھگ رہی تھی اور وجی خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا باقی سب ان کے بچپنے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے... خلاف توقع تائی جان اور عنیقہ بھی اور می جانی کے لئے تو یہی بہت تھا کے گھر کا محول بدل رہا تھا.. اس بات سے بے خبر کے طوفان انے سے پہلے اکثر خاموشی ہو جایا کرتی ہے.

.....

سنا ہے سٹوڈنٹ ویک سٹارٹ ہونے والا ہے. عثمان نے یوسف سے پوچھا جو ناشتے کے

ساتھ خوب انصاف کر رہا تھا..

جی بھائی دو دن بعد اس کا پیپر ہے..یوسف ابھی بھی مگن تھا.

تو پھر میں امید رکھوں..کہ تم پیپر کلیر کر لو گئے ..

نہیں بھائی...یوسف کی بات نے سب کو چونکا دیا تھا..میرا مطلب ہے اپ اس بات پے یقین رکھیں کے میں یہ کمپیٹیشن جیت جاؤں گا.یوسف نے اپنی بات کی وضاحت کی تھی وہ جانتا تھا کہ پاپا کچھ بولتے نہیں ہیں پر انھیں اس سے بہت امیدیں ہیں .

گڈ...تو پھر تم نے کوئی پاٹنر سوچا اپنے لئے..عثمان کو ساری خبر تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں بھائی ابھی تو نہیں ویسے بھی اصل صورتحال تو تبھی پتا چلے گی جب انٹری ٹیسٹ کا رزلٹ آے گا .

کون ان کون آوٹ...

ہمم یہ بھی ہے...عثمان نے اس کی بات سے ایگری کیا تھا.ویسے آل دا بیسٹ .

تھنک یو بھائی ...

اگر تمہیں دیر نہیں ہو رہی ہو تو یونیورسٹی ساتھ چلتے ہیں.عثمان کی بات نے یوسف

سمیت باقی دو لوگوں کو بھی حیران کیا تھا.

بھائی یونیورسٹی کیوں خیریت ہے... کہیں کوئی لڑکی تو....یوسف اپنی بات ادھوری چھوڑ کر ہلکا سا ہنسا تھا.

ہاں- خیریت ہے... تمہیں کیوں ڈر لگ رہا ہے؟؟ ویسے بات تو لڑکی کی ہی ہے. عثمان نے جان بوجھ کر بات اس طرح شروع کی تھی وہ سن کار یکشن دیکھنا چاہتا تھا. جبکہ سب ناشتہ چھوڑ اس کی طرف ہی متوجہ ہو گئے تھے. ریکشن اس کے اندازے کے مطابق تھا. ارے آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں، مجھے بس شانزے کے بارے میں کچھ انفارمیشن چاہیے تھی. عثمان نے مسکراتے ہووے فوک کی مدد سے چیز آملیٹ کا ٹکڑا منہ میں ڈالا تھا .

یوسف کا گلاس کی طرف بڑھتا ہاتھ روک گیا تھا. اس کو کچھ عجیب لگا تھا..

لیکن اس سے پہلے حسین بولے تھے. کیوں؟؟

پاپا اصل میں اس اسلم نے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں کیا تو میں نے سوچا ہمیں کچھ اور طریقہ اختیار کرنا چاہیے. پھر مجھے یاد آیا کے آپ نے کہا تھا کے شانزے کی شکل زینب

پھوپھو کی کاپی ہے،اس دن میں اتنا اپسیٹ تھا کہ سوچ ہی نہیں پایا لیکن پھر بعد مجھے لگا کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ ان کی بیٹی ہو تو یونیورسٹی سے ہم اس کے پرنٹس کی ڈیٹیلز لے سکتے ہیں..اس کا ایڈریس لے سکتے ہیں.. عثمان اپنی دھن میں بولے جا رہا تھا. جبکہ اس کی باتوں نے یوسف کا روم روم سوچوں میں ڈوبو دیا تھا .

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے، حسین کی آواز میں دکھ تھا، تبھی یوسف چونکا تھا(تو کیا پاپا سب جانتے ہیں...)

لیکن کیوں پاپا ہو سکتا ہے ہمیں کوئی کیلو مل جائے.. عثمان نے بات جاری رکھی تھی .

بیٹا میں پتا کرا چکا ہوں.. عثمان کو حیرت ہوئی تھی اس نے باری باری پاس بیٹھے دونوں لوگوں کو دیکھا تھا. لیکن ماما اور یوسف کا سکون برقرار تھا. لیکن کب پاپا؟؟ عثمان کی حیرت برقرا تھی.

میں گیا تھا..جب شانزے گھر آئی تھی اسکے فورن بعد...مجھے لگا تھا کہ وہ زینب کی بیٹی ہے لیکن شاید یہ بس ایک اتفاق ہے. کیونکہ اسکے ماں باپ کا نام کچھ اور تھا وہاں کہیں بھی زینب کا یا اس کے شوہر کا نام نہیں تھا...

یوسف کے چہرے پے ایک سایہ سا اکر گزرا تھا.(کیا پاپا کو بتادوں کے شانزے... یہ وقت ٹھیک نہیں ہے اور پھر مجھے تو خود ابھی تک کچھ نہی پتا تو ... نہیں نہیں وقت سے پہلے یہ سب ٹھیک نہیں ہے اور پھر اگر سچ میں شکل ملنا اتفاق ہوا تو... شانزے پے کیا بیتے گی، پہلے ہی اس کو کتنا سنا پڑا تھا... نہیں میں اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا (.

اوہ- عثمان کے منہ سے سرد آہ نکلی تھی.. جیسے اس کی تلاش بھی ختم ہو گئی ہو. جبکہ یوسف کے لئے سوچ کے نئے دروازے کھول گئے تھے. بہت کچھ یاد آنے لگا تھا... اس کی کالی آنکھیں جو ہمیشہ اسے کھینچتی ہیں... اس پے ہمیشہ رعب جماعتی ہیں... پہلی دفع جب اس نے شانزے کو دیکھا تھا تو دیکھتا تبھی اس کی آنکھوں کے رنگ نے ہی اسے متوجہ کیا تھا کالا رنگ اتنا گھیرا تھا جیسے ارچیز اپنے اندر ڈوبونے کی صلاحیت رکھتا ہو اور پھر بلا ارادہ ہی اس نے اپنے پرینک کے لئے اس کو سلیکٹ کیا تھا. لیکن آج اسے احساس ہوا تھا وہ ویسی ہی ہیں جیسی حسین اور کلثوم کی ہیں بچپن میں کتنا شوک تھا اسے کے اس کی آنکھیں بھی ایسی ہوتی گہری کالی پر اس نے اور عثمان نے آنکھوں کا رنگ شاہینہ سے لیا شہد رنگ... لیکن شانزے، اس نے شاید اپنی ماما سے رنگ لیا تھا وراثت میں. وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا پر روک گیا تھا .

.....

شانزے یونیورسٹی پہنچی تو پتا چلا وارث پریشان ہے کچھ ہوا تھا شاید لیکن کیوں ہے یہ پتا نہیں چلا تھا. اور فلحال وہ پتا لگا بھی نہیں سکتی تھی کیوں کہ وہ خود کلاس کے لئے لیٹ ہو رہی تھی. شکر سر نہں آے ابھی تک.. اس نے صبا کے برابر بیٹھتے ہوے کہا تھا ...

شکر... تم آ گئیں میڈم... کیونکہ سر ابھی کچھ دیر پہلے ہی باہر گئے تھے. وہ محسن کا مثلا حل کرنے... صبا نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا.

اوہ ہاں- کیا ہوا ہے میں نے دیکھا وہ کافی اپ سیٹ تھا. شانزے کو یاد آیا.

کچھ نہیں یار بس وارث کا فائنل پروجیکٹ کا پیپر ورک کہیں مس ہو گیا ہے بس اسی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کے پاگل ہو گیا ہے بیچارہ کیوں کہ کل جمع کروانے کی لاسٹ ڈیٹ ہے. ابھی شاید سر سے بھی یہی بات کر رہا تھا تاکہ اس کو تھوڑا اور ٹائم مل جائے.

وہاٹ... یہ کب ہوا... شانزے کو جھٹکا لگا تھا. فائنل پروجیکٹ کا پیپر ورک مس ہو جانے کی اہمیت وہ جانتی تھی.

کل ہوا ہے... آڈی میں جانے سے پہلے شاید... صبا نے مزید انفارمیشن فرہام کی تھیں.

اوہ - یہ تو برا ہوا بیچارے کی ساری محنت گئی... شانزے کو سچ میں دکھ ہوا تھا .

ہاں... پر بیوقوف کو سوفٹ کاپی رکھنی چاہیے تھی. صبا نے عقلمندانہ مشورہ دیا تھا .

ہاں یہ تو ہے... پر اب کیا کیا جا سکتا ہے... اور یہ دونوں کہاں گیں ان کا بھی کچھ گم ہو گیا ہے کیا... شانزے کا اشارہ مہک اور ذارا کی طرف تھا جو دیکھائی نہیں دے رہی تھیں .

ان کا کچھ گم نہیں گیا، خراب ہو گیا ہے. صبا نے جل کے کہا تھا.

کیا؟ شانزے کو حیرت ہوئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دماغ اور کیا... صبا نے منہ بناتے کہا تھا .

جب کے شانزے کو ہنسی آئی تھی. سر مستنصر کلاس میں آ گئے تھے اس لئے وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہو گیں تھیں .

سر کچھ پتا چلا آگے بیٹھی صفیہ نے سر کو مخاطب کیا تھا .

نہیں ابھی تو کچھ نہیں.. سر مستنصر کچھ پریشان تھے .

آپ کو کیا لگتا ہے. کسی نے جان بوجھ کر کیا ہے؟؟ اب کی بار ایک دوسرے سٹوڈنٹس

کی طرف سے کیا گیا تھا.

میرا نہیں خیال کوئی سٹوڈنٹ جان بوجھ کر ایسا کرے گا. سر مستنصر کے لہجے میں بولتے یقین نے کو کافی تسلی دی تھی.

سر ہو سکتا ہے کسی کی شرارت ہو..

سر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کسی نے وارث سے بدلہ لینے کے لئے ایسا کیا ہو.. وی آل نوں حز ریکارڈ از نوٹ ٹو گڈ.

مختلف سٹوڈنٹس اب اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے جب کے شانزے کے ۱۰۰ کی سپیڈ میں بھاگتے دماغ کو اب بریک لگا تھا .

شرارت... بدلہ ...

اوہ- تو یہ تم ہو... تمہارے علاوہ کوئی ہو بھی کیسے سکتا ہے. یہ بات میں کیسے بھول گئی.

شانزے نے زیر لب بڑبڑایا تھا غصے کی ایک لائن اس کے ماتھے پے ابھری تھی.

خیالوں میں اس نے یوسف کی ہڈیاں چبا ڈالیں تھیں .

چلیں...؟؟؟ صبا نے اسکے سامنے چٹکی بجائی تھی .

کہاں... شانزے نے حیرت سے صبا کو پوچھا.

کلاس ختم ہو گئی ہے... صبا نے گھورا تھا ...

کیا... سر گئے ...

میڈم بیہوش آپ ہو کے بیٹھیں تھی سر نہیں سمجھیں... وہ دونوں چیزیں اٹھاتی کلاس سے نکلی تھیں.

تم چلو میں آتی ہوں.. شانزے سوچنے والے انداز میں بولا تھا.

کہاں... صبا پے بیزاری چھای تھی.. پہلے ذارا اور مہک اور اب شانزے....

کہانہ آتی ہوں، شانزے کہتی چلی گئی تھی.

.....

یوسف تمہیں پتہ ہے وارث کا فائنل پروجیکٹ کا کورس ورک گم ہو گیا ہے. یوسف جو ابھی پہنچا تھا، رانیہ نے اپنی طرف سے بریکنگ نیوز دی تھی.

ہاں پتہ ہے. یوسف نے انتہائی اطمینان سے جواب دیا تھا. لیکن رانیہ اور محسن دونوں کچھ مشکوک ہوے تھے.

تمھیں کیسے پتہ؟؟تم تو ابھی آئے ہو نہ رانیہ کا اندازا ابھی کچھ عجیب سا ہی تھا.

یارا ابھی اس وقت یہ یونیورسٹی کی ہاٹ نیوز ہے. باہر سٹوڈنٹس بات کر رہے تھے سن لیا. یوسف کا اطمینان برقرار تھا .

اوہ-آئی سی...رانیہ نے سکھ کا سانس لیا تھا .

ویسے جس نے بھی کیا اچھا نہیں کیا. ایک سٹوڈنٹ ہو کر دوسرے سٹوڈنٹ کو نقصان پہنچانا یہ تو اچھی بات نہیں. محسن نے بات کو جاری رکھا تھا.

ہاں تم کہہ تو ٹھیک کہہ رہے ہو، لیکن دیکھنا جس نے بھی کیا ہے وہ بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا، ارے نکمے ہوتے ہیں پڑھا جاتا نہیں ہے تو دوسروں کے نوٹس اور چیزیں چراتے ہیں. لیکن اینڈ میں ہوتا یہی ہے فیل ہو جاتے ہیں اور اپنا سا منہ لے کے یونیورسٹی میں سے نکل جاتے ہیں. تم دیکھنا یہ جو کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکے گا.

شٹ اپ رانیہ..یوسف غصے سے جھنجلایا تھا. تم یہ کیا بی گریڈ موویز کی ہیروئن کی طرح بد دعائیں دے رہی ہو. ہو سکتا ہے وہ خود کہیں چھوڑ آیا ہو، یا پھر کسی نے مذاق کیا ہو...یوسف نے بری طرح اس کو جھڑکا تھا، رانیا کو شوک لگا تھا پر اس سے پہلے وہ کچھ

کہتی محسن بول پڑا تھا .

اچھا کون کرے گا ایسا مذاق یہ بھی بتادے .اس کی سوال کرتی آنکھوں نے یوسف کی بولتی بند کر دی تھی.اور محسن کو ایک سیکنڈ سے بھی کم ٹائم لگا تھا جانے میں کے اس سب پیچھے کون ہے.

یوسف میر....اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی تھی.اور آواز کسی اور کی نہیں شانزے حسان کی تھی .

رانیہ اور محسن دونوں کو شوک لگا تھا.لیکن یوسف کے سارے تنے ہوے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے اور ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پے پھیل گئی تھی.جو اس کی جیت کا علان کر رہی تھی .

ایکسٹیوزمی...تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے بیچ بولنے کی..؟؟رانیہ کو آگ لگ گئی تھی شانزے کو دیکھ کر وہ جتنا یوسف کو شانزے دور رکھنا چاہ رہی تھی اتنا ہی اس کا انٹرسٹ شانزے میں بڑھتا جا رہا تھا.لیکن وہ دونوں ہی اس کو نظر انداز کر گئے تھے.

یوسف اور شانزے قدم قدم ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے، محسن کو لگا آج

پھر کوئی ہنگامہ ہونے والا ہے. اس لئے محسن اور رانیہ بھی دونوں یوسف کی طرف بڑھے تھے.

مجھے تم سے بات کرنی ہے. شانزے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا تھا. جب کے یوسف کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں .

بولو... یوسف کی ڈھیٹائی عروج پے تھی .

مجھے اکیلے میں بات کرنی ہے. شانزے ہونٹ بھینچے تھے.

کیوں ایسی کیا بات ہے جو تم یہاں نہیں کر سکتیں. رانیہ نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تھا جس کا کوئی بھی اثر ان دونوں پے نہیں ہوا تھا.

شٹ اپ... تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے بیچ بولنے کی. شانزے نے اس کے ہی الفاظ لوٹا دیے تھے.

اور اب کی بار نہ صرف یوسف کو بلکے محسن کو بھی جھٹکا لگا تھا. لیکن شنزا کا اطمینان برقرار تھا .

کیا ہم بات کر سکتے ہیں.. شانزے نے دوبارہ پوچھا تھا..

شیور...یوسف کہتا اس کے پیچھے چل پڑا تھا اس بات کو بلکل نظر انداز کرتا کہ رانیہ نے اسے روکنے کی کوشش کی. وہ دونوں اب کینٹین سے باہر جا رہے تھے. محسن اگرچہ کچھ حد تک سمجھ گیا تھا پر رانیہ وہ ہر بات سے انجان ان کو ہی جاتا دیکھ رہی تھی. اس کے دل کی حالت اس کی آنکھیں بہت صاف انداز میں بیان کر رہی تھیں پر یہاں فکر ہی کسی کو تھی. جس کے لئے وہ اپنا آپ جلا رہی تھی اس کو تو رتی بھر پرواہ بھی نہیں تھی. رانیہ کی نظروں نے تب تک دونوں کا پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے .

.....

وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے. ایک کی نظروں میں پیار ہی پیار تھا، تو دوسری کی ناظرین فلحال شعلے برسا رہی تھیں کیوں وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا. پر پھر بھی انجان بنتے بولا. کیسی ہو.؟؟

جواباً شانزے نے اسے بھرپور انداز میں گھورا تھا .

اوہ - آنکھیں تو بتا رہیں ہیں ٹھیک ہو یوسف نے آرام سے لائبریری کے پاس بنی چھوٹی دیوار پے بیٹھتے کہا تھا .

جبکہ شانزے ابھی تک اس کو ویسے ہی گھور رہی تھی. جانتا ہوں ہینڈسم ہوں اور ڈارک بلوے کلر مجھے سوٹ بھی کرتا ہے، تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کے تم دیکھتی رہو. اس نے خالص لڑکوں کے سے انداز میں شرٹ کی سلوز کو کہونیوں تک فولڈ کیا تھا. وہ واقعی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا. اب بولو بھی کیا بات ہے یا صرف دیکھنے کے لئے...

وارث کی پروجیکٹ رپورٹ دو. شانزے نے اسے بات مکمل نہیں کرنے دی تھی. وہ جانتا تھا کے وہ اس بارے میں پوچھے گی لیکن اس کے یقین سے بھرے انداز نے یوسف کو جھٹکا دیا تھا.

تمہیں کیا لگتا ہے، میں نے وارث کا پروجیکٹ چھپایا ہے...؟ یوسف نے نہایت معصوم شکل بنائی تھی.

نہیں.. مجھے لگتا نہیں ہے.. شانزے نے اپنے مطمئن انداز میں بات شروع کی تھی. اور یوسف نے اپنا کلر جھاڑا تھا..

مجھے پورا یقین ہیں کہ یہ تم نے ہی کیا ہے.. شانزے نے بات مکمل کرتے ہوے ہاتھ اس کے آگے پھلایا تھا. لیکن اس کے یقین سے بھرپور انداز پے یوسف کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا.

لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اپنے انداز میں لوٹ آیا تھا. چلو ایک بات تو ثابت ہوئی ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سے جان گئے ہیں.. کیوں؟؟ یوسف کی شوخیوں بھری نظروں نے شانزے کا احاطہ کیا تھا.

یوسف میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں. اس کے لہجے میں ناراضگی اتری تھی.

OMG شانزے... سیم ہیر.. میں بھی بہت سیریس ہوں.. یوسف اب واقعی بہت سنجیدہ لگ رہا تھا.

مجھے وارث کا پروجیکٹ چاہیے ..

سوری وہ میں نہیں دے سکتا..

کیوں یوسف... کیوں تم اس کی محنت برباد کر رہے ہو؟ شانزے چڑ گئی تھی.

میں نہیں تم کر رہی ہو.. یوسف نے دوبدو جواب دیا تھا .

میں.. میں نے کیا کیا ہے.. شانزے کچھ حیران ہوئی تھی..

اوہ - واؤ... پوچھا تھا نہ تم سے کیا کہ رہا ہے وارث اب وہ اپنے بیگ میں کچھ تلاش کر

رہا تھا اور تم نے ہی کہا تھا کہ پتا لگا لوں.. تو پتا لگا لیا... اب وہ اس کے سامنے وارث کی فائل لہرا رہا تھا .

تم... تم نے اتنی سی بات کے لئے اتنا ہنگامہ کیا..؟؟ سوچا ہے اگر یونیورسٹی میں کسی کو پتہ چل گیا تو تمہارے خلاف ایکشن لے سکتے ہیں یا تمہیں نکالا بھی جا سکتا ہے... شانزے الجھی تھی.

نکال دیں... یوسف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں دیکھ کے کہا تھا جو اس کے لہجے کی حمایت کر رہی تھیں .

وہ صرف خیریت پوچھ رہا تھا. سوری کر رہا تھا اپنے کیے کی. شانزے نے افسوس سے اسے دیکھا تھا .

ہمم... بات تو اتنی سی ہی ہے... یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑا تھا. پر شانزے حسان تم سے جوڑی کوئی بات میرے لئے اتنی سی نہیں ہوتی. اس نے وارث کی فائل اس کے ہاتھ میں تھما دی تھی اور خود وہاں سے چلتا بنا تھا. اور شانزے نے وہ فائل بیچ میں اپنے سر پے دے ماری تھی.

.....

مس کلثوم آپ کو کیا لگتا ہے. وارث سچ بول رہا ہے. ڈین موئن زبیری جو پچھلے آدھے گھنٹے سے مس کلثوم اور چانسلر حماد طاہر کے ساتھ میٹنگ میں تھے آخر کار اپنے اندر اٹھتے سوال کو پوچھ ہی بیٹھے تھے.

کیوں ڈین صاحب آپ کو کوئی شک ہے. چانسلر نے مخاطب کیا تھا.

سر ہم سب جانتے ہیں وارث کو اس کے کارنامے کسی سے بھی چپے نہیں ہیں. اور ہو سکتا ہے یہ بھی کچھ ایسا ہی ہو.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور مس قلثوم آپ تو اچھی طرح جانتی ہیں لاسٹ ٹائم بھی اس نے کچھ ایسا ہی کیا تھا شانزے والا معملا تو آپ کو یاد ہو گا نہ.. اب کے موئن صاحب نے باقی دو لوگوں کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا..

حماد صاحب تو سچ میں لاجواب ہو گئے تھے .

لیکن ڈین صاحب اگر وہ سچ کہ رہا ہو اتو؟ اور ویسے بھی ہم اساتذہ ہیں ہمارا کام سٹوڈنٹ کو سیکھ دینا ہے. اور اس کی بات نہ سن کر کے ہم اسے کیا سیکھ دیں گئے؟ ایک بار وارث

سے بات کر کے دیکھتے ہیں اگر کوئی حل نہیں نکلا تو ہم اسے وقت دے سکتے ہیں ایک ہفتے کا اس میں وہ اپنا پیپر ورک کمپلیٹ کر سکتا ہے.

میرا خیال ہے مس کلثوم ٹھیک کہہ رہی ہیں. آپ وارث کو بلوائیں. حماد طاہر نے ان کے جواز کو سراہا تھا.

سر میں بلوا چکی ہوں. مس کلثوم نے کہا ہی تھا کے وارث آ گیا. آیئے وارث بیٹھے مس کلثوم نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا .

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہہ رہی تھی وہ؟ رانیہ کا صبر جواب دے چکا تھا.

کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی... یوسف نے بات ٹالی تھی. اس کے الفاظ اور انداز ایک دوسرے سے میل نہیں کھا رہے تھے. اچھا تو پھر ایسی کون سی بات تھی جو وہ یہاں سب کے سامنے نہیں کر سکتی تھی. رانیہ کا انداز بگڑا تھا.

اس کی ہمت دیکھی مجھے تمہاری بیسٹ فرینڈ کو کہتی ہے بیچ میں نہ بولوں اور تم.... تم نے ایک دفع بھی اسے کچھ نہیں کہا .

یار رانیہ تم بھی نہ بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہی ہو. تھی اس کی پرسنل بات وہ نہیں کرنا چاہ رہی تھی کسی کے سامنے اس میں بڑی بات کیا ہے؟اور تم ہمیشہ اس کے ساتھ زیادتی کرتی ہو پر میں نے تمہیں کچھ بولا؟؟اور بھی فیلوز ہیں جن سے میں بات کرتا ہوں پر تم تب تو ایسے ریکٹ نہیں کرتیں پھر شانزے پے کیوں؟کیا ہو گیا ہے تمہیں.

یوسف کا یہی مثلا تھا وہ بولنے پے آتا تو اپنی ساری بھڑاس نکل دیتا تھا یہ لہذ کیے بغیر کے سامنے والے پے کیا گزرے گی.

مجھے نہیں تمہیں کچھ ہو گیا ہے..دیکھ رہی آج کل بہت سائیڈ لینے لگے ہو اس کی؟کہیں ایسا تو نہیں تمہارا بیسٹ فرینڈ بدلنے کا ارادہ ہو؟؟رانیہ کی آنکھوں میں آنسو آگے تھے.

یوسف کو شرمندگی ہوئی تھی اس کا مقصد اس کا دل دکھانا نہیں تھا.رانیہ پلیز میرا یہ مطلب نہیں تھا...وہ مزید کچھ کہتا پر وہ وہاں ٹھری نہیں چلی گئی...رانیہ پلیز میری بات سنو....

کیا ہوا اسے یہ کہاں گئی؟؟محسن یوسف کو سٹنگ کا کین پکڑایا تھا..کچھ نہیں ناراض ہو گئی ہے ..

اب کیا کیا تو نے... محسن اس ساتھ بیٹھا تھا،

یار کیا مطالب کیا کیا تو نے؟؟ تم سب کو کیا لگتا ہے سب کچھ میں ہی کرتا ہوں؟ یوسف ناراض ہوا تھا.

نہیں میرے بھائی لگتا نہیں ہے یقین ہوتا ہے. اس نے اپنے کین سے سپ لیا تھا.

یہ تو شانزے کی زبان مت بولا کر پلیز.. یوسف نے ہاتھ جوڑے تھے.

میں کیوں بولنے لگا اس کی زبان... مجھے نظر نہیں آتا کیا پہلے وارث پھر شانزے اور اب رانیہ... چل کیا رہا ہے یہ سب.. محسن نے سیدھی سیدھی بات کی تھی.. جب کے یوسف کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے مت دیکھ میں جانتا ہو... اس وقت ہی جان گیا تھا جب شانزے تیرے پاس آئی تھی. کیوں کیا تو نے ایسا؟؟

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا.. اور پھر شانزے بھی تو مجھے چڑا رہی تھی، تو میں کیا کرتا جو سمجھ آیا کر دیا.. یوسف نے کوئی انتیہائی درجے کا فضول جواب دیا. کم از کم محسن کو یہی لگا تھا .

یہ سوچے بغیر کے کسی کو پتا چلا تو کیا ہو گا؟؟ تیری کو مپلائیں ہو گی تو؟؟

مجھے انجام کی پرواہ نہں ہے..یوسف بھی ڈھیٹوں کا ڈھیٹ تھا.

محسن،یوسف...پروجیکٹ...پروجیکٹ مل گیا وارث کا...عمر نے ہانپتے ہوے بولا...وہ شانزے ہے نہ اس کو..وہ لے کے گئی ہے مس کلثوم کے پاس..عمر نے اٹک اٹک کے بات پوری کی تھی.

جبکہ یوسف اور محسن نے ایک دوسرے کو دیکھا...جہاں محسن کی آنکھوں میں صاف لکھا تھا"لے بھگت اب ."

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وارث میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں.

جی میم ...

آپ کو پورا یقین ہے کہ پروجیکٹ مس ہو گیا ہے؟

جی میم مجھے پورا یقین ہے.وارث کچھ پریشان ہوا تھا.

کہیں ایسا تو نہیں کسی نے جان بوجھ کر نکل لیا ہو؟؟میرا مطلب ہے آپ کو کسس پے شک؟؟ماشاللہ سے آپ کے کافی خیر خواہ ہیں...موئن صاحب نے وارث کو ٹوکا تھا نہ

جانے وہ کیا جانا چاہ رہے تھے.

نہیں سر ایسا کچھ نہیں ہے میرا نہیں خیال کسی نے ایسا کچھ کیا ہو گا. اور سر جو آپ کہنا چاہتے ہیں میں سمجھ رہا ہوں پر مجھے نہیں لگتا.. وارث شاید کچھ اور بھی کہتا پر وہ بھی باقی لوگوں کی طرح شانزے کی آواز پے چونک گیا تھا.

سر میں کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ سب سے.. شانزے نے اندر آتے کہا تھا.

سب لوگ پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ تھے .

پروجیکٹ میرے پاس ہے،، شانزے نے ایک ایک لفظ سوچ سمجھ کر کہا تھا،

جبکہ سامنے بیٹھے سارے لوگوں پے اس کے الفاظ بم کی طرح گر رہے تھے.. سب کے چہروں پے مختلف سوال تھے

آپ کے پاس؟؟ پر کیسے؟؟ مس کلثوم نے پوچھ ہی لیا.

جبکہ شانزے اسی کشمکش میں تھی کہ وہ سچ بولے یا نہیں... اور جھوٹ بولنا تو ہمیشہ اس کے اصولوں کے خلاف رہا ہے تو پھر اب کیسے وہ اپنے اصول توڑ دے وہ بھی یوسف کے لئے...

.....

شانزے بولئے آپ چپ کیوں ہیں. مس کلثوم نے اس سے شش وپنج میں دیکھتے ہوے کہا..

میم مجھے وارث کا پروجیکٹ کل لائبریری میں ملا تھا. میں وہاں بکس لینے گئی تھی تو وارث بھی وہاں تھا . تبھی شاید اس کے بیگ سے گر گیا تھا.

جب میں واپس آئی تو وارث وہاں نہں تھا اس لئے میں نے اٹھالیا. پر میں دینا بھول گئی .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی پتا چلا کہ اس بات کو لے وارث کافی پریشان ہے. تو میں اسے دینا چاہتی تھی پر وہ یہاں آپ لوگوں کے ساتھ تھا.

اس لئے میں آپ کے پاس آگئی. شانزے نے فائل ٹیبل پے رکھی تھی جسے وارث نے آگے بڑھ کے اٹھالیا تھا.

تیھنک یو شانزے... تم نے مجھ پے احسان کیا ہے. تم نہیں جانتی میں نے کتنی محنت کی ہے اس پے. وارث اپنی دھن میں بولے جارہا ہے خوشی کے تاثرات اس کے چہرے

پے واضح تھے .

شانزے یو آر سچ آ نائیس اینڈ اونیسٹ سٹوڈنٹ. آئی ایم رئیلی پارو ڈ آوف یو. ڈین صاحب نے شانزے کو سراہا تھا .

وہ سب ہی اب شانزے کو مختلف انداز میں سراہا رہے تھے .

جب کے شانزے کو لگا وہ سارے تعریفی الفاظ اس کے دل کے آر پر ہو رہے ہیں .

اس نے یوسف کو بچانے کے لئے جھوٹ بولا تھا. اور کتنی آسانی سے سب نے یقین کر لیا تھا. یہ بات اسے بے سکون کرنے کے لئے کافی تھی. میں چلتی ہوں سر میری کلاس کا وقت ہو رہا ہے. شانزے نے جان چھوڑانے کے لئے سب سے آسان بہانہ بنایا تھا .

.....

شانزے... شانزے...

شنزے آفس سے باہر نکلی تھی کے اس سے اپنے پیچھے سے آواز آئی تھی. آواز کس کی تھی وہ بہت اچھی طرح جانتی تھی. لیکن اس وقت وہ اس سے کوئی بات نہں کرنا چاہتی تھی. جھوٹ تو بول لیا تھا پر اب ضمیر کی عدالت میں خود ہی مجرم بن بیٹھی تھی اور فلحال

یہی گلٹ اسے مختلف کفیت سے دوچار کر رہا تھا. جس میں سب سے زیادہ نمایاں غصہ تھا. اور یہی وجہ تھی کے ابھی وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی. وہ تیز تیز قدم لے آگے بڑھنے لگی تھی پر تبھی اس نے اکر راستہ روکا تھا.

میں.....میں تم سے ہی بات کر رہا ہوں.....یوسف نے ہانپتے ہوے کہا تھا تیز چلنے سے اس کی سانس کافی خراب ہو رہی تھی .

بچانے کے لئے تیھنکس...پر اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی. وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے .

جانتی ہوں میں...شانزے کا غصہ برقرار تھا.

تو پھر کیوں بچایا؟؟یوسف نے روانگی میں بولا تھا.

اچھا بنے کی ایکٹنگ کر رہی تھی...دیکھنا چاہتی تھی اچھے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں جو دنیا ان کے گن گاتی ہے...شانزے نے غصے سے دیکھا تھا اسے. یوسف کو ہنسی تو بہت آئ تھی پر فلحال وہ ہنسنا افورڈ نہیں کر سکتا تھا .

تم جانتی ہو نا تمہارے سکریو ڈھیلے ہیں. یوسف کی آنکھیں مسکرائی تھیں .

میرے تو ڈھیلے ہیں، تمہارے تو ہیں ہی نہیں.. وہ بھی شانزے تھی.

اوہ - واؤ... سمیلر ٹی ہاں..!! تو پھر فرینڈز.. یوسف نے جھک کے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا ...

فرینڈز... وہ بھی تم اور میں... نو... نیور... شانزے نے ٹکا سا جواب دیا تھا .

تو پھر دشمن... یوسف نے حیرت سے دیکھا تھا...

نا دوست... نا دشمن... میں تم سے کوئی تعلوق نہیں رکھنا چاہتی.. سمجھے شانزے پاؤں پٹختی چلی گئی تھی .

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یوسف وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا تھا۔

.....

شانزے دندناتے ہوے گھر میں گھسی تھی. اس کا پارہ ابھی تک چڑھا ہوا تھا، کمرے میں آتے ہی اس نے بیگ بیڈ پے پٹخا تھا. اور اب واش بیسن میں خام خاہی پانی بہا رہی تھی .

شانزے باہر آجاؤ یار کیا کر رہی ہو. اریزے جو اس کا ویٹ کر رہی تھی تنگ آکر بول پڑی.

کیا ہے کیوں شور کر رہی ہو..؟؟شانزے نے ٹاول سے منہ صاف کرتے ہوے پوچھا.

شور میں نہیں تم کر رہی ہو. یہ کیا طریقہ ہے ناسلام نا دعا سیدھا کمرے میں گھس گیں کبھی چیزیں پٹخ رہی ہو تو کبھی پانی بہا رہی ہو...اس یوسف کا غصہ ہم پے کیوں نکل رہی ہو.اریزے کے اتنے صحیح اندازے پر شانزے کا منہ کھل گیا تھا.

منہ تو بند کر لو ورنہ مکھی چلی جائے گی.

تم گیں نہیں آج؟؟شانزے نے بات بنائی تھی .

نہیں گئ ...

کیوں؟

بس ایسے ہی دل نہیں چاہ رہا تھا ...

اوہ-دل نہیں چاہ رہا تھا یا عثمان نے نہیں آنا تھا...شانزے نے اٹیک کرنے کی ناکام کوشش کی تھی.

-OMG میری کیٹ مجھ پے اٹیک ...اور ویسے بھی تم باس کا نام لے کے بات

بدل نہیں سکتیں سمجھیں،اریزے نے اسے پاس رکھا کشن کھینچ کے مارا تھا . چلو شاباش جلدی بتاؤ کیا کیا یوسف نے...اریزے نے مزے لیتے ہوے کہا.

اریزے تم کتنی خراب ہوتی جارہی ہو نا...اور یہ تم کسی کی سائیڈ ہو میری یا اس کی... شانزے نے رونی شکل بنائی تھی.

او...مائی لو...تمہاری سائیڈ پے پر...چلو اب بتا بھی دو.اور شانزے اسے آج کے کارنامے سے اگاہ کرنے لگی..

بس...اریزے نے حیرت سے پوچھا...؟؟

کیا بس...؟؟؟تمہارا کیا مطلب ہے وہ وارث کو اٹھالیتا اتنی سی بات کے لئے،شانزے کو شاک لگا تھا .

ارے نہں یار میرا وہ مطلب نہں تھا ...

تو پھر کیا مطلب ہے..؟؟

یہی کے اتنا سب ہونے کے بعد جسٹ فرینڈز...؟؟؟مجھے تو اس کی ان سکیورٹی سے لگا کے ڈائریکٹ شادی کے لئے ہی پرپوز کرے گا..اریزے نے اطمینان سے کہا..

کیا شادی... تم پاگل تو نہیں ہوں گیں..؟؟؟ وہ اور میں کبھی نہیں.. شانزے چیخی تھی....

ہاں شادی... جب ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے ہو تو شادی بھی تو ہو گی نا دیکھو یہ پاکستان ہے اور الحمد وللہ ہم مسلمان ہیں.. تو ہمارے ہاں شادیاں ہی ہوتی ہے .

اریزے تم بھی نا کچھ بھی بولتی رہتی ہو بنا سوچے سمجھیں... اس نے بس میری ہیلپ کی تھی اور کچھ نہیں .

اور اس لئے تم نے اس کے لئے جھوٹ بولا ٹھیک؟؟ اریزے نے گہری نظروں سے دیکھا تھا..

کیوں دھوکہ دے رہی ہوں خود اس کے لئے تمہارا دل بدل چکا ہے یہ بات تم بھی جانتی ہو میں بھی پھر مان کیوں نہیں لیتی کب تک تم دونوں ایک دوسرے سے یونہی آنکہ مچولی کھیلتے رہو گئے.. اب وہ شانزے کو سمجھا رہی تھی .

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو... ورنہ وہ کچھ تو بولتا کبھی، بتا دیتا ویسے بھی وہ کون سا کسی سے ڈرتا ہے.. شانزے کا لہجہ اداس ہو گیا تھا آخری میں .

ہمم بات تو تمہاری ٹھیک ہے...کچھ نہیں بولتا یہ تو مجھے بھی حیرت ہے بٹ جہاں تک اشاروں کا تعلق ہے تو یہاں تم غلط ہو یہ وارث والا معملا تو سیدھا سیدھا اشارہ ہے..

لیکن اگر تم خود نہیں سمجھنا چاہ رہیں تو پھر اس میں وہ تو قصوروار نہیں ہے نا...اریزے نے اس کے سر پے ہلکے سے ہاتھ مارا تھا..

اف اریزے پہلے وہ اور اب تم پلز مجھے معاف کر دو..اور پڑھنے دو کل سٹوڈنٹ ویک کمپیٹیشن کے لئے انٹری ایگزیم ہے.اور اگر میں فیل ہو گئی نہ تو گئی اسکالرشپ میرے ہاتھوں سے....

اچھا چلو پڑھو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں ٹھیک ہے...اریزے کہتی چلی گئی تھی.

.....

اریزے کہاں جا رہی ہو بیٹا..می جانی نے فکر مندی سے پوچھا تھا .

اف می جانی آفس اور کہاں ...

آفس...پر باہر موسم تو دیکھو آج تو بارش ہوئی کی ہوئی...ایسا کرو آج تم اوف کر لو می جانی مشورہ دے ڈالا تھا.

اوہو-می جانی یہ بدل کر اچی ہیں کے برسنا ان کی قسمت میں کہاں...آپ یونہی پریشان ہورہی ہیں.اور ویسے بھی میں نے کل اوف کیا تھا،تو پھر آج دوبارہ کیسے کرلوں؟؟

اریزے نے اپنا بیگ اٹھاتے کہا...

جاؤ....تم بھی جاؤ...پہلے شانزے اور اب تم...می جانی نے ناراض ہوتے کہا تھا..

آپ فکر نہ کریں میں وجی بھائی کو بلالوں گی ٹھیک ہے ...اریزے نے لاڈ سے گلے میں ہاتھ ڈالے تھے.آپ کو پتا ہے نہ آپ دنیا کی سب سے پیاری ماں ہیں...

بس بس...زیادہ مکھن مت لگاو...اب دیر نہیں ہورہی تمہیں...چلو جاؤ شاباش اور دیہان سے جانا اچھا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے موم....شام کو ملتے ہیں...

.....

بس کرو شانزے کتنا پڑھو گی یار ایک کمپیٹیشن ہی تو ہے..ذارا اکتا گئی تھی پچھلے ۳ دن سے وہ ایسے ہی مصروف تھی.انٹری ٹیسٹ کی وجہ سے بہت سے سٹوڈنٹ اس میں پارٹیسیپیٹ نہیں کررہے تھے اور جو کررہے تھے وہ سب ایک دوسرے کے لئے

بہترین کو پیٹیٹر ثابت ہونے والے تھے. جن لوگوں نے حصہ نہیں لیا تھا ان میں سے ایک گروپ شانزے کا بھی تھا. شانزے کے علاوہ کسی کو بھی ان سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا.

مجھے پتا ہے لکین یہ میرے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اس لئے میں یہ کمپٹیشن ون کرنا چاہتی ہوں ..اس نے کتاب پے نظریں رکھے ہوے کہا .

شانزے آل موسٹ یونی کا ہر سٹوڈنٹ اس میں پارٹیسیپٹ کر رہا ہے لیکن جیتیں گئے صرف دو لوگو تو کیوں تم خود ہلکان کر رہی ہو..اور ویسے بھی تمہارا ایڈمشن تو ۱۰۰% اسکالرشپ پے اور کیا چاہیے تمہیں اتنا لالچ اچھی بات نہیں ہوتی..زارا نے تو کمال صاف گوئی دکھائی تھی.

زارا میں لالچی نہیں ہوں..جو اسکالرشپ مجھے ملی ہے وہ ایک NGO نے دی ہے..جو عام طور پر لوگوں کے ڈونیشن سے دی جاتی ہیں. جبکہ یہ یونیورسٹی کا اپنے فنڈ سے ملے گی. یہ کمپٹیشن جیتنے کے بعد میں NGO کی سچولورشپ کسی دوسرے سٹوڈنٹ کو ڈونیٹ کر دوں گی اور ویسے بھی میں نہیں چاہتی کوئی مجھے مس چریٹی بولے...

اوہو تو یہ مثلا ہے اور ویسے تمہیں کب سے رانیہ کی باتوں کا اثر ہونے لگا...؟؟؟ دیکھو شانزے ہر سٹوڈنٹ یہی خواہش رکھتا ہے کہ وہ جیتے..اور پھر سوچو اگر تم ہار گئی تو؟؟ اب کی بار مہک نے سمجھانے کی کوشش کی تھی..

نہیں ایسا نہیں ہے کہ رانیہ مجھ پے اثر انداز ہو رہی ہے.پر کبھی کبھی کچھ باتیں اپ کے دل کو لگی ہی جاتی ہیں یونہی بے وجہ...اور ویسے بھی موت کے ڈر سے کیا ہم جینا چھوڑ دیتے ہیں؟؟ نہیں نہ ... تو پھر ہار کے ڈر سے کمپیٹیشن میں پارٹیسیپٹ کرنا کیوں بند کر دیں؟؟ ہار اور جیت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے...ہاں...میں کوشش ضرور کروں گی مجھے پورا یقین ہے اللہ پے وہ مجھے مایوس نہیں کرے گا...انشاللہ ...

OMG شانزے تم کیسے اتنا دور تک کا سوچ لیتی ہو یقین کرو میں اگر لکی ون میں ج ڈاٹ پے کھڑی ہوں نہ تو ال کرم تک کا نہیں سوچ سکتی..زارا نے اپنے بآل شولڈر سے پیچھے کے تھے.زارا ایسی ہی تھی برانڈ کونشیس..

مس برانڈڈ کبھی ان سے باہر اکر بھی دیکھو دنیا میں بہت کچھ ہے دیکھنے کو...شانزے کو ہنسی آئی تھی...

ہاں تم ٹھیک کہ رہی ہو...دیکھ تو رہی ہوں...مہک نے پیچھے کھڑے یوسف کو دیکھتے

ہوے کہا تھا جو جانے کب وہاں آ گیا تھا. شانزے نے بھی پیچھے مڑ کے دیکھا تھا .

تم... شانزے کے تیور چڑھے تھے..

کیوں تم کسی اور کا انتیظار کر رہی تھیں.. یوسف اس کے سامنے گھوٹنوں کے بل بیٹھ اور اس کا انداز خاصا چڑانے والا تھا اور شانزے چڑ بھی گئ تھی. ویسے ہی وارث والے حادثے کو لے اس کا موڈ اب تک خراب تھا.

تمہیں اس سے مطلب... تم اپنا بتاؤ کیوں آے ہو .. شانزے نے ٹرخ کے جواب دیا تھا. اپنی کالی گہری آنکھوں سے یوسف کو گھورا تھا. غصے سے اس کی ناک لال ہو رہی تھی اس کی سانولی رنگت میں گھولتی لالی یوسف کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی. وہ اس گھنٹوں ایسے ہی دیکھ سکتا تھا پر ابھی وہ جس وجہ سے آیا تھا وہ زیادہ اہم تھا.

تمہیں بتانے کے لئے آڈی کھل گئ ہے اور سب لوگ اپنا انٹری نمبر لے کے پہنچ بھی گئے ہیں بس ایک آپ ہی ہیں جو یہاں خشگپیوں میں مصروف ہیں.. یوسف نے تینوں پے چوٹ کی تھی اور جواباً ان سب نے اسے گھورا تھا .

اوہ-شیٹ... شانزے نے گھڑی دیکھی تھی.. اور اب جلدی جلدی چیزیں سمیٹنے لگی .

پانچ منٹ لیٹ ہو چلو اب جلدی .. یوسف اس کی پہلی ہوئی بکس اس کو دیتا پہلے ہی بول پڑا تھا..

اکے میں تم لوگوں سے بعد میں ملتی ہوں.. شانزے نے اپنے گروپ کو کہا اور چلتی بنی .

تھنکس... شانزے نے شکریہ ادا کیا تھا... وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چلتے آڈی کی طرف جا رہے تھے.

نو نیڈ... تو سے ایور... یوسف نے اترا کر کہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟؟ تم نے میری ہیلپ کی ہے... شانزے دوبارہ سوال کیا تھا..

میں نے تمہاری نہیں بلکے اپنی ہیلپ کی ہے...

مطلب... میں سمجھی نہیں... شانزے کچھ حیران ہوئی تھی..

مطلب یہ کے مس شانزے حسان ایک آپ ہی تو ہیں جو اس کومپتیشن میں مجھے ٹکر دینے والی ہیں. ورنہ تو جیتنا میرے بائیں ہاتھ کا کام تھا. لیکن میں نہیں چاہتا کے مقابلہ کے بغیر ہی میں جیت جاؤں سمجھیں ..

مطلب کچھ بھی... خام خہ... نہیں؟؟ شانزے آنکھیں مسکرائیں تھی.. خیر ٹیسٹ کے لئے آل دابیسٹ...

آل دابیسٹ ٹو یو ٹو... یوسف نے جواباً اسے کہا تھا. وہ دونو اپنی اپنی سیٹ پے بیٹھ چکے تھے. سیٹس نزدیک تھیں پر اتنی بھی نہں... لیکن پھر بھی وہ شانزے کو صاف دیکھ سکتا تھا... کچھ بھی... خام خہ... وہ زیر لب مسکرایا تھا...

.....

اوکے سٹوڈنٹس... ناؤ لسن ٹو می ویری کیئر فلی.. دس ٹیسٹ ٹوٹلی بیسڈ اون ملٹیپل چوائس کوئیشین MCQ - ٦٠ ان ٣٠ منٹ اونلی... ٣٠ میٹس کے بعد اپ کو کوئی ٹائم نہیں دیا جائے گا... بحس کرنے کی وجہ سے آپ کا ٹیسٹ منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے. ٹاپ ٢٠ جونیئرز سے اور ٹاپ ٢٠ سٹوڈنٹس سینئرز سے لئے جائیں گئے .. مارکس کی آناوسمینٹ کل صبح یہاں آڈی میں ہی کی جائے گی. اور مارکس کی بیسس پے ہی آپ لوگوں کی ٹیم بنائی جایئں. اس ڈیٹ کلیر؟؟ مس کلثوم نے پوری آناوسمنٹ کرنے کے بعد سٹوڈنٹس سے کنفرمیشن کی تھی ..

یس میم... پورے ہال میں سٹوڈنٹس کی آواز گنجی تھی .

ناؤاسٹارٹ یور ٹیسٹ..آل دابیسٹ ٹو آل آوف یو...مس قلثوم اسٹیج سے اتر گیں تھیں اور آل میں بیٹھے سارے سٹوڈنٹس اپنی پوری توجہ سے ٹیسٹ کرنے میں جوٹ گئے تھے .

.....

ٹائم ختم ہو گیا تھا. سٹوڈنٹس اب بھر نکل رہے تھے. یوسف شانزے سے بات کرنا چاہتا تھا پر وہ کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی. تبھی رانیہ نے یوسف کو آواز دی تھی.

یوسف...یوسف...اس کی دوسری آواز پر یوسف نے اسے دیکھ لیا تھا. کیسے ہو؟؟

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟؟

میں بھی ٹھیک ہوں...ناراض ہو مجھ سے؟؟رانیہ پوچھ بنا نہیں رہ پی تھی .

نہیں کیوں ناراض ہوں گا تم سے؟؟

تو پھر مجھ سے ایک بھی بار بات کیوں نہیں کی؟؟

تم جانتی ہو نہ ٹیسٹ کے لئے بیزی تھا...اور ویسے بھی تم نے کون سا مجھ سے بات کی؟

یوسف کے لہجے میں نہ چاہتے ہوے بھی ناراضگی امڈ آئی تھی.

مجھ لگا تم مجھ سے خفا ہو بس اس لئے .. لیکن مجھے اپنے الفاظ کا افسوس ہے..اس لئے کل کے لئے سوری مجھے خیال کرنا چاہیے تھا..

رانیہ میں تم سے خفا نہیں ہوں نہ ہو سکتا ہوں ہم دوست ہیں بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں. تم سے مافی منگوانا میرا، مقصد نہیں تھا. لیکن میری دوست کسی کے لئے غلط الفاظ استعمال کرے یہ بھی مجھے پسند نہیں اور جس رانیہ کو میں جانتا ہوں وہ ایسی تو کبھی نہیں تھی، ہاں تھوڑی پاگل ضرور ہے پر.... یوسف آپے رنگ میں لوٹ آیا تھا...

جبکہ رانیہ کو غصہ آیا تھا.. تم تم مجھے پاگل کہ رہے ہو ....

ہاں تو آج تک پاگلوں کو پاگل ہی کہا گیا ہے ...

تم کبھی نہیں سدھار سکتے... رانیہ نے غصے سے کہا تھا ..

ہاں وہ تو ہے.. یوسف خود تو وہاں تھا پر اس کی نظریں تو کہیں اور ہی تھیں..

کیا ہوا کس کو ڈھونڈ رہے ہو... کچھ نہیں وہ شانزے کو دیکھ رہا تھا.. پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے تم رو کو میں ذرا اس کو دیکھ کے آتا ہوں.. یوسف بنا رانیہ کا ریکشن دیکھ وہاں سے

چلا گیا تھا..اور رانیہ کی اب سے کچھ دیر والی کیفیت بھانپ بن کر غائب ہو گئی تھی.

.....

کیا ہوا کس ہڈیاں چبا رہی ہو...رانیہ کینٹین میں بیٹھی سنکس کھا رہی تھی جب عمر نے اکر پوچھا تھا ...

کسی کی نہیں ...

کسی کی تو... تمہارے انداز سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے...

عمر...پلیز یار میرا موڈ پہلے ہی بہت خراب ہے..اس وقت نہیں...

تو یقینن یہ کریڈٹ بھی یوسف کو جاتا ہو گا ہے نہ...؟؟؟

رانیہ نے کچھ کہا نہیں تھا پر جن نظروں سے دیکھا تھا..وہ ہی کافی تھی،

تم کیوں یوسف کے پیچھے خود کو ختم کر رہی ہو رانیہ، عمر نے آپ نہ راستہ صاف کرنے کی کوشش کی تھی..

میں خود ختم نہیں کر رہی...وہ شانزے مجھے ختم کر رہی ہے جب سے وہ یوسف کی زندگی میں آئی ہے. یوسف پوری طرح سے بدل گیا ہے اس کی ہر بات میں شانزے

شانزے... میں تنگ آگئی ہوں اس سے... اسے خود سے زیادہ

مجھے سمجھ نہیں آتا کب اور کس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آگے..

شاید اس دن جب یوسف نے اسے... عمر کسی اور ہی سوچ میں تھا جب اس کے منہ سے نکلا... خیر چھوڑو..

یوسف نے اسے کیا؟؟؟ لیکن رانیہ نے اس کی بات پکڑ لی تھی..

کچھ نہیں یار بس ایسے ہی... عمر نے ٹالنا چاہا تھا..

عمر میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں... کیا کیا یوسف نے... رانیہ اب کی بار کافی شکت لہجے میں پوچھا تھا.

کچھ نہیں یار بس اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو یوسف نے اسے ڈاکٹر کے ہاں دکھایا تھا..

اور پھر گھر چھوڑنے گیا تھا... عمر نے جان چورانے والے انداز میں جلدی جلدی بات مکمل کی تھی...

وہاٹ گھر چھوڑا تھا... کب.. کس دن؟؟ رانیہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا... بس کرو بتا تو دیا ہے... تم بھی نہ کتنا شک کرتی ہو یار... لیکن رانیہ کا انداز ابھی

تک مشکوک سا تھا...

.....

شانزے یوسف کا انتیظار کر رہی تھی وہ جانتی تھی وہ ضرور آے گا. لیکن موبائل کی ٹون بار بار اسکا دھیان بتا رہی تھی.

تانگ اکر اس نے فون نکل جہاں سکرین پے پرائیویٹ نمبر چمک رہا تھا. شانزے نے کال رکے کر لی تھی.

اسلام وعلیکم...آپ شانزے بات کر رہی ہیں..بھاری بھر کم آواز میں کہا گیا..

جی...لیکن آپ کون؟؟شانزے نے کچھ پریشان ہوتے پوچھا تھا.

میں کون ہوں...اس بات سے زیادہ انٹرسٹڈ آپ یہ بات جانے میں ہوں گی کے آپ کا کڈنیپ کس نے کیا تھا.

لفظ تھے یا بم..شانزے کو اپنے کانوں پے یقین نہیں آ رہا تھا...

جب کے کال کرنے والے نے شانزے کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلنا شروع کر دیا تھا...

شانزے کو وہ لمحہ لمحہ زمین میں دھنس رہی ہے...

کیا ثبوت ہے کے آپ سچ بول رہے ہیں... شانزے نے کمزور سی آواز میں احتجاج کیا تھا.

اس سے بڑھ کے ثبوت کیا ہو گا کھ شانزے حسان جس کے لہجے کی مضبوطی سے پوری یونیورسٹی واقف ہے. اس کا لہجہ اس وقت خود اس کے لئے انجان ہو گیا...

تابوت میں آخری کیل ٹھوک دی تھی... شانزے وہیں زمین پے بیٹھتی چلی گئی تھی... اس کا اعتماد... اس اعتبار سب خاک ہو گیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

آپ جھوٹ بول رہے ہیں.. شانزے نے کمزور آواز میں کہا تھا.

کبھی سوچا ہے آپ نے.. کہ شہر کی سب سے بڑی یونیورسٹی سے کڈنیپ ہونا.. کتنی اہمیت رکھتا ہے.. یہ کام صرف وہ کر سکتے ہیں جو یونیورسٹی سے اچھی طرح واقف ہوں.. یا پھر وہ جن کے تعلوقات یونیورسٹی انتظامیہ تک اچھے ہوں.. بہر حال میرا کام صرف بتانا تھا.. منوانا نہیں ...

اگر اب بھی میری بات پے یقین نہیں ہے تو پھر اس سے پوچھ لیں کے اس دن وہ کون سا حسین اتفاق تو جو اسے وہاں لے آیا تھا.. یہ آخری وار تھا جو بھرپور طریقے سے کیا گیا تھا... مجھے یقین ہے آپ کو جواب ضرور ملے گا..

لائن کٹ چکی تھی، شاید تبھی آواز آنا بند ہو گئی تھی.

لیکن شانزے کے دل و دماغ میں ایک طوفان برپا تھا... آوازوں کا طوفان مختلف لوگوں کی آوازیں...

وہ زمین پے بیٹھی تھی.. اپنے آس پاس کے لوگوں سے بے خبر دل و دماغ کی جنگ میں مبتلا ..

دل تھا کے اس کے خلاف کچھ بھی سنے کو تیار نہ تھا... اور دماغ دل کی کسی وضاحت کو تسلیم نہیں کر رہا تھا..

وہ رونا چاہتی تھی پر شدت غم آنسو جم گئے تھے شاید...

چیخنا چاہتی تھی پر آواز کہیں اندر ہی گھٹ رہی تھی...

ابھی تو اعتبار کرنا سیکھا تھا... اور پہلے مرحلے میں ہی وہ منہ کے بل گر گئی تھی.

.....

اوے کہاں پھر رہا ہے... گھر نہیں جانا کیا...؟ محسن جو بہت دیر سے یوسف کو ڈھونڈ رہا تھا اس کو گوشمالی کرتے دیکھ کر پوچھ بیٹھا.

کہیں نہیں یار... بس شانزے کو ڈھونڈ رہا تھا.. پتا نہیں کہاں گم ہے مل ہی نہیں رہی ..

تجھے اور کوئی کام نہیں رہ گیا کیا..؟؟ جب دیکھو ناکام آوارہ عاشقوں کی طرح شانزے شانزے کرتا رہتا ہے... شرم تو تجھے دو ٹکے کی نہیں ہے.. لڑکی ہے وہ... جانتا ہے لڑکیوں کی عزت کتنی نازوک ہوتی ہے.. اگر کسی نے سن لیا تو وہ کیا اثر لے گا..؟؟ سوچا ہے کبھی؟؟ اس بیچاری کی عزت کا خیال کر لو تھوڑا.. ہر وقت شانزے شانزے... محسن نے عجیب تپے ہوے انداز میں کہا تھا..

وہاٹ... ناکام ہارا ہوا عاشق.... تیرا دماغ ٹھیک ہے.. بھول مت تو یوسف میر سے بات کر رہا ہے.. اور میں نے آج تک کبھی ہار نہیں مانی تو محبت میں تو سوال ہی نہیں اٹھتا. اور ویسے بھی بڑی بیچاری لگ رہی ہے اب تجھے، اس وقت وہ بیچاری نہیں تھی جب تو نے اس کا نام مس مرچی پاؤڈر رکھا تھا.

دیکھ یوسف بات مت گھماوہ پہلے کی بات تھی...جب ہماری شانزے سے...

اوبس کردے بھائی....پہلے کی بات اوراب کی بات....مجھ سے زیادہ تو،تواس کانام لے رہاہے دومنٹ کی بات میں ۵ دفعہ اس کانام لیاہےاور بول مجھے رہاہے...تومیری GF کی طرح انسیکور ہورہاہے..؟؟یوسف کوہنسی آگئی تھی..جبکہ محسن کامنہ بن گیا تھا...

اوکے...دیکھ لی یار ہم نے تیری یاری...آج کے بعد میں تجھ سے بات نہیں کروں گا...محسن نے جذباتی ہوتے کہاتھا..

چل کوئی نہیں آج تو کرلے گانہ..یوسف نے اس کے گلے کاہار بنتے کہاتھا..اور محسن کو ہنسی گئی تھی،

ہنساتومطلب پھسا..یوسف نے اس کے گال میں انگلی ٹھونسی تھی...

آوچ...کیاکررہاہے...محسن اس کو پیچھے دھکیلا تھا ...

خزانہ دریافت کررہاتھا،یوسف نے ڈھیٹوں کی طرح ہنستے ہوے کہا ...

مجھے اگرایک خون معاف ہوجائے ناتویقین کریوسف میں وہ صرف تیرا کروں گا...

وہ دونوں ہنسنے میں مصروف تھے جب پاس سے جاتی صبا کو دیکھا، کافی جلدی میں تھی، اور چہرے سے ہی کافی پریشان لگ رہی تھی ..

کیا ہوا صبا، سب خیریت ہے..؟؟؟ یوسف نے اس کو آواز دی تھی..

ہاں... وہ شانزے پتا نہیں کہاں ہے کب سے ڈھونڈ رہی ہوں مل کے ہی نہیں دے رہی... وہ عجلت میں کہتی آگے بڑھ گئی تھی ..

وہاٹ.. ایک منٹ... رو کو یوسف نے اسے روکا تھا.. آخری بار کب ملی تھی تمہیں؟

یار ٹیسٹ سے پہلے تمہارے سامنے تو بول رہی تھی... کہ واپس اکر ملے گی ہم کب سے انتظار کر رہے ہیں.. پر آئی نہیں... ابھی تک اب تو زیادہ تر اسٹوڈنٹس جا بھی چکے ہیں.. صبا کی آواز میں پریشانی نمایاں تھی .

اوکے ریلکس... ہم کینٹین کی طرف دیکھتے ہیں تم لائبریری کی طرف دیکھو کہاں جائے گی بس یہیں ہو گی... اس نے صبا کو تسلی دی تھی.. جبکہ اندر سے وہ خود بھی ڈر رہا تھا.

.....

کینٹین کے علاوہ وہ اور بھی جگہ دیکھ چکے تھے..پر کہیں بھی شانزے کا کوئی نام ونشان نہیں تھا اور اسے کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا ..یوسف اب سچ میں کچھ پریشان ہوا تھا.

میرا خیال ہے شانزے لائبریری میں ہی ہو گی اور ہو سکتا ہے صبا کو مل بھی گئی ہو وہیں چلتے ہیں محسن نے مشورہ دیا تھا اور وہ دونوں لائبریری کی طرف بڑھ گئے تھے .

صبا چاروں طرف عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی.جب سامنے سے آتے دونوں دکھائی دئے .

کیا ہوا ملی؟؟؟اس نے یوسف پوچھا .

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں.....یوسف نے مختصر جواب دیا تھا.

ہو سکتا ہے وہ گھر چلی گئی ہو.. محسن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا .

نہیں ایسا نا ممکن ہے..صبا نے اس کی بات کاٹی تھی.وہ صرف فون لے کے گئی تھی.اس کا بیگ میرے پاس ہے اس کی سب چیزیں میرے پاس ہیں..کیسے جا سکتی ہے ..

فون...تم نے اسے فون کیا..؟؟

ہان یوسف پر وہ نہیں اٹھا رہی کتنی بار میں نے ملایا یہ دیکھو..اس نے اپنا فون یوسف کو تھمایا تھا جہاں کوئی ۲۱ مرتبہ کال ملائی گئی تھی..

یوسف اب اس کے فون میں سے نمبر نکال کر اپنے فون سے ملا رہا تھا. جب کے محسن صبا کو تسلیاں دے رہا تھا .

تبھی فون بجنے کی آواز نے صبا کو چونکایا تھا. یہ... یہ تو شانزے کے فون کی رینگٹوں ہے ..

آواز وہاں لائبریری کے پیچھے سے آرہی ہے..آؤ دیکھتے ہیں صبا آگے بڑھی تھی. جب کے یوسف نے اور محسن ایک دوسرے کی شکل دیکھی تھی یہ وہی جگہ تھی جہاں سے انہوں نے شانزے کو....وہ دونوں اب صبا کے پیچھے گئے تھے .

شانزے.....جب صبا کی آواز نے ان کو ٹھٹکا دیا تھا.

شانزے کیا ہوا ہے..تم..یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو...سب شانزے کو سمبھال رہی تھی،

جب کے وہ دونوں اپنی جگہ ساکت تھے..خطرہ کا الارم بجنے لگا تھا ..

کیاہوا ہے شانزے کچھ تو بولو پلیز.. تم یہاں کیا کر رہی ہو.. تم نے تو... صبا بولے جا رہی تھی جبکہ شانزے نے اب تک ایک لفظ نہیں بولا تھا.. پلیز شانزے کچھ کہو تم بول کیوں نہیں رہیں... کیاہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا.. کسی نے کچھ کیا... بولتے بولتے صبا کی آواز بھرانے لگی تھی اس کی پیاری دوست زمین پی بیٹھی مٹی کا ڈھیڑے ہی لگ رہی تھی.. جیسے ایک ہلکا سا ہاتھ لگاور وہ بکھر جائے گی..

یوسف کے دل میں ایک ہک اٹھی تھی.. پر اس پہلے کے کوئی کچھ بولتا شانزے کو جیسے ہوش آیا تھا.. وہ اپنی جگہ سے اٹھتی یوسف کے طرف بڑھ رہی تھی،(اس میسنی کے لئے رو رہی ہو. جو جانے کہاں چھپی بیٹھی ہے اور یہاں ہمیں تھانے اور پولیس کے چکروں میں پھسار ہی ہے.. طائ جان کی آواز کانوں میں گنجی تھی،)اس کی آنکھیں اتنی سفاک تھیں جیسے ہر رشتے ہر احساس سے آری ہوں...

شانزے کچھ بولو تو... صبا نے پیچھے سے آواز دی تھی پر وہ ایک خواب کی سی کیفیت میں یوسف کی طرف بڑھ رہی تھی.. (ایک بار پھر کانوں میں آواز گھنجی تھی- تم لوگ خام خاپریشان ہو رہے وہ جہاں گئی ہے اپنی رضامندی سے گئی ہے اس لئے ہم پولیس میں نہیں جا سکتے کیا منہ دکھائیں گئے پورے شہر کو)

یوسف کو لگا اس کی جزا و سزا کا وقت شروع ہو گیا ہے وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ کیا ہوا ہے پر کچھ تھا جو یوسف ہولا رہا تھا..اس کی طرف بڑھتی ہوئی شانزے اس سے بہت اجنبی سی لگی تھی..

جب کے شانزے کے دماغ میں ہونے والے شور نے اس کو پوری طرح سے کنٹرول کر لیا تھا.اس سے کچھ یاد تھا تو صرف وہ باتیں جو اس دن اس نے اپنے لئے سنی تھیں..(وہ دو ٹکے کی لڑکی کیسی کلک مل رہی ہے ہمارے منہ پے جانے کس کا گند اخون ہے تیا جان کے الفاظ اس کے کانوں سے ٹکرائے تھے).

یوسف اور شانزے اب ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے..نا جانے کیا تھا اس کی آنکھوں میں جس نے یوسف کو نظریں جھکانے پے مجبور کر دیا تھا..

ابھی تو میں نے بات شروع بھی نہیں کی اور تم نے...شانزے نے طنزیہ مسکرائی تھی....

ایسا کیا کیا ہے تم نے جو تم نظریں چرا رہے ہو..؟؟

شانزے یہ تم کیا بولے جا رہی ہو..صبا نے مداخلت کی تھی.جس کا شانزے پے کوئی

اثر نہیں ہوا تھا...اس کے کانوں میں پاپا کی آواز گونجی تھی (بیٹی ہے وہ میری..میرے دل کا سکون ہے..)

کیا کر رہے تھے اس دن تم وہاں..؟؟شانزے نے پورے اعتماد سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا تھا..یوسف اپنی جگہ ساکت تھا..نہ بتانے کی ضرورت تھی کہ وہ کسی دن کی بات رہی ہے ہے،اور نہ پوچھنے کی ضرورت تھی..وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ کس دن کی بات کر رہی ہے..سیکنڈ کے ہزرواں حصے میں وہ سمجھ گیا تھا کہ شانزے کی اس حالت کی وجہ وہ سچ ہے جو وہ اسے چھپا رہا تھا...اہ کتنے دل سے چاہتا تھا وہ کے شانزے کو کبھی خبر نہ ہو اس کی حرکت کی..آخر کیا منہ دیکھیے گا وہ شانزے کو..لیکن کسی نے صیحی کہا ہے جھوٹ کی امر لمبی نہیں ہوتی تو پھر اس کے جھوٹ کی عمر کیسے لمبی ہو سکتی تھی...عجیب سے کیفیت نے یوسف کو جگڑ کیا تھا ندامت..افسوس...دکھ...وہ کون سا تاثر تھا جو نی تھا پر فلحال شانزے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا\..

بولو یوسف تم وہاں کیوں تھے...؟؟؟شانزے دبی دبی آواز میں چلائی تھی لیکن غصہ صاف ظاہر تھا .

دیکھو شانزے ہم آرام سے بات کر سکتے ہیں...تم جو سمجھ رہی ہو وہ..محسن،یوسف کی

صفائی کے لئے آگے بڑھنا چاہا رہا تھا جب یوسف نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا...یوسف لیکن... محسن کچھ بولتا اس سے پہلے اس نے اسے ہاتھ کے اشارے مانا کیا تھا .

یہ سب کیا ہے...صبا کچھ پریشان تھی...وہ کچھ بولتی لیکن موحسن نے اس کو چپ رہنے کو کہا تھا.

شانزے میں مانتا ہوں میں نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا...پر میرا مقصد تمہیں ...

بس...وہ کچھ بولتا شانزے نے ہاتھ اٹھا کے اسے روکا تھا.کیوں کیا تم نے ایسا تم جانتے ہو کیا کچھ ہو سکتا تھا.

وہ کتنے گندے تھے...جانتے ہو وہ کیا کرنا چاہتے تھے...؟؟؟

شانزے...میں معافی مانگتا ہوں..مجھے انداز نہیں تھا بات اتنی بگاڑ جانے گی..

تمہیں اندازہ نہیں تھا..؟لیکن کیوں ایک سوچے سمجھے پلان میں تم نے یہ پہلو کیوں نہیں سوچا تھا ...

یا پھر یہی تمہارا ارادہ تھا...پر بد قسمتی تمہارے ساتھ تم سے پہلے اپنا حصہ وصول کرنے

پہنچ گئے...

اس کی آنکھوں میں نفرت تھی..

اسٹاپ اٹ..شانزے پاگل ہو گئی ہو کیا میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا...تم نے کیسے سوچ لیا کے میں اتنا گر سکتا ہوں...اس نے شانزے کو دونوں بازوں سے پکڑ کے جھنجوڑا تھا..

صبا اور محسن دونوں ہی ڈر گئے تھے لیکن ان دونوں میں ہی اتنی ہمت نہیں تھی کے کچھ بولتے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوچا تو میں نے یہ بھی نہیں تھا کے اس سب کے پیچھے تم ہو گئے..شانزے اس کا کالر پکڑا تھا..لیکن تم ہو یوسف...کیا کیا تھا میں نے جو تم نے یہ سب پلان کیا...کیوں یوسف تم نے ایک بار یہ نہیں سوچا کے میرے ساتھ کیا ہو سکتا تھا..

تم نے ایک بار یہ نہیں سوچا کے کسی رسوہیاں میرے حصے میں آسکتیں تھیں ..

کیوں یوسف..کیوں کیا تم نے...تم نے سنا تھا اس دن سب کچھ...کیسے کیسے خطاب دئے گئے تھے مجھے سوچو اگر کچھ ہو جاتا تو؟؟میں کیا منہ دکھاتی کسی کو؟؟شانزے رو

پڑی تھی..اس کی تکلیف کا اندازہ اس کے آنسوؤں سے لگایا جا سکتا تھا یوسف صدمے سے بول نہیں پا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ شانزے کو کیسے یقین دلائے جو اس کا کالر پکڑے سراپہ سوال بنی تھی...

پلیز شانزے مجھے معاف کر دو، مجھ سے...

نہیں یوسف... کبھی نہیں میں نے بنا غلطی کے کتنا کچھ سنا... تم جانتے کتنے تکلیف سے الفاظ تھے وہ... میری ذات کی کس قدر دھجیاں اڑائیں گئیں، تم سب سنتے رہے، ایک بڑ تم نے نہیں کہا کہ یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے، صرف تمہاری وجہ سے.. معافی مانگنے کا حق تم کھو چکے ہو.. میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی... تو پلیز آج کے بعد میرے سامنے مت آنا... وہ کہتی آگے بڑھ گئی تھی..اور یوسف میں اتنی ہمت نا تھی کے اسے روک سکتا...

.....

کیا بات ہے... اریزے نے شانزے سے پوچھا تھا.. لیکن وہ اپنی پوزیشن میں ہی لیٹی رہی تھی. جیسے سو رہی ہو...

شانزے میں بیوقوف نہیں ہوں..مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو...تو پلیز بنو مت سیدھی شرافت سے اٹھو..اور بتاؤ منہ شریف کیوں سوجا ہوا ہے.اس نے شانزے کی اوڑھنے والی چادر کھینچی تھی.وہ جانتی کہ کچھ بات ضرور ہے. صبح تک اس کا موڈ کافی فریش تھا اور وہ کافی ایکسائڈیڈ تھی پر جب سے واپس آئی تھی.ایسا کچھ بھی نہیں تھا..وہ کافی سیریس دکھائی دے رہی تھی اور چپ چپ بھی..اور یہی بات اریزے کو پریشان کر رہی تھی .

اریزے جاؤ یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی ..شانزے نے چادر سر تک کھینچتے کہا تھا ..

یہ تو مجھ پتہ ہے کہ پھر یوسف نے کچھ کیا ہو گا.پر کیا، یہ تو بتا دو ورنہ مجھے ساری رات نیند نہیں آے گی..اریزے اپنی دھن میں تھی.اس لئے اسے احساس نہیں ہوا کے معملا کافی سیریس ہے.

اپنا منہ نا بند رکھو اور کوئی ضرورت نہیں اس بدتمیز، جاہل، بیہودہ انسان کا نام لینے کی..آج کے بعد اگر تم نے اس کا نام لیا نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا..وہ جو اٹھ بیٹھی تھی دوبارہ ڈھب سے تکیے پے لیٹ گئی تھی .

وہ تو اب بھی کوئی نہیں، چلو پھر بتاؤ مجھ کیا ہوا.. شانزے کی رونی صورت دیکھ کے اس سے اندازہ تو ہو گیا تھے بات کافی بگڑی ہوئی ہے لیکن وہ جانتی تھی کہ ابھی اس نے اپنا دل ہلکانا کیا تو وہ ایسے ہی خود کو تکلیف دیتی رہے گی..

پلیز اریزے مجھے کچھ بات نہیں کرنی بس...

اوکے مت بتاؤ... میں بھی نہیں بتاؤں گی کہ میں کتنی اداس ہوں.. مجھے تو لگا تھا ہم اپنا دکھ شیر کر سکتے ہیں لیکن ٹھیک ہے اگر تم نہیں بتانا چاہتی تو مجھے بھی کیا ضرورت پڑی ہے. لوگوں کی بہنیں ان کی بیسٹ فرینڈز ہوتی ہیں اور ایک میری بہن ہے... اریزے کے لہجے سے اداسی صاف ظاہر تھی ..

کیا ہے یار کبھی تو سمجھا کرو میرے جذبات کو.. بندہ سچ میں پریشان ہو سکتا ہے دکھی ہو سکتا ہے پر یہ تمہاری فضول قسم کی کامیڈی اسے تو اگلے کی اور ہٹ جاتی ہے.. شانزے نے بیٹھتے ہوے کہا تھا،

اب کیا کروں جو ہے بس یہی ہے گزارا کر لو اس سے ہی.. اریزے نے اس کا منہ چوما تھا.

اچھا اب بس کرو زیادہ پیار مت دکھاؤ. شانزے بناوٹی غصے سے بولا تھا..

ٹھیک تو پھر بتاؤ جلدی.. کیا ہوا ہے...

اوکے پہلے تم ایک کپ چاے پلاؤ اچھی سی.. شانزے نے فرمائش کی تھی..

واہ کیا موڈ خراب ہے میڈم کا.. اس سے تو اچھا تھا تم لیٹی ہی رہتیں.. اریزے تپ گئی تھی. کوئی ایسا غم نہیں ہے جس میں تم چاے پینا چھوڑ دو... وہ پاؤں پٹختی اٹھ گئی تھی.

اوپر لے آنا... شانزے نے پیچھے سے کہا تھا اور پھر وہ بال لپٹتی چھت کی طرف بڑھ گئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

چاے صرف بہانہ تھی اریزے سے تھوڑی دیر کے لئے جھٹکارہ پانے کے لئے...

کیوں ابھی تک تو وہ خود اس بات کو تسلیم نہیں کر پا رہی تھی کے یہ سب سچ ہے یا جھوٹ... تو پھر وہ اریزے کو کیا بتاتی.. لیکن یوسف نے خود مانا ہے اس بات کو کیسے نظر انداز کر سکتی تھی... کیوں کیا اس نے ایسا، کیا وہ اتنی نفرت کرتا ہے مجھ سے... تو پھر وہ سب کیا ہے جو میں نے اس کی آنکھوں میں محسوس کیا.. کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو

گئی اس سے پہچانے میں...

ابھی تو بھروسہ کرنے لگی تھی اس پے اور اس نے...ایک آنسو اپنی حدود سے باہر نکل گیا تھا..شانزے بڑی بے رحمی سے اسے صاف کیا تھا ...

یہ لو گرم گرم چاے...اس نے ایک کپ شانزے کو تھمایا تھا.اور دوسرا خود لے کر بیٹھ گئی تھی،

کتنی ٹھنڈی ہوا ہے نا...جانتی ہو ہر مشکل اپنے ساتھ آسانی لاتی ہے ویسے ہی اللہ جی نے دن کے ساتھ رات بنائی تا کے جب بندہ دنیا کی خود غرضی اور بے مروتی سے تھک ہار جائے تو رات کو اس کی آغوش میں اپنے سارے درد چھپا دے ..اکثر جب دن بہت گرم ہوتا ہے نا تو رات اللہ جی ٹھنڈی کر دیتے ہیں...تا کے ان کے بندے اس سے سکون حاصل کریں ..

دیکھو کتنی ٹھنڈی ہوا ہے نا،اریزے شانزے کو پکارا تھا..اور وہ صرف ہاں میں سر ہلا سکی تھی..جبکہ چہرہ ہنوز اترا ہوا تھا.اریزے کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کہاں سے بات شروع کرے اگرچہ بات کا اس کو علم نہیں تھا پر اس کی سنگین نوعیت کا علم ضرور ہو گیا تھا .

اریزے مجھے یوسف نے کڈنیپ کیا تھا.. شانزے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے..

جبکہ کے وہ کپ کو منہ لگاتے لگاتے

روک گئی تھی اس نے شانزے کو دیکھا تھا جیسے وہ ابھی کہے گی کہ مذاق کر رہی ہے پر

وہاں ایسے کوئی اثار نہیں تھا.

شانزے ہو سکتا ہے تمہیں کوئی...

کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی اس نے خود مانا ہے میرے سامنے.. شانزے رونے لگی تھی..

پلیز شانزے.. رومت.. تم نے پوچھا کیوں نہیں کیوں کیا اس نے ایسا.. وہ تو تم سے ..

نفرت کرتا ہے وہ مجھ سے اور اس سے مجبور ہو کے اس نے یہ سب کیا ..

نہیں... جتنا تم نے مجھے بتایا اس میں کوئی بات ایسی نہیں جو اس کا حال دل بیان نا

کرے.. ہو سکتا ہے اس نے غلطی سے ...

غلطی سے.. تمہیں سچ میں لگ رہا ہے..؟؟ یہ ایک سوچا سمجھا پلان تھا.. پوری تیاری

کے ساتھ کیا گیا پلان.. تم نہیں جانتی وہ کیسے لوگ تھے.. کیا کرنا چاہتے تھے میرے

ساتھ.. اور تمہیں یاد ہے نا گھر میں کتنا ہنگامہ ہوا تھا اس روز.. اور سب اس یوسف کی

وجہ سے..اور وہ سب کے سامنے کتنا اچھا بنتا رہا...پاپا می جانی سب کتنا شکر گزر تھے ...

میں بیوقوف تھی جو سمجھ نہیں پائی..میرے دماغ پے پردہ پڑ گیا تھا اور کون ہو سکتا ہے جس سے میری یونیورسٹی میں دشمنی ہو..

شانزے تمہیں اس سے بات کرنی چاہیے تھی ایک بار...تم اس سے..اریزے نے بات سمبھالنے کی کوشش کی تھی .

بات...سیریسلی...؟؟کیا بات کروں اس سے وہ سب کچھ مان چکا ہے میرے سامنے..اس کے پاس کچھ نہیں کہنے کے لئے سوائے سوری کے ..

شانزے پلیز ٹھنڈے دل سے سوچو میں مانتی ہوں اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے..لیکن ہو سکتا ہے جذبات میں اکر یا غصے میں اس نے یہ سب کر دیا ہو...اور تم یہ بات کیسے نظر انداز کر سکتی ہو کہ اس نے تمہیں ان لوگوں سے بچایا اور خود گھر چھوڑا .

میں اس کی وجہ سے مصیبت میں پھنسی تھی، کوئی احسان نہیں کیا اس نے یہ سب کر کے..

شانزے اگر وہ سچ میں نقصان پہنچانا چاہتا تو تمھیں بچاتا ہی کیوں؟

پلیز اریزے بس کرو میں کچھ نہیں سنا چاہتی...اس نے میرا بھروسہ توڑا ہے..اس کی وجہ سے میرے ماں باپ نے کتنا کچھ سنا اس دن..اس کی وجہ سے میں وہ وقت کتنی اذیت سے گزارا ہے تم نہیں جان سکتی کبھی...جب آدمی میرے پیروں کو چھو رہا تھا تو کتنی اذیت ہو رہی تھی مجھے..ان کی گندی نظریں کتنی تکلیف دے رہی تھیں مجھے... کوئی نہیں سمجھ سکتا..وہ رونے لگی تھی..نفرت کرتی ہوں میں اس سے ...

اریزے نے اس سے گلے لگایا تھا وہ جو کہہ رہی تھی غلط نہیں تھا..کوئی بھی لڑکی اپنی عزت سے بڑھ کے کسی کو نہیں چاہ سکتی..لیکن پھر جانے کیوں دل یوسف کو پوری طرح سے قصوروار نہیں مان رہا تھا..شانزے پلیز خود کو سمبھالو..جذبات میں کوئی ایسا فیصلہ مت کرنا کے بعد میں پچھتانا پڑے ..

.....

چل یار گھر چلتے ہیں، بہت دیر ہو گئی ہے... محسن نے یوسف کو ہلایا تھا جو بہت دیر سے ایک ہی پوزیشن میں بنا کچھ کہے بیٹھا تھا. پچھلے پانچ گھنٹوں سے وہ سمندر کی خاک چاہنے میں مصروف تھے..اور بلآخر تھک کے ایک قدرے سنسان جگہ پے بیٹھ گئے تھے.

بس کر یوسف... کیا ہو گیا ہے تجھے.. محسن سچ میں پریشان تھا یوسف کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی،

کیوں خود کو تکلیف دے رہا ہے ہم بات کریں گئے ناشا نزے سے ..

کیا بات..؟؟ بات کرنے کو اب بچا ہی کیا ہے سب ختم ہو گیا.. محسن کو لگا اس کی آواز کسی کھائی سے آئی ہو..

نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے... میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی... اس نے مجھے صفائی دینے کا ایک موقع تک نہیں دیا.. وہ سمجھتی ہے وہ آدمی میرے بھیجے ہوے تھے کیسے سوچ سکتی ہے وہ یہ سب کچھ..

دیکھ یوسف یہ سب اس کا سوچا ہوا نہیں ہے... جتنی پر اعتماد وہ لگ رہی تھی اس سے صاف ظاہر کے وہ سب جانتی تھی.. لیکن اگر وہ سب جانتی تھی تو پہلے کبھی کچھ کیوں نہیں کہا اس کا مطلب اس سے کسی نے کچھ کہا ہے یا بتایا ہے..

پر کس نے...؟؟ یوسف حیران ہوا تھا،

یہی تو پتا لگانا ہے.. اور یہ صرف شانزے بتا سکتی ہے کہ کس نے اسے کیا کہا ہے،

اور وہ... وہ تو مجھ سے بات تک نہیں کرنا چاہتی.. میں کیسے یقین دالوں اس سے کے میرا دل بدل گیا ہے اس کے لئے..

کیسے بتاؤں اس سے کے میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکا اس حرکت کے لئے... کیسے بتاؤں اسے کے ان لوگوں کو میں نے نہیں بھجا تھا... کیسے بتاؤں کے جب ان لوگوں اسے پکڑا تھا تو کتنی موتیں مرا تھا میں.. کیسے بتاؤں اس سے سب کیسے... کچھ سمجھ نہیں آرہا.... مانتا ہوں کے میں نے غلطی کی پر وقت رہتے اس سے سدھارنے کی پوری کوشش کی میں نے، میں نہیں جانتا تھا کے وہ سب ہو گا، کیسے بتاؤں میں خود اب تک معاف نہیں کر سکا اس سب کیلئے..

دیکھ میری بات سن.. محسن نے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پے رکھے تھے.. میں ہوں نا پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہتا ہوں شانزے صرف تیری ہے اور تیری رہے گی.. کیسے اور کیا کرنا ہے تو مجھ پے چھوڑ دے اتنا تو یقین ہے نا مجھ پے ...

محسن نے بہت محبت سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور یوسف وہ صرف سر ہلا کے رہ گیا تھا.

.....

شانزے یونی آگئی تھی لیکن اس کا دل کہیں نہیں لگ رہا تھا. کبھی لگتا یوسف ہنس رہا ہے، تو کبھی اس کے پاس سے گزرنے کی آہٹ محسوس ہوتی.. تو کبھی لگتا اس کی آواز آرہی ہے.. پوری رات اس کی کشمکش میں کٹ گئی تھی. کبھی دل چاہتا کے ایک بار اس کی بات سن لے تو کبھی دل چاہتا کہ اس بے ایمان کی ایک نا سنے.. پر مصیبت یہ تھی کے دونوں

صورتون میں تکلیف اسے بھی برداشت کرنی تھی. خود سے لڑتے لڑتے وہ تھک گئی تھی .

آج اگر ٹیسٹ کا رزلٹ نا آنا ہوتا تو وہ کبھی نہ آتی.. اس وقت یوسف کا سامنا کرنا اسے دنیا کا مشکل ترین عمل لگ رہا تھا. لیکن بہر حال اب اس سے کرنا ہی تھا ..

وہ آڈی کے باہر بیٹھ گئی تھی ابھی رزلٹ نہیں لگا تھا اور بہت سے سٹوڈنٹ بھی وہاں انتظار کر رہے تھے جب صبا اس کے پاس آئی تھی.

تم ٹھیک ہو...

مجھے کچھ ہوا تھا شانزے نے حیران ہوتے پوچھا تھا ...

ارے کل وہ...صبا نے بات بیچ میں چھوڑی تھی.

وہ کل کی بات تھی..شانزے کا لہجہ سپاٹ تھا..

میں مانتی ہوں اس نے غلط کیا پر شانزے مجھے لگتا ہے تمہیں ایک بار یوسف کی بات سنی چاہیے..

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی..شانزے نے دوٹوک جواب دیا تھا.

پلیز شانزے اتنی سخت دل نہ بنو ہم انسان ہیں غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں..اس سے بھی ہو گئی پر اسے معافی مانگنے کا ایک موقع تو دو ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبا تم میری دوست ہی ہو نہ..؟؟شانزے نارضگی سے پوچھا تھا..

شانزے تم کسی بات کر رہی ہو..؟؟صبا اس کے انداز پے حیران ہوئی تھی..

کیوں کہ اس وقت اس کی وکیل زیادہ لگ رہی ہو..شانزے نے ٹیکا کے جواب دیا تھا.

تبھی آڈی کھلنے کی آناونسمنٹ ہوئی تھی.وہ اپنا بیگ لیتے وہاں سے اٹھ گئی تھی.اس کا غصہ ابھی تک برقرار تھا..

صبا نے اسے دکھ سے جاتے ہوے دیکھا تھا ..

.....

وہ آڈی میں داخل ہوئی تو تقریبن پوری آڈی فل تھی... آڈی میں ٹیسٹ کے رول نمبر کے حساب سے بیٹھایا گیا تھااور فلحال صرف ایک سیٹ خالی تھی اور وہ سیٹ اس کے دشمن کے ساتھ والی تھی اس سے یقین نہیں آیا تھا کہ قسمت ایسے بھی امتحان لیتی ہے. تبھی آڈی میں کھڑے پیون نے اس سے اس کے رول نمبر کی سلپ لی تھی اور اس کی سیٹ کی طرف اشارہ کیا تھا.. اور وہ وہی سیٹ تھی جس پے بیٹھنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی. یوسف کے برابر والی غصہ تو شانزے کو بہت آیا تھا پر فلحال وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی.. تبھی مرے مرے قدموں سے چلتی یوسف کی برابر آ بیٹھی تھی .

دل میں پورا ارادہ کیے کہ اگر یوسف نے ایک لفظ بھی بولا تو وہ بنا لہذ کیا اسے کھری کھری سنادے گی. شانزے انتظار کرنے لگی کے کب وہ بولے ... لیکن خلاف توقع اس نے کچھ نہیں کہا تھا.. اور یہ بات اس سے مزید غصہ دلا رہی تھی.

مائک میں مس کلثوم کی آواز آرہی... اب سے کچھ دیر میں رزلٹ سکرین پے آپ رزلٹ دیکھ سکیں گئے اور وہی رزلٹ نوٹس بورڈ پے بھی لگایا جائے گا. تاکے جو سٹوڈنٹ آج نہیں آے وہ بآسانی اپنا رزلٹ دیکھ سکیں. جیسے کے ہم نے پہلے ہی کہا تھا

کہ ٹاپ 40 سٹوڈنٹ چنے جائیں گئے 20 سینئرز اور 20 جونیئرز... وریہ چالیس سٹوڈنٹ مل کے ٹیمز بنائیں گئے یعنی کے کوئز میں پر فارم کریں گی ۲۰ ٹیمز جن میں سے اگلے راؤنڈ میں صرف جتنے والی ۱۰ ٹیمز ہی پر فارم کریں گی ... سٹوڈنٹس کا جوش دیکھنے والا تھا پورا ہال تالیوں سے گنج رہا تھا..

ایک بار پھر مس کلثوم کی آواز ابھری تھی... وعدے کے مطابق سرپرائز کا وقت آگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگلا ٹاسک یعنی کوئز آپ ایز ٹیم پر فارم کریں گئے اور ٹیم نہ آپ بنیں گئے نہ ہم یہ ٹیم بنایں گئے اپ کے مارکس. جن دو لوگوں کے مارکس ایک جیسے ہوں گئے وہ ایک ساتھ ایک ٹیم کے طور پے پر فارم کریں گئے. ہر ٹیم میں ایک سینئر اور ایک جونیئر سٹوڈنٹ شامل ہو گا.. ہال میں تالیاں گونجنے لگیں تھیں،،

سکرین پے رزلٹ چلنا شروع ہو گیا تھا پہلے سینئر سٹوڈنٹ کا نام آتا اور پھر رولنگ کے بعد جونیئر سٹوڈنٹ کا.. رزلٹ کو انوکھ انداز میں شو کیا جا رہا تھا جس نے تمام سٹوڈنٹس کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی تھی. ہر شخص اپنی جگہ سانس روکے اپنے نام کا منتظر تھا.. اب صرف چھ نام باقی تھے.. سب سے پہلے نام ابھرا تھا شاہنواز کا... جس کے مارکس اتنے زیادہ تھے کے سب حیران تھے کے فرسٹ آنے والے سٹوڈنٹ کے مارکس کتنے زیادہ

ہوں گئے.. سکرین کے دوسرے حصے پے ماریہ کا نام ابھرہ تھا دونوں کے سیم مارکس تھے.. تھرڈ پوزیشن لیتے ہوے دونوں ایک ٹیم کی طرح پرفارم کرنے والے تھے حال میں تالیوں کا شور گنج رہا تھا.. لیکن شانزے کے دل پے عجیب مایوسی چھا رہی تھی وہ جانتی تھی کے اتنے ٹف کمپیٹیشن میں پوزیشن لینا کافی مشکل ہے.. جب کے یوسف نہایت سکون سے بیٹھا تھا. جیسے وہ رزلٹ پہلے سے جانتا ہو.. اور اس کا یہی اطمینان شانزے کا غصہ بڑھا رہا تھا .

سکرین پے دوبارہ نام ابھرا تھا.. نام اس دفع وارث کا تھا جس نے دوسری پوزیشن گین کی تھی.. سکرین کے دوسرے حصے میں نام ابھرنے لگا تھا... حال میں بیٹھے دو لوگوں نے دعا کی تھی شانزے نے اپنا نام انے کی...

اور یوسف نے اس کا نام نہ انے کی ...

سکرین پے نام ابھرا تھا اور دونوں حیران ہو گئے تھے، دونوں میں سے ایک کی دعا قبول ہوئی تھی.. وہ دونوں اب ایک دوسرے کی شکل دیکھنے میں مصروف تھے ہال میں تالیاں بج رہی تھیں.. فرسٹ پوزیشن کا رزلٹ آناونس ہوا تھا.. تبھی مس کلثوم نے مائک میں پوچھا تھا... اینی گیس...؟؟

اور پورے حال میں صرف ایک نام گنجا تھا..یوسف...یوسف...یوسف...سٹوڈنٹ کا شور بڑھ رہا تھا..

جبکہ یوسف صرف شانزے کو دیکھ رہا تھا...اور شانزے یوسف کو...وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کے سکرین پے یوسف کا نام چمک رہا ہے..جبکے یوسف کو اس بات کی اب کوئی فکر نہیں تھی کے سکرین پے انے والا نام کس کا ہے .

.....

وہ دونوں مستقل ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اس بات کی پرواہ کیے بغیر یہیں پاس میں کوئی ہے جوان دونوں کو ساتھ بیٹھا دیکھ کے خوش نہیں ہے..جلان کی..حسد کی..آنچ اتنی زیادہ تھی کہ نہ چاہتے ہوے بھی درد آنسو بن کر رانیہ کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے.کیوں وہ نہیں جانتی تھی..لیکن جبھی وہ دونوں کو ساتھ دیکھتی تو اس کی حالت ہی ایسی ہی ہو جاتی تھی.بنا مقصد ہی وہ اپنا مقابلہ شانزے سے کرنے لگی تھی.کیا تھا اس میں ہر لہذ سے وہ رانیہ سے کم تھی،نہ فیملی بیک گراؤنڈ...نہ کلاس..نہ کوئی سوشل سرکل...عام سے کپڑے..فیشن سینس...کچھ بھی نہیں تھا اس میں کے وو یوسف جیسے ہندسوم بندے کو ڈیزرو کرتی...اور حیرت تو اس سے یوسف پے ہوتی، کتنی

لڑکیاں تھی جو اس پیے فدھا تھیں،اس کی ایک نظر پانے کے لیے مری جاتیں پر اسے نے کبھی انھیں لفٹ تک نہ کرائی تھی اور اب کرائی بھی تو کسے شانزے حسان ایک انتہائی عام لڑکی کو سانولی رنگت،عام ساحلیہ پھر بھی یوسف اس کو دیکھ کر سب بھول جاتا تھا.یہی وجہ تھی کہ وہ شانزے سے حسد کرنے لگی تھی..اس بات سے بلکل بے خبر کہ "حسد ایک ایسا سانپ ہے جو جس کے اندر پلتا ہے..سب سے زیادہ اسی کو ڈستا ہے .."

تو کیا لگتا ہے آپ سب کون ہے جو یوسف کی ٹیم کا دوسرا ممبر بنے والا ہے ...

مس کلثوم کی آواز نے رانیہ کی سوچوں کا تسلط توڑا تھا .

ایک بار پھر حال میں بیٹھے دو لوگوں نے دعا کی تھی...ایک نے شانزے کا نام آنے کے لیے اور ایک نے نام نہ آنے کے لئے... جگہ وہی... حالات وہی... دعا وہی... لیکن اس بار وہ دو لوگ رانیہ اور یوسف تھے... قبولیت کا وقت اکر گزر گیا تھا.دعا قبول ہو گئی تھی..وہ دونوں جو پچھلے ۲:۳۰ منٹ سے ایک دوسرے کو ایک ہی پوز میں دیکھ رہے تھے بلا آخر ان میں ہلچل ہوئی تھی..اور یہ ہلچل یوسف کی مسکراہٹ نے کی تھی..

شانزے نے کچھ حیرانگی سے اس سے دیکھا تھا ...

)ہے ہی کوئی نفسیاتی انسان شانزے نے جل کے دل میں بولا تھا. ویسے ہی اسے دکھ تھا وارث کے ساتھ نام نہ آنے کا اس کا سیدھا سیدھا مطلب یہی تھا کے وہ اس کمپیٹیشن سے آوٹ ہے....اوپر سے یوسف کی جان لیوا مسکراہٹ...اف... لیکن وہ تو ہنسے گا ہی نہ کیوں کہ ہمیشہ کی طرح اس نام نام جو آگیا ہے (.

سکرین پے یوسف کی ٹیم کے سیکنڈ ممبر کا نام اب چمک رہا تھا لیکن اس بار بھی دونوں کو کوئی فکر نہیں تھی.. کیوں شانزے نومید تھی جب یوسف کے چہرے پے سکون ہی سکون تھا جیسے وہ جنتا تھا کے شانزے کا نام نہیں نے والا. شانزے کا دل چاہا وہ اٹھ کر کہیں بھاگ جائے صیح کہا تھا سب نے وہ دل میں خود کو کوس رہی تھی ...

جبکہ ہال میں بیٹھا ہر شخص حیران تھا..

لیکن شانزے کو فکر تھی تو صرف یوسف کی بے وجہ کی ہنسی کی...

وہ کہ جانے وا کی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، تبھی یوسف نے اسٹیج کی طرف انگلی سے اشارہ کیا تھا اور عین اسی وقت مس کلثوم کی آواز مائک پے آئی تھی "فرسٹ پوزیشن گوز ٹو مس شانزے حسان...."

اور شانزے پیے حیرتوں کا پہاڑ گر پیرا تھا وہ بے یقینی کے عالم کبی سکرین کی طرف دیکھتی تو کبھی یوسف کو...

تو کیا یوسف پہلے سے جانتا تھا... یہ تو ممکن ہی نہیں تھا... تو پھر کیا اس سے مجھ پے... نہیں یہ نہیں ہو سکتا یہ تو اس نے خود نہیں سوچا تھا کے وہ فرسٹ پوزیشن لے سکتی ہے وہ تو سکرین پے وارث کے ساتھ صفیہ کا نام دیکھ کر ہی امید ہار چکی تھی. صفیہ اچھی کومپیٹیٹر تھی پر اتنی اچھی یہ نہیں سوچا تھا اور فرسٹ پوزیشن تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی.. لیکن قسمت نے بھی عجیب دوراہے پے لا کھڑا کیا تھا ...

اس وقت اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ ہنسے یا روے ...

وہ اپنی کامیابی کی خوشیاں منائے یا پھر یوسف کی ٹیم میں ہونے کا سوگ...

تبھی سپیکر میں مانوس سی آواز گنجی تھی، مجھے یقین ہے کے آپ سب بہترین طلبہ ہیں. آپ میں سے کوئی کسی سے کم نہیں ہے اس لیے میں آپ سب کی شکر گزر ہوں کیوں کہ آپ لوگو کے پیر اور محبت سے ہی ہم یہ کومپیٹیشن ارینج کرنے جا رہے ہیں. مجھے امید ہی آپ سب بھرپور طریقے سے شامل ہوں گئے اور جواب اس کمپیٹیشن کا حصہ نہیں ہیں وہ اپنے ساتھیوں کو خوب سپورٹ کریں گئے... اب سے ٹھیک دو دن

بعد آپ کو یہیں کوئز کو پہ پیتیشن کے لیے آنا ہے، جیتنے والی ۱۰ ٹیمز ہی آگے موو کریں گی. اور اگلا سرپرائز بھی آپ کو کوئزز زلٹ کے بعد بٹیا جائے گا، آووووو کے شور ساتھ ہی حال میں تالیاں بجنے کا شور بھی میز ہوا تھا جب مس کلثوم آناونسمنٹ پوری کر کے نیچے اتر رہی تھیں .

.....

مبارکاں... مبارکاں... مہک، ذرا اور صبا نے ایک ساتھ کہا تھا جبکہ صبا نے محبت سے شانزے کو گلے لگایا تھا.

تھنک یو صبا.. شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی کل جیسے اس نے صبا کو جھاڑا تھا.

اسے بلکل امید نہیں تھی کے صبا آج اس سے بات بھی کرے گی لیکن اس کے رویے سے کہیں بھی کوئی ناراضگی ظاہر نہیں تھی.

واہ- شانزے ماں گئے تم نے جو بولا وہ کر دکھایا، وی ر ئیلی پراوڈ اوف.. ذارا نے چہکتے ہووے کہا تھا.

ہاں بھئی سچ میں تم نے تو کمال کر دیا نہ صف ون کیا بلکے پوزیشن بھی لی اور نہ صرف

پوزیشن لی بلکے یوسف کے ساتھ ٹیم بنانے میں بھی کامیاب ہو گئی اور اب تو کوئی بھی تمہیں جیتنے سے نہیں روک سکتا اکھڑ کو یوسف جو تمہارا پاٹنر ہے. مہک نے کافی پر جوش انداز میں کہا تھا کیوں کے وہ یوسف کے مداحوں میں سے ایک تھی اور یہ بات ان تینوں سے ڈھکی چھپی نہیں تھی.

شانزے کے منہ کہ نقشہ بگاڑ گیا تھا یوسف کے نام سے،اور یہ صبا نے خوب محسوس کی تھی، لیکن فلحال وہ ذارا اور مہک کے سامنے کچھ بھی کہنا نہیں چاہتی تھی،اس لیے صبا نے دوبارہ سے ٹریٹ کا پائنٹ ریز کیا تکے شانزے کی جان چوری جائے اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی کیوں وہ تینوں سب کچھ بھول بھال کے اس سے ٹریٹ مانگ رہیں تھیں. چلو میری بہنوں چلو شانزے نے ہار مانتے ہووے کہا تھا،اس لیے وہ سب کینٹین کی طرف چل دیں تھیں.

.....

کونگریچولیشنز...رانیہ نے آگے بڑھ کے مبارک بعد دی تھی یوسف کو..اس کے بعد محسن اور عمر نے بھی روایت کو دھورایا تھا.اب یہ بتاؤ ٹریٹ کہاں دو گئے..رانیہ نے کینٹین میں یوسف کے برابر بیٹھتے ہوے کہا .

ٹریٹ کس بات کی ٹریٹ؟؟؟یوسف نے مصنوئی حیرانگی سے پوچھا .

بنومت تم اچھی طرح جانتے ہو...رانیہ نے اس کے بازو پے مقہ مارا تھا.

ارے یار آرام سے...جان لو گی کیا..

ہاں لے لوں گی..اگر تم نے ٹریٹ نہ دی تو.....اب کی بار شانزے بال بگڑے تھے...

اف تم بھی نہ بچوں کی طرح زد کر تھی ہو ساری محنت تو میں نے کی ہے تم نے کیا کیا ہے ؟یوسف نے رانیہ کے ماتھے پے انگلی سے نوک کیا تھا .

میں نے تمہارے جیتنے کے لیے دعایں کی اور کیا ...

واہ-مجھے نہیں پتا تھا آج کل دعایں بڑے فروخت ہیں...ویسے پھر تو تم اپنا کاروبار شروع کر سکتی ہو-نہیں؟

آؤ آؤ دعایئں لو بدلے میں ٹریٹ دو...یوسف نے کافی پروفیشنل انداز میں آواز لگائی تھی.وہ مسلسل رانیہ کی ٹانگ کھنچ

رہا تھا ..

اوکے۔ نہیں دینی مت تو کنجوس کہیں کے، بات نہ کرنا اب مجھ سے وہ غصے میں جانے لگی تھی، تبھی یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا. تم بھی نہ آج کل چھوٹی چھوٹی باتوں پے ناراض ہو جاتی ہو. چلو آج شام کو تمہاری یہ خواھش پوری کر دی جائے گی خوش ؟؟؟؟

میں نہیں ماننے والی ایسے.. رانیہ نے منہ پھولیا تھا. وہ اور یوسف بچپن کے دوست تھے وہ جانتی ناراضگی یوسف کی کمزوری ہے جب کوئی اس سے ناراض ہوتا تو اسے اس وقت تک سکون اتا جب تک وہ اسے مانا نہ لے.. اور اس وقت وہ اس بات کا پورا فائدہ اٹھا رہی تھی. کیوں کہ اس نے سامنے سے آتے شانزے اور اس کے گروپ کو دیکھ لیا تھا. اور یہی سب سے بہترین مقہ تھا شانزے کو اپنی اہمیت جتلانے کا تبھی اس نے معصومانہ انداز سے بولا ٹھیک ہے، پہلے تم کان پکڑ کر سوری بولو..

اوکے۔ ٹھیک یہ لو سوری، یوسف نے کان پکڑے تھے. اسی دم یوسف کی نظر شانزے پے پڑی تھی جو جانے کب کینٹین میں آئی تھی اور خلاف توقع اس کو ہی دیکھ رہی تھی. جانے کیا تھا شانزے کی آنکھوں میں جو یوسف نے پل بھر میں ہی رانیہ کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا. لیکن شانزے منہ موڑ چکی تھی، اور اس بات نے کافی حد تھا رانیہ کو تسکین پہنچائی

تھی،وہ جو کرنا چاہتی تھی بہت مہارت سے کر گزری تھی.اور فلحال اس کے لئے یہی بہت تھا کے شانزے یوسف کا منہ تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی .

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں،شام میں ملتے ہیں،رانیہ نے اپنا بیگ اٹھایا تھا اور چل پڑی تھی .

وہ سب باہر کی طرف بڑھے تھے ...

عین اسی وقت شانزے کا گروپ بھی کینٹین سے باہر جا رہا تھا،

مبارک ہو رانیہ نے شانزے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا ..

تھنک یو...نہ چاہتے ہوے بھی شانزے اس کا بڑھا ہاتھ تھاما تھا...

ویل-تم نے کافی اچھا سکور گین کیا ہے..رانیہ نے اس کی تریف کی تھی لیکن شانزے کو وہ ہضم نہیں ہو رہی تھی کیوں کہ وہ رانیہ کو جتنا جانتی تھی اس حساب تو اس وقت رانیہ کو آگ برسانی چاہیے تھی لیکن یہاں تو موسم بہار تھا...

تھنک یو سو مچ...اس بار شانزے نے کافی ہمبلی جواب دیا تھا.

کافی محنت کی ہو گی نہ تم نے اس کمپیٹیشن کے لیے لیکن اب بے فکر ہو جاؤ..کیوں کہ

یوسف جو ہے تمہارے ساتھ اور وہ کبھی کسی کو پیٹیشن میں نہیں ہارا... رانیہ نے مسکرا کے شانزے کی طرف دیکھا تھا ..

جانے کیوں پر شانزے کو اس کی ہنسی زہر لگی تھی ...

مجھے یہ کمپیٹیشن جیتنے کے لیے کسی کی ضرورت نہیں ہے اور یوسف کی تو بلکل نہیں ...

انفیکٹ میں اس کے ساتھ اس میں تو کیا کسی بھی کو پیٹیشن میں شامل نہیں ہونا چاہتی ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو آل دبیسٹ.. رانیہ آگے بڑھ گئی تھی.. اس نے یوسف کو قریب آتے دیکھ لیا تھا.

شانزے کونگریچولیشن .... پیچھے آتے یوسف نے کہنا چاہا تھا پر شانزے پاؤں پٹخ کے چلی گئی تھی.

یوسف نے افسوس سے اسے جاتے دیکھا تھا..

.....

اسلم کمرے میں یہاں سے وہاں پھر رہا تھا، چہرے سے کافی پریشان معلوم ہوتا تھا...

اماں اور آمنہ بہت دیر سے اسے دیکھ رہے تھے جو یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا. وہ دونوں جانتی تھیں کہ وہ کیوں پریشان ہے. لیکن کسی نے بھی اس کو بلانے کی کوشش نہیں کی تھی. تبھی وہ تھک ہار کے ان کے پاس آ بیٹھا تھا.

اماں...اماں میں بہت پریشان ہوں اس نے خود ہی ماں کو پکارا تھا..

اماں اور آمنہ دونوں اب اس کی طرف متوجہ تھیں..

اماں کچھ تو بول کیا کروں. میں بہت پریشان ہوں ...

صاحب تو بڑا سیدھا آدمی تھا میری باتوں میں آجاتا تھا. پر اس کا بیٹا وہ بہت چالاک نکلا..

مجھے لگا تھا ٹانگ اکر خود ہ آجائیں گئے پر دیکھ آج دو ہفتے ہو گئے نہ وہ آے اور نہ فون آیا..

دیکھ اسلم پہلے بھی کہا تھا ابھی کہتی ہوں بتادے سچ..نہ دے دھوکہ..اماں نے کہنا شروع کیا تھا.

ایسا نہ ہو ہمیں بڑی بھاری قیمت چکانی پڑے..

اماں میں کب دھوکہ دیا ہے..اسلم نے کمزور آواز میں کہا تھا

بیٹا لیکن تو نے سچ بھی تو نہ بتایا، کیا یہ دھوکہ نہ ہوا؟؟اماں نے اسلم کے سر پے ہاتھ پھرا

تھا..جو اس نے بری طرح جھٹکا تھا..اماں تو کیوں نہیں سمجھتی بہت ہے اس کے پاس اسے کچھ کمی نہیں ہو گی..اماں تو میری بات ماں جا...

دیکھ بیٹا انسان جو بوتا ہے اس نے کاٹنا بھی وہی ہوتا ہے،

"آج تک ایسا نہ ہوا کے کسی نے کیکر بویا ہو اور اس کی جگہ آم کھایا ہو ..."

تو نے دھوکہ دیا ہے وہ ایک نہ ایک دیں تجھ تک لوٹ آے گا ..

بیٹا حرام کرنے سے اولاد حرام کی نہیں ہوتی بلکے حرام کی کمائی کھانے سے اولاد حرام کی ہوتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیوں بھول جاتا ہے ہمارے پیارے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ نے "یہی کہا وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے "

دیکھ اماں میں مانتا ہوں یہ سب باتیں..لیکن آج کے زمانے میں یہ سب نہیں ہوتا کوئی مقافات عمل نہیں ہوتا...

تو دیکھ لوگ کتنے کالے کام کر کے پیسہ کما کہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے..

بیٹا اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے..بیٹا دیر سویر ہو سکتی ہے پر ٹل نہیں سکتا..

کبھی کبھی کچھ چیزیں بہت دیر میں پلٹتی ہیں ..

لیکن وہ لوٹ کر اتی ضرور ہیں جیسے کسی مظلوم کو دے جانے والا دھوکہ ....

بس اماں... میں آخری بار کہتا ہوں اگر تو نے میری بات نہ مانی تو میں اپنی جان دے دوں گا ...

اماں نے تاسف سے اپنے اکلوتے بیٹے کو دیکھا تھا.. اور سوچا تھا کہاں کمی رہ گئی تھی ان کی پرورش میں جو وہ ایسا ہو گیا ہے ان ہونے تو کبھی حرام کا ایک نوالہ نہیں کھلایا تو پھر کہاں سے اس کے خون میں یہ سب شامل ہوا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

میم کیا میں اندر آسکتی ہوں.. شانزے نے مس کلثوم کے روم کے دروازے سے پوچھا تھا..

جی جی شانزے آیئں... انہوں نے بہت محبت سے شانزے کو پکارا تھا..

میم آئی تھنک آپ بیزی ہیں، میں بعد میں آجاؤں گی، شانزے نے سر مستنصر کو وہاں دیکھ کر کہا..

نی شانزے ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بولے ..

ان لہجہ اتنی شفقت لئے ہووے تھا کہ شانزے کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے ..

میم وہ در صل..وہ ہیجکیچائی تھی...

کیا ہوا بھئی اتنی ہونہار سٹوڈنٹ کو چپ کیوں لگ گئی ہے...سر مستنصر نے اس کا حوصلہ بڑھایا تھا وہ جانتے تھے کچھ بہت پریشن کن بات ہے اس لیے وہ کنفیوز ہو رہی ہے..

میم میں پارٹنر چینج کرنا چاہتی ہوں..میں یوسف کے ساتھ اس میں پارٹ نہیں لینا چاہتی..شانزے ایک لائن میں بات مکالم کی تھی اور وہاں بیٹھے دونوں لوگوں کو صدمہ لگا تھا...

لیکن کیوں شانزے آپ دونوں سے تو ہمیں کتنی امیدیں ہیں...سر مستنصر نے اس سے بولا تو وہ کچھ شرمندہ ہوئی تھی..

سر بس میں یوسف کے ساتھ...اس نے بات بیچ میں ہی چھوڑ دی تھی..

شانزے یوسف ایک اچھا سٹوڈنٹ ہے میں مانتا ہوں اس کی سر گرمیاں کبھی کبھی پریشانی کا بائیس بنتی ہیں لیکن پھر بھی وہ میرے بہترین طلبہ میں سے ایک ہے..اگر صرف وہ وجہ ہے تو یقین کرو اس کی پوری زمیداری میں لیتا ہوں سر مستنصر نے بارے مان سے کہا تھا. شانزے کو رشک آیا تھا یوسف پیے کتنا لکی ہے نہ..کتنا چاہتے ہیں سب اسے.....اس نے دل میں سوچا تھا...

نہیں سر ایسی کوئی بات نہیں ہے...بس میری اور اس کی ٹیم نہیں ہو سکتی ...

ٹیم میں انڈر سٹنڈنگ ہونا ضروری ہے...

اور مجھے نہیں لگتا کے ہم دونو اس ایک ساتھ ایک اچھی ٹیم کی طرح کام کر سکتے ہیں ..

شانزے لیکن اس بارے میں تو ہم یوسف سے بات کر سکتے ہیں...میم کلثوم پوری بات میں پہلے دفع بولیں تھیں..

نہیں میم مجھے نہیں لگتا اس کی ضرورت ہے...شانزے کو کہتے ہوے بہت دکھ ہوا تھا..

میم کلثوم اور سر مستنصر سے اسے خاص عقیدت تھی ..

ٹھیک ہے شانزے لیکن پارٹنر چینج نہیں ہو سکتے باصورت دیگر آپ کو ڈیسقو لیفائے ہونا پڑے گا ..

سر مستنصر نے کافی دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا...

ٹھیک ہے سر مجھے منظور ہے... سامنے بیٹھے دونوں لوگ حیران رہ گئے تھے .

شانزے آپ اچھی طرح سوچ لیں اور پھر کل تک انفارم کر دیں... مس کلثوم نے اس سے کہا تھا..

میں جانتی ہوں کہ آخری فیصلہ آپ کا ہی ہو گا...اور وہ ہمرے لئے قابل قبول اور احترام بھی ہے ...

آپ پے کوئی زور زبردستی نہیں ہے..آپ ایک اچھی سٹوڈنٹ ہیں ...

اور میں نہیں چاہتی کے کسی اختلاف کی بناپر آپ یہ چانس مس کریں ...

اپنی بات کے آخر میں وہ اپنے مخصوص سٹائل میں مسکرائیں تھیں ...

تھنک یو میم...وہ روم سے سے باہر نکل گئی تھی...

جب سر مستنصر نے کسی کو کال ملائی تھی...

.....

شانزے... شانزے... روکو پلیز... یوسف اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا..

شانزے پلیز میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں، وہ دوبارہ بڑھنے لگی تھی.. یوسف نے پھر اس سے روکا تھا ...

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی.. شانزے نے منہ بنا کے بولا تھا..

پلیز شانزے مجھے معاف کر دو میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی، میں شرمندہ ہوں ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا... کس کس غلطی کی معافی مانگو گئے یوسف.. ؟؟؟؟؟؟؟

کس کس غلطی کی مطلب ؟؟ وہ حیران ہوا تھا..

زیادہ معصوم مت بنو تم سب جانتے ہو..

میں کچھ نہیں جانتا تم بتاؤ .

او-اچھا پر میرے پاس وقت نہیں ہے.. تو پھر اللہ حافظ.. وہ کہتی آگے ہوئی تھی...

شانزے پلیز یار بتاؤ مجھے کے کیا ہوا ہے..یوسف کا سر سچ مچ چکرایا تھا ابھی تو ایک مثلا حل نہیں ہوا تھا ..

تم نے جان بوجھ کے میرے جیسا سکور کیا تاکہ میں اور تم ایک ٹیم میں ہوں ..

اس نے انتہائی بے تکی بات کی تھی کچھ پل یوسف اس کا منہ دیکھتا رہ گیا تھا،

وہاٹ...ارے یوان سینسس؟؟؟میں یہ سب کیوں کرنے لگا..؟؟اس لیے تم اپنا پارٹنر چینج کرنے گین تھیں..

وہ مجھے نہیں پتا پر یہ تمہاری شازش ہے...شانزے کو جھٹکا لگا تھا جسے اس نے کوور کیا تھا..

ہاں ہاں میں تو امریکہ ہوں..سب کچھ میں ہی تو کرتا ہوں..یوسف نجل کر کہا تھا،

اور تم ٹھری بیچاری پاکستان ....

جس کی اپنی تو کوئی عقل ہے نہیں کسی نے کچھ بھی کہا اور مان لیا...یوسف نے چوٹ کی .

جبکہ شانزے گھبرائی تھی...(کیا یوسف جانتا ہے کے مجھ کسی نے...اس نے دل میں

سوچا تھا.)

دیکھو یوسف بکواس مت کرو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی...اس نے یوسف کو کراس کرنے کی کوشش کی تھی..

لیکن یوسف نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھنچا تھا، شانزے اس کے لئے تیار نہیں تھی اس لیا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی...جبکہ یوسف نے اس سے دیوار کے ساتھ لگایا تھا...

مثلا کیا ہے تمہارے ساتھ...آرام سے بات نہیں سن سکتیں...یوسف کو کچھ غصہ آیا تھا..

شانزے کے سارے طبق اچھی طرح روشن ہو چکے تھے...شکر ہے اس حصے میں سٹوڈنٹ کا رش نہیں تھا ورنہ...

مانتا ہوں غلطی کی..جو تمہارے ساتھ کیا غلط کیا...تم ہزار بار کہوں گی تم سے معافی مانگ لوں گا..

تمہارے آگے ہاتھ جوڑ سکتا ہوں..کہو تو پاؤں پکڑ سکتا ہوں...کہو تو جینا چھوڑ سکتا

ہوں...

جو تم کہو گی کروں... تم جو بولو مانوں گا... لیکن تم سے بات نہ کرنا یہ میرے بس سے باہر ہے شانزے حسان...

اس لیے بھول جاؤ کہ تم ایسا کر سکتی ہو... تم جس راستے جاؤ گی مجھے پاؤ گی ...

کیوں کہ میں اپنا راستہ جدا نہیں کر سکتا ...

تم چاہے اسے جو بھی نام دو لیکن میں تم سے ...یوسف کہتے کتے رک گیا تھا..

جبکہ شانزے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے میں مصروف تھی...

جہاں تک بات ہے سکور کی تو ایک بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں اچھی طرح بیٹھا لو ...

رزلٹ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا ....

سوائے مس کلثوم... سر مستنصر... اور ڈین صاحب کے... تو بولو اب تمہیں ان تینوں پے سے کس پے

شک ہے،

شانزے مجھے پورا یقین تھا تم پے تمہاری قابلیت پے کہ تم اچھا سکور کرو گی ...

کیا تمہیں نہیں تھا؟ جو تم نے یہ سب سوچا؟؟

شانزے نظریں چرائی تھیں، وہ جانتی تھی کہ وہ تینوں ہی اپنے پروفیشن سے کتنا ایماندار ہیں ..

شانزے ہر رات کی سبھا ہوتی ہے... ایسے ہی ہار غلطی کی کی معافی ہوتی بس سامنے والے کے دل میں آپ کے لئے گنجش ہونا چاہیے... تو کیا میں یہ سمجھوں میرے لیے تمہارے دل میں کوئی جگہ نہیں بن پائی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف کی آنکھیں اس کی سچائی بول رہی تھی.. اس کی شرمندگی، اس کی تڑپ اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر تھی ..

لیکن اتنا کچھ بول کے شانزے سچ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی....

اس کا غصہ... اس کی زد آڑے آرہی تھی..

یوسف اس کا جواب جان گیا تھا... اس لئے اس کے ہاتھ چھوڑ دے تھے...

شانزے میں جانتا ہوں معافی مانگنا آسان ہے... معاف کرنا مشکل...

پلیز ایک بار اپنے دل سے پوچھا کیا وہ مجھے معاف کرنے پے تیار نہیں ہے؟؟؟

یوسف روکا نہیں تھا چل گیا تھا..اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ نہیں چاہتا کے اس کی نم آنکھیں شانزے کے سامنے اس کے جذبات کا علان کر دیں ...

شانزے ٹھنکے تھکے قدموں سے گھر کی طرف چل دی تھی.....

.....

کہاں گیا تھا؟؟ محسن نے مشکوک سا پوچھا تھا،

کہیں نہیں..کہاں جانا ہے...یوسف کا لہجہ کچھ عجیب سا تھا..

ابے اوے...زیادہ ڈرامہ نہیں جو پوچھا ہے وہ بتا...دیوداس کہیں کا، محسن نے جھڑکا تھا..

ارے یار تجھے کوئی کام نہیں ہے جب دیکھو نام دیتا رہتا ہے..کہاں جانا ہے تجھے پتہ تو ہے..یوسف بھی چڑ گیا تھا.

اوہ-سوری میں بھول گیا تھا ملا کی دوڑ مسجد تک اور یوسف کی دوڑ ....

محسن کے الفاظ، یوسف کے گھورنے کی وجہ سے بیچ میں ہی رہ گئے تھے .

اچھا چل یہ بتا مثلا حال ہوا...مانی وہ..؟؟

تجھے کیا لگتا ہے یوسف نے الٹا سوال کیا تھا..وہ شانزے ہی کیا جو آسانی سے مان جائے،

دیکھ یوسف بات اتنی چھوٹی تو نہیں کہ وہ آسانی سے مان جائے یہ تو بھی جانتا ہے میں بھی،

مانتا ہوں،پر کیا کروں یہ دل نہیں مانتا نا،تجھے پتا ہے میڈم اپنا پارٹنر چینج کرنے گیں تھیں ..

ایک بار...صرف ایک بار معاف کر کہ دیکھے ساری زندگی اس کو کوئی موقع نہیں دوں گا پھر ناراض ہونے کا..

اوہو-بری لمبی پلاننگ ہے ...

یوسف کی ایسی حالت دیکھ کر محسن کو ہنسی آگئی تھی اور اس کی ہنسی نے جلتی پے تیل کا کام کیا تھا.

اور تو کیا ہر وقت دانت نکالنے لگا ہے...؟یوسف غصے میں بولا تھا.

تیری حالت دیکھ کر نا ایک شیر یاد آیا...سناؤں کیا..؟؟

میں مانا کروں گا تو، کیا تو نہیں سنائے گا؟؟یوسف نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

یہ بھی ہے...لے تو پھر سن..

"ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا...آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا...."

محسن نے داد طلب نگاہوں سے دیکھا تھا...اور جواباً یوسف نے گھورا تھا..

کیا ہوا پسند نہیں آیا؟نہایت معصومیت سے پوچھا تھا محسن نے....

چل ایک اور سناتا ہوں..ہمم..ہمم..محسن نے گلہ کھنکارا تھا..

بس کر دے تو اپنی ڈرامے بازیاں میں ٹھیک ہوں..یوسف جانتا تھا یہ سب وہ اسے بہلانے کے لئے کر رہا ہے..

پکا..؟محسن نے کنفرم کیا تھا..

ہاں پکا..یوسف جانے آسمان میں کیا تلاش کرنے لگا تھا ..

اگرچہ موسم خوشگوار تھا..لیکن یوسف کے دیکھنے کا تعلق اس سے نہ تھا .....

کیا سوچنے لگا..؟؟محسن سے رہا نہں گیا وہ اس کی حالت اچھے سے سمجھ رہا تھا..

یہی کہ تھوڑے دن پہلے تک سوچتا تھا کہ اسے کبھی سچ پتا نہ چلے،

جانے کیسے ریکٹ کرے گی...اگر نفرت کرنے لگی تو ...

کیسے سمبھالوں گا...کیسے کہوں گا کہ مجھے محبت ہی اس سے ...

لیکن اب لگتا ہے جو ہوا صحیح ہوا...اب کم سے کم دل پے کوئی بوجھ نہیں ہی...

پتا ہے، جھوٹ کی بنیادیں بہت کمزور ہوتی ہیں..اس لیے جھوٹ کی بنیاد پے بنایا گیا

رشتہ زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا ...

بلکل پانی پے بنائی گئی کاغذ کی کشتی کی طرح...جو زیادہ دیر پانی پے تیر نہیں سکتی...

یوسف خاموش ہو گیا تھا..اور یہ خاموشی کافی طویل ہو رہی تھی.. تبھی محسن نے اس کو

پکارا تھا.

اچھا سن تو پریشان مت ہو میں شانزے سے بات کرتا ہوں..میں اسے سب سچ بتا دوں

گا تو پھر وہ ...

نہیں..نہیں..اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے..میں خود سب سمبھال لوں گا..

یوسف نے روانی سے کہا..

میں نے اس کا دل دکھایا ہے..اس کا بھروسہ توڑا ہے تو جوڑوں گا بھی میں ..

اس سے مناؤں گا بھی میں ہی، بول دوں گا اسے وہ جو بھی سزا دے گی مجھے منظور ہے.

غلطی میری ہے تو جھکنا بھی تو مجھے ہی پڑے گا..

جانتا ہوں ناراض ہے...پر اگر میری محبت سچی ہے تو وہ مان جائے گی میں منا لوں گا اس کو.. فکر نا کر ..

جانتا ہے تعلوق جوڑنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن اس کو نبھانا بہت مشکل...

اس لیے اگر نبھانے کی ہمت نا ہو تو تعلوق جوڑنا ہی نہیں چاہیے ...

اور یہاں تو تعلوق محبت کا ہے...تو پھر بتا کیسے نہ نبھاؤں..

یوسف کا لہجہ بھاری ہوا تھا...اور وہ سوالیہ نظروں سے محسن کو دیکھ رہا تھا..

کیا ہوا اب تو کیوں ایسے دیکھ رہا ہے مجھے..یوسف نے محسن کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو پوچھ لیا..

کچھ نہیں...بس دل جیت لیا تو نے میرا... محسن نے کہا تو یوسف نے اسے گلے لگایا تھا..

بس کر میں شانزے نہیں ہوں.. چھوڑ مجھے شرم آرہی ہے... محسن نے اداکاری کی ناکام کوشش کی تھی..

جبکہ یوسف نے اس کی کمر پے زوردار ہاتھ مارا تھا...

اف مر گیا...اتنی زور سے مارا ہے..

چل اٹھ اب شام کو پارٹی بھی کرنی ہے..یوسف کہتا گاڑی کی طرف بڑھا تھا.

.....

شانزے شام کی چاے بنا کر اوپر چھت پے لے آئی تھی،

بادل چاہنے کی وجہ سے کافی حفس تھا..لیکن بارش کا کوئی آتا پتا نہ تھا...

اس لیے سب اوپر ہی بیٹھے تھے،سب خوش گپیوں میں مصروف تھے گھر کا ماحول پہلے جیسے نہیں رہا تھا ...

تائی اماں کا موڈ بھی کافی بدل گیا تھا اب وہ اور عنیقہ اس پے پہلے کی طرح طنز کے تیر نہیں چلاتیں تھیں..

ہاں البتہ تایا جان کا انداز وہی تھا..لیکن اب شانزے نے بھی ان سب باتوں کو اگنور کرنا

شروع کر دیا تھا..

تمہارے ٹیسٹ کا کیا ہوا؟؟عنیقہ نے چاے پیتی شانزے سے پوچھا تھا،

اس کو حیرت ہوئی تھی کیوں کہ آج پہلے اس نے کبھی شانزے میں دل چسپی نہیں لی تھی. تو پھر اب اچانک...

وہ زیادہ سوچتی اس سے پہلے ہی می جانی نے پوچھا تھا،

ہاں شانزے سچ میں تو بھول ہی گئی تھی کیا ہوا بیٹا... تم نے بتایا نہیں..

می جانی وہ بس میرے ذھن سے نکل گیا تھا.. میں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے..

در حقیقت وہ بتانا ہی نہیں چاہتی تھی...

ارے واہ- مبارک ہو بھئی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے.. اریزے نے اس سے گلے لگا کر مبارک بعد دی تھی..

تھنک یو اریزے... شانزے نے بجھے دل سے کہا تھا وہ کیا بتاتی اب اسے کے وہ تو اپنا نام واپس لینا چاہتی ہے..

صرف تھنک یو سے کام نہیں چلے گا.. اس پے تو منہ میٹھا کرانا بنتا ہے ..

عنیقہ نے کہا تو شانزے کے ساتھ اریزے نے بھی اسے حیرت سے دیکھا تھا،

کیوں کہ وہ دونوں ہی واقف تھیں کہ اس میں اور اریزے میں ایسی کوفرینکنیس نہیں ہے...

ارے ہاں بھئی کیوں نہیں، یہ تو بڑی خوشی کی خبر ہے،

عنیقہ بھائی کو فون کر کے کہو کے آتے ہوے آئس کریم لے کر آے.. آج تو بڑی خوشی کا دن ہے ..

شانزے کو لگا وہ تائی جان کے اس رویے پے بے ہوش ہی نہ ہو جائے ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیرت تو اریزے اور می جانی کو بھی ہوئی تھی پر وہ دونوں ضبط کر گیں..

کیوں بھئی... کس خوشی میں آرہی ہے آئس کریم ...

حسان جو غالباً سب کو نیچے نہ پا کر اوپر آتے ایسٹ تھے پوچھنے لگے.

پاپا اسلام و علیکم.. اریزے اور شانزے نے ایک ساتھ سلام کیا تھا..

وعلیکم اسلام.. بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں کچھ پتا تو چلے...

چاچو شانزے نہ ٹیسٹ میں فرسٹ پوزیشن لی ہے ..

تو بس اس خوشی میں آئس کریم آرہی ہے..عنیقہ آج کچھ بدلی بدلی تھی.

ہاں بھئی تم لوگوں کو مبارک ہو..تائی جان نے بھی جملہ جوڑا تھا..

بس تائی اماں..ابھی تو ایک ہی ٹیسٹ ہوا ہے ابھی ایسے بہت ٹیسٹ باقی ہیں..شانزے کو کچھ عجیب لگ رہا تھا،

ارے میری بچی...تم میں کامیاب ہو گی تائی جان کے اچانک کہنے پے شانزے چکرا گئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بھابھی آپ نے صحیح کہا،میری بیٹی ہی کامیاب ہو گی ...حسان نے بہت محبت سے اسے دیکھا تھا..

وہ خوش تھے بلآخر تائی جان نے اسے گھر کا فرد تسلیم کر لیا تھا...لیکن وہ بہت سی باتوں سے ناواقف تھے..

چلو پھر اس خوشی میں سب باہر چلتے ہیں..کیوں بچوں آج رات پارٹی ہو جائے ...

یھہ...اریزے اور عنیقہ نے ایک ساتھ کہا تھا..جبکہ شانزے چپ ہو گئی تھی..

چلو سب اپنی اپنی تیاری کرو پھر نکلتے ہیں..اور ہاں عنیقہ بچے تم بھائی کو بھی بتا دینا..

ٹھیک ہے چاہو..عنیقہ نے خوب تابیداری کا مظاہرہ کیا تھا ..

اور آپ میرے لئے بہترین سی چاے بنا دیں اب انہوں نے می جانی کو مخاطب کیا تھا...

محفل برخواست ہو گئی تھی،سب نیچے چلے گئے تھے...

سواے شانزے کے ایک وہی تھی جو اکیلی بیٹھی تھی ..

کیا بات ہے شانزے نیچے نہیں چلنا..اریزے نے جاتے جاتے پوچھا تھا؟؟

تم چلو میں آتی ہوں..لکڑی سے خوبصورت نقشو نگار والے جھولے میں پاؤں پھلتے کہا تھا..

اریزے جو جانے لگی تھی واپس پلٹ آئی...کیا ہوا اداس کیوں اپنے جیتنے کی خوشی نہیں ہے کیا؟؟

سمجھ نہیں آرہا خوشی مناؤں یا سوگ..

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو..تمہیں تو خوش ہونا چاہیے..

چاہتی تو میں بھی یہی تھی پر اب ایسا ممکن نہیں ہے..

لیکن کیوں؟؟اریزے حیران ہوئی تھی..

کیوں میں اس کمپرومیٹیشن سے بیک کر رہی ہوں..

کیا...؟؟؟تم پاگل ہو گئی ہو کتنی محنت کی تھی تم نے تو اب ایسا کیا ہو گیا ہے اچانک...

کیوں کہ میری ٹیم کا دوسرا ممبر یوسف ہے...

یوسف...؟؟؟اریزے حیران ہوئی تھی...

اف اب تم ایسے ریکٹ نہیں کرو، میں نے پورے حوش وحواس میں اس کا نام لیا ہے..

ہم تو یہ مثلا ہے...ویسے برائی کیا ہے کمپرومیٹیشن ہے..تم اس کے ساتھ...

نہیں بلکل نہیں میں اس کی شکل بھی نہیں دکھانا چاہتی تو پھر سوال ہی نہیں رہتا....اور ویسے بھی میں مانا کر چکی ہوں..

شانزے اب تم زیاتی کر رہی ہو اس کے ساتھ تم کیا چاہتی ہو....وہ تمہارے آگے ہاتھ جوڑے...تمہارے پاؤں پکڑے...

اگر یہ سب چاہتی تو آج ہی کرا لیتی جبکہ وہ خود تیار تھا ..

وہاٹ...آر یو سیریس..؟؟اریزے کی آنکھوں میں حیرت تھی..

شانزے نے نظریں جھکا لیں تھیں...

شانزے بس کرو اب، تم کیوں اس کی عزت نفس سے کھیل رہی ہو، کیوں اس کی ایگو کو ہرٹ کر رہی ہو ....

تم جانتی ہو، بات اگر ایگو کی آجائے تو انسان کس حد تک چلا جاتا ہے...اسے انسان سے حیوان بنے میں ٹائم نہیں لگتا...اور لڑکوں میں تو اللہ نے ویسے ہی اس حس کو زیادہ رکھا ہے، یار لڑکے تو اپنی غلطی ہوتے ہوے بھی اکڑ جاتے ہیں....

اور وہ ہے کہ... شانزے ایسا نہ ہو کے اسے توڑنے میں تم خود ٹوٹ جو اور پھر تمہیں سمیٹنا مشکل ہو جائے...

اریزے...شانزے...بیٹا کہاں رہ گیں...اریزے مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی پاپا نے انہیں آواز دی تھی..

جی پاپا آرہے ہیں..اریزے نے آواز لگائی تھی..

چلو..ابھی تو پھر واپس آکر بات کرتے ہیں اس بارے میں..

اس نے شانزے کا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا تھا.

.....

بس یار اب میں چلتی ہوں...رانیہ نے بال واپس باکس میں رکھی تھی ..

کیوں ہارمان لی ابھی سے ڈر گیں کیا... محسن نے اسے چھیڑا تھا کیوں کہ وہ ایک بھی سٹرائیک نہیں کر پائی تھی...

ڈر...اور وہ بھی میں...امپوسیبل...رانیہ کہ لہجے میں غرور تھا..

اوہاں- میں بھول گیا تھا تم کہاں ڈرتی ہو...تم تو ڈرانے کے کام اتی ہو.. محسن اسے زچ کرنے پے تلا تھا.

تم نہ اپنا منہ بینڈر کھو سمجھے...رانیہ نے اس پے ٹشو پیپر کی بال بنا کر پھینکی تھی،

اچھا اچھا ٹھیک ہے مذک کر رہا تھا...پر ابھی تو دینار باقی ہیں تم کہاں بھگ رہی ہو..

یوسف آئی ایم سوری میں خود نہیں جانا چاہتی تھی پر یونو آج سائرہ خالہ کے ہاں دعوت ہے اگر نہ گئی تو ماما برامان جین گی...پلیز سوری...اس نے یوسف کی طرف معصومیت

سے دیکھا تھا .

ایٹس اوکے...رانیہ تم جو ہم دوبارہ پلان بنالیں گے ٹھیک ہے.یوسف نے بغیر کسی تکرار اکے کہا تھا ...

کیا یار رانیہ..پورا پروگرام خراب کیا ہے تم نے...سوچا تھا ایک آخری ڈنر ہو جائے گا دو دریا پے پھر کہاں موقع ملے گا...لیکن تم نے تو...اللہ پوچھے گا...محسن کو غصہ آیا تھا..

اوہو-میں کون سا مرنے لگ رہی ہوں..رانیہ نے برا منایا تھا..

تم نے نہیں مرنا پتا ہے برائی کی عمر لمبی ہوتی ہے..پر دو دریا نے بند ہو جانا ہے جلدی ...

محسن نے معلومات میں اضافہ کیا تھا ..

ہیں..کیوں بھئی..رانیہ شاید جانتی نہیں تھی..

مابدولت نے جانے سے جو مانا کر دیا..کیوں یوسف...محسن نے یوسف کے آگے ہاتھ کیا اور دونوں تلی مار کے ہنسے...

حد ہے تم دونوں کی.. چلو میں نکلتی ہوں کل ملتے ہیں وہ گاڑی میں بیٹھ گئی،

تو وہ دونوں بھی دودریا کی طرف چل پڑے تھے....

.....

حسان سب کو لے کر کباب جیز آے تھے. اور تقریبن سب کھانا کھا چکے تھے ..

سواے شانزے کے جو کھا کم رہی تھی اور سوچ زیادہ تھی تھی.

باکی سب خوش گپیوں میں مصروف تھے... کافی عرصے کے اس طرح سب ایک ساتھ بیٹھے تھے..

شانزے کا موڈ بھی اب بہتر تھا، دودریا پے چلنے والی سمندری ہوا نے مزید سکون اترا تھا اس میں..

شانزے بہت مبارک ہو تمہیں... وجی نے اس کو دل سے مبارک بعد دی تھی،

تھنک یو.. شانزے کا موڈ بگاڑا تھا وجی کو ہنسی آگئ تھی شانزے ابھی تک پکوڑوں والی بات پے ناراض تھی .

اوہو- تو میری پیاری سی، لڑاکی سی، میرا مطلب ہے معصوم سی بہن ابھی تک ناراض

ہے.

اچھا چلو تو پھر تمہیں کیسے منایا جائے.. وجی نے اس کی پلیٹ سے چالو کباب اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھا تھا .

وجی بھائی.. آج میں اپ کی باتوں میں نہیں آنے والی شانزے نے کباب واپس اٹھا کر کے کھالیا تھا...

چلو ٹھیک ہے اب یہ دن بھی دیکھنے تھے..

جی وجی بھائی اب یہی دن چلیں گئے شانزے نے ہاتھ میں پکڑا فوک اس سے دکھایا تھا جہاں سے کباب غائب تھا...

چلو ٹھیک ہے اب میں تو تمہاری طرح بعد لہذ نہیں ہوں نہ اس لیے ایسے ہی گفٹ دے دیتا ہوں ..

وجی نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالا تھا پر گفٹ شاید مس ہو گیا تھا... میں شاید گاڑی میں بھول آیا ہوں شانزے جو لے آؤ اس نے گاڑی کی چابی دیتے کہا تھا..

نہ وجی بھائی نہ... آج نہیں شانزے اپنی پلیٹ ذرا اور اپنے آگے کھینچی تھی..

چلو بھئی اب مجھے ہی جانا پڑے گا..وجی کہتا بھر گیا تھا..

جبکہ باقی سب ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائے تھے..

.....

یوسف اور محسن دونوں کھانا کھا چکے تھے اور کوفی سے انصاف کر رہے تھے..

جب اس کی نظر پیچھے ٹیبل پے پڑی..اس سے لگا شانزے ہے پھر خود ہی اپنی حالت پے ہنسی آئی تھی ..

کیا ہوا کیا دیکھ لیا... محسن نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا..پر اس سکاچ ایسا نظر نہیں آیا...

کچھ نہیں...یوسف نے مختصر کہا تھا .

کیا کچھ نہیں...پاگل ہے جو خام خہ ہنس رہا تھا..

یار مجھے لگا شانزے ہے..یوسف زچ ہوا تھا..

تو سچ میں پاگل ہے.. محسن نے کوفی کا آخری سپ لیا تھا.

اس لیے نہیں بتا رہا تھا.. یوسف نے بھی گھورا تھا.

چل اٹھ اب اس سے پہلے کے دوبارہ نظر آجاے... محسن نے کمنٹ کیا تھا..

یوسف ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا تھا..

وہ دونوں باہر نکل رہے تھے. جب کسی نے آواز دی تھی.

یوسف ..وجی گاڑی سے شانزے کے لیے گفٹ لایا تھا جب اس کی نظر ان پے پڑی ..

اسلام وعلیکم وجی بھائی کیسے ہیں آپ..اس نے کافی خوش اخلاقی سے سلام کیا تھا..

وعلیکم اسلام... کیسے ہو بھئی اس کے بعد تو تم آے ہی نہیں... وجی بھائی بھی کافی خوش اخلاق تھے.

بس کچھ مصروف تھا.. محسن یہ شانزے کے بھائی ہیں وجی.. یوسف نے محسن کو بتانا ضروری سمجھا تھا...

اوہ- آپ سے مل ک خوشی ہوئی.. محسن نے کہا تھا.. وہ سمجھ گے تھا کہ یوسف اسے کیا جتنا چاہتا ہے..

مجھے بھی..وجی نے جواب دیا تھا..

اچھا وجی بھائی پھر ملتے ہیں اب اجازت..یوسف نے ہاتھ بڑھایا تھا.

وجی نے اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا تھا، بلکل نہیں..اس دن کہا تھا تو آج ملے ہو ..

وجی بھائی اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں..میں ضرور آؤں گا کسی دن..

کسی دن نہیں ابھی..سب یہیں ہے ایک ایک آئس کریم کھاتے ہیں..سب سے مل بھی لینا وجی نے اتنے پیار سے کہا تھا کہ یوسف کے لیے انکار کرنا مشکل ہو رہا تھا پر وہ اپنی مشکل کیسے بتاتا ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو آؤ شاباش..وجی آگے بڑھا تھا مجبورن یوسف اور محسن کو بھی اس کی پیروی کرنی پڑی تھی.

.....

یوسف سب سے مل چکا تھا..باتوں کا دور پھر سے چل پڑا تھا...

یوسف پاپا کے ساتھ والی سیٹ پے بیٹھا تھا شانزے کے بلکل سامنے..

اریزے نے شانزے کو کہونی ماری تھی.اور اس نے جواب میں غور کر دیکھا تھا..

کیا یادگار سین ہے نہ..ایک پک تو بنتی ہے اریزے فون اٹھا کے اس لمحے کو گائیڈ کر لیا تھا..

اریزے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کیا کر رہی ہو یہ...شانزے کو غصہ آیا تھا..

جب عنیقہ کی آواز نے ان دونو کو متوجہ کیا تھا..

یوسف آپ نے کمپیٹیشن میں حصہ نہیں لیا..؟؟شانزے نے تو پوزیشن لی ہے

شانزے کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے جب کے اریزے چہرے پے مسکراہٹ چھ گئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے-کیوں نہیں لیا..نہ صرف لیا ہے بلکے فرسٹ پوزیشن بھی لی ہے..شانزے اور یوسف ایک ہی ٹیم میں ہیں .

محسن نے جواب دیا تھا..

شانزے نے کتنی بے بسی سے دیکھا تھا اس سے..

مبارک ہو آپ کو یوسف..عنیقہ نے کہا تو سب نے اس سے باری باری مبارک بعد تھی ...

ارے واہ- یہ تو بہت اچھی بات ہے، شانزے تم نے بتایا نہیں... وجی بھائی نے بات مکمل کی تھی..

اور شانزے کا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے... وہ بھائی میں بھول گئی تھی.. شانزے نے اپنی جان چھوڑائی تھی..

چلو بھئی اب بہت دیر ہو گئی چلنے کی تیاری کرو.. حسان نے کہا تو سب سے پہلے شانزے کھڑی ہوئی تھی.

نہ چاہتے ہوے بھی یوسف کو ہنسی آگئی تھی.. لیکن مشکل یہ تھی کے سب سے پہلے جانے کے لئے شانزے کو یوسف کے پاس سے گزرنا پڑتا.. وجی تم بہنوں کو لے کر آجاؤ میں میں بھابھی ور تمہاری چچی کو لے کر نکلتا ہوں.. حسان یوسف سے مل کے باہر نکلے تھے جوان کو دیکھ کر احترام کھڑا ہوا تھا .

تمہیں بڑی جلدی ہے.. ہم نے ساتھ ہی جانا ہی.. وجی نے اس کی حرکت کو نوٹ کیا تھا..

شانزے شرمندہ ہوئی تھی.. جب کہ یوسف کی مسکراہٹ ور گہری ہو گئی تھی..

کیا بات ہے اکیلے اکیلے مسکرا رہے ہو... بھئی ہمیں بھی بتاؤ ہم بھی ہنس لیں گئے..

کیوں شانزے؟؟

اریزے نے دونوں کی تانگ ایک بار میں ہی کھینچ لی تھی.. شانزے گھورا تھا جب کہ یوسف گڑبڑا گیا تھا ..

اور وہ ان دونوں کی حالت سے محفوظ ہوئی تھی ..

وجی عنیقہ اور محسن تین باتیں کرتے آگے بڑھ گئے.. اریزے اور شانزے بھی ان کے پیچھے تھے جب یوسف ان دونوں کے پیچھے اپنی جگہ پے کھڑا تھا.. شانزے غصے سے پلٹی تھی..

کیا مثلا ہے تمہارے ساتھ.. شانزے ہلکا سا چلائی تھی .

مطلب....؟؟؟؟ وہ حیران ہوا تھا ...

یہ ایک جگہ رہ گئی تھی پورے کراچی میں تمہارے انے کے لئے... شانزے نے خفگی سے بولا تھا ..

اور اریزے کا دل چاہا وہ اس کی بے توکی پے ماتم کرنے لگے...

یہ تو میں بھی کہ سکتا ہوں..یوسف نے مسکراتے ہوے کہا تھا،بے کتناد لکش لگ رہا تھا وہ...بلیک شرٹ بلوے جینس..حسب عادت آستیں کو آگے سے موڑے..ہلکی ہلکی شوے میں اس کی مسکراہٹ اور بھی حسین لگی تھی..شانزے کی ہارٹ بات مس ہوئی تھی..

مانا اچھا لگ رہا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ تم اس کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ ...

بہت دن کے بعد اس کی ٹون بدلی تھی.اریزے کو بے اختیار ہنسی آئی تھی..شانزے نے اس سے فورن گھور کر دیکھا ..

تم جانتے ہو...ایک نمبر کے نفسیاتی ہو تم...شانزے کہتے پلٹی تھی..

یوسف نے ہاتھ پکڑ کے ہلکا سا اپنی طرف کھنچا تھا نہ چاہتے ہوے بھی شانزے کو پلٹنا پڑا تھا .

ہاں تمہاری وجہ سے...یوسف کے جواب نے شانزے کو مزید اکسایا تھا..

میں انتیظار کر رہی ہوں...اریزے کہتی سائیڈ میں چلی گئی تھی شانزے نے اس سے ناراض ہوتے دیکھا تھا ..

جب کے یوسف کی آنکھوں میں شکریہ ہی شکریہ تھا..وہ ہنستے ہوے تھوڑا دور پے آگئی تھی...

ویسے تم نے بتایا کیوں نہیں کے ہم ایک ٹیم ہیں..یوسف نے اگلا سوال کیا تھا..

کیوں کہ میں اپنا نام واپس لینا چاہتی ہو..یوسف کو دکھ ہوا تھا پر اس نے بتایا نہیں..

اچھا تو پھر یہی بتا دیتیں کہ ہم ٹیم ہیں اس لیے تم نام واپس لے رہی ہو ..

میں بھول گئی تھی،اس نے جان چورنی چاہی تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یوسف کے سامنے پھس گئی ہے .

یوسف نے کچھ بولا نہیں مگر مزید گہری نظروں سے دیکھا تھا،

میں بتانا نہیں چاہتی تھی،اس لیے نہیں بتایا..جیسے یہ نہیں بتایا کہ میرے کڈنیپ ہوا تھا ...

شانزے کی آنکھوں میں غصہ واضح تھا..

وہ جانے لگی تھی جب یوسف نے دوبارہ اس کا ہاتھ کھنچا تھا ..

اپنی دھن میں شید شانزے بھول گئی تھی کہ اس ہاتھ ابھی تک یوسف کی گائیڈ میں

ہے..

شانزے پلزاب ناراضگی ختم کردو..یوسف کی آواز میں اتنی شدت تھی کی شانزے کی پلکیں جھک گیں تھیں..

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے جانے ماحول کا اثر تھا یا اریزے کی کہی باتوں کا ..

تبھی یوسف نے اس سے پکارا تھا... تم جو کہو گی میں مانوں گا.. پلز شانزے صرف ایک بار...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف کی آواز کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ شانزے کو لگا اس کا دل اس میں ڈوب جائے گا ...

جو میں کہوں گی مانوں گئے ؟؟ شانزے بنا اس کی طرف دیکھے کہا تھا..

ہاں مانوں گا..وعدہ..یوسف نے کہا تھا.

ٹھیک ہے تو پھر تم اپنا نام واپس لے لو... شانزے نے چور نظروں سے اس سے دیکھا تھا...

اب کی بار وہ کھل کے مسکرایا تھا... شانزے نے محسوس کیا وہ اس کا ہاتھ سیدھا کر رہا ہے ..

یوسف نے اس کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا تھا ...

میں یوسف میر... شانزے حسان سے وعدہ کرتا ہوں کہ کل میں اپنا نام واپس لے لوں گا...

وہ چلا گیا تھا.. شانزے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے... اریزے نے اس سے تاسف سے دیکھا تھا،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے اس سے جاتا دیکھا رہی تھی... کیا مصیبت تھی... "نہ جیئے چین نہ مرے چین ..."

.....

شانزے تم پاگل تو نہیں ہو... اریزے کو اس وقت بہت غصہ آیا تھا.. وہ روم میں اتے ہی شروع ہو گئی تھی..

میں نے کیا کیا...؟؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی..

کیا کیا...؟؟تم نے یوسف کو نام واپس لینے کے لئے کہا ...

ہاں تو اس میں غلط کیا ہے...اس نے خود کہا کہ میں جو کہوں گی وہ مانے گا..شانزے نے لاپرواہی سے جواب دیا.

شانزے تم اس کے خلوص کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو اب..اریزے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا..

ہاں جانتی ہوں ...

فائنلی تم نے مانا تو..اریزے اس سے پلو مارا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اریزے وہ کیا خوب کہا ہے نہ کسی نے،

تیرے خلوص سے انکار تو نہیں لیکن..

میں کیا کروں میرا اعتبار ٹوٹ ہے...شانزے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا...

شانزے،میں مانتی ہوں..کے تم بھی ٹھیک ہو پر کیا اس کی کوئی کوشش تمہارے دل پے اثر نہیں کر رہی،

شانزے کیا یہ کافی نہیں کے اسے احساس ہے..؟؟کتنی سلفش ہو گئی ہو تم...جانتی ہو

تمہارا مثلا کیا ہے...

تمہیں اچھا لگتا ہے وہ بار بار تمہارے پیچھے آے.. تم صرف اپنی تسلی کے لیے یہ سب کر رہی ہو...

سیریسلی... شانزے ناراض ہوئی تھی...

شانزے معاف کر دو اسے... بھول جاؤ سب.... ایسا نہ ہو وہ معافی مانگتے مانگتے تھک جائے ....

اریزے کی آنکھوں میں التجہ تھی ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

شانزے یونیورسٹی پونچھ گئی تھی.. پر خلاف توقع یوسف اسے دکھائی نہیں دیا تھا.

بڑا آیا نام واپس لینے والا... شانزے نے دل میں سوچا تھا. جب اس کی نظر مہک پے پڑی جو بے تحاشا رو رہی تھی.

اس سے کیا ہوا، یہ کیوں رو رہی ہے... اس نے صبا کہ ساتھ بیٹھے پوچھا تھا..

یوسف کمپیٹیشن سے نام واپس لے رہا اس لیے... صبا نے افسوس بھری نیگھاؤں سے

دیکھا تھا.

شانزے واقعی شوک میں تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کر جائے گا ..

کیا ہوا اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو... یہی تو تم چاہتیں تھیں نہ... صبا نے اس سے بولا تھا..

تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو میں یہ کیوں چاہوں گی.. شانزے پریشان تھی..

شانزے غلط میں نہیں سمجھ رہی، تم سمجھ رہی ہو یوسف کو.. تم نے کچھ نہیں کہا پر وہ یہ سب کر تو تمہارے لیے ہی رہا ہی نہ.. صبا نے اس کا ہاتھ تھاما تھا.. شانزے کی آنکھوں سے آنسو پھر نکل پڑے تھے...

پلیز شانزے رومت میں معافی چاہتی ہوں اگر تمہیں میری بات بری لگی.. صبا نے اس کے آنسو صاف کے تھے..

نہیں سوری تو مجھے بولنا چاہیے میں نے سب کو غلط سمجھا.. تمھی بھی کتنا کچھ کہا.. پلیز صبا مجھے...

بس کر پگلی رولے گی کیا ویسے بھی دوستی میں سوری نہیں ہوتا... سمجھیں.. صبا نے اس

سر پے ہلکا ہاتھ مارا تھا،

شانزے ہنستے ہوے کھڑی ہوئی تھی ...

کہاں چلیں صبا نے اس کو اٹھتا دیکھ پوچھا تھا.. سب خراب میں نے کیا ہے تو ٹھیک بھی تو میں ہی کروں گی نا..

شانزے چلی گئی.. صبا نے روکا نہیں تھا وہ جانتی تھی کہ اب وہ کہاں جائے گی.. اس نے مسکڑتے ہووے دل سے دوا کی تھی اس کے لئے... اس کی خوشیوں کے لئے وہ جانتی تھی کہ شانزے دل کی بری نہیں ہے "بس کچھ زیدی ہے .."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

شانزے میم کلثوم کے آفس میں آئی تو یوسف وہاں پہلے سے ہی تھا ...

وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیوں آیا.. تبھی شانزے نے بھی اپنے آنے کا مدعا بیان کیا تھا...

اب پھر ایک نی جنگ چڑ گئی تھی.. شانزے کی ہاں کی تو یوسف کی نا کی وہ دونوں بحث میں مصروف تھے.

ایک ہاں کر رہا تھا، تو دوسرا نا پے باضد تھا..

اس بات کو نظر انداز کے کے وہ میم کلثوم کے آفس میں ہیں ...

لیکن آج میم کلثوم کو سچ میں غصہ آگیا تھا... وہ ان کے چوہے بلی والے کھیل سے تنگ آگئیں تھیں...

سمجھتے کیا ہیں آپ دونوں خود کو...؟؟ ٹھیک ہے مانا کہ آپ دونوں اچھے سٹوڈنٹس میں شامل ہیں،

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کی ہر بات کو نظر انداز کر دیا جائے..

بچے تو نہیں ہیں آپ دونوں جو اس طرح سے لڑیں انہوں نے دونوں کو کڑی نظروں سے دیکھا تھا،

آپ لوگو اپنی مان منی کریں گئے اور کوئی آپ کو روکے گا نہیں؟؟

یاد رکھیے یہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کا ہر فیصلہ میں کروں گی..

اور میرا فیصلہ ہے کہ آپ دونوں ہی اس میں شامل ہیں اور وہ بھی ایک ٹیم کی طرح اور اب انکار کی صورت میں آپ دونو اس کمپیٹیشن میں تو کیا کبھی کسی دوسرے کمپیٹیشن میں بھی شامل نہیں ہونے دیا جائے گا... انڈر ایسٹینڈ...

یس میم..دونوں نے ایک ساتھ بولا تھا ..

پلیز آپ دونوں جا سکتے ہیں...اب وہ ٹیبل پے پڑی فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیں تھیں..

وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے روم سے باہر آ گے تھے..

شانزے...یوسف...

دونوں نے ساتھ میں ایک دوسرے کو پکارا تھا...اور بے ساختہ ان کی ہنسی چھوٹ گئ تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن جلدی دونوں سیریس ہو گئے تھے ...

شانزے آگے بڑی تھی ...

شانزے...یوسف نے آواز دی تھی...

صرف کمپیٹیشن...اوکے...شانزے کہتی پلٹ گئ تھی دونوں کے ہونٹوں پے پھر مسکراہٹ پہلی تھی لیکن وہ دونوں ہی دیکھ نہیں سکے تھے...

.....

وہ جیسے آفس پہنچی تو کافی افرا تفری تھی..ہر شخص یہاں سے وہاں پھرتا کچھ نا کچھ کرتا ہی نظر آرہا تھا..

اریزے آج کچھ لیٹ آئی تھی اس لیے نہیں آئی جانتی تھی کے عمیر آج نہیں آیا ہے، اور اس کی جگہ عثمان پہنچ چکا ہے...

اریزے میڈم اچھا ہوا آپ گیں..باس بہت دیر سے ٹینڈر فائل کا پوچھ رہ ہیں لیکن آپ آئیں نہیں تھیں تو..

ٹھیک ہے میں لاتی ہوں..اریزے نے بول کے ہٹی ہی تھی، کہ فون بجنے لگا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو....اس نے کال رسیو کر کے کہا تھا...

اریزے..موسم دیکھ کتنا پیارا ہو رہا..دوسری جانب سے مہرہ کی آواز آئی تھی..

روک میں دیکھتی ہوں..وہ قد اور کھڑ سے باہر دیکھنے میں لگی تھی ...

باہر ہلکی بارش تھی..یہ کب ہوا..ابھی جب میں آئی تو کچھ بھی نہیں تھا...اریزے نے حیرت سے پوچھا تھا ..

ابھی ۵ منٹ پہلے...یار میرے پاس ایک پلان ہے لنچ ٹائم میں باہر چلتے ہیں..ماہرہ کافی

پرجوش تھی..

باہر بارش میں..اریزے کچھ پریشن ہوئی تھی..

ارے میری گاڑی میں جائیں گئے نا پلیز پلیز...ماہرہ نے زد کی تھی .

اچھا اچھا ٹھیک ہے اب دوبارہ وہ باہر دیکھنے لگی تھی....فون رکھا جا چکا تھا..

وہ فون رکھنے کے لئے پلٹی تو سامنے کھڑے عثمان کو دیکھ کے ٹھٹک گئ تھی ...

جو بہت غور سے اس سے ہی دیکھ رہا تھا..لائیٹ گرین کلر..پہنے وہ اسے موسم کا حصہ لگی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا کہ وہ جب بھی اس سے دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا...

سر..وہ میں...بارش..میرا مطلب ہے ہے کہ...میں..اسلام وعلیکم...اریزے گڑبڑا گئ تھی ...

وعلیکم اسلام،فائل لے کے آجائیں اریزے،کچھ چینجز ہیں ..

عثمان کہتا پلاٹ گیا تھا کہ کہیں ایسا نا ہو کہ وہ اس کی ہنسی دیکھ لے ....

اریزے نے سر میں ہاتھ مارا تھا..اور فائل اٹھا کے اس روم میں گئی تھی...

عثمان اب بہت غور سے فائل دیکھ رہا تھا..اور کچھ مارک بھی کر رہا تھا..

جبکہ اریزے عثمان کو دیکھ رہی تھی..کتنے دن بعد دیکھ تھا اس کو..گیرے کلر اسے کافی سوٹ کر رہا تھا..

اس کی پرسینلٹی ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہی تھی ...

جبکہ عثمان اپنے چہرے پے اس کی نگاہیں اچھی طرح محسوس کر سکتا تھا...

لیکن اریزے کی طرف دیکھ کر اس کو کو نفیز نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے فائل میں دیکھتے ہوے بولا..

اریزے اس فائل پر سوں ہمیں ایک میٹنگ کرنی ہے اپنے کلائنٹ سے پلیز میک می شیور ڈٹ سعدیہ مست بی ہیرے فور میٹنگ،

یونوایٹس ریلی امپورٹنٹ فور بوتھ اوف عس..اس نے نہایت شائستگی سے کہا تھا..

اریزے اس کے انداز میں کھو سی جاتی تھی ابھی بھی وہ اس کے انداز میں گم تھی جب عثمان نے اسے چونکایا تھا..اریزے ارے یو او کے...اب کی بار وہ کہے بنا نا رہ سکا...

عثمان اس کی حالت سے محفوظ ہوا تھا...

جی کچھ نہیں..اریزے پلٹی تھی..

آپ کچھ کہنا چاہتی تھیں..اریزے..؟عثمان نے جاتے جاتے اس سے پوچھا تھا ..

جانے وہ کیا سنا چھ رہا تھا،

نہیں کچھ بھی تو نہیں..بارے آرام سے کہتی اس کے دل کی دنیا اتھل پتھل کرتی باہر چلی گئی تھی..

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کا موڈ بہت اچھا تھا...شاید موسم کا اثر تھا...یا موسم پے شانزے کے موڈ کا اثر ہوا تھا...

بہر حال...ہلکی ہلکی بار شاس کے دل اور ذھن کو کو بھی ہلکا پھلکا کر دیا تھا ..

شانزے بات بے بات مسکرا رہی تھی ...

خیریت ہے..آج سورج کہاں سے نکلا ہے...مہک نے شاید کچھ زیادہ ہو نوٹ کیا تھا..

تمہاری نظر کمزور ہے یا نظر ہی نہیں آتا..شانزے نے آئ برو اچکا کر پوچھا تھا..

کیا مطلب.. مہک سمیت باقی دونو بھی حیران ہوئی تھیں..

مطلب یہ کہ آج سورج نکالا ہی کہاں ہے... شانزے نے آنکھوں کے اپر ہاتھ کا سیا کرتے اس کا مذاق اور یہ تھا..

شانزے تم بھی نا.. اس نے اپنا چھوٹا سا وولٹ کھینچ کے شانزے کو مارا تھا جو اس نے بڑی مہارت سے کیچ کیا تھا...

ہمم... چلو بھئی.. آج تو سب کو میری طرف سے دعوت... اس نے مہک کا وولٹ نچایا تھا... کیوں مہک،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ تینوں مہک کی حالت پے ہنس پڑیں تھیں وہ ہمیشہ کہ کے بچ جاتی تھی کہ میں وولٹ بھول آئی ہوں اور آج خود ہی جذبات میں اکر غلطی کر بیٹھی تھی وہ بھی اتنے خوصورت موسم میں...

.....

یوسف، رانیہ محسن سمیت کینٹین میں بیٹھا تھا،

اس کا خوشگوار موڈ دیکھ کے محسن کو بہت خوشی ہوئی تھی ...

اور اسی خوشی میں ہی وہ سب کو کوفی اور سموسے کھلانے لایا تھا.. جو موسم کا تقاضا بھی یہ تھا..

وہ لوگ کینٹین میں بیٹھے تھے.. جب شانزے لوگ بھی کینٹین میں پہنچے ...

گرم گرم پکوڑوں اور سموسوں کی خشبو نے ماحول کو خوب اچھا کر دیا تھا ..

وہ بیٹھنے کے لیے جگہ ڈھونڈنے لگیں تھیں لکین کہیں بھی جگا نہیں تھی ..

موسم کی وجہ سے سٹوڈنٹ کارش آج زیادہ ہی تھا.. وہ چاروں واپس جاتیں اس سے پہلے ہی وارث نے آواز دی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے.. صبا... تم لوگ یہاں آجاؤ ان کے ٹیبل پے زیادہ جگہ تھی کیوں وہاں صرف صفیہ اور وارث ہی تھی..

وہ چاروں اس طرف بڑھیں تھیں.. جب شانزے کی نظر اس پے پڑی... اور وہ مسکراتی ہوئی وارث کی ٹیبل طرف بڑھ گئی تھی.. دوسری طرف یوسف کی حالت بن پانی مچھلی جیسی تھی ...

ارے ہم نے ڈسٹرب کر دیا آپ کو شانزے نے جان بوجھ کر وارث کو مخاطب کیا

تھا ... جو بکس سمیٹ رہا تھا..

نہیں نہیں... ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم بس خود بھی بریک لینا چاہ رہے تھے..

وارث نے کافی عاجزی سے کہا تھا...

اور تم بتاؤ کیسی تیاری چل رہی ہے... سوال صفیہ نے کیا تھا...

اچھی چل رہی ہے... بس ابھی بریک لیا ہے تو سوچا کینٹین آجاؤں شانزے مسکراتے ہووے جواب دیا تھا...

وہ جانتی تھی کے اس کی مسکراہٹ جلتی پے تیل کا کام کر رہی ہے.. وہ یوسف کی نگاہیں اچھے سے محسوس کر سکتی تھی، جس جگہ وہ نتھی تھی وہاں سے وہ براہ راست ناصیح پر آمنے سامنے ضرور تھے اور بغیر کسی روکاوٹ کے ایک دوسرے کو دیکھ اور سن سکتے تھے...

کوفی اور چاے آچکی تھی.. اور وہ سب اس میں مصروف تھے ...

یوسف شانزے میں اتنا مگن تھا.. کہ رانیہ کی بات بھی نا سن سکا... تبھی اس نے اس کو جھنجوڑا تھا..

یہ تمہاری ٹیم میں ہی نا تو وہاں کیا کر رہی ہے...

کیا کر رہی ہے مطلب...بھائی موسم انجوائے کر رہی ہے اور کیا محسن جان بوجھ کر بولا تھا..

کل کوئز ہے،اور اس کو کوئی فکر نہیں ہے...یوسف میں بتا رہی ہوں اس کی وجہ سے تم ہارے نا تو میں اس سے چوروں گی نہیں...سن رہے ہو نا تم...وہ زچ ہوئی تھی کیوں کہ یوسف مسلسل شانزے کو دیکھ رہا تھا ..

یوسف یوسف...رانیہ نے اس کو آواز دی تھی لیکن وہ اس کی آواز کو نظر انداز کرتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا ...

اور شانزے کے سر پے کھڑا تھا...بریک از اوور،شانزے حسان...لیٹس میٹ ان لائبریری ویتھین فائیو منٹس...

وہ کہ کر روکا نہیں تھا ...

کتنا اٹیٹیوڈ ہیں نا اس میں کبھی سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا کسی سے..،صفیہ نے تبصرہ کیا تھا...

جب کے شانزے اور محسن زیر لیب مسکرا رہے تھے...

.....

سر یہ فائل جو کریکشن ریکوا ہیڈ تھیں وہ میں کر چکی ہوں..اور مس سعدیہ بھی میٹنگ میں آ رہی ہیں ..

ٹھیک ہے..یہ تو اچھی بات ہے...میں اس سے چیک کر لیتا ہوں..عثمان نے فائل اس کے ہاتھ سے لی تھی ..

اس نے دیکھا تھا اریزے کچھ پریشان سی ہے لیکن بول نہیں رہی ..

میں جاؤں سر...وہ ہمیشہ ایسے ہی اجازت مانگتی تھی جیسے کلاس میں بچے اپنے ٹیچر سے ..

نہیں بیٹھ جائیں...عثمان مسکرایا تھا...

جی...وہ کچھ پریشان ہوتی بیٹھ گئی تھی....

کچھ کہنا چاہتی ہیں آپ؟؟اس نے آگے ہو کر ٹیبل پے ہاتھ رکھے تھے..

اریزے کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا...پسینے کی ننھی بوندیں اس کے ماتھے پے چمکیں

تھیں..

نہیں سر..آئی یم فائن..اریزے نے کچھ کنفیوز ہوتے منہ اتے بل پیچھے کے تھے...

کتنی م،اشکل سے عثمان نے دل کی بات رد کی تھی جو بضد تھا اس کے بالوں کو چھونے کا .

اس کا زیادہ دیر بیٹھنا خطرے سے خالی نہیں تھا...عثمان سے اپنا دل سمبھلانا مشکل ہو رہا تھا ..

جبکہ اریزے کی حالت بھی خاصی مختلف نہیں تھی ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے میں یہ فائل آپ کو دے دوں گا فائنل کرنے سے پہلے ایک بار دیکھ لیجئے گا..

جی سر...وہ کہتی اٹھ گئی تھی..تبھی کا اس ڈوبٹہ پیچھے سے کھنچا تھا..اور اس وجہ سے سر سے اتر گیا تھا..

اریزے کا دل اچھل کر کے حلق میں آگیا تھا،اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ عثمان ایسی حرکت کر سکتا ہے..غصے سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا...جب اس نے پلاٹ کر دیکھا تھا...

آنکھوں میں نجانے کون سا صدمہ تھا لیکن پیچھے پلٹ کر وہ حیران رہ گئی تھی..

عثمان اپنی جگہ پے بیٹھا فائل میں مصروف تھا..اور اس ڈوپٹہ کا چیر میں نکلی کیل میں پھنسا تھا..

اریزے کو اپنے خیالات پے شرمندگی ہوئی تھی..اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوا تھا ...

اب وہ پوری جدوجہد سے اپنا ڈوپٹہ نکلنے میں مصروف تھی گھبراہٹ کی وجہ سے وہ نکل نہیں پا رہی تھی..

جب عثمان کی نظر اس پے پڑی کیا ہوا اریزے...؟؟اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

وہ میرا ڈوپٹہ پھنس گیا ہے..اس نے شرمندہ ہوتے کہا تھا..ایک ہاتھ سے ڈوپٹہ نکلنے کی کوشش کر رہی تھی..

اور دوسرا ہاتھ اپنے کندھے پے رکھا تھا کہ کہیں دوپٹا گر نا جائے...

عثمان نے آج پہلی بار اس کے بال دیکھے تھے،اور دیکھتا ہی رہ گیا تھا،

اسے یہ تو اندازہ تھا کہ کہ اس کے بل لمبے ہیں لیکن اتنے وہ حیران تھا ..

نورملیی ان کی سوسایٹی میں پائی جانی والی لڑکیوں کے بال تو شولڈر تک بھی مشکل ہی ہوتے ہیں ..

اریزے ایک منٹ روکو..اس کو بری طرح ڈوبٹہ کھینچتے دیکھ عثمان اپنی جگہ سے اٹھا تھا..

اوراب چیر پے جھکا اسے نکلنے میں مصروف تھا...

اریزے کو اپنی سانس روکتی محسوس ہوئی تھی آج دوسری بار وہ اس سے انتہائی نزدیک تھا...اس کا پرفیوم....

اریزے کو لگا اس کے ہوش اوڑھ رہے ہیں..اپنے ہاؤس میں رہنا مشکل ہو رہا تھا..ایک تو اپنے خیال کی شرمندگی اوراب اس کی قربت دونوں نے ہی اس کے اندر اتھل پتھل کر دی تھی...

لیجئے جناب اپ کا ڈوپٹہ..عثمان نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا...

اس نے جلدی سے تھام لیا تھا اور وہ اب دوبارہ اپنے سر پے ڈوپٹہ ٹیک چکی تھی..

عثمان نے اس سے بہت محبت سے دیکھا تھا فخر ہوا تھا اسے اپنے دل کی پسند پ اریزے کے چہرے پے بکھرے ہی کے رنگ اس سے بہت بھلے معلوم ہوے تھے....مزید

روکنا اریزے کے لئے محال تھا ...

اریزے....وہ جانے لگی تھی جب عثمان نے اسے آواز دی...

وہ پلٹ کر اب اس کو ہی دیکھ رہی تھی،

آپ نے تو پوچھا ہی نہیں پر... پھر بھی، آپ لنچ کے لئے جا سکتی ہیں..ماہرہ کے ساتھ.... عثمان مسکرایا تھا..

اریزے نے نگاہیں جھکا لیں تھیں.. تھنک یو سر...وہ کہتی باہر نکل گئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

اداسی تم پے بیتے گی تو تم بھی جان جاؤ گئے...

کوئی نظر انداز کرتا ہے تو کتنا درد ہوتا ہے...

یوسف نے دور سے اتی شانزے کو دیکھ کر سوچا تھا...

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ.... کیوں جھوٹ بولا تم نے... بریک از اوور.. شانزے آتے ہی برسی تھی اس پے..

یہ تو میں بھی بول سکتا ہوں نا ...اور ویسے تم نے ہی کہا تھا کہ بریک ملا ہے تو بس اب ختم....

اس نے بھی ٹکا کر جواب دیا تھا..

نہایت فضول طریقہ تھا بلانے کا... شانزے چیڑی تھی..

وہ چھوڑو... تم آگیں نا... ویسے تمہیں کونسا خیال تھا.. بڑی خوش اخلاق بن رہیں تھیں اس وارث کہ سامنے تو..

اچھا اور خود جو رانیہ کہ ساتھ مصروف تھے، تب خیال نہیں آیا تھا کوئز کا...؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کہاں کم تھی ..

اوہ- جلنے کی بو آرہی ہے... نہیں؟؟؟ یوسف نے آئی برو اچکا کر پوچھا تھا..

ہاں آتو رہی ہے..،، شانزے نے ہاں میں ہاں ملائی..

کہاں سے...؟؟ یوسف نے طنز کیا تھا...

یہاں سے... شانزے نے اس کی ناک پے انگلی رکھ کے زور سے دبائی تھی...

اب وہ دونوں ہنس پڑے تھے...

بس بس زیادہ ہنسو نہیں...اور بھولو نہیں صرف کمپیٹیشن...شانزے نے بک اٹھائی تھی..

اور یوسف بھی پین پکڑے اسے سمجھانے لگا تھا ...

.....

عثمان اثر پڑھ کے واپس آیا تو اریزے کو دیکھ کر ٹھٹک گیا تھا..آپ...؟؟؟

جی سر...کیوں کیا ہوا..اریزے اس کے ریکشن پے حیران تھی..

باہر بارش ہے..موسم کافی خاران ہے مجھے لگا آپ وہاں سے گھر چلی جائیں گی...

سر آپ نے تو کہا تھا کہ آپ فائل دیں گئے تو میں چیک کر لوں بس اس لئے...نہایت معصومیت بھرا انداز تھا..

میرا مطلب کل تھا اریزے..عثمان کو اس پے بے تحاشا پیار آیا تھا لیکن اس کا اظہر ممکن نا تھا..

اوہ اچھا....اریزے نے ٹھنڈی سی آواز میں کہا تھا..

خیر بارش ہلکی ہو تو آپ چلی جایئے گا ..

ٹھیک ہے سر..ریزے نے چھوٹے بچے کی طرح تابیداری سے کہا...

عثمان اس کی معصوم سی صورت دیکھتا رہ گیا تھا سر جھٹکاتا آگے بڑھا تو کسی خیال سے پلٹ گیا تھا..

اریزے آپ جائیں گی کیسے...؟؟

سر میں گھر سے کسی کو بلا لیتی ہوں..اریزے کے لہجے میں ابھی بھی سادگی تھی..

عثمان کو اپنے خیال پے ہنسی آئی تھی..وہ زیر لب مسکراتا روم میں آ گیا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

میرا خیال ہے کافی ہے اتنی تیاری، باقی جو میلز میں نے کی ہیں ٹائم نکل کر اس کو دیکھ لینا...ٹھیک ہے..

اس نے سوالیہ نگاہوں سے شانزے کو دیکھا تھا ..

ہمم ٹھیک ہے...شانزے نے سر ہلایا تھا..

پھر کل صبح ملتے ہیں..۹ بجے...یوسف نے چیزیں سمٹ کر بیگ میں ڈالیں تھیں..

کیوں؟؟نو بجے کیوں؟؟کوئز تو ۱۲ بجے شروع ہو گا ناشانزے نے حیرت سے دیکھا تھا..

میڈم کوئز جیتنا ہے نا...؟؟یوسف نے طنز کیا تھا...جواباً شانزے نے سر ہاں میں ہلایا تھا..

تو پھر اس کے لیے پلان بھی بنانا ہو گا اور وہ بنیں گئے...کل اوکے...یوسف نے پین اس کے سر پے مارا تھا..

اوکے...شانزے حیران رہ گئی تھی..وہ باہر نکلی تو بارش کی وجہ سے سٹوڈنٹس تقریبن جا چکے تھے..اس کے گروپ کا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا...

کیا ہوا..؟؟یوسف اس کی شکل دیکھ کر کچھ کچھ سمجھ گیا تھا لیکن پھر پوچھنا بہتر سمجھا...

سب چلے گئے...شانزے نے پریشان ہوتے کہا،

شانزے بارش کا موسم ہے ہلکی ہوئی تو چلے گئے...یوسف نے کندھے اچکاے تھے،وہ چل پڑا تھا ...

لیکن شانزے اپنی جگہ کھڑی تھی..کیا ہوا آ جاؤ میں چور دیتا ہوں گھر..یوسف نے کہا

تھا..لیکن وہ کھڑی رہی..

کیا؟؟انویٹیشن دوں اب...یوسف چڑ گیا تھا..

مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا...شانزے نے اس کی اوفر رد کی تھی...

وہاٹ..یوسف کو جھٹکا لگا تھا...

ہاں بلکل...شانزے ابھی تک اری ہوئی تھی...

لیکن شانزے...یوسف نے کچھ کہنا چاہا تھا ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

apology accepted"

"trust denied

شانزے ہاتھ اٹھا کر کہا اور چلتی بنی...

.....

شانزے باہر نکلی تو بارش تیز تھی..وہ درخت کی آڑ میں کھڑی تھی لیکن پھر بھی بری طرح بھیگ گئی تھی..

تبھی وہاں تین لڑکے آے تھے ... حلیے اور آنکھوں سے سے وہ کچھ اچھی نیت والے نہیں لگ رہے تھے ..

اچانک ہی شانزے کو غلطی کا احساس ہوا تھا... وہ اب آہستہ آہستہ چلنے لگی تھی جبکہ وہ تینوں اس کے پیچھے چلتے غلط ریمارکس پاس کر رہے تھے.. شانزے کو رونا نے لگا تھا... پر اب کوئی فائدہ نہیں تھا...

.....

اریزے باہر نکلی تو اس کے ہوش اڑ گئے... بارش اتنی تیز تھی اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا اسے....

لیکن بھر حال ٹائم ختم ہو چکا تھا اور گھر بھی جانا تھا...

اس لئے وہ قسمت آزمائی کرنے لگی.. ایک دو رکشہ والوں کو پوچھا تو انہوں نے جانے سے مانا کر دیا..

اور پھر ایک رکشہ روکا تو اس میں جلدی سے آدمی چڑھ کے بیٹھ گئے..

اریزے پہلی دفع ایسی مصیبت میں پھسی تھی... وہ بار بار وجی کا نمبر ملا رہی تھی،

پر ہر بار یہی جواب آتا کہ "آپ کا مطلوبہ نمبر فل وقت بند ہے... برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کیجئے..."

اریزے کی آنکھوں میں اندھرا چاہنے لگا تھا ...

وہ پچھلے ڈھیر گھنٹے سے کھڑی تھی اور ابھی تک اپنے لیے کچھ بھی نہیں کر پی تھی ...

پاپا کو فون نہیں کر سکتی تھی.. وہ پریشان ہو جاتے ...

اور پھر ان کا آفس تو بلکل ہی الگ سائیڈ پے تھا.

یا اللہ میں کیا کروں... میری مدد کریں اللہ جی.. اریزے کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے ..

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے کوئی مدد کے لئے اپنے پاک پروردگار کو پکارے اور اسے مدد نہ بھجی جائے ...

اریزے کو بھی مدد بھیج دی گئی تھی...

.....

کالے بدل غیر کے آرہی تھے... بجلی چمکنے نے اس منظر کو خوب خوفناک بنایا تھا،

جیسے جیسے گھٹائیں خوب گرج چمک کے ساتھ آسمان کی وسعتوں میں پھیل رہی تھیں،

ویسے ویسے اس کے اندر بے چینی بڑھ رہی تھی..

شانزے نے اپنی سپیڈ بڑھادی تھی...اتنی ہی تیزی سے کالی گھٹائیں بھی بڑھ رہیں تھیں ...

اوران لڑکوں نے بھی رفتار بڑھادی تھی .....

بارش کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ...بوندوں کاتانہ بانہ ٹوٹنے کانام نہیں لے رہاتھا...

وہ لڑکے اب زور زور سے ہنس رہے تھے..اوراس پے باتیں اچھل رہے تھے کوئی اور موقع ہوتاتووہ اب تک حساب برابر کرچکی ہوتی لیکن اس وقت اس کے لئے یہ سب آسان نہیں تھا...وہ بار بار پیچھے پلٹ کر دیکھ رہی تھی..

اورہر بار وہ اسے اپنے پیچھے ہی نظر اتے... تبھی اچانک وہ کسی سے ٹکرائی تھی...

شانزے منہ سے چیخ نکلی تھی...دل دہلادینے والی چیخ...

.....

عثمان اپنے روم سے نکلاتواریزے وہاں نہیں تھی..اسے تسلی ہوگی تھی کہ وہ جاچکی

ہے....

وہ نیچے پارکنگ میں اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا تھا جس کا دروازہ پچھلی سائیڈ کھلتا تھا ..

گاڑی میں بیٹھ کر اسے خیال آیا کے بارش بہت تیز ہے..تو گارڈ کو بول دے کہ وہ بھی چلا جائے ..

اس نیت سے وہ بلڈنگ کے فرنٹ سائیڈ پے آیا تھا ...

روڈ کے دوسری سائیڈ گاڑی روکی تو اس کی نظر اریزے پے پڑی..

اریزے...اس نے آواز دی تھی...اور ساتھ میں ہارن بھی بجایا تھا ..

لیکن وہ اتنی گھبرائی ہوئی تھی کہ اس نے دیکھا ہی نہیں..

لیکن گارڈ نے دیکھ لیا تھا.... تبھی وہ چھتری لے گاڑی کی طرف بھاگا آیا تھا..صاحب آپ ...

ہاں وہ میں کہنے آیا تھا کے اب تم جاؤ..اتنی بارش میں یہاں رکنا ٹھیک نہیں ہے...

یہ اریزے ہیں نا... عثمان نے اپنی بات کی تصدیق کرنا چاہی تھی...

جی صاحب دو گھنٹے سے کھڑی ہیں ..

ان کی گھر کی طرف کوئی رکشہ والا جانا نہیں مان رہا کہ رہے ہیں وہاں کافی پانی بھرا ہے ....

اوکے... عثمان باہر نکل تو گارڈ نے جلدی سے چھتری اس پے کی تھی،

وہ فورن روڈ کروسس کرتا اس کے پاس پہنچا تھا.

آیئں اریزے...اس پہلے کے وہ اسے دیکھ کر روپڑتی... عثمان نے اس سے مخاطب کیا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اریزے اس کے پیچھے چل پڑی تھی..اس سے پہلے کے وہ بارش میں بھیگتی عثمان نے گارڈ کے ہاتھ سے چھتری لے لی تھی...اور اب اس نے وہی چھتری اریزے اور اپنے اوپر کی تاکہ وہ بھیگنے سے بچے رہیں.

وہ دونوں گاڑی تک پوھنچ گئے تھے... عثمان نے فورنٹ ڈور اوپن کر کے اریزے کو بٹھایا تھا...

اور خود ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی تھی.. عثمان کو شدید غصہ آیا تھا ...

اپ تو گھر سے کسی کو بلانے والی تھیں.. عثمان سے اب برداشت نہیں ہوا تھا..

وہ نمبر بند جا رہا تھا تو میں نے سوچا ...

کیا سوچا آپ نے...؟؟ غصہ اس کے الفاظ میں شامل تھا...

کہ میں خود...اریزے بات پوری نہیں کر پائی تھی،،

میں خود کیا اریزے... ملی کوئی کنوینس؟؟

اریزے صرف نا میں سر ہلا سکی تھی ...

حد ہے غیر زمیداری کی آپ واپس آفس آسکتیں تھیں...اس طرح سے نیچے کھڑے رہنے کی کیا ضرورت تھی..

پچھلے دو گھنٹے سے آپ نیچے کھڑی ہیں... آپ نے نیچے رو کنا پسند کیا، لیکن اوپر اکر بتانا گوارا نہیں کیا...

مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ اتنی غیر زمیدار ہیں...

اریزے کو حیرت ہوئی تھی اتنی کریکٹ انفارمیشن پے...

اریزے...اس وقت بارش کی وجہ سے آپ کسی مصیبت میں بھی پھنس سکتیں تھیں اس کے بارے میں سوچا آپ نے؟؟

آپ لڑکیوں کا یہی مثلا ہوتا ہے...جاب کرنا شروع کرتی ہیں تو کسی کی مدد لینا ناگوار گزرتا ہے ...

خود کو بہت بہادر سمجھنے لگتی ہیں...اب وہ ٹھیک ٹھاک اریزے کو سنا رہا تھا..

جب جواب نہ آیا تو اس نے اریزے کی طرف دیکھا اور وہ دیکھتا رہ گیا..

بنا آواز کے بارش کیسے ہو تھی ہے یہ آج پتہ لگا تھا اریزے کو دیکھ ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے افسوس ہوا تھا، غصے میں کافی کچھ کہ گیا تھا. اچھا سوری... مجھ آپ کو ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا..

قدرے نرم لہجہ تھا پر اریزے کا رونا ابھی بھی جاری تھا ...

تبھی عثمان نے جیب سے رومال نکال کر دیا...یہ لیں ...

اریزے نے چپ چاپ ہاتھ میں پکڑ لیا تھا...

چلیں اب اچھی لڑکیوں کی طرح رونا بند کریں...اور اپنے گھر کا راستہ تو بتائیں تاکہ میں

آپ کو ڈراپ تو کر سکوں...

وہ اپنے آنسو صاف کرنے میں مشغول تھی،اس کے رونے میں کمی آگئی تھی ...

.....

شانزے نے ڈر سے آنکھیں بند کر لیں تھی.. سامنے کا منظر وہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی...

اب کون سی مصیبت اس کے گلے ڈالنے والی ہے یہ سوچ کے ہی وہ ہاؤس باختہ تھی ..

یوسف نے بہت غور سے اس کو دیکھا تھا.. جو جلدی جلدی شاید آیا تلکر سی پڑھنے میں مصروف تھی ...

درد کی ایک لہر یوسف کے جسم میں پہلی تھی،اس سے اس دن والی شانزے یاد آئی تھی.. ڈری، سہمی،

اس نے دونو بازوں سے شانزے کو تھاما تھا... جانا پہچانا سا احساس پا کر شانزے نے آنکھیں کھول کے دیکھا تھا...

اس کی آنکھوں میں خوف صاف واضح تھا جو\

...

یوسف نے اس اپنے پیچھے کیا تھا اور خود ان لڑکوں کے سامنے دیوار کی طرح کھڑا تھا...

شانزے گری میں بیٹھو...یوسف کی آواز میں غصہ تھا..وہ اپنی آستیں کو فولڈ کرتے ہووے بولا ...

پر یوسف...شانزے کچھ کہنا چاہتی تھی پر اس سے پہلے ہی یوسف پھر دھاڑا...

سنا نہیں تم نے، گاڑی میں بیٹھو...وہ اتنی زور سے چیخا تھا..شانزے کے ساتھ وہ تینوں لڑکے بھی ڈر گئے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تم میں سے کسی نے اس کی طرف دیکھا بھی تو یقین کرو میں اس کی آنکھیں پھوڑ ڈالوں گا...

یوسف بولتا ہوا ابھی ایک قدم ان کی طرف بڑھا تھا کہ وہ تینوں ڈر کہ بھاگ گئے تھے....

اب اللہ جانے اس کے چیخنے کا اثر تھا یا پھر اس کے قد کٹھ اور جسامت کا...

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ڈرائیور سیٹ سمبھال لی تھی ..

کار میں سلو آواز میں مائک ڈی انجیلو کا انگلش ٹریک بج رہا تھا..

شانزے کی پریشان صورت دیکھ کر اس سے کچھ ہوا تھا...

Think that I'm falling in love with you

I'm lifting my entire heart to you, who are so important

You are the one

I am asking you to stay

To stay like this forever

To stay like this forever

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی..اس کی حالت اتنی غیر تھی کہ وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی..

یوسف نے شانزے کے سر پر ہاتھ رکھا تھا.."ڈرو نہیں میں ہوں نا"...اس نے اس کی کالی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا.

اور شانزے کے صبر کا باندہ ٹوٹ گیا تھا....وہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کے رونے لگی تھی ..

یوسف کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے چپ کرائے تبھی اس نے شانزے کا سر اپنے کندھے سے لگایا تھا ...

You make me feel good

İnside, every time you turn towards me

When you give me your smile

You know you make me tremble

اب وہ اسے تسلیاں دے رہا تھا...شانزے کے رونے میں کمی آئی تو یوسف کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا...

تم جانتی ہو روتے ہوے تم اس دنیا کی سب سے بد صورت لڑکی لگتی ہو...

اس نے شانزے کو آہستہ سے خود سے الگ کیا تھا...اور گاڑی چلانا شروع کر دی تھی...

ہاں میں تو لگوں گی ہی نہ، کیونکہ آج تک تم نے خود کو تو روتے ہووے شیشے میں دیکھا نہیں ہو گا...

رونا اور میں... نیور... یوسف نے اس کے سر پے ہلکا ہاتھ ٹیکا یہ تھا..

ویسے بھی میں کیوں رونا نے لگا رویائیں میرے دشمن... یوسف نے اترا کہ کہا تھا..

ہاں وہ جن کا نام " W " سے شروع ہوتا ہے.. شانزے نے جل کے کہا تھا...

ہاہاہاہا.... یوسف نے قہقہہ لگایا تھا. ویسے تمہیں رونا کس بات کا آرہا ہے .

میرے آنے کا... یا اپنے ان بھایوں کے جانے کا.. کہو تو واپس بلا دوں؟؟

بھائی ہوں گئے تمہارے... سمجھے ...ویسے بھی میں نے تمہیں نہیں بلایا تھا...

شانزے چڑ گئی تھی،

اور رہا سہا بھی رونا بھول چکی تھی...

ہاں تو.. میں ہمیشہ خدمات خلق کے لیے تیار رہتا ہوں...

تمہاری خدمات خلق میں اچھے سے جانتی ہوں ..

جورانیہ کے پک اینڈ ڈراپ سے شروع ہو کے اس پے ہی ختم ہوتی ہے..شانزے نے غصے سے کہا تھا..

یوسف کو وہ اس وقت ایک معصوم بچے جیسی لگی تھی،

جو اپنا پورا حق اس پے جتا رہی تھی..اور اس بات کو مانا بھی نہیں چہ رہی تھی...اس کے معملے میں خاصی کنجوس ثابت ہونے والی ہے...اس کا اندازہ اسے اچھی طرح ہو گیا تھا..

تبھی یوسف کے ہونٹوں پے ہنسی پھیلی تھی،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنس کیوں رہے ہو...؟؟ شانزے نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

کچھ نہیں اب وہ اس سے کیا بتاتا کے وہ ساری زندگی اسے یہ سروس دینے کے لئے تیار ہے...

کیا بتاتا کے ساری زندگی بغیر پلکیں جھپکے بنا اسے دیکھ سکتا ہے...

I want to tell you that you are so cute, what should I do

But ı am probably not good enough for you

I want to give you my heart

but I don't know if you'd accept it

کار میں ایک بار پھر مائک کی آواز گنجی تھی ....گانے کے الفاظ نے یوسف کو مسکرانے مجبور کیا تھا...

تم نہ پاگل ہو...اس کو مسکراتا ہوا دیکھ کر شانزے سے رہا نہیں گیا تھا...

ہاں تمہارے لئے...یوسف نے بھی جھٹ جواب دیا تھا...

شانزے اس کا منہ دیکھتی رہ گئی تھی،پر وہ گاڑی چلاتا سامنے دیکھنے میں مصروف تھا...

کار کا AC بہت تیز تھا اور بھیگنے کی وجہ سے شانزے کو سردی لگ رہی تھی وہ بار بار اپنے بازوں پے ہاتھ پھرتی...

سردی سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی، بھلا سردی بھی روکتی ہے ایسے...

یوسف بہت دیر سے اس سے نوٹ کر رہا تھا... تبھی اس نے پچھلی سیٹ پے پڑا اپنا کوٹ اس کی طرف بڑھایا...

شانزے... یہ لو پہن لو.. شانزے جو ونڈو سے بھر دیکھ رہی تھی.. چونک گئی تھی...

پر کیوں..؟؟ وہ حیران تھی... اس نے تو کچھ نہیں کہا تھا. تو یوسف نے کیسے...

وہ کیا ہیں نہ مجھے بہت سردی لگ رہی ہے... یوسف کے کہنے پے اسے ہنسی آئی تھی ..

ایٹس اوکے میں ٹھیک ہوں... اچھوں... ساتھ ہی اسے چھینک آئی تھی... اور پھر ایک کے ایک بعد کئی آئیں....

یوسف نے اسے گھورا تھا نتیجتاً شانزے نے چپ چاپ کوٹ پہن لیا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I love the way you call my name, oh Babe

Every time I am near you, I go crazy

I want to love you with all of my heart

I just want to give you my love

کوٹ سے اٹھتی بھینی بھینی پرفیوم کی خشبو نے عجیب سحر طاری کیا تھا ..

مائک کی آواز اس سے اپنے دل سے اتی لگی تھی... وہ یک ٹک یوسف کو دیکھے جا رہی

تھی...

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو، جب بہت دیر تک وہ کچھ نہ بولی تو یوسف نے ہی مخاطب کیا تھا...

ہم کہاں جا رہی ہیں... شانزے کو کچھ سمجھ نہیں آیا..اس سے لگا چوری پکڑی گئی..

حیدر آباد...یوسف نے اطمینان سے جواب دیا تھا...

کیا... لیکن کیوں؟؟ شانزے پریشان ہوئی تھی..

ریلس یار تمہارے گھر ہی جا رہی ہیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ...وہ...اصل میں راستہ سمجھ نہیں آیا تھا..شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

تبھی یوسف نے پیٹرول پمپ کی طرف گاڑی موڑی تھی..کیا ہوا...اس نے دوبارہ پوچھا تھا...

کچھ نہیں بس دو منٹ میں آیا تم گاڑی میں بیٹھو ...

تھوڑی دیر میں ہی وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا..پمپ پے خاصا رش تھا..بائیک والے ...

پیدل چلنے والنے بارش سے پریشان پمپ پے پناہ لینے پے مجبور تھے ...

کتنے بائیک والے بائیک بند ہو جانے سے کی وجہ سے وہاں کھڑے تھے ...

کیوں کہ روڈ پے پانی بھر چکا تھا... لیکن کوئی پرسانے حال نہ تھا...انتیزامیہ کہاں تھی کچھ نہیں پتا تھا ...

شہری اتنی پریشانی میں بھی مسکرا رہے تھے..اور دوسرے کو مدد کی پیش کش کرتے نظر آرھے تھے ...

یہ ہے کراچی اور ایسے ہیں یہاں کے لوگ ہر پریشانی کا مقابلہ کرنے والے...

شانزے نے دل سے اپنے شہر کے لئے دعا کی تھی ...

.....

یوسف نے کچھ اسنیکس لئے اور کوفی کاؤنٹر پے آیا جب اس کی نظر عثمان پے پڑی،

جو فیول فل کرا رہا تھا،غلبان کسی لڑکی کے ساتھ تھا ...

لڑکی کون تھی وہ دیکھ نہیں پا رہا تھا..وہ جلدی جلدی سامان لیتا بھر نکلا تھا پر اسے پہلے ہی عثمان جا چکا تھا ...

ایک شاہراتی مسکراہٹ یوسف کے ہونٹوں پے پہلی تھی ...

کچھ بھی تھا، کچی ڈور ہی صحیح پر یوسف کے ہاتھ آ ہی گئی تھی...

وہ سامان لے کے گاڑی میں آ گیا تھا...

اور اب کوفی اور اسنیکس شانزے کی طرف بڑھایا تھا... شانزے کچھ جھجکی تھی...

لیکن پھر اس نے کوفی لے لی...

گاڑی میں ایک بار پھر مائک کی آواز آئی تھی ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Oh Baby I

Think that I'm falling in love with you

I’m lifting my entire heart to you, who are so important

You are the one

I am asking you to stay

To stay like this forever

اس بار دونوں کو اپنے دل سے اتی محسوس ہوئی تھی....

اب سے کچھ دیر پہلے جو موسم اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا...اب وہی اسے حسین اور خوشنما لگ رہا تھا...

ہر چیز نکھری نکھری محسوس ہو رہی تھی...دل سے تمام شکوہ دھل گئے تھے ...

نئی امنگوں نے دل میں انگڑائی لی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

چلو بھئی...گھر آ گیا تمہارا...یوسف نے گاڑی روکتے ہوے کہا تھا...بارش اب کافی ہلکی ہو گئی تھی...

شانزے فورن گاڑی سے اترنا چاہتی تھی جب یوسف کی آواز نے اسے روکنے پے مجبور کیا تھا.....

کتنی بدلحاظ ہو تم...بندہ کوئی شکریہ...کوئی تھینکس بول دیتا ہے...یوسف نے بناوٹی انداز میں بولا.

تھنکس وہ بھی تمہیں...؟؟؟شانزے نے الٹا سوال کیا تھا..

ہاں بلکل....یوسف نے ڈھٹائی دیکھائی تھی...

کبھی نہیں...شانزے کون سا کم ڈھیٹ تھی...

اچھا چلو مت بولو...لیکن اتنا تو کہ دو کے اب تم نے مجھے معاف کیا....یوسف نے اصل مدعہ بیان کیا تھا...

اووو....تو یہ بات ہے شانزے دل میں کہتی اس کی طرف موڑی تھی ...

نہیں کبھی نہیں...شانزے نے اس سے چڑایا تھا..

پھر کیا کروں تمہیں منانے کیلئے...یوسف نے بے بسی سے سر سٹیرنگ میں مارا تھا...

وہ سامنے درخت دیکھ رہے ہو...شانزے نے روڈ کی دوسری طرف لگے گھنے درخت کی طرف اشارہ کیا تھا..

شانزے نے مسکراہٹ دباتے ہوے کہا تھا...

یوسف نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

اور وہ اس کے نیچے جو وائٹ سمنٹیڈ بینچ ہے وہ... شانزے نے پھر پوچھا تھا اسے ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا...

ہاں یار.... یوسف چڑ گیا تھا... تم کیا میری آئی سائٹ چیک کرنے بیٹھ گئی ہو... بولو کرنا کیا ہے..

کچھ نہیں بس وہاں بیٹھ کر صبح تک میرا انتیظار کرنا ہے ..

وہاٹ... ارے یو سیریس... یوسف کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا...

بلکل... شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا... وہ گاڑی سے اتر گئی تھی...

شانزے میں صبح تک کروں گا کیا... یوسف حیران ہوتا خود بھی گاڑی سے اترا تھا..

میرے معاف کر دینے کا انتیظار... شانزے نے اطمینان سے کہا تھا.. ہاتھ باندھتے ہوے اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی.

اور ویسے بھی تم نے تو کہا تھا جو میں کہوں گی تم کرو... تو میں سمجھوں تم نے ہار مان لی...

شانزے کہہ کے پلٹی تھی، جب یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا ....

اگر میں بارش میں بھیگ کر بیمار ہو گیا تو... یوسف نے اس کی کالی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا ...

تو پھر میں تمہارے لیے کوفی بنا کر لاؤں گی... شانزے اپنے گھر کی طرف بڑھی تھی..

جبکہ یوسف اسے مسکراتا ہوا جاتے دیکھ رہا تھا، پھر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹرٹ کرنے لگا....

.....

ارے اریزے بیٹا تم تو پوری بھیگ گئی ہو... می جانی فکر مند ہوئی تھیں،

میں ٹھیک ہوں می جانی فکر نہ کریں... اور ساتھ ہی اسے چھینک آئی تھی ...

دیکھو دیکھو... تمہیں فلو ہو گیا جاؤ شاباش جلدی سے چینج کرو میں چاے لاتی ہوں تمہارے لئے ...

می جانی میں ٹھیکککک... اچھوں... ہوں... اف.... شانزے کا سر چکرا گیا تھا.. اتنی چھینکیئں..

وہ روم میں آئی تو سب سے پہلے کھڑکی سے باہر جھانکا ...

شانزے کو ہنسی آئی تھی کیوں کے درخت کے نیچے یوسف تو کیا اس کا بھوت بھی نہیں تھا...

دل ہی دل میں مسکرائی تھی ایک اور بات جو مل گئی تھی یوسف کو چڑانے کے لئے ..

وہ جب پلٹی ت سامنے بیٹھی اریزے کو دیکھ کے ٹھٹکی...

جو ہاتھ میں رومال لئے بیٹھی تھی ...

اور خوب مسکرا مسکرا کے اسے دیکھنے میں مصروف تھی..اس کے چہرے پے بکھرے رنگ اس بات کو بتانے کے لیے کافی تھے کے رومال کس کا ہے... لیکن اصل مثلا تو یہ تھا کے وہ رومال یہاں تک پونچھا کیسے...

تبھی شانزے دبے اس کے پاس سس گئی ور ہاتھ سے رومال کھینچ لیا...اپنے خیالوں میں گم اریزے بھی ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی تھی... شانزے تم... تم کب آئیں...؟؟ اس نے حیران ہوتے کہا تھا..

میں بس ابھی جب اپ اس رومال میں گم تھیں اس نے اس کے منہ پے لہرایا تھا...

شانزے پلیز واپس کر دیہ...اریزے نے ہاتھ بڑھایا تھا..

اگر نہ کروں تو... ویسے ایسا بھی کیا ہے اس میں...؟؟ رومال نہ ہوا سلیمانی ٹوپی ہو گئی..

اریزے نے رومال لہرایا...

شانزے.. واپس کرو نہیں تو... اریزے نے رونے جیسی صورت بنائی تھی ...

نہیں تو کیا... اب شانزے زد پے آگئی تھی..

مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا... اریزے نے جذبات میں کہا تھا..

تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا.. شانزے نے چڑایا تھا...

شانزے پلیز نہ.. یہ انہوں نے دیا تھا... اریزے نے التجا کی تھی...

OMG - انہوں نے دیا تھا... اس نے بیڈ پے گرنے والے انداز میں کہا تھا..

چلو اب جلدی بتاؤ... کب، کہاں، اور کیسے...؟؟

اگر نہ بتاؤں تو؟؟ اریزے نے اس کو گھورا تھا....

تو یہ کہ میں... وہ کچھ بولتی اس سے پہلے اس سے چھینک آگئی تھی.. اور شانزے نے رومال اپنے منہ کے قریب کیا..

نہیں پلیز...بتاتی ہوں...اریزے اس کا ارادھ بھانپتے ہوے بولی تھی...

اریزے آہستہ آہستہ اس سے ساری بات بتانے لگی تھی...

ارے وہ لونگ ڈرائیو ہاں...شانزے نے خوش ہوتے کہا تھا...

کہاں لونگ ڈرائیو....میں اتنی نرووس ہو رہی تھی کے کچھ بولا ہی نہیں گیا اریزے روانگی میں بول کے پھس گئی تھی ...

اوہو - توجناب کو دکھ ہو رہا ہے...تو پھر بلا لیتے ہیں..کیوں؟؟شانزے نے چھیڑا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اف ایک تو تم نہ ہر بات کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہو مجھے چھوڑو یہ بتاؤ تم کیسے آئیں...

پریشانی ہوئی ہو گی نہ بہت...اریزے فکر مند ہوئی تھی اسے یاد آیا تھا وہ وقت جب وہ اسٹاپ پے کھڑی تھی..

نہیں نہیں پریشانی کسی میں تو یوسف کے ساتھ آئی ہوں...شانزے اپنی ٹون میں بول گئی تھی...

پھر دانتوں میں زبان دبائی تھی وہ جانتی تھی اب اریزے اس کو چھوڑنے والی نہیں

ہے....

ہمم تو میڈم مجھے چھیڑ رہیں تھیں...اب اپنے بارے میں کیا خیال ہے..؟؟

کس بارے میں کیا خیال ہے.. تبھی می جانی اندر آئیں تھیں،

بس یہی آپ دنیا کی سب سے خوبصورت ماں ہیں... شانزے نے لاڈ سے گلے میں بازو ڈالے تھے...

چلو چاے پی لو.. می جانی مسکرائیں تھیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

وہ دونوں ہارر موووی دیکھ کے فری ھوں تو رات کا تقریباً ۲ بج رہا تھا..اس وقت بھی بارش ہو رہی تھی ...

ساتھ ساتھ بجلی بھی چمک رہی تھی.. شانزے جلدی سے اپنے بستر پے لیٹ گئی تھی..

اریزے جب روم میں آئی تو شانزے نے اسے آواز دی تھی...اریزے..

ہاں..اریزے نے جواباً کہا تھا...

ڈر لگ رہا ہے.. شانزے نے جان بوجھ کر پوچھا تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی کے اریزے ڈرتی ہے...

نہیں.. نہیں تو... اریزے نے اپنی آواز کی کپکپاہٹ پے قابو پانے کی ناکام کوشش کی تھی...

پکا نہ... شانزے نے تصدیق چاہی تھی..

ہاں بلکل... اریزے نے بستر سمبھالا تھا ٹھیک ہے..

اچھا تو پھر ٹھیک ہے تو کھڑکی بند کر دو مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے... ایسا نہ ہو کوئی بھوت کھڑکی میں بیٹھا ہو...

اور وہ اندر آجاے.... شانزے نے جان بوجھ کر اسے سر ڈرایا تھا...

چھوڑو شانزے دیکھو نہ کتنی اچھی ہوا آرہی ہے... اریزے کو ڈر لگا تھا..

ہاں ابھی تو ہوا آرہی ہے، کچھ دیر بعد بھوت، چڑیلیں بھی ارہے ہوں گئے. شانزے نے ڈرتے ہوے کہا تھا..

ایسا نہیں ہوتا.. اریزے نے کمزور دلیل دی تھی..

اچھامت مانو جب آیئں گئے نہ ٹیب پتا چلے گا ہو سکتا ہے ابھی بھی کوئی بھوت نیچے کھڑا ہو ...

شانزے نے ہنسی روکی تھی..

اچھا ٹھیک ہے بکو نہیں زیادہ...اریزے اٹھ کر کھڑکی میں آئی تھی ...

اور سامنے کے منظر نے اس کے چودہ طبق روشن کر دے تھے ...

سامنے سچ میں کوئی تھا کالے سیاہ کپڑوں میں...جو یہاں سے وہاں چلتا کھڑکی طرف ہی مڑتا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوف سے اریزے نے شانزے کو آواز دی تھی...شانزے شانزے...

ہاں کیا ہوا آجاؤ یار سویئں اتنا ٹائم ہو رہا ہے، کل میرا کوئز ہے...شانزے کو نیند آئی تھی...

شانزے...وہاں کوئی ہے...اریزے نے بھر دیکھتے ہووے کہا تھا...

کہاں یار....کون ہو گا اتنی رات میں...شانزے چڑ گئی تھی..

وہاں سامنے...شاید کوئی بھوت ہے...اریزے نے ڈرتے ہووے جواب دیا تھا...

شانزے کا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے اس نے سوچا بھی نہیں تھا، کہ اس کا مزاق اس پے اتنا اثر کرے گا...

اچھا تو کیا کر رہا ہے تمہارا دیر بھوت ...

وہ ڈانس کر رہا ہے... اریزے کی آواز میں ابھی بھی ڈر واضح تھا..

شانزے کا صابر جواب دے گیا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھتی خرکی میں آئی تھی... تم پاگل ہو گئی ہو...

بھوت ووٹ نہیں ہوتے... اور ڈانس... یہ تو حد ہی گئی کہاں ہے بھوت دیکھاو.. وہ بھر دیکھنے لگی جب سامنے کے منظر نے اس سے پوری آنکھیں کھولنے پے مجبور کر دیا تھا... سامنے روڈ کے پار درخت کے نیچے بلا شو با وہ یوسف تھا..

یوسف... شانزے نے زیر لب کہا تھا پر پھر بھی اریزے نے سن لیا تھا...

یوسف... کیا مطلب ہے... وہ بھوت نہیں ہے... اریزے پریشان ہوئی تھی...

مطلب یہ کے میں نے اس سے کہا تھا کہ

اگر وہ ساری رات وہاں کھڑے رہ کر میرا انتیظار کرے گا، تو میں صبح اس سے معاف

کر دوں گی.

اف یہ لڑکا پاگل ہے...وہ کہتی باہر کی طرف بھاگی تھی...اور اریزے نہ قابل یقین نگھاؤں سے دیکھ رہی تھی...

.....

وہ تقریبن بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی...تمہارا دماغ ٹھیک ہے...تم پگل ہو ...

شانزے اس پے بری طرح چیخ رہی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر تم نے مجھے معاف کیا...؟؟؟یوسف ہنسا تھا ...

شانزے کچھ پل کے لئے سکات ہو گئی تھی،وہ کیا کہ رہی تھی اور یوسف کیا جواب دے رہا تھا...

نہیں...شانزے نے اکڑ کے کہا تھا...

کیوں...میں نے وعدہ پورا کیا ہے،تمہارے آنے تک کھڑا رہا ہوں...یوسف نے بیاقینی سے دیکھا تھا...

کیوں کے تم نے کان نہیں پکڑے... شانزے کی آواز میں شرارت تھی ...

یوسف کو کچھ دن پہلے کینٹین میں ہونے والا سین یاد آیا تھا...

وہ اب زمین پے بیٹھ رہا تھا... گھٹنوں کے بل ...

شانزے اپنی جگہ جم گئی تھی.. یوسف نے دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے تھے...

شانزے نے ناظرین جھکائیں تھی ...

تو مس شانزے حسان میں دل سے اپ نے معافی مانگتا ہوں،

جو تکلیف میں نے آپ کو دی، اس کے لئے میں آپ سے تہے دل سے معافی کا طلب گر ہوں ...

تو کیا آپ مجھ ناچیز کو معاف کر سکتی ہیں...؟؟؟ یوسف اب کی طرف دیکھ رہا تھا...

شانزے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے... ایک بار پھر بارش ہو رہی تھی وہ دونوں اس میں بھیگ رہے تھے...

بولو بھی میرے گھٹنوں میں درد ہونے لگا ہے اب تو... یوسف نے معصوم شکل بنائی تھی...

بس ابھی سے تھک گئے جاؤ معاف نہیں کرتی وہ پلٹی تھی...

یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھنچا تھا...اب مجھے ضرورت بھی نہیں ہے ...

یوسف نے کہا تو شانزے حیران رہ گئی تھی...

کیونکہ میں جان گیا ہوں کہ شانزے حسان مجھ سے خفا نہیں ہے...یوسف نے اس کے کان میں کہا تھا ...

اس کی گرم سانسیں شانزے کان سے ٹکرائیں تھیں... پلز گھر جاؤ اپنے...

وہ وہاں رو کی نہیں تھی،اگر ایک پل بھی وہاں رو کتی تو وہ شرم سے پانی ہو جاتی...

تم وعدہ توڑ رہی ہو کوفی کہاں ہے میری....یوسف پیچھے سے چلایا تھا ...

اریزے کھڑکی سے یہ منظر دیکھ کے مسکرائی تھی...اسے یقین تھا کہ یوسف اس کی بہن کے لیے ہی بنا ہے ...

.....

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پے تھے...شاہینہ بیگم سب ناشتہ صرف کر رہی تھیں..جب حسین نے یوسف سے پوچھا تھا.

کل رات بڑی دیر سے گھر آے آپ...؟؟

بس کچھ نہیں پاپا...وہ ایک دوست کو چھوڑنے گیا تھا...یوسف کچھ گھبرایا تھا..

کون سا دوست...؟؟ حسین مشکوک ہوے تھے...

ہے ایک دوست پاپا آپ نہیں جانتے..یوسف نے بات ٹالی تھی..

ایسا کون سا دوست ہے جو ہمیں نہیں پتا... عثمان نے بھی حصہ ڈالا تھا ماما نظر رکھیں

اپنے لاڈلے پے...

ہے نہ بس ایک دوست...اور پاپا کیا آپ مجھ سے پوچھ تاج کر رہے ہیں ...

بھائی سے بھی تو پوچھیں وہ کل کس کے ساتھ تھے...یوسف نے ایک دم ہی دھماکہ کیا

تھا..

عثمان جو چاہے پینے لگے تھے گرم پیالی سے اپنا منہ جلا بیٹھے تھے...

میں کس کے ساتھ تھا مطلب..میں ٹائم سے گھر آیا تھا...

اوہ...اچھا نکلے تو ٹائم سے پہلے تھے..؟؟ وہ بھی یوسف تھا عثمان بھول گئے تھے...ماما

نظر رکھیں نظر...

یوسف نے انگلیوں سے وبنایا تھا اور پہلے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اور پھر عثمان کی....

ویسے بھائی کل آپ شہراہ فیصل پے تھے نہ... یوسف نے آئی بروا چ کا یئں تھیں...

نہیں... نہیں تو میں وہاں کہاں... عثمان نے چھوڑ لہجے میں کہا تھا ..

اوہ - مجھے لگا... یوسف نے مسکرا کے جواب دیا تھا...

ویسے بیگم میرا خیال ہے آپ اپنے دونوں لاڈلوں پے نظر رکھیں... حسین جو بہت دیر سے دونوں کی تکرار سن رہے تھے بلا آخر بولتے ہووے ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ گئے تھے.. جب کے عثمان اور یوسف ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے تھے...

.....

وہ یونیورسٹی آگئی تھی اور کافی دیر ہو گئی تھی، لیکن یوسف نہیں آیا تھا ..

حالانکہ اس نے خود نو بجے کا ٹائم دیا تھا.. شانزے اب پریشان ہونے لگی تھی.. کہیں وہ بیمار تو...

نہیں نہیں ایسا ہوتا تو کسی کو تو پتا ہوتا ...

ہو سکتا ہے اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہو ...

پھر بھی اس کو بتانا تو چاہیے تھا، پر ہو سکتا ہے راستے میں ہو شانزے نے دل کو تسلی دی تھی...

محسن سے پوچھتی ہوں... شانزے محسن کو دیکھ رہی تھی، جب سامنے سے یوسف اتا دکھائی دیا..

یہ ٹائم ہے تمہارے آنے کا.. شانزے اس کے منہ کے آگے گھڑی کی تھی ...

وہ کیا ہے نہ کل رات میرے پیچھے ایک چڑیل پڑ گئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو بس اس وجہ سے میں بہت دیر سے گھر پہنچا تھا تو دیر سے سویا اور پھر دیر سے اٹھا...

یوسف نے ڈیٹیل بتائی...

اچھا تو کس نے کہا تھا چڑیل کے چکر میں پڑ ہو سیدھے گھر جاتے نہ... شانزے نے جل کے کہا تھا...

اب کیا کرتا چڑیل تھی اتنی پیاری... یوسف نے معصومیت سے کہا تھا جب کے شانزے نے پاؤں پٹخا تھا ...

ہو گیا تمہارا...؟؟؟؟اب کوئز کے بارے میں بات کریں... شانزے نے چڑ کر کہا تھا..

ابھی تو میں نے شروع بھی نہیں کیا... یوسف نے اس کو کنکھیوں سے دیکھا تھا..

میرا مطلب ہے... کوئز چلواو بات کرتے ہیں...

.....

اسلم بیٹا یہ تو کیا کر رہا... پھنک دے میں کہتی ہوں... مان جا میرے بچے کہیں لگ جائے گا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں، نہ کر میرے بچے اس امر میں اپنی ماں کو یہ کیسا دکھ دینا چاہتا ہے،

امان نے روتے ہوے، اسلم سے کہا تھا جو برا سا چاقو اپنی گردن پے رکھے کھڑا تھا...

امان اگر تجھے اتنا خیال ہوتا تو، تو میری بات مان جاتی...

میں نے کہا تھا تجھے تو نہیں مانی تو میں خود کو جان سے مار دوں گا..

میرے بچے یہ کسی زد تو نے لگالی ہے... کیوں خود کو لالچ کی آگ میں جھونک رہا ہے

ایک بار میری بات ٹھنڈے دل سے سن امان نے پھر سے ایک کوشش کی تھی...

نہیں اماں..تو میری بات سن آج تجھے میرا فیصلہ کرنا ہوگا یا تو،

تو مجھے زینب کے لکھ خط دے گی یا پھر میں خود کو مار لوں گا ...

سوچ اماں سوچ میں وہ خط دے کر صاحب سے ۱۰ لکھ روپے لے سکتا ہوں...

ہمارے دن بدل جائیں گئے اماں...میرا بیٹا بھی اچھے اسکول میں جائے گا...

میری بیوی بھی اچھا کپڑا پہنے گی اور تو..تو اماں تیرا میں اچھا علاج کروں گا...

ورنہ تو میرا بچا یتیم ہو جائے گا..میری بیوی بیوہ ہو جائے گی ...

اور تو سوچ تیرا اکلوتا بیٹا تیری آنکھوں کے سامنے لاش بن جائے گا...

اسلم اس وقت کچھ سنے کی حالات میں نہ نہیں تھا..اس کا جنون بڑھتا جا رہا تھا ..

اماں مان جا...اب کی بار آمنہ نے بولا تھا..اماں نے اس کی طرف شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا...

میں جانتی ہوں اماں یہ غلط ہے...لیکن میں نہیں چاہتی میرا بچا یتیمی کی زندگی گزارے

وہ اب رو رہی تھی..

اس سے دیکھ کر منہ بھی رونے لگا تھا...اماں بے بس ہو گیں تھیں ...

ٹھیک ہے...اماں کی ہاں نے تین لوگوں کو زندگی بخشی تھی..جب اماں کو لگا وہ مر گئی ہیں آج..

انہی مرے مرے قدموں سے اپنے صندوق کی طرف بڑھی تھیں ...

اور ان میں سے نکال کر کچھ خط اسلم کی طرف بڑھے تھے ..

اسلم یک دم ہی ٹھنڈا پڑا تھا اس کا اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی...

.....

شانزے...بہت دیر سے یوسف کو سن رہی تھی وہ مختلف چیزیں سن رہا تھا اور سمجھا رہا تھا..

میرا خیال ہے اب بس بہت ہو گیا ہے..ورنہ برڈن ہو جائے گا..باقی ہم دونوں سمبھال گئے ٹھیک ہے نہ ...

یوسف نے مسکرا کر دیکھا تھا...لیکن شانزے کچھ پریشان تھی ..

کیاہواسب ٹھیک ہے نہ...ہاں بس مجھے تھوڑاڈر لگ رہا ...

کیوں مجھ پے بھروسہ نہیں ہے...یوسف نے بہت سا نجھیدہ ہو کر پوچھا تھا..

یوسف ہے پر...اگر میں نے کچھ گڑبڑ کر دی تو...شانزے کی پریشانی برقرار تھی..

مجھے تم پے پورا بھروسہ ہے...یوسف نے اس کو بہت سنجیدہ گی سے دیکھا تھا..

کچھ لمحے خاموشی سے سڑک گئے...شانزے اس کی نگاہوں کی تپش برداشت نہیں کر پائی تھی..

تبھی بات بدل کر بولی تھی...

چلواب بتاؤ کیاپلان ہے..؟؟؟کوئز کے لئے..؟؟شانزے پوچھا تھا...

پلان یہ ہے کہ....کوئی پلان نہیں ہے...یوسف نے چیر کی بیک سے ٹیک لگی تھی ...

وہاٹ...شانزے نے اس کی طرف گھسے سے دیکھا تھا..

چلیں اب ٹائم ہو گیا ہے...

.....

صاحب...میں اسلم...آپ کی زینب کا پتا مل گیا ہے...

میرے ۱۰ لکھ لے کر آجائیں...

.....

میں کیسے یقین کروں تمہاری بات کا، کہ تم سچ کہ رہے ہو...دوسری طرف فون پے عثمان کی آواز ابھری تھی..

دیکھو صاحب میں آپ سے کیوں جھوٹ بولنے لگا...مجھے صرف پیسوں سے مطلب ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یقین کرنا نہ کرنا آپ کی مرضی میں نے اپنا کام کر دیا ہے...اسلم نے سفاکی سے کہا.

ہمم..ٹھیک ہے...تو پھر شام میں تم سے 4 بجے تک ملتا ہوں..تم زینب کا پتہ تیار رکھنا..

ٹھیک ہے صاحب آجاؤ...میں تیار ہوں ...

امید کرتا ہوں اس دفعہ مجھے کوئی مایوسی نہیں ہو گی...عثمان نے کہ کر فون رکھ دیا دیا تھا...

.....

عثمان فون بند کر چکا تھا، جب اس نے حسین کو اپنی طرف متوجہ پایا... پاپا وہ اسلم...

میں سن چکا ہوں.. تمہیں کیا لگتا ہے کہ اب کی بار وہ سچ بول رہا ہو گا..؟؟؟ حسین کی آنکھوں میں سوال تھا.

پاپا میں کچھ کہ نہیں سکتا.. لیکن مجھے لگتا ہے کہ پیسوں کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے،

تو اس بار ممکن ہے اس کے ہاتھ میں کچھ ہو.

عثمان ممکن یہ بھی کہ اس کے پاس جو ہے وہ جھوٹ ہے.. تم نے تو کہا وہ پیسوں کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے،

تو کیا وہ جھوٹا ثبوت نہیں دے سکتا...؟؟

پاپا آپ ٹھیک کہ رہے ہیں پر اتنا رسک تو ہمیں لینا پڑے گا نہ.. اور آپ فکر نہ کریں میں سب سمبھال لوں گا..

عثمان مجھے پورا بھروسہ ہے تم پر میرا دل کچھ گھبرا رہا ہے.. حسین سچ میں پریشان تھے..

پاپا آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں سب ٹھیک ہو گا.. انشاللہ..

انشاللہ... حسین نے سر ہاں میں ہلایا تھا..

میں چلتا ہوں میری میٹنگ ہے جیسے ہی میٹنگ ختم ہوتی ہے، میں اسلم کے پاس پہنچ جاؤں گا.

ٹھیک ہے تو پھر میں تمہیں تمہارے آفس سے لے لوں گا... حسین نے اپنا ارادہ بتایا تھا،،

ٹھیک ہے پاپا آپ جیسا بہتر سمجھیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

سب لوگ کوئز کے لیے ہال میں جمع ہو گئے تھے ٹیمز کو ان کی پوزیشن دے دیں گیں تھیں ..

ہر ٹیم اپنی پوری تیاری کے ساتھ آئی تھی ..

ہر ٹیم اچھی طرح جانتی تھی کے کمپیٹیشن میں آگے جانے کے لیے آج کا کوئز بہت ضروری ہے ..

یہ وجہ تھی کہ شانزے بہت نروس تھی.. یوسف بہت دیر سے اس کی رونی صورت

دیکھ رہا تھا..

لیکن وہ اس کے علاوہ سب کو دیکھنے میں مصروف تھی...

تبھی یوسف نے ڈیسک کے نیچے سے اس کا ہاتھ تھاما تھا.. شانزے نے کرنٹ کھا کر اس کو دیکھا تھا..

جو آنکھوں میں جذبات کے دیے روشن کیے اس کو ہی دیکھ رہا تھا..

جانے کیا تھا جس نے شانزے کی آنکھیں نم کر دیں تھیں..

نروس؟؟ یوسف نے پوچھا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں...!!! شانزے نے سر جھکا لیا تھا ...

شانزے..!! لسن تو می ویری کیئر فلی...!! یہ کوپیٹیشن ہے یہاں سب ٹیمز ہی جیتنے آئی ہیں ...

اور سب ہی نے اپنا ۱۰۰ پرسینٹ دیا ہے ..

لیکن ساری ٹیمز تو جیت نہیں سکتی نہ تو پھر تم کیوں اپنا کانفیڈنس لوز کر رہی ہو..؟؟؟

شانزے جو شخص ناکامی کے خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ...

ضروری یہ نہیں کے ہم جیتے ہیں یا نہیں... ضروری یہ ہے کے ہم نے کوشش کتنی کی..

جانتی ہو نہ عمالوں کا دارومدار نیتوں پے ہوتا ہے... تو اگر تم پہلے ہی نیت کر چکی ہو ہارنے کی تو الگ بات ہے...

ورنہ شانزے حسان ایک بات یاد رکھنا پوری دنیا بھی چاہے تو آپ کو ہرا نہیں سکتی جب تک آپ خود سے ہار نا من لیں"... تو پھر یقین رکھو اپنے آپ پر... اور اپنے اللہ پے.. جو یہاں تک لایا ہے وہ آگے بھی لے جائے گا...

کیا ہوا کیا سوچنے لگیں...؟؟؟ یوسف کی نظریں گہری ھوں تھیں..

یہی کہ کبھی کبھی تم کتنی اچھی باتیں کر لیتے ہو... شانزے نے حیرانگی ظاہر کی تھی..

کبھی کبھی سے کیا مطلب ہے.. میں تو ہمیشہ ہی اچھی باتیں کرتا ہوں.. یوسف نے کلر جھاڑا تھا..

کتنی خوش فہمی ہیں نہ تمہیں..؟؟ شانزے نے ٹونٹ کیا تھا..

نہ.....غلط فہمی...یوسف نے فٹ سے جواب دیا تھا ..

سی..ائی نیو ڈیٹ....شانزے نے ڈیسک پے ہاتھ رکھا تھا..

میڈم تمہیں غلط فہمی ہے کہ مجھے خوش فہمی ہے...یوسف نے بات کلیر کیا تھا..

تب سر مستنصر کی آواز مائک میں آئی تھی...آج کا پروگرام وہ ہوسٹ کرنے والے تھے.

اسلام وعلیکم...امید کرتا ہوں کہ آپ سب خیریت سے ہیں..اور آج کے کوئز پروگرام کی بھرپور تیاری کر کے آے ہیں .میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ اس وقت کمپیٹیشن کی ٹاپ ۲۰ ٹیمز یہاں موجود ہیں، جن میں سے صرف ۱۰ ٹیمز آگے جائیں گی..اور نیکسٹ راؤنڈ میں شامل ہوں گی..کوئز ۳ لیولز پے مشتمل ہے..

۱ -فاسٹ آنسر، جس کے اختتام پر سب سے کم سکور کرنے والی 4 ٹیمز آوٹ ہوں گی ...

۲ -ویزول راؤنڈ، اس راؤنڈ کے اختتام پر سب سے کم سکور کرنے والی ۳ ٹیمز آوٹ ہوں گی...

۳ - بزر راؤنڈ، جس کے آخر میں 3 ٹیمز علیمیینیٹ ہوں گی،اس طرح نیکسٹ کمپیٹیشن میں جانے کے لئے ہمارے پاس صرف ۱۰ ٹیمز رہ جائیں گی.

شروع کرتے ہیں... فاسٹ آنسر سے.. آپ سب سے ۶۰ سوال کیے جائیں گئے.. جیتنے کے لئے آپ کو ۲ منٹ کے ٹائم کے اندر سب سے زیادہ صحیح جواب دینے ہوں گئے.. یادرکھیں آپ کے اور آپ کے پارٹنر میں میں کوآرڈینیشن ہیں ضروری ہے.. کیوں کہ آپ دونوں لوگوں میں سے جس نے بھی پہلے جواب دیا اس سے ہی قابلے قبول سمجھا جائے صحیح اور غلط دونوں صورتوں میں، تو کوشش کریں کے صحیح جواب معلوم ہونے کی صورت میں ہی آپ جواب دیں..

تو آپ سب تیار ہیں...؟؟؟ سر مستنصر نہ ساری ٹیمز سے پوچھا...

یس سر...ہال میں آواز گنجی تھی اور ساتھ ہی پہلا راؤنڈ شروع ہو چکا تھا..

.....

اسلم واپس لوٹا تو بہت خوش تھا،اس کے پاؤں زمین پے کہاں تک رہے تھے ..

آج تو اس کے دل کی پوری ہونے والی تھی، جو چاہا تھا ملنے والا تھا تو پھر خوش کیوں نہ ہوتا

لیکن وہ بھول گیا تھا..

کے لالچ و مکر فریب سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا انسان کا لالچ اس کے آگے ضرور اتا ہے..

لیکن اس وقت یہ باتیں اس سے کہاں سوجا ہی دے رہی تھیں..اسے یاد تھے تو بس ۱۰ لکھ روپے ...

اس خوشی میں مبتلا جب وہ گھر لوٹا تو سامنے کے منظر نے اسے دنگ کر دیا تھا ..

گھر کا باہری دروازہ کھلا تھا ...آس پاس کے سب لوگ اس کے دروازے پے جمع تھے...

اور اندر سے رونے کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں .... جس نے اس کو حواس باختہ کر دیا تھا ...

لوگوں کی چیم گویاں اس کو دیکھ کر شروع ہو گیں تھیں...پر اس وقت وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا ...

وہ مرے مرے قدموں سے دروازے سے اندر داخل ہوا تھا...

جب اس کی نظر سامنے جامن کے پیڑ کے نیچے بیٹھی آمنہ پر پر جو زار و قطار رو رہی تھی ..

وہیں پاس میں پڑی چارپائی پے ایک وجود ساخت تھا ...

اور اس کے وجود کو دیکھ کر اسلم کو اپنا جسم ٹھنڈا پڑتا محسوس ہوا تھا ...

اس کا دل چاہا چیخے چلاے پر آواز نے بھر نکلنے سے انکار کر دیا تھا ...

اندر اٹھنے والا لاوا جب اپنی حد پار کر گیا تو اس کی لپٹیں گرم سیال بن کر آنکھوں سے بہنے لگیں ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مکافات عمل کا وقت شاید شروع ہو گیا تھا، یا پھر اس کی بدنیتی اس کو ڈوبونے والی تھی...

.....

یہ دیکھو ذرا کتنا بول رہی ہے..اور یوسف اسے روک کیوں نہیں رہا...رانیہ نے جل کر کہا تھا...اسے غصہ تھا کے اب تک شانزے نے سارے سوالوں کے جواب صحیح دیے تھے اور تقریباً سوالوں کے جواب اس نے دے دیے تھے...

اف-رانیہ تمہیں مثلا کیا ہے اگر شانزے جواب دے رہی ہے..ہمارے لیے تو ضروری یوسف کی جیت ہے نہ...؟؟

اور وہ دونوں ہی جیت رہے ہیں... محسن نے اس سے سمجھایا تھا...

ہاں پر میں نہیں چاہتی کے سارا کریڈٹ وہ لے جائے...اور یوسف اس کی محنت خراب ہو جائے...

) محسن کو غصہ آیا تھا اب وہ اسے کیسے سمجھاتا کے یوسف کی خوشی اسی میں ہے ..

لیکن یس وقت کچھ کہنا بقر تھا ویسے بھی وہ رانیہ کی یوسف سے وابستگی اچھی طرح جنتا تھا...(

یس لیے آرام سے سمجھانے لگا، کوئی کسی کا کریڈٹ نہیں لے گا..جو پر فارم کرے گا اس کو تو سراہا جائے گا نہ ...

اور ویسے بھی تم جانتی ہو...وہ ایک ٹیم ہیں تو لازمی ہے کے اپنی ٹیم کے پر فارم کریں ...

خود کے لیے بس کر دو...رانیہ نے محسن کے آگے ہاتھ جوڑے تھے...

پتا نہیں تم لوگوں کو ہو کیا گیا ہے بس نام لے دو شانزے کا اور تم لوگ سٹارٹ ہو جاتے ہو..

اتنا لمبا لیکچر لینا ہو تو کلاس اٹنڈ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے...وہ چڑ گئی تھی...

جا بچہ معاف کیا... محسن نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا تھا...

محسن تم نہ....وہ بات پوری کرتی اس سے پہلے ہی مستنصر کی آواز نے دونوں کو روک دیا تھا...

جی تو سٹوڈنٹس پہلا روند کمپلیٹ ہو چکا ہے...اور وقت آگیا ہے کے پہلے راؤنڈ کا رسالت آناونس کیا جائے...

بہت افسوس سے کہنا پڑے گا کہ چار ٹیمز ہمارے ساتھ اگلے راؤنڈ میں نہیں ہوں گئے...

اب وہ ان ٹیمز کے نام بتا رہے تھا ...

شانزے بہت غور سے رزلٹ سنے میں مصروف تھی..

کیا ہوا..تم تو ایسے سن رہی ہو...جیسے عاطف اسلم کے کنسرٹ میں آئی ہو...یوسف

نے اسے مخاطب کیا تھا...

اس سے بہتر تو تھا کہ تم مجھے سن لو...یوسف نے اسے چھڑا تھا....

کیوں تم عاطف اسلم ہو؟؟؟شانزے نے اس کا جملہ لوٹایا تھا ...

سوری میں اس سے بہت بہتر ہوں...یوسف نے اٹیٹوٹ دکھایا تھا...

کچھ بھی... نہیں....؟؟؟شانزے کو حیرت ہوئی تھی..

مطلب تمہیں شک ہے...؟؟؟یوسف نے تنگ کرنے کے لیے کہا تھا..

نہیں...شانزے نے نہ میں سر ہلایا...

سی..آئی ٹولڈ یو..یوسف نے اس کی طرح اشارہ کیا تھا...

مجھے یقین ہے.. تبھی شانزے نے اپنی بات مکمل کی تھی...

تیسری پوزیشن پے ہیں وارث اور صفیہ...ہال میں تالیاں گونجیں تھیں...اگرچھ صفیہ اچھی سٹوڈنٹ تھی پر اس راؤنڈ میں وہ پرفارم نہیں کر پائی تھی..اس لیے وارث کی ٹیم کو نقصان ہوا تھا..

دوسری پوزیشن ہیں شاہنواز اور ماریا... کی ہال میں تالیاں گونجیں تھیں..

اور پہلے پوزیشن پے ہیں.. یوسف اور شانزے... ہال میں پھر تالیاں بجنے لگیں تھیں ...

ویل پلیڈ شانزے... سر مستنصر نے شانزے کو سراہا تھا ...

مجھے یقین نہیں آرہا... ہماری پوزیشن مینٹین ہے.....اب وہ یوسف کی طرف متوجہ تھی...

یہی تو مثلا ہے جہاں یقین کرنا چاہیے وہاں تم کرتی نہیں ہو... یوسف نے منہ بنایا تھا..

شانزے اس کو منہ بسورتا دیکھ ہنس پر تھی...

لیکن دور بیٹھی رانیہ کو یہ بات کچھ زیادہ پسند نہیں آئی تھی...

جبکہ دوسرا راؤنڈ شروع ہو چکا تھا...

.....

میٹنگ کی سب تیاریاں مکمل ہیں...؟ عثمان نے اندر آتے ہی اریزے سے پوچھا تھا...

اور وہ اس کو دیکھ کر شوک میں آگئی تھی... سر آپ...؟؟؟

اریزے نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا اس کا آپ زیادہ ہی لمبا ہو گیا تھا....

میری شکل تو ٹھیک ہے..؟؟؟ عثمان نے اس کی طرف دیکھتے ہوے اپنے چہرے پے ہاتھ پھیرا تھا...

جی سر ٹھیک ہے...اریزے نے معصوم سے انداز میں کہا تھا...

تو پھر ایسے کیوں ریکٹ کر رہی ہیں جیسے خلائی مخلوق دیکھ لی ہو...

فائل لے کے آجائیں..کانفرنس روم میں آجائیں...وہ ہنستا ہوا جا چکا تھا ..

اور اریزے اپنی حرکتوں پے دل جلانے لگی تھی.....

.....

وہ فائل کے اندر گئی تو عمیر اور عثمان کسی چیز پے بات کر رہے تھے ...

اس لیے واپس پلٹنے لگی تھی، جب عثمان نے اسے آواز دی تھی..اریزے ...

اور اشارے سے اسے روکنے کے لئے کہا تھا....

وہ بات کرتے اس کی طرف ہی بڑھ رہے تھے... قدم قدم اٹھاوہ اس کی جانب ہی آرہا تھا....

اریزے کو اس کے ہر قدم پے اپنی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہو رہی تھی...

ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی بہت پر کشش لگ رہا تھا.. بہت دیہان سے عمیر کو کچھ کچھ سمجھا رہا تھا،

جس سے عمیر پوری توجہ سے سن اور سمجھ رہا تھا... اریزے کی دل کی دنیا تو پوری اتھل پتھل تھی ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ وہ عمیر اور عثمان دونوں کے ساتھ ہو ...

اور جب بھی ہوتا اس کی حالات کافی نروس ہو جاتی تھی ..

ایک طرف عثمان جو جانے کب من محرم بن گیا تھا... تو دوسری طرف عمیر جو اس کے لیے بھائیوں جیسا تھا ..

ایسے میں ہمیشہ خطرہ ہی رہتا کہ کب دل کی چوری پکڑی جائے... اس لیے اسے خاص احتیاط کرنا پڑتی تھی ...

اریزے آپ نے میٹنگ سے ریلیٹڈ ساری امپورٹنٹ چیزیں چیک کر لیں؟؟اس نے اس کے ہاتھ سے فائل لیتے کہا تھا.

لاسٹ ٹائم میں مجھے کوئی بھی بلنڈر نہیں چاہیے...پلیز ایک بار اور ہر چیز چیک کر لیں...

جی سر...وہ کہہ کر جانے کے لئے پلٹی تھی...

ایک منٹ اریزے میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی...کافی سخت آواز میں کہا گیا تھا...

عثمان کے الفاظ نے اریزے کو اپنی جگہ جما دیا تھا...جب عمیر بھی کچھ حیران ہوا تھا،

سوری سر...مجھے لگا کہ...اریزے شرمندہ ہوئی تھی اس کی شکل صاف بتا رہی تھی...

عثمان کو اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا تھا...

ایٹس اوکے ...اس فائل کو میں نے دیکھ لیا ہے..آپ اس کی کاپیز کر لیں ...

جی سر ٹھیک ہے،،،اس کا لہجہ ابھی تک بھیگا تھا ...

کیا ہوا کچھ پریشن ہے کیا...اریزے کے جانے بعد عمیر نے پوچھا تھا وہ اچھی طرح جانتا

تھا اس کا لہجہ کب بدلتا ہے .

نہیں کچھ خاص نہیں..ایک بندے سے ضروری ملنا ہے کافی دن کے بعد دہاتھ آیا ہے تو اس وجہ سے شاید...

پھر میٹنگ کینسل کر دیتے ہیں... عمیر نے تجویز دی تھی ...

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے... یہ میٹنگ بھی بہت اہم ہے..

ٹھیک.. عمیر نے سر ہلایا تھا...

.....

سیکنڈ راؤنڈ کا رزلٹ آناونس ہو چکا تھا... اور وہ پچھلے راؤنڈ جیسا ہی تھا.. سیم ٹیمز... سیم پوزیشن...

شانزے کا کانفیڈنس کافی حد تک بحال ہو گیا تھا.. یہ وجہ تھی کے اس کے چہرے کا زاویہ کافی حد تک چینج ہو گیا تھا.

اگلا راؤنڈ بزذرا اس لیے تمام ٹیمز کو کچھ دیر کا بریک دیا گیا تھا...

کیا ہوا کیا سوچ رہے ہو... شانزے یوسف کو گہری نظروں سے دیکھا تھا.. جو کافی

سیریس لگ رہا تھا..

یہی کہ تم نہ ہوتیں تو میرا آج کیا ہوتا...یوسف مسکرایا تھا..

ہاں یہ تو ہے...تم بھی سوچتے ہو گئے کیا پاٹنر ملی ہے تمہیں...شانزے کافی ایکسائیٹڈ تھی ..

سچ کہا یہ تو میں سوچتا ہوں...کیا پارٹنر ملی ہے مجھے...یوسف نے بیہوش ہونے کو ایکٹنگ کی تھی...

شکر کرو مل گئی...ورنہ تمہیں تو پھوپھو کی بیٹی ملنی چاہیے تھی...

اچھا...ویسے تم کیوں جلتی ہو میری پھوپو کی بیٹی سے....یوسف اسے تنگ کرنے لگا تھا...

جلتی اور میں...وہ تمہاری پھوپھو کی بیٹی سے...تمہیں ہی مبارک ہو...شانزے جلی تو تھی پر بتانا نہیں چاہ رہی تھی...

خیر مبارک...خیر مبارک...اللہ تمہاری زبان مبارک کرے...وہ کیا کہتے ہیں..تمہارے منہ میں گھی شاکر...

یوسف نے کھلے دل سے مبارک بعد قبول کی تھی...

چلو ٹائم ہو گیا ہے.. شانزے غصے سے کہتی چلی گئی تھی جبکہ یوسف کا اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا...

.....

اریزے... وہ کاپی کرنے میں مصروف تھی... جب پیچھے سے آواز آئی تھی...

جی سر... وہ پلٹی تھی ..

کو پیز کر لیں آپ نے ... عثمان نے بارے غور سے اسے دیکھا تھا جہاں کسی قسم کے غصے کے کوئی اثار نہیں تھے...

حالانکہ عثمان کو لگا تھا، وہ عام لڑکیوں کی طرح شاید رو رہی ہو... پر یہاں تو ایسا کچھ نہیں تھا ...

وہ سچ میں ایمپر سس ہوا تھا..

جی سر... اریزے کی آواز میں ہمیشہ کی سی نرمی تھی..

اچھا کتنی کو پیز کی ہیں آپ نے..؟؟؟ عثمان نے شرارت سے پوچھا تھا. کیوں کہ اس

نے اریزے کو نہیں بتایا تھا کے کتنی کو پیز کرنی ہیں اور نہ اریزے نے پوچھا تھا. تو اسے لگا وہ پریشن ہو گی لیکن وو ہتو آرام سے کو پیز کرنے میں مصروف تھی..اور اس بات نے عثمان کو چونکا دیا تھا...

سر ۱۰ کی ہیں... یہ لاسٹ ہے...اریزے کچھ نروس ہوئی تھی...

سر اصل میں میٹنگ میں ۱۰ کلائنٹس نے آنا ہے تو مجھے لگا ۱۰ کو پیز ہونی چاہیے ہیں..اس کے نہ بولنے پے اریزے نے صفائی دی تھی...

ساؤنڈز گڈ...آپ تو کافی سمجھ دار ہیں..عثمان نے اپنی جگمگاتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا..

جی....؟؟؟اریزے کچھ اور کنفیوز ہو تھی... عثمان کی آنکھوں کی چمک ہمیشہ اسے پریشان کرتی ہے.

مطلب یہ کہ آپ تو بنا کہے بھی باتیں سمجھ لیتی ہیں ..

تو پھر ضروری تو نہ ہوا نہ کہ ہر بات میں آپ کو کہ کر ہی سمجھاوں...

عثمان کہ کر روکا نہیں تھا..جبکہ اس کی بات نے اریزے کو کچھ پریشان کر دیا تھا ...

.....

میٹنگ شروع ہو گئی تھی لیکن عثمان کی ساری توجہ کہیں اور ہی تھی... وہ اسلم میں ہی الجھا تھا...

اب کیا کہانی سنانے والا ہے وہ آج.... جانے آج بھی ان کی امید پوری ہوتی ہے یا نہیں..

عثمان پریشان تھا کیونکہ دن بہ دن حسین کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی ..

وہ بول کچھ نہیں رہے تھے پر ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کے لہجے کی تھکن وہ آرام سے محسوس کر سکتا تھا .

کسی حد تک وہ نہ امید ہو چکے تھے اور اپنے باپ کا ہارا ہوا لہجہ اسے تڑپانے کے لئے کافی تھا...

پریزنٹیشن ختم ہو چکی تھی،

اب کانفرنس روم میں بیٹھے سارے لوگ اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی فائل دیکھنے میں مصروف تھے..

عثمان تمہیں کیا لگتا ہے جب سیزن اون ہو گا تو اس سے ہمیں کیا بینیفٹ ہونے والا ہے...؟؟

اور تمہیں لگتا ہے ایسا کر تم اون سیزن سب کو سپلائی دے سکو گئے....؟؟

اگر اس وقت میٹریل شارٹ ہوتا ہے تو اس کا ڈائریکٹ اثر ہم کلائنٹس پے پڑے گا...؟؟

میٹنگ میں بیٹھے امین صاحب نے عثمان سے پوچھا تھا پر وہ تو کہیں اور ہی تھا ...

عثمان.... عثمان...امین صاحب نے اسے پکارا تھا ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو عمیر نے بھی چونک کر دیکھا جو رفیق صاحب سے کچھ بات کرنے میں مصروف تھا...

جی..جی امین صاحب... عثمان کچھ گڑبڑایا تھا اس کی حالات عمیر اور اریزے دونوں نے نوٹ کی تھی...

وہ دونوں سمجھ گئے تھے عثمان نے بات سنی ہی نہیں ہے، عمیر کچھ بولتا اس سے پہلے ہی اریزے بول پڑی تھی.

عثمان اور عمیر حیران ہوے تھے،

لیکن وہ دونوں کی حیرت کو خاطر میں لاے بغیر امین صاحب کی بات کا جواب دینے میں مصروف تھی ...

عثمان نے اس کی طرف تشکر نیگھاؤں سے دیکھا تھا ...

اور اریزے نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا جس کا مطلب تھا وہ پریشان نہ ہو...

جواباً عثمان بھی مسکرایا تھا ...

لیکن اریزے اس سے کوسٹ پے فرق پڑے گا... ہم سب جانتے ہیں سیزن میں میٹریل کوسٹ بڑھ جاتی ہے ..

اور کبھی کبھی کمپنیز اپنے کرنٹ کنڈیشن دیکھ کر انویسٹمنٹ کرتی ہیں تو یہ بھی پوسیبل ہے کہ وہ اتنا میٹریل نہ لے سکے تو اس کنڈیشن میں اس کنٹریکٹ پے کیا فرق پڑے گا..؟؟

اب کی بار سعدیہ نے پوچھا تھا...

میرا نہیں خیال کوئی فرق پڑے گا... کنٹریکٹ میں صاف مینشن ہے کہ یہ صرف

آز میشن ہے...اریزے نے بات شروع کی تھی لیکن عثمان نے بیچ میں سے ہی بات شروع کی تھی،وہ جلدی سے میٹنگ اپنے ہینڈاور کرنا چاہتا تھا ...

اریزے نے بہت اچھا سمبھالا تھا بات کو لیکن پھر بھی وہ ابھی اکیلے اتنا نہیں سمبھال سکتی تھی وہ تینوں اب کلائنٹس کو مطمین کرنے میں لگ گئے تھے اور کافی حد تک میٹنگ کامیاب ہوئی تھی تکریباًسب کلائنٹس ان سے اگری کر گئے تھے...

.....

میرا خیال ہے سب لوگ اب خود کو فریش محسوس کر رہے ہوں گئے ...

اب اپنا پروگرام شروع کرتے ہیں...یہ آج کے کوپہ یتیشن کا لاسٹ راونڈ ہے...

یہی آپ کی آج کی فائنل پوزیشن کا تہیہ کرے گا...اور یہی راؤنڈ فیصلہ کرے گا کون ان کون آوٹ

آپ سٹوڈنٹ کو میں ایک بات واضح کر دوں کہ اس رونڈ میں جو بزر سب سے پہلے پریس کرے گا پہلا موقع اس ٹیم کو ہی دیا جائے گا.جواب صحیح ہونے کی صورت میں آپ کو پانچ نمبر ملیں گئے ...

لیکن بزر پریس کر کے جواب نہ دینے کی صورت میں یا جواب غلط دینے پر یا پھر بٹن پریس کیے بنا جواب دینے پر...

آپ کے ۳ مارکس مائنس کے جائیں گئے،

اس لیے اس بات کو ذھن میں رکھتے ہوے پہلے سوال کو اچھی طرح سن کر پھر ہی جواب دیں...

ازڈیٹ کلیر؟؟ سر نے ٹیمز سے پوچھا تھا ...

یس سر...ہال میں بیٹھی ٹیمز کی آواز گنجی تھی..

شانزے میری بات غور سے سنو تمہیں اگر جواب آتا ہو تو تم اپنی مرضی سے بٹن پریس کر دینا میرے کہنے کا انتیظار مت کرنا... کیوں کہ اگر مجھے جواب آتا ہوا تو میں بھی کر بٹن پریس کر دوں گا...

شانزے اب کچھ گھبرا رہی تھی سنے میں جتنا آسان لگ رہا تھا، کرنے میں اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا.

وہ دونوں بٹن کے پاس سس ہی ہاتھ رکھ کے بیٹھے تھے اور تقریباً ہر ٹیم نے ایسا ہی کیا ہوا

تھا...

راؤنڈ شروع ہو گیا تھا...لگ رہا تھا مقابلہ صرف یوسف اور شاہنواز کی ٹیم میں ہاں کبھی کبھی وارث کو بھی جوش آتا تھا.

لیکن پھر بھی اس بات کو نظر انداز کرنا مشکل تھا کہ وارث بھی اس گیم میں شامل ہے..

راؤنڈ اب اس لیول پے تھا، جہاں غلطی کوئی گنجائش نہیں تھی ...

لیکن شانزے غلطی کر بیٹھی آدھا سوال سن کر ہی اس نے بٹن پریس کر دیا تھا لیکن سوال مکمل ہونے پر اس سے احساس ہوا کے اسے جواب معلوم نہیں ہے...لہٰذا ان کے حصے میں نیگیٹو مارکس آے تھے،

لیکن بہر حال ابھی بھی بات بگڑی نہیں تھی وہ لیڈ کر رہے تھے...لیکن تبھی شانزے نے ایک اور جواب غلط دیا اور ایک بار پھر ان کے حصے میں مارکس انے کے بجاے چلے گئے تھے...

شانزے نے یوسف کی طرف دیکھ تھا لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی ریکشن نہیں تھا...

اس کی توجہ ابھی سر کی طرف ہی تھی..

شانزے کو لگا یوسف کو اس پے غصہ ہے... وہ کچھ کہنا چاہتی تھی پر اس سے پہلے ہی سر سوال کر چکے تھے اور اس بار اسے جواب بھی آتا تھا تبھی اس نے جواب دیا ...

جو کہ ٹھیک تھا لیکن یوسف نے اس کی طرف بے یقینی سے دیکھا تھا...

شانزے کو حیرت ہوئی تھی، میرا جواب ٹھیک ہے... اس نے خود کو کلیر کیا تھا...

ہاں ٹھیک ہے... پر بنا بزر کے... یوسف نے کہا تھا اور شانزے نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا لیکن اب کوئی فائدہ نہ تھا ایک اور نیگیٹو مارکس ان کے حصے میں آیا تھا...

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو دیکھ لو میڈم کے کارنامے کبھی جو کوئی کام یہ اچھا کر سکتی ہو ...

میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے یوسف کے لئے... رانیہ سے برداشت نہیں ہوا تھا ...

رانیہ تمہارا حساب کتاب بھی نہ عجیب ہے... جب وہ اچھا کھیل رہی تھی تو مثلا تھا...

اب نہیں کھیل پائی تو بھی تمہیں مثلا ہے.. یار وہ دونوں بہتر جانتے ہیں کیسے کرنا ہے...

تم چپ رہو... تمہیں نہ آج کل اس کی ہمدردی کا بھوت چڑھا ہے تم تو بولو گئے ہی ...

یوسف چاہے کچھ بھی نقصان ہو تمہیں اس سے کیا... رانیہ کو غصہ آیا تھا..

اچھا ٹھیک ہے اب بس بھی کرو... محسن نے بات ختم کی تھی... ویسے بھی اس کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا..

.....

میٹنگ ختم ہو چکی تھی... سب لوگ لنچ کے لیے اٹھ گئے تھے...

عثمان سب سے مل رہا تھا... لیکن بار بار اس کی نظر اریزے پے جاتی تھی ...

جو تھوڑی دور پے سعدیہ سے باتیں کرنے میں مصروف تھی...

عثمان کو اس وقت وہ دل سے بہت قریب محسوس ہوئی تھی ...

وہ بار بار اس کو دیکھتا اور ہر بار مسکراہٹ اس کے لبوں پے پھیل جاتی تھی...

اریزے اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی... لیکن اپنے چہرے پے پڑنے والی نظر وہ اچھی طرح پہچانتی تھی...

اپنے دل کی دھڑکن باخوبی سن سکتی تھی...ایک شرساری نے اس گھیرے ہوا تھا .

تبھی سعدیہ عثمان کی طرف بڑھی تھی. تو آج مسٹر پرفیکٹ غلطی کر ہی بیٹھے ...

ہاہاہا....ہاں ہاں بول لو، عثمان نے ہنستے ہووے کہا تھا اور عین اس وقت ہی اریزے نے اس کی طرف دیکھا..

)اس کی مسکراہٹ ہمیشہ ہی بھر بحالی لگتی تھی، کیوں کہ وہ زیادہ تر مسکراتا تھا.. کم ہی زور سے ہنستا تھا (...

آئی واز شوکڈ...بٹ آئی مسٹ سیڈ یو آر سو لکی ٹو ہاوینگ عین امپولائی لائک اریزے..

شی اس سچ عین انٹیلیجنٹ گرل... سعدیہ نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی تھی..

عثمان کو لگا وہ تعریف وصول کرنا اس کا حق ہے، وہ بہت خوش تھا اریزے کی تعریف پے ..

اس لئے بات پے بات مسکرا رہا تھا...وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف تھے،

جب اریزے نے اس کے ساتھ کھڑی سعدیہ کو دیکھا تو اور اسے کے دل کو کچھ ہوا تھا ...

کیا..؟؟وہ کچھ نام نہیں دینا چاہتی تھی...

.....

عثمان اریزے کی طرف بڑھا تھا کہ آفس بوائے نے اکر اسے حسین کی آمد کی خبر دی تھی...

اس لئے وہ بنا اریزے کو کچھ بولے ہی چلا گیا...

شیریوں سے اترتے ہوے اس نے کال ملی تھی اور اب وہ فون پے دوسری جانب موجود بندے کو انسٹرکشن دے رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آفس سے باہر نکالا تو سامنے گاڑی میں ہی حسین اس کا ویٹ کر رہے تھے ..

عثمان ان کی جانب بڑھ گیا تھا.. خان بابا آپ میری گاڑی لے کہ گھر چلے جائیں میں خود فدروے کرلوں گا..

عثمان نے خان بابا سے کہا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لی تھی..

کسی رہی تمہاری میٹنگ.. حسین نے اس پوچھا تھا..

اچھی رہی پاپا... وہ سمجھ رہا تھا پاپا کچھ پریشان ہیں... لیکن اس وقت وہ خود بھی کوئی تسلی

دینے کے کابل نہ تھا...

باقی کا پورا سفر دونوں نے خاموشی سے گزارا تھا..

عثمان نے گاڑی سائیڈ میں لگائی تھی،اسلم گھر میں روڈ سے نزدیک تھا،اس لیے گاڑی سے ہی عثمان نے اس کے گھر کے باہر لگا ٹینٹ دیکھ لیا تھا... عثمان کو کچھ عجیب سا کھٹکا ہوا تھا لیکن بہر حال وہ کیا کہ سکتا تھا ..

عثمان سب ٹھیک تو ہے.. حسن کچھ ور فکر مند ہوے تھے،

پتا نہیں پاپا لیکن آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہی ہو گا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں اسلم کے گھر کے پاسس پہنچ گئے تھے، جہاں بہر تھوڑے سے لوگ بیٹھے تھے.. جبکہ گھر کا دروازہ خلا پیرا تھا... سامنے ہی جامن کے پیڑ کے نیچے اسلم بیٹھا تھا... جہاں اب سے کچھ دیر پہلے آمنہ بیٹھی تھی...

منظر وہی تھا بس کرداروں میں ردوبدل ہو گیا تھا ..

اسلم سب ٹھیک تو ہے نہ...؟؟ حسین نے اپنی فطری رحم دلی سے مجبور ہو کے پوچھا تھا..

اسلم کی آواز اس کے گلے میں پھس گئی تھی... وہ کیسے بتاتا حسین کو کے اس پے کسی قیامت اکر گزر گئی ہے ..

اسلم... اسلم... کچھ بولو.. حسین نے اسے پکارا تھا... لیکن ان کی آواز سن کے آمنہ باہر آگئی تھی ..

آپ آگے صاحب... میں تو کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی... آمنہ نے حسین کو مخاطب کیا تھا...

نہ صرف عثمان اور حسین بلکے اسلم بھی حیران تھا آمنہ کو اس طرح دیکھ کر..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیسے تو لاے ہوں گئے آپ؟؟ آمنہ نے ایک بار پھر بولا تھا..

اسلم کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے.. حسین نے پریشان ہوتے ان دونوں کو دیکھا تھا،

اور پھر عثمان کو اشارے سے پیسے دینے کہا ..

۱۰ لکھ پورے ہیں... عثمان نے بیگ ہاتھ میں پکڑاتے کہا تھا...

زینب کا پتا چاہیے تھا نہ آپ کو؟؟ صاحب... آمنہ نے حسین کا سر ہاں میں ہلتا دیکھا

تھا..

وہ مر چکی ہے...اسے مرے ۲۱ برس ہو گئے ہیں...صاحب آمنہ کے الفاظ تھے یا ہتوڑا حسین کو سمجھ نہیں آیا تھا...

ہٹوڑے برسنا کسے کہتے ہیں یہ آج پتا چلا تھا... حسین کا ہاتھ اپنے دل کی طرف بڑھا تھا..

یہ لو ۱۰ لاکھ آگے...آمنہ نے بیگ اسلم کہ سامنے رکھا تھا...تم نے کہا تھا ان پیسوں سے سب مسلے حل ہو جائیں گئے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو جاؤ مجھے میرا بیٹا لا دو ان پیسوں سے...آمنہ نے اسلم کا گریبان پکڑا تھا ...

عثمان پریشانی سے کبھی آمنہ کو دیکھتا تو کبھی حسین کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کے کس کو تسلی دے...

اماں ایک کونے میں کھڑی رو رہی تھیں...جب انہوں نے بڑھ کر آمنہ کو سمبھالنا چاہا ...

میری بچی صبر کر قدرت کو یہی منظور تھا...

نہیں اماں قدرت نے انصاف کیا ہے...اسلم نے کسی کی بیٹی کسی کی بہن کی موت پے سودا کرنا چاہ تھا..

اور قدرت نے اس کے بیٹے کی موت اس سودے میں منظور کی تھی..

تیرے لالچ نے اسلم... تیرے لالچ نے ہمیں ڈبو دیا تو خط لے کے اتنا حواس باختہ ہوا کے اپنے پیچھے اتی اپنے بیٹے کو نہ سن سکا نہ دیکھ سکا اور روڈ پے اتی گاڑی نے ہمرے بچے کو مار دیا...اب اٹھا یہ ۱۰ لاکھ اور لا دے میرا بیٹا..

تو نے کہا تھا پیسا ہی سب کچھ ہے...تو دے پیسے ور لا دے میرا بیٹا آمنہ اب زار و قطار رو رہی تھی...

حسین الگ صدمے تھے... عثمان چلو... حسین کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ بمشکل عثمان نے سنی تھی...

ایک منٹ صاحب...اماں نے آواز دی تو وہ دونوں ہی رک گئے تھے...

میں زیادہ نہیں جانتی صاحب.... سوائے اس کہ میرے شوہر اس سے بیٹی بنا کر اس گھر میں لائے تھے...

جب اس کے شوہر نے اس کو چھوڑ دیا تھا....

اس کی حالات بہت خراب تھی..ڈاکٹر کہتے تھے اس کو ٹی بی ہے،وہ نہیں بچے گی..

تب اس نے اپنی بیٹی اپنے شور کو دے دی تھی...وہ اکثر خط لکھتی تھی کچھ ارسال کرتی...کچھ جلا دیتی...

پھر ایک دن کہنے لگی اماں آج ایک آخری خط لکھنا ہے ...

اماں نے ایک فولڈ ہوا کاغذ پکڑایا تھا..یہ زینب کا لکھا آخری خط ہے صاحب...جو وہ مرنے سے پہلے لکھ رہی تھی ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن زندگی نے اسے پتہ لکھنے کی مہلت ہی نہ دی ہاں لیکن اس نے مرنے سے پہلے کہا تھا کہ یہ امانت ہے ..

اور ایک نہ ایک دن کوئی ضرور آے گا اسے لینے...لیکن صاحب آپ نے ۲۱ سال لگا دیے آنے میں...

حسین نے خط پکڑ لیا تھا.وہ تیز تیز باہر کی طرف چلنے لگے تھے ...

ان کے دل دھڑکن اس سے بھی تیز چل رہی تھی...وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے جب

عثمان ان کے پیچھے آیا تھا ...

پاپا آپ ٹھیک ہیں...؟؟ وہ فکر مند تھا...

ہاں... تم گاڑی چلاؤ... حسین نے کہا تھا پھر ہاتھ میں پکڑا خط کھولنے لگے تھے ...

عثمان بار بار باپ کو دیکھ رہا تھا AC ...چلنے کے باوجود حسین کو پسینے آرہے تھے ...

ان کی آنکھیں میں لالی تھی... آہستہ آہستہ آنکھوں سے پانی ٹوکنے لگا تھا...

انھیں اپنی آنکھیں بوجھل ہوتی محسوس ہوئی تھیں.. ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھی ...

پاپا... پاپا... آپ ٹھیک تو ہیں...

پاپا... آپ کچھ تو بولیں دور سے آتی عثمان کی آواز سنائی دی تھی پر وہ کچھ بھی کہنے کے قابل نہیں رہے تھے ...

.....

یہ آخری سوال ہے... یوسف شانزے آپ کی پوزیشن کا فیصلہ یہ کرے گا کہ آپ دونوں ٹاپ تھری میں آتے ہیں یا نہیں...

سر نے سوال کرنا شروع کیا تھا... شانزے یوسف دونوں تیار تھے... سوال مکمل ہو گیا تھا..

تبھی بزر بجا تھا اور اس بار دونوں نے ایک ساتھ بزر بجایا تھا... شانزے اور یوسف دونوں حیران ہوے تھے...

شانزے نے جواب دیا تھا... جواب اس بار صحیح تھا بلا آخر مارکس ان کے حصے میں آ ہی گئے تھے...

وہ یوسف سے بات کرنا چاہتی تھی پر کر نہیں پا رہی تھی ...

رزلٹ آناونس ہو رہا تھا لیکن وہ دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے ...

شانزے کو یوسف کی فکر تھی کچھ بھی تھا اس کی وجہ سے کافی نقصان ہوا تھا لیکن یوسف کا دیہاں کہیں اور تھا...

وہ بار بار اپنی پاکٹ پے ہاتھ رکھتا شانزے نے بہت بار محسوس کیا لیکن شرمندگی سے وہ پوچھ نہیں پائی تھی...

پوزیشن آناونس ہو چکی تھیں... پہلی پوزیشن آخر کار شاہنواز نے اپنے نام کر ہی لی

تھی..جب کے دوسری پے وارث تھااور تیسری پے یوسف شانزے....

سر مستنصر اب سب ٹیمز کو مبارک باد دے رہے تھے...اور سب سٹوڈنٹ اپنے اپنے شور میں مگن تھے ...

یوسف..وہ میں...شانزے کچھ کہنا چاہتی تھی،

تبھی یوسف نے اس سے معذرت کی تھی اور جیب سے اپنا موبائل نکالا تھا...

وہ کافی دیر سے بج رہا تھا شاید تبھی یوسف بار بار اپنی پاکٹ پے ہاتھ رکھ رہا تھا ...

شانزے نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا وہ کافی پریشان تھا. وہ فون بند کر کے باہر کی جانب بڑھا تھا..

جب شانزے نے اسے آواز دی تھی...یوسف...

شانزے پلیز میں بعد میں بات کرتا ہوں...یوسف نے پلٹ کر کہا اور تیزی سے نکل گیا..

اور شانزے کو عجیب سے احساسات نے جکڑ لیا...انھیں نام تو ہوئی تھیں پر اس وقت وہ رونے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی...

وہ بھی تب جب سامنے سے رانیہ اور محسن ارہے ہوں...

کیا ہوا شانزے سب ٹھیک ہے یہ یوسف کہاں چلا گیا؟؟

محسن نے حیران ہو کے پوچھا تھا....وہ کسی سے بھی مل کہ نہیں گیا تھا ..

پتا نہیں اس نے کچھ... شانزے کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی رانیہ نے بات کٹی تھی..

کہاں جانا ہے...گھر گیا ہو گا.... میڈم نے پرفارم جو اتنا اچھا کیا ہے بنی بنائی پوزیشن خراب کر دی کس کس کو صفائی دیتا کہ اس کی پارٹنر کی ہوشیاریوں نے ڈبو دیا..اس نے کافی چبا چبا کر بولے تھے لفظ ...

شانزے خاموش تھی اس وقت رانیہ کی کوئی بھی بات اس کے لئے اہمیت نہیں رکھتی تھی ..

اسے دکھ تھا تو یوسف کے رد عمل کا ..

وہ جانتی تھی کہ اس سے جیتنے کی عادت ہے..لیکن وہ ایسا ریکٹ کرے گا اس نے سوچا نہیں تھا...

کہا تھا یوسف کو.. شانزے کبھی اس کے لئے ٹھیک پارٹنر نہیں ہو سکتی.. رانیہ پھر سٹارٹ ہوئی تھی...

پلیز یار کیا ہو گیا ہے... بس کرد وہ کون سا اوٹ ہو گئے ہیں تیسری پوزیشن پے تو ہیں نہ... محسن تانگ آ گیا تھا..

ہاں تیسری پے کیا خوب کہا یہ بھی... اس کی پہلی پوزیشن تو خراب کر دی نہ... رانیہ کہاں بازانے والی تھی..

بھولو مت کے پہلی پوزیشن شانزے کی بھی تھی... پیچھے آتے شانزے کے گروپ میں سے صبا نے کہا تھا...

اور ہاں یہ بھی یاد رکھنا کے شانزے پر فارم نہیں کرنا چاہتی تھی یوسف کے ساتھ، وہ خود آیا تھا اس کے پاس اس کو منانے.. صبا نے رانیہ کی بولتی تھی بند کر دی تھی ..

اس لئے وہ وہاں سے پاؤں پٹختی چلی گئی..

شانزے پلیز تم اس کی باتوں پے دیہان مت دو وہ تو یونہی شروع رہتی ہے... محسن نے شانزے کو چیر کرنا چاہا تھا ..

اس نے ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا..اور پھر یوسف اس کا ریکشن تو دیکھ ہی لیا ہے،

شانزے نے بوجھے لہجے میں کہا تھا...

شانزے میں نہیں مانتا کے یوسف کا ریکشن اس بات پے تھا...ضرور کچھ اور ہوا ہے..

اگر رانیہ اس سے بچپن سے جانتی ہے تو میں بھی پچھلے ۱۲ سالوں سے اس کے ساتھ

ہوں تھوڑا بہت تو میں بھی اس کو جانتا ہوں ...

تم پریشان مت ہو میں دیکھتا ہوں اسے... محسن نے تسلی دی تھی اس کو....

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے کا دماغ سعدیہ کی ہنسی میں اٹک گیا تھا، کتنا مکمل سا لگا تھا وہ سین اسے،

لیکن ایسا سوچنا بھی کتنا مشکل لگ رہا تھا... لیکن وہ بار بار یہی سوچتی... سوچنے کے لئے

تو اب وقت جو بہت تھا..

عثمان میٹنگ کے فورن بعد ہی نکل گیا تھا..بنا اریزے سے کوئی بات کرے، حالانکہ

کہ وہ منتظر تھی کہ عثمان اس کو بلائے... کتنا اچھا لگتا تھا اسے اپنا نام اس کے منہ سے

سنا.... لیکن ایسا کچھ نہ ہوا...

عثمان کی ہنسی اب تک اس کے کانوں میں گنج رہی تھی.. لیکن ساتھ میں ایک دوسرا نقش بھی ذھن میں ابھرتا..

کیاہوا میڈم گھر نہیں جانا؟؟ماہرہ نے اس کو ہلایا تھا ...

گھر...؟؟؟اریزے کچھ پزل سی تھی..

ہاں بھئی گھر...ٹائم ہو گیا ہے..ماہرہ نے کہا تو اریزے گھری کی طرف دیکھا...

اوہ-اچھا چلو بس میں بھی نکل رہی ہوں...اریزے نے جواب دیا..

ماہرہ چل پڑی تھی..اور اریزے اس کے پیچھے...

میم...وہ باہر نکل رہی تھی جب ریسپشن پے بیٹھی لڑکی نے اس کو روکا تھا.

جی...اریزے پلٹی تھی ..

یہ آپ کے لیے ہے..اس نے ایک باکس اریزے کی طرف بڑھایا تھا..

پر میں نے تو کچھ نہیں منگایا...ریزے نے حیرانگی ظاہر کی تھی پر میم اس پے آپ کا نام لکھا ہے....

اچھا ٹھیک ہے اریزے نے اس سے لے لیا تھا پر پریشانی یہ تھی کے یہ کس نے بھیجا ہے ..

.....

عثمان ICU کے باہر...جب یوسف نے کال ریسیو کی...

اس نے یوسف کو ہسپتال آنے کے لئے کہا تھا..دوسری طرف بغیر کسی سوال کے کال مقطع کر دی گئی تھی..

وہ جنتا تھا کچھ ہی دیر میں یوسف پہنچ جائے گا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عثمان نے اپنے باپ کے ہاتھ سے لیا خط نکالا تھا ...

بھائی جان !!!...

دل چاہ رہا تھا کہ آپ سے باتیں کروں.... لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے ...

بہت بار آپ کو خط لکھا پر بھیجنے کی ہمت نہیں ہوئی...

بہت بار دل چاہا ایک بار ملوں آپ سے پر سوچتی ہوں کسی منہ سے آؤ آپ کہ پاس ...

کیسے کہوں کہ اپ نے جو کہا تھا ٹھیک کہا تھا ...

آپ کا ہر لفظ سچا تھا... کیسے کہتی کہ اپنے باپ جیسے بھائی کا دل دکھانے کی سزا مجھے مل گئی ہے ...

وہ مجھ چھوڑ گیا ہے... جس کے لئے میں نے اپنا ہر رشتہ چوڑا تھا...

وہ کہتا ہے، بغیر آپ کی دولت کے میں اس کے کسی کام کی نہیں ...

وہ چلا گیا بھائی اور میں نے اسے نہیں روکا...

میں نہیں چاہتی کہ وہ واپس آے ...

جب جب اس سے دیکھتی ہوں یا سوچتیں ہوں تو مجھے وہ باتیں یاد آتی ہے جو میں نے آپ سے کہیں...

میں جانتی ہوں جو غلطی میں نے کی وہ معافی کے قبل نہیں ہے... میں آپ کی قصوروار ہوں...

نہیں میں آپ کی گناہ گار ہوں... بھائی میں بہت اکیلی ہو گئی ہوں... مرنا چاہتی تھی...

اور شاید کب کی مر جاتی اگر اللہ نے میری جھولی میں ایک نئی پری نہ ڈالی ہوتی...

لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور ہے...ڈاکٹر کہتا ہے...زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس...

میں چاہتی تھی میری بیٹی آپ کے پاس رہے پھر سوچا کتنی خود غرض ہوں میں...

یہاں بھی صرف اپنا سوچ رہی ہوں ..

اس لیے آج میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے جگر کا ٹکرا...اپنی بیٹی بھی اس کو بھیج دی...

مجھے لگا تھا ایسا کر کے میں سکون سے مر سکوں گی،پر نہیں میرا دل کٹ رہا ہے ...

ایسا لگ رہا ہے میں اگلے پل بھی سانس نہیں لے سکوں گی ...

آج مجھے احساس ہوا ہے آپ کے آپ کے دل پی کیا گزری ہو گی،جب میں نے آپ کی دہلیز پار کی ہو گی...

آج خود پے بیتی تو جانا...کیسا لگتا اپنے ہاتھوں سے اپنی سب کچھ کسی کو سونپ دینا...

میں جانتی ہوں میں نے بہت ستایا ہے آپ کو...آپ کا دل دکھایا ہے...

لیکن میں آپ کی بہن ہوں...آپ کے خون کا حصہ....

تو کیا اس حیثیت سے آپ مجھے سے صرف ایک بار ملنے نہیں آ سکتے...؟؟؟

بھائی... یہ میری آخری خواھش ہے... کیا آپ اس سے پورا نہیں کر سکتے....؟؟

بھائی... یہ...

وہ شاید آگے کچھ لکھنا چاہتی تھی پر سچ میں اسے زندگی نے مہلت نہ دی تھی...

عثمان کی آنکھیں نام ہوئیں تھیں... خون کی کشش تھی یا زینی کے الفاظ کی تڑپ...

وہ جان گیا تھا.. کے کیوں اس کا باپ جو اس سے ہمیشہ پھر کی طرح مضبوط معلوم ہوتا تھا ڈھہ گیا تھا...

یہ زینی کے آخری الفاظ تھے.. وہ جانتا تھا کہ ان کی کیا اہمیت ہے ...

وہ ICU کے باہر بیٹھ کے یوسف کا انتیظار کرنے لگا...

.....

شانزے گھر پہنچ گئی تھی... اس نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا تھا، لیکن وہ ابھی تک گلٹی فیل کر رہی تھی،

کیوں کہ آج ان کی پوزیشن صرف شانزے کی وجہ سے خراب ہوئی تھی ..

لیکن ساتھ ساتھ اسے یوسف کا بھی تو دکھ تھا اسے اندازہ نہیں تھا وہ ایسا کرے گا...

وہ اتنا سنگ دل ہو گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا..

اس نے تو ایک موقع بھی نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی بات سامنے رکھ سکتی ...

خیر اگر دے بھی دیتا تو، تو کون سا اس کے پاس کچھ تھا کہنے کیے لئے سوائے سوری کے ...

وہ گھر میں داخل ہوئی تھی...جب اسے غیر معمولی تبدیلی کا احساس ہوا تھا،

لیکن فلحال اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ کیا ہے اور کیوں ہے؟؟

وہ اس وقت صرف آج کے پورے واقعے کو سوچ رہی تھی...کیسے اس نے اتنی بڑی غلطی کر دی...

لیکن غلطی ہی تو کی تھی اور اس کو ٹھیک بھی کیا جا سکتا تھا...

لیکن یوسف...اس نے تو حد ہی کر دی ہے ...

ایسا غائب ہوا کہ کسی سے ملا تک نہیں.. چلو مجھ سے ناراضگی تھی آوروں سے تو نہیں تھی نہ..

اوپر سے وہ رانیہ خام خہ یوسف کی پھوپو بنے کی کوشش کرتی ہے ..

شانزے دل ہی دل میں رانیہ کو کوستے ہوے صوفے پی بیٹھی تھی...

ارے تم کب آئیں.. تائی جان نے شانزے کو سوفے پے ڈھیر دیکھا تھا تو وہیں آ گئیں تھیں..

بس ابھی تائی جان.. شانزے خلاف توقع کافی آرام سے جواب دیا تھا..

عنیقہ....اری اوعنیقہ....(تمہارا آج کا پرو گرام کیسا ہوا؟؟)

تائی جان نے عنیقہ کو آواز دینے کے بعد دوبارہ بات شروع کی تھی...

اچھا ہوا تائی جان... شانزے حیرت ہوئی تھی ...

پر اس سے زیادہ حیرت اسے تب ہوئی جب تائی جان نے اندر آتی عنیقہ کو شانزے کے لئے پانی لانے کا کہا،

اور وہ لے بھی آئی... شانزے نے پانی پی لیا تھا.. لیکن کچھ تھا جو عجیب تھا...

ارے عنیقہ تو کب سے کہ رہی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ یونیورسٹی جانا چاہتی ہے ..

لیکن میں نے کہا شانزے تو وہاں جا کر مصروف ہو جائے گی.. تو پھر تم کیا کرو گی

وہاں ...

نہ جان نہ پہچان.. اب بچی بیچاری تمہیں دیکھے گی یا اپنا پروگرام کرے گی ..

جی تائی جان یہ تو آپ ٹھیک کہ رہی ہیں... شانزے ان کی بات کا مطلب نہیں سمجھی

تھی تبھی ہاں میں ہاں ملائی...

اچھا میں ذرا می جانی کو دیکھ لوں ابھی تک نظر نہیں وہ کہتی اٹھ گئی تھی..

جب کہ عنیقہ کا ہنس ہنس کہ برا حال ہو رہا تھا...

اب تمہیں کیوں کھی کھی لگ گئی ہے... تائی جان پہلے ہی جلی بیٹھی تھیں..

کیا کہا تھا اپنے شانزے کو قابو میں کر لیں گی آپ... ہاہاہا... امی جان میرا خیال ہے کہ

آپ یہ خیال ترک کر دیں..

یہ بیل منڈیر نہیں چھڑنے والی... ہاہاہا عنیقہ پھر ہنسنے لگی تھی...

اچھا تو تم کر لو کچھ تم سے کہا تھا نہ شانزے سے دوستی کر لو... یوسف تک رسائی کا یہی

راستہ ہے...

اس دن وہاں ملا بھی تو تم منہ دیکھتی رہی...

ہاں تو میں کیا کرتی..ایک بار بات کرنے کی کوشش کی تھی پر اس نے کچھ رسپونس ہی نہیں دیا...

اور اتنا تھا تو آپ کر لیتیں نہ تب تو آپ کو گھر آنے کی پڑ گئی تھی...اب عنیقہ ماں کو الزام دے رہی تھی...

چلو صحیح ہے...لیکن تم نے کیا کر لیا...تائی جان نے بھی جلتی پے تیل کا کام کیا تھا..

نہیں کیا تو کون سا دیر ہو گئی ہے...اب کر لوں گی...عنیقہ نے اپنا فون اٹھایا تھا اور اندر چلی گئی تھی...

اری کیا کرنے کی سوچ رہی ہے کچھ تو بول...تائی اماں نے اندر جاتی عنیقہ کے پیچھے کہا تھا...

.....

شانزے اوپر آ گئی تھی..اسلام و علیکم می جانی...اس نے اندر آتے کہا تھا..

وعلیکم اسلام..آ گئیں کیسا رہا سب..

ٹھیک رہا...اس نے مرے ہوے لہجے میں کہا تھا..

اچھا تو پھر تمہیں کیا ہوا..؟؟

کچھ نہیں بس تھک گیں ہوں..

تو پھر تم آرام کرو میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں ...

نہیں می جانی کچھ نہں کھانا بس چاے پنی ہے. شانزے کمرے میں جاتی بولی تھی...

چلو ٹھیک ہے میں پلک کے پکوڑے بنا رہی تھی اب تم نے نہیں کھانے تو میں... می جانی نے اس کو دیکھا تھا.

می جانی.... شانزے کا موڈ بدلہ تھا..

اریزے بھی آنے والی ہے... پھر ساتھ میں کھاتے ہیں ٹھیک ہے ...

می جانی نے پیار سے کہا تھا اور شانزے مسکراتے ہوے اندر چلی گئ تھی .

.....

بھائی سب ٹھیک ہے نا... پاپا کہاں ہیں... کیا ہوا ہے... یوسف نے پریشان بیٹھے عثمان سے پوچھا تھا...

پاپا اندر ICU میں ہیں... عثمان نے اطلاع دی تھی..

وہاٹ.. لیکن کیوں کیا ہوا ہے...؟ یوسف پریشان ہوا تھا.

ڈاکٹر کہہ رہا ہے ہارٹ اٹیک ہے... مائنر اٹیک ہے... خطرے سے باہر ہیں لیکن...

کیا لیکن بھائی...

وہ ہوش میں نہیں آئے ہیں، ابھی خطرہ پوری طرح ٹالا نہیں ہے.. اس لئے پاپا کو کچھ دن ہسپتال میں ہی رہنا ہو گا ...

پر یہ سب کیسے ہو گیا بھائی.. آئی مین پاپا بلکل ٹھیک تھے تو پھر ...

آپ لوگ تو آج اسلم سے ملنے والے تھے نہ تو پھر یہ سب کیا ہوا ہے یہاں ایسے ہسپتال میں... یوسف پریشان تھا..

عثمان کچھ بولتے اس سے پہلے ہی کلثوم اور شاہینہ بیگم وہاں آتی دیکھائی دیں تھیں...

وہ دونوں رو رہی تھیں.. عثمان اور یوسف دونوں مل کے انھیں سمبھال رہے تھے..

وہ جانتا تھا کہ اس وقت انھیں ان کی ضرورت ہے...انسان مشکل وقت میں اپنوں کا ہی سہارا تلاشتہ ہے...

.....

اریزے نے باکس لا کر بیڈ پے احتیاط رکھا تھا ...

کیونکہ باکس پے لکھا ڈیلیزیہ بیکری کا نام یہ بتانے کے لئے کافی تھا کہ اندر کیک جیسی کوئی چیز ہے ...

لیکن پریشانی یہ تھی کہ اس نے کچھ آرڈر نہیں کیا تھا...تو پھر یہ کس نے بھیجا...

اریزے نے باکس کو چاروں طرف سے دیکھا تھا لیکن کہیں کچھ نہیں لکھا تھا..

تبھی شانزے اندر آئی تھی....خوبصورت باکس اس کی توجہ حاصل میں کامیاب ہو گیا تھا..

کس نے دیا....؟؟؟شانزے نے اریزے کے پاس آتے پوچھا تھا.

پتا نہیں اس پے کسی نے کچھ نہیں لکھا..اریزے پریشان ہو کر کہا تھا..

اوہو-اریزے یہ کیک ہے تم تو ایسے پریشان ہو رہی ہو جیسے بم ہے..نکالو نہ اس کو پلیز

کھاتے ہیں ...

پتا ہے یہ بہت اچھی بیکری ہے... لیکن ہمارے گھر سے بہت دور ....

شانزے نے دور کو اتنا کھنچا کے اریزے کو ہنسی آگئی تھی ..

افففف... کتنی ندیدی ہو تم... اریزے نے اس کو گھورا تھا ...

جو بھی ہے.. کھولو نہ شانزے نے اس کے ساتھ مل کے باکس کھولنا شروع کیا تھا..

باکس کی اندر سچ میں خوبصورت ہارٹ ڈیزائن کا بیلجین چاکلیٹ کیک تھا جس پے بڑا سا تھنک یو لکھا تھا،

جب باکس کے اندر ایک خوبصورت کارڈ تھا...

اریزے نے کارڈ کھولا تھا...

Thank you for supporting me

usman

اندر بہت خوبصورت رائٹنگ میں لکھا تھا... اریزے بے ساختہ مسکرائی تھی...

واہ... کتنا زبردست کیک ہے.. شانزے نے پرجوش ہوتے کہا تھا... جو صاف بتا رہی تھی کہ بھیجنے والا عثمان ہے...

اوہ- تو کیک یہاں سے آیا ہے.. اس نے چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر منہ میں ڈالا تھا...

جواباً اریزے نے گھورا تھا... چپ کرو کوئی سنے گا تو کیا سوچے گا...

کیا سوچے گا یہی کے ہونے والے داماد کو ڈیلیزیہ کا کیک پسند ہے اس نے آرام سے کیک کہتے کہا تھا..

کس کو کیک پسند ہے... می جانی نے اندر آتے ہوے پوچھا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

می جانی مجھے.. مجھے کیک پسند ہے نہ ...

شانزے نے بات کوور کی تھی، ورنہ اریزے کی تو حالات خراب ہو گئی تھی .

ماں سے کوئی بات چھپانا ان دونوں کے لئے آسان نہ تھا ...

لیکن ابھی بتاتی بھی تو کیا.. جب اسے خود معلوم نہیں تھا ...

.....

وہ سب باہر بیٹھے انتیظار کر رہے تھے.. عثمان نے سب کو زینی کا خط پڑھوا دیا تھا..

شاہینہ اور کلثوم دونوں ہی صدمے میں تھیں.. بس ایک یوسف تھا جس نے کوئی ریکٹ نہیں کیا...

ایسا لگا وہ پہلے سے جانتا ہے کچھ ..

عثمان کو یہ بات تھوڑی عجیب لگی تھی وہ کافی دفعہ سے نوٹ کر رہے تھے کہ یوسف کچھ جانتا ہے...

پر ہر بار کسی نہ کسی الجھن میں یہ بات رہ جاتی تھی..

یوسف ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا... جب عثمان اس کے پاس آیا تھا..

کیا بات ہے..؟؟ میں بہت دنو سے دیکھ رہا ہوں کچھ ہے جو تم کہنا چاہتے پر کہتے نہیں ہو ..

کوئی بات ہے تو بولو یوسف، ہم مل کہ اسے دیکھ لیں گئے...

پہلے جب پاپا نے کہا کہ شانزے کے زینب پھوپو کی بیٹی نہیں ہو سکتی،

کیوں کہ اس کے پرنٹس کا نام کچھ اور ہے تب تم بھی تم نے ریکٹ نہیں کیا تھا.. مطلب

تم جانتے تھے ..

اور آج بھی یہ جان کہ وہ ہمارے بیچ نہیں ہیں اس بات پے تم نے کوئی ریکٹ نہیں کیا...

آخر تم ایسا کیا جانتے ہو جو ہم نہیں جانتے... عثمان ایک بعد ایک سوال کے جا رہا تھا ..

لیکن یوسف کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہاں سے شروع کرے...بتاے بھی تو کیا...؟؟

وہ تو خود ٹھیک سے کچھ نہیں جانتا تو پھر...اس کے چہرے پے پریشانی صاف ظاہر تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صاف لکھا تھا وہ کسی کشمکش میں ہے... عثمان جانتے تھے کہ کسی معمولی بات پے وہ پریشان نہیں ہو سکتا...

یوسف ٹیک یور ٹائم... عثمان نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا تھا ...

وہ تو پریشانی بانٹنا چاہتے تھے..اس سے پوچھنے کا ہر گز مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ مزید پریشان ہو ...

نہیں بھائی ایسی کی بات نہیں ہے..یوسف اوپر کے فلور کو جاتی سیڑیوں میں بیٹھا تھا..

تو پھر کیسی بات ہے..؟؟ عثمان نے اس سے ایک سٹیپ اوپر بیٹھا تھا..یوسف کا سر اس نے اپنے گھٹنے سے ٹیکا لیا تھا..

بھائی مجھے لگتا ہے شانزے ہی زینب پھوپو کی بیٹی ہے ..

ہم نے تصویریں دیکھی ہیں کسی کی شکل کا اس حد تک ملنا محض اتفاق نہیں ہو سکتا.

یوسف نے بات شروع کی تھی...

نہیں یوسف ہم سب جانتے ہیں اس کے پرنٹس کا نام...

بھائی وہ اڈوپٹڈ ہے...وہ اس کے ریل پرنٹس نہیں ہیں...یوسف نے عثمان پے انکشاف کیا تھا..

وہاٹ...؟؟؟ یہ تمہیں کیسے معلوم؟؟ عثمان کو حیرت ہوئی تھی..

بھائی میں گیا تھا ایک بار اس کے گھر اس کو چھوڑنے تب سنا تھا،

شانزے کے تایا اور پاپا میں بحث ہو رہی تھی اس بات کو لے کر ...

اور جب پاپا نے زینی پھوپو کے بارے میں بتایا تو،

تب پہلی دفعہ مجھے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ زینب پھوپو نہ رہی ہوں ....

اس لئے ان لوگوں نے شانزے کو ایڈوپٹ کیا ہو..یوسف نے کہا تھا...

ہاں پر انہوں نے اپنے خط میں صاف لکھا ہے...ان کی بیٹی اپنے باپ کے پاس ہے ...

اور پھر اسلم کی ماں نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیٹی اپنے شوہر کو دے دی تھی... عثمان نے کچھ سوچتے ہوے کہا...

بھائی انہوں نے لکھا ہے کہ بھجوائی ہے..تو یہ بھی ہو سکتا ہے...وہ کبھی اپنے باپ کے پاس پہنچی نہ ہو..؟؟

اور پھر ان کا شوہر لالچی انسان تھا تو یہ بھی ہو سکتا ہے اس نے خود کچھ کیا ہو...

یوسف نے عثمان کی ساری انفارمیشن کو رد کیا تھا...

تو اب کیا کریں...؟؟ایسے جا کر تو نہیں کہ سکتے نہ کہ شانزے سے ہمارا کیا رشتہ ہے اور ہم اسے لینے آے ہیں ..

اور پھر جانے شانزے جانتی بھی ہے یا نہیں؟؟ عثمان کچھ فکر مند ہوے تھے وہ یوسف کی جذباتیت سے واقف تھے..

وہ جانتی ہے بھائی....یوسف نے ایک اور انکشاف کیا تھا...

عثمان نے اسے حیرت سے دیکھا تھا..

وہ یہ بھی جانتی ہے "کہ میں اس کی ایڈوپشن کے بارے میں سب جانتا ہوں ..."

بھائی اس دن میری وجہ سے شانزے مصیبت میں پھس گئی تھی...یوسف نے شرمندہ ہوتے کہا تھا..

عثمان نے اسے غصے سے دیکھا تھا...بکواس بند کرو..

لیکن مجھے جلدی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا،وقت کافی ہو گیا تھا،

اس لئے میں شانزے کو اس کے گھر چھوڑنے گیا تھا..

لیکن وہاں اس کے وقت پے گھر نہ پہنچنے پے ہنگامہ برپا تھا،اس کے تایا اور تائی کی باتوں سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ شانزے کو زیادہ پسند نہیں کرتے اور وجہ اس کی ایڈوپشن ہے ..

لیکن اس کی می جانی اور پاپا اور باقی سب لوگ کافی پریشان تھے...

اسی بحث سے مجھے پتا چلا کہ شانزے ان کی اپنی اولاد نہیں ہے..تب پہلی بار میں نے اس کی آنکھوں میں التجا دیکھی جیسے کہ رہی ہو "بھول جاؤ تم نے کچھ نہیں سنا ...."

حالانکہ تب میں یہ نہیں جانتا تھا کہ شانزے کی شکل پھوپو سے ملتی ہے،

لیکن میں چاہتا تھا اس سے بات کرنا، مجھے اپنے کے کی شرمندگی تھی میں سوری کرنا چاہتا،

مجھے احساس تھا کے اس دن کے سارے سین کا زمیدار میں ہوں...

پر ہر بار اس کا وہ اترا وہ چہرہ میرے سامنے آجاتا اور میں چاہتے ہوے بھی کچھ بھی نہیں پوچھ پاتا ...

نہ کچھ کہہ پایا... وہ کافی دن تک یونیورسٹی نہیں آئی تھی شاید اسی ڈر سے... کہ کہیں میں کچھ پوچھنالوں...

پھر جب وہ ای تو اپنی لکھ کوشش کے بعد بھی میں کچھ پوچھ نہیں ...

میں نہیں چاہتا تھا کہ بغیر کسی ثبوت کے میں اس سے پریشان کروں.. یا پھر کسی تکلیف کی وجہ بنوں...

یوسف بولنے لگا تو بولتا گیا... لیکن بھی مجھے لگتا ہے، اب اس سے بات کر لینی چاہیے..

نہیں.. ایسے نہیں یوسف... بغیر کسی کنفرمیشن کے ایسے بات نہیں کر سکتے...

اور پھر ہم کیا بولیں گئے ان سے ؟ شانزے کی شکل ملتی ہے ڈاٹس اٹ...؟؟

ہمارے پاسس اپنی بات ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے..ہاں پھوپو زندہ ہوتیں تو اور بات تھی..

اور پھر تم نے کہا نہ تم اسے کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتے،

تو سوچو اگر سب کرنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ شانزے وہ نہیں جسے ہم ڈھونڈ رہے ہیں تو تب..؟؟

پھر سوچا ہے کیا ہو گا..؟؟ عثمان نے اسے سمجھایا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ سمجھ نہیں آرہا کے کیا کروں.....یوسف نے اپنے بال ہاتھ پہرا تھا..

حسین صاحب کو ہوش آگیا ہے...ڈاکٹر نے اکر اطلاع دی تھی ..

لیکن ابھی ان کی کنڈیشن پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہے.

تو پلیز آپ لوگ خیال رکھیے گا کہ ایسی کوئی بات نہ ہو جس سے انھیں کسی قسم کا صدمہ پہنچے...

ڈاکٹر اپنی ہدایت دیتا چلا گیا...

وہ سب لوگ پاس میں ہی کھڑے تھے کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ انھیں پکارتے..

حسین کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے...

کلثوم بڑھ کے بھائی کے آنسو صاف کرنے لگیں تھیں.. نہیں بھائی پلیز آپ ایسا نہ کریں ...

ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے... ہم سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں.. جو ہو گیا اس سے بدلہ نہیں جا سکتا..

لیکن ہم سب ہیں نہ سب مل کے ڈھونڈ لیں گئے زینی کی بیٹی کو.. وہ نہیں رہی بھائی.. لیکن ہمارے دل میں تو ہے نہ..

کلثوم خود بھی رو پڑی تھیں.. حسین نے اپنا ہاتھ ان کے سر پے رکھنا چاہا تھا.. پر کمزوری سے رکھ نہ پا رہے تھے..

تبھی یوسف نے بڑھ کر باپ کا ہاتھ کلثوم کے سر پے رکھا تھا..

آپ فکر نہیں کریں پاپا.. بہت جلد وہ ہمارے پاس ہو گی... یوسف نے باپ کو تسلی تھی..

اس کے مضبوط لہجے نے عثمان کو چونکا دیا تھا لیکن اسوقت اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے ..

وہ یہ جانے سے قاصر تھا.

.....

ہر وقت اس موے لیپ ٹاپ کو لے کر بیٹھی رہتی ہو... مجال ہے جو کبھی ماں کا کوئی حال احوال بھی لو...

کچھ سکھ لو... اریزے اور شانزے یونیورسٹی جاتی ہیں.. آفس جاتیں ہیں پھر بھی ماں کا کتنا خیال کرتی ہیں..

مجال ہے جو اکر اس کو کوئی کام کرنے دیتی ہیں.. اور ایک تم ہو تمہیں اس سے فرسٹ ملے تو کچھ کرو نہ...

تائی جان نے عنیقہ کی ٹھیک ٹھاک عزت افزائی کی تھی .

لیکن وہ عنیقہ کہاں جو باز آجاے وہ آرام سے اپنے لیپ ٹاپ میں مگن تھی.

ارے لڑکی.. میں تم سے بات کر رہی... تائی جان کا صابر جواب دے گیا تھا تبھی

انہوں نے لیپ ٹاپ ہلایا تھا...

اففو....امی دیکھ بھی رہی ہیں میں کتنا ضروری کام کر رہی ہوں لیکن نہیں آپ کو تو اپنے طنز سے مطلب ہے...

اری لڑکی تمہارے کون سے بزنس چلنے لگے..تائی جان حیران ہوئی تھی...

نہیں چل رہے تو کیا ہوا امی جان چل پڑیں گئے..عنیقہ نے کافی اترائے ہوا لہجو میں کہا تھا..

اچھا...وہ کیسے...؟؟تائی جان حیران تھیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایسے..عنیقہ نے لیپ ٹاپ کی سکرین تائی جن کی طرف گھومائی تھی جس پے یوسف کی تصویر جگمگا رہی تھی..

یہ کیا ہے...؟؟وہ تصویر کو دیکھ کر مزید حیران ہوئی تھیں..

یوسف تک رسائی کا راستہ..عنیقہ کے چہرے پے فتیانہ مسکراہٹ تھی..

تم کر کیا رہی ہو..ارے کچھ تو بتاؤ...یہ سب کیا ہے..تائی جان پوچھنے بنا نہ رہ سکیں تھیں..

امی بس آپ آم خانے کی تیاری کریں... پیڑوں کو نظرانداز کریں ...

عنیقہ نے کہا تھا اور ساتھ ہی کچھ تیپے کرنے لگی تھی.

.....

حسین کی تبیت تھوڑی سمبھال گئی تھی..اس لئے انھیں پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا تھا...

یوسف اور عثمان دونوں باپ کے پاس سس روکے تھے جب کے شاہینہ اور کلثوم کو واپس بھیج دیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حالانکہ ہسپتال میں صرف ایک کو روکنے کی اجازت تھی..

لیکن یوسف کچھ دیر روکنا چاہتا تھا ...

وہ روم سے باہر بنی بالکنی میں کھڑا تھا جہاں سے باہر روڈ کا نظارہ بہت بھلا لگ رہا تھا ...

رات کا وقت تھا تو ٹریفک زیادہ نہیں تھا... جانے وہ کن سوچوں میں گم تھا جب عثمان نے پیچھے سے آواز دی تھی.

یوسف... عثمان نے اس کی طرف کافی کا کپ بڑھایا تھا،

تھنک یو بھائی..یوسف نے کپ ہاتھ سے لیا تھا..

کیا سوچ رہے ہو..؟؟

کچھ نہیں بس یہی کہ آج صبح تک سب ٹھیک تھا..اور اب اچانک یہ سب ہو گیا..

سوچا تھا کہ پاپا کو پھوپو مل جائیں گی...تو سب ٹھیک ہو جائے گا ..

امید تھی کہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ غلط بھی ہو سکتا ہے، لیکن زندگی نے بھی کیسی کروٹ لیتی ہے اچانک..

ہاں کہ تو تم ٹھیک رہے ہو..لیکن زندگی اسی کا نام ہے یوسف..ضروری نہیں جو ہم نے سوچ رکھو سب ویسا ہو..

امید تو زندگی ہے...امید ختم تو زندگی ختم تو ضروری ہے کہ ہم اچھے کی امید رکھیں..

ویسے بھی آزمائشیں تو اللہ کی طرف سے..اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو آزماتا ہے جو اس کی آزمائش میں پورا اتر سکے..

اور نہ امیدی کا مطلب ہے...ہم نے ہار من لی..عثمان نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرا تھا..

بھائی میں نہ امید نہیں ہوں میں نے پاپا سے وعدہ کیا ہے کہ میں پھوپو کی بیٹی کو ڈھونڈ لوں گا ...

اور مجھے یقین ہے کہ وہ شانزے ہے...اس بات کا میں جلد از جلد پتا لگالوں گا..یوسف نے پر اعتماد لہجے میں کہا..

پر کیسے..عثمان نے فکر مندی سے پوچھا تھا..

تبھی یوسف کے فون کی رنگ ٹون بجی تھی،،جہاں اس سے فرینڈ ریکویسٹ کی نوٹیفکیشن ملی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے عثمان کے سامنے اپنا فون کیا تھا..ایسے...یوسف مسکرایا تھا..

سمبھال کے ایسا نہ کوئی مثبت ہو جائے... عثمان نے وارن کیا تھا..

بھائی آپ فکر نہ کریں..میں سمبھال لوں گا سب ..

آپ بس ایک کام کریں..آپ زینب پھوپو کے شوہر کی انفورمیشن کلیکٹ کریں ...

یوسف نے مشورہ دیا تھا..

مشورہ تو تمہارا بہت اچھا ہے... عثمان کو واقعہ مشورہ اچھا لگا تھا...اس طرف تو ان کی

توجہ ہی نہیں گئی تھی پہلے...

.....

یوسف صبح میں ماما کو لے کہ ہسپتال آ گے تھا... حسین کی طبیعت کافی حد تک بہتر تھی..

لیکن ابھی کچھ اور دن انھیں ہسپتال میں رہنا تھا... ڈاکٹر نے انھیں انڈر ابزرویشن رکھا تھا..

عثمان باہر ڈاکٹر کے ساتھ تھا... جب کے ماما اور یوسف پاپا کے ساتھ مصروف تھے..

جب محسن اندر آیا تھا.. یوسف اس کو دیکھ کر حیران تھا.. کیوں کل رات سے نہ تو اس کی کسی سے بات ہوئی تھی...

اور اس نے کسی کو کچھ بتایا تھا... تو پھر محسن کیسے... لیکن بہر حال اس سے خوشی ہوئی تو اس سچا دوست تھا،

اسلام و علیکم... انکل آنٹی... اس نے سلام کیا تھا،،

اور اب حسین سے ان کی خیریت دریافت کر رہا تھا.. یوسف نے اس سے بات کرنی

چاہی تھی پر اس نے کوئی رسپانس نہیں کیا. یوسف جن گیا تھا وہ اس سے ناراض ہے..
اس لئے ایک ہلکی مسکراہٹ اس کے لبوں پے آئی تھی...

سوری...یوسف نے پاسس کھڑے ہو کر کہا تھا لیکن محسن نے کوئی جواب نہ دیا...

وہ ویسے ہی حسین اور شاہینہ سے بات کرنے میں مصروف تھا..

یوسف نے اس کا منہ اپنی طرف موڑا تھا...تو کیا میری گرل فرینڈ کی طرح ناراض ہو رہا ہے...

میں اور تیری گرل فرینڈ کبھی مر کے بھی نہ بنو...اتنا لاپروہ انسان مجھے ڈیزرو نہیں کرتا... محسن نے سنائی تھیں...

یار سب اتنی جلدی میں ہوا، تو میں گھبرا گیا تھا...یوسف نے صفائی دی تھی..

بعد میں ایک فون تو کر سکتا تھا..؟؟ کتنے فون کے تجھے تو نے جواب دیا... محسن کا شکوہ ٹھیک تھا..

اچھا نہ اب ہو گئی غلطی...دوبارہ نہیں ہو گا...اس نے محسن کی طرف منت بھری نظر سے دیکھا تھا..

چل کیا یاد کرے گا کس دوست سے پالا پڑا ہے.. لیکن یاد رکھنا دوبارہ ایسا کیا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا...

یوسف ہنسا تھا... شاہینہ اور حسین بھی ہنس پڑے تھے..

چل میں نکلتا ہوں... تو کب تک آے گا یونیورسٹی...؟؟

آج تم لوگوں کے اگلے راؤنڈز کی ڈیٹیل آناونس ہو گی.. محسن نے انفارم کیا تھا...

اوہ- میں تو بھول ہی گیا تھا.... یوسف نے سر میں ہاتھ پھیرا تھا...

کیوں تجھے شانزے نے نہیں بتایا...؟؟ محسن حیران ہوا تھا..

میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی اس دن ..

میں اتنی جلدی میں تھا کہ کچھ بات نہیں کر پایا اور میرا نمبر نہیں ہے شید اس کے پاس ..

یوسف نے صاف گوئی سے کہا تھا ...

اوہ - تبھی کل وہ کافی پریشان تھی.. محسن نے کچھ سوچتے ہوے کہا تھا..

پریشان...یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن پھر سوچ کے بولا ..

شانزے کو کہنا وہ چلی جائے دتیلس کے لئے میرا مشکل ہے..میں پاپا کو چھوڑ کے ایسے نہیں جا سکتا...

محسن کچھ سوچ کے خاموش ہو گیا تھا..ان حالات میں وہ یوسف کو کیسے کہتا کے اسے جانا چاہئے..

میرا خیال ہے یوسف تمہیں جانا چاہیے... تبھی باہر سے اتے عثمان نے اس کو بولا تھا..

لیکن بھائی..پاپا کو چھوڑ کے کیسے...یوسف نے کہا تھا..

تم فکر مت کرو میں ہوں یہاں...ماما ہیں...اور پھر تم آ جانا ..

لیکن میرا خیال ہے.. تمہیں اس کمپیٹیشن کے لئے جانا چاہیے... عثمان نے بات ختم کی تھی..

ہاں عثمان ٹھیک کہہ رہا ہے.. حسین اس کی حمایت کی تھی..

ٹھیک ہے پاپا اگر کہتے ہیں تو میں ضرور جاؤں گا لیکن آپ نے اپنا خیال رکھنا ہے..

.....

شانزے یونیورسٹی آگئی تھی.. لیکن نہ یوسف.. نہ محسن کوئی بھی نہیں تھا وہاں،

ایک عجیب سی کیفیت نے اس کو جگر لیا تھا..

کیا ہوا منہ کن لٹکا ہے.. صبا نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا تھا..

کچھ نہیں.. شانزے نے سفید جھوٹ بولا تھا..

شانزے تمہیں کیا لگتا ہے... ہم سب بیوقوف ہیں... تمہارے منہ پی صاف لکھا ہے... صبا چڑ گئی تھی ..

سوری... وہ بس میں یوسف کی وجہ سے پریشان تھی.. وہ ابھی تک نہیں آیا...

شانزے نے گھٹنوں پے سر رکھا تھا..

ہمم... تو پریشان کیوں ہو... آجائے گا... صبا ریلکس تھی..

مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہے.. شانزے نے دل کی بات کہی تھی..

کیں وہ کیوں ناراض ہونے لگا..؟؟ صبا نے حیرت سے دیکھا تھا..

وہ کل کی پرفارمنس کو لے کر... شنزے بولا تھا..

اوہ-آئی سی..صبا نے ٹھنڈی سانس لی تھی...ویسے یہ شانزے کو کب سے اس کی ناراضگی کی فکر ہونے لگی...

اس نے جان بوجھ کر شانزے کو چھڑا تھا...کہیں ایسا تو نہیں دربار دل کا کوئی دروازہ کھلا رہ گیا ہو...

اور وہ چھپکے سے اکر تخت دل پے براجمان ہو گیا ہے...

بکواس مت کرو...شانزے نے احتجاج کیا تھا لیکن اتنی کمزور آواز میں کے صبا کو اپنی بات کا یقین آ گیا تھا..

اچھا ٹھیک ہے...اداس مت ہو آ جاے گا...صبا نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر تسلی دی تھی..

چلو آڈی میں کی طرف چلتے ہیں..ٹائم ہو رہا ہے...شانزے نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں..

شانزے کی آواز میں دکھ تھا...افسوس تھا...صبا نے اس کی طرف دیکھ تھا پر کہا کچھ نہیں تھا..

اور کہتی بھی تو کیا..اس وقت کوئی تسلی اس کے کام انے والی کہاں تھیں...

.....

وہ آڈی کی طرف جا رہی تھیں..شانزے کے دل میں ہزاروں سوال تھے، لیکن جس سے پوچھنے تھے وہ یہاں نہیں تھا...

اس لئے وہ خیالوں میں اس سے لڑتی آڈی کی طرف چلتی رہی...ابھی کافی وقت تھا آڈی ۱۲ بجے کھولنی تھی اور ابھی تو صرف ۹ بجے تھے..جانے وہ کس امید میں یہاں آئی تھی..لیکن یہاں اکر بھی فائدہ کچھ نہیں ہوا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم پریشان مت ہو...ابھی کافی ٹائم ہے ہو سکتا ہے..وہ آجائے تم اتنا پریشان مت ہو..صبا نے تسلی دی تھی ..

پر میں کیا کروں صبا کچھ سمجھ نہیں آرہا...اگر وہ مجھ سے خفا ہے تو غصہ اپنا نقصان کر کے کیوں نکال رہا ہے..

مجھے بولے میں سنوں گی سب...شانزے نے بیچارگی سے کہا تھا..

شانزے مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم ہو.صبا حیران تھی.

ان دونوں کو وہاں دیکھ کر شاہنواز آیا تھا...ارے تم لوگ یہاں...ابھی سے..

ہاں بس وہ..صبا کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ کیا کہے..

کیا ہوا تم لوگ کچھ پریشان لگ رہی ہو...شاہنواز نے جانچتی نظروں سے دیکھا تھا..

وہ اصل میں یوسف ابھی تک نہیں آیا تو...اس لئے صبا نے بولا تھا..

ارے وہ کیسے آئے گا،وہ تو ہسپتال میں...عمر نے گویا دھماکہ کیا تھا..

وہاٹ...ہسپتال میں...لیکن کیوں...؟؟کیا ہوا اسے ...

ٹوبی ویری فرینک یہ تو مجھے بھی نہیں پتا بس اتنا پتا ہے کے NMC میں...شاہنواز کی بات بیچ میں رہ گئی تھی .

شانزے سن کے رکی نہیں تھی...شانزے روکو پلیز...صبا نے روکنا چاہا تھا..

پر تب تک شانزے آڈی کی حدود سے نکل چکی تھی...

.....

تو کیا کہہ رہا ہے جانتا بھی ہے...محسن کو شوک لگا تھا..

ہاں میں جانتا ہوں..پر تو سب دیکھ رہا ہے نا...میری فیملی کو میری ضرورت ہے .

بھائی اکیلے کیسے کرے گا سب..آفس...گھر یا ہسپتال..میری بھی کچھ ذمداری ہے،

ابھی تک بھائی نے پاپا نے مجھے کبھی کچھ نہیں کہا تھا پر اس وقت میں ان کو اکیلے نہیں

چھوڑ سکتا...

ایک بار اور سوچ لے... محسن نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا تھا..

سوچ لیا...بہت سوچ کے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنا نام واپس لے لوں گا ..

میں بات کرلی ہے پھوپو سے وہ شانزے کو کوئی دوسرا پارٹنر ارینج کر دیں گی ...

کوئی اور پارٹنر تیری طرح اس کی ہیلپ کر سکتا ہے ..

تو نے کہا تھا یہ کمیتیشن تو صرف شانزے کے لئے کر رہا ہے.. محسن نے اس کا راستہ

روکا تھا...

مجھے یقین ہے وہ جیت جائے گی...بہت ٹالنٹیڈ ہے بس ذرا جذباتی ہے...یوسف ہلکا سا

ہنسا تھا ..

اور میں اس کی ہیلپ تو کروں گا ہی نا..یوسف نے محسن کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا

تھا ...

لیکن یوسف... محسن نے کچھ کہنا چاہا تھا ...

لیکن ویکن کچھ نہیں بس اب اس بحث کو یہیں ختم کر دے..

لیکن محسن کہاں اتنی آسانی سے ہار ماننے والا تھا...

.....

شانزے تیزی سے ہسپتال میں داخل ہوئی تھی.. لیکن اندر آکر اس سے بریک لگ گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کہ اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں جائے.. جلدی میں اس نے پوچھا ہی نہیں تھا کہ یوسف کہاں ہے ...

یا کس وارڈ میں ہیں... وہ پریشانی کے علم میں ریسپشن پے گئی تھی..

کل یا پرسوں یہاں کوئی مریض آیا تھا.. ایمرجنسی میں.. شانزے نے اپنے سانس پے قابو پانے کی کوشش کی...

میم یہ ہسپتال ہے یہاں کیسز آتے رہتے ہیں پلیز آپ ہمیں نام بتائیں...

یوسف..نام ہے..شانزے نے بولا تو اٹینڈنٹ اس کا نام سرچ کرنے لگی...

سوری میم اس نام کا کوئی پیشنٹ نہیں ہے...لڑکی نے معذرت کی تھی.

اپ پلیز دوبارہ دیکھیں..یوسف نام ہے..یوسف میر...شانزے پریشان ہوئی تھی.

میم یوسف نام کا کوئی پیشنٹ نہیں ہے تو پھر یوسف میر...

آپ پلیز ایک بار چیک کریں...شانزے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کاٹی تھی...

شانزے...جب کسی نے پیچھے سے آواز دی تھی ...

شانزے نے پلٹ کر دیکھا تھا تھا..وہ عثمان تھا ...

وہ میں یوسف...کیا ہوا ہے...سب ٹھیک ہے نا..عثمان نے اس کی آواز کی بے چینی محسوس کی تھی..

آؤ میرے ساتھ وہ کہتا بڑھ گیا تھا...شانزے اس کی پیروی کرنے لگی تھی..

وہ ایک روم کے باہر کھڑا تھا اب..شانزے کا دل زور سے دھڑکا تھا...اس نے ہینڈل پے ہاتھ رکھ کر گھمایا تھا ..

شانزے نے آنکھوں بند کر لیں تھیں، آؤ شانزے.. وہ کہتے اندر گئے تھے،

سامنے بستر پے لیٹے حسین کو دیکھ وہ مزید پریشان ہو گئی تھی..

یوسف ٹھیک ہے... پاپا کی طبیت خراب تھی ..

انھیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے... عثمان نے اس کی گھبراہٹ کو محسوس کر لیا تھا..

اب کیسی طبیعت ہے.. شانزے نے اپنی حالت پے قابو پاتے پوچھا تھا ..

اب وہ حسین کے پاس بیٹھی تھی. جو دوائیوں کے زیرے اثر سو رہے تھے..

پہلے سے ٹھیک ہے.. لیکن ابھی کچھ دن یہاں رہنا پڑے گا...

)بی پی اپ اینڈ ڈاؤن کا مثلا ہے ڈاکٹرز کہتے ہیں دوبارہ پھر ایسا ہونے کا خطرہ ہے...

عثمان کہنا چاہتا تھا پر چپ رہا (

آپ پریشان نا ہوں انکل جلدی ٹھیک ہو جائیں گئے... شانزے نے تسلی دی تھی،

اور تم بھی پریشان مت ہو.. عثمان نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا تھا.

بیٹھو میں یوسف کو دیکھتا ہوں یہیں کہیں ہو گا ..

نہیں بھائی میں خود دیکھ لیتی ہوں اسے..شانزے کو شرمندگی ہوئی تھی،

آر یو شیور..؟؟عثمان نے پوچھا تھا...؟؟اس کو شانزے کا اس کو بھائی کہنا بہت اچھا لگا تھا.

جی..شانزے کہتی باہر نکلی تھی..

جب سامنے وہ دونوں کسی بحث میں الجھے چلے آرہے تھے..شانزے ان کی طرف بڑھی تھی...

کیسی ہو شانزے..؟؟محسن نے اس کا بگڑا ہوا موسم دیکھ کر پوچھا تھا..

بتا نہیں سکتے تھے...؟؟شانزے نے محسن کو جواب دیے بغیر سوال دغا تھا..

شانزے تم یہاں کیا کر رہی ہو، تمہیں تو اس وقت یونیورسٹی میں ہونا چاہیے تھا..

یوسف کی آواز میں سختی تھی .

محسن نے اس کا کندھ تھپتپایا تھا اور خود وہاں سے کھسکنے میں آفیت جانی تھی.

ہونا تو تمہیں بھی یونیورسٹی میں چاہئے تھا نہیں...؟؟؟وہ بھی شانزے تھی..

شانزے تم نے دیکھ لیا نا..سب پھر بھی ..

وہ اب ٹھیک ہیں بھائی کہ رہے ہیں... میں مل چکی ہوں ..

یوسف چپ ہو گیا تھا وہ سمجھ گیا تھا شانزے نہیں جانتی پوری بات..

مجھے لگا ہم ٹیم ہیں.. تم مجھے ٹرسٹ کرتے ہو.. لیکن تم نے ثابت کر دیا کے ایسا نہیں ہے،اس کی آنکھوں میں دکھ تھا.

ایسے کیسے مجھ سے بغیر بات کیے جا سکتے ہو... تم مجھے بتا سکتے تھے. میں تمہاری ہیلپ کرتی... کچھ بھی جو تم کہتے وہ کرتی.. لیکن تمہیں بتانے کی کیا ضرورت تھی، میں تو تمہارے لئے ایگزیسٹ نہیں کرتی نا ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے بولے جا رہی تھی. جتنی تیزی سے بول رہی تھی اتنی تیزی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.

تم یہ سب کیا کہ رہی ہو.. یوسف حیران ہوا تھا..

اگر مجھ سے ناراض تھے، میری غلطی تھی، تو کچھ کہا ہوتا... سنا لیا ہوتا... کچھ کہنے کا موقع تو دیتے..

تمہیں ناراض ہونے کا حق تھا، پر تم ایسے کیسے نظر انداز کر سکتے ہو..

میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا..یوسف نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا..

تو کیا اب میں پریشان نہیں ہوں..؟؟؟شانزے بات تو بلکل ٹھیک کہی تھی.

سوری...یوسف نے اس کے آنسو صاف کیے تھے ....

شانزے ریلکس ہو جاؤ پلیز...یوسف نے اس کو محبت سے دیکھا تھا..

چلو بس اب تم یونیورسٹی جاؤ..ٹائم ہونے والا ہے... محسن تمہیں لے جائے گا..

اور تم...؟؟؟شانزے نے یوسف کو اداس آنکھوں سے دیکھا تھا،یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا..پر وہ مجبور تھا..

شانزے میں...یوسف کچھ بولتا اس سے پہلے عثمان بولے تو شاید ابھی آئے تھے .

تم کیا...؟؟؟چلو شاباش یونیورسٹی جاؤ

لیکن بھائی پاپا...یوسف نے کچھ کہنا چاہا تھا..

میں ہوں یہاں..اور ویسے یہ میرے بھی پاپا ہیں.تو میں بھی ان کا خیال رکھ سکتا ہوں،

اور تمہارے لئے ضروری یہ ہے تم کمپیٹیشن پے توجہ دو..یہاں میں دیکھ لوں گا

سب..جب تم فری ہو جاؤ تو آ جانا..

عثمان نے بات ختم کی تھی..

اور پھر ایسا کریں گئے کے رات میں شانزے کی ڈیوٹی لگا دیں گئے، ٹھیک ہے نا...؟؟

عثمان سے خاموش کھڑی شانزے کو مخاطب کیا تھا وہ اچھی طرح اس کی دماغی حالت سمجھ رہا تھا..

ٹھیک ہے..شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

ٹھیک ہے...؟؟ عثمان نے دوبارہ سوالیہ نگاہوں سے پوچھا تھا اور وہ ہنس پڑے تھے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

ٹائم آل موسٹ ہو چکا تھا. لوگ آڈی میں جا رہے تھے. صبا سمیت ذارا اور مہک بھی پریشان تھے.

یہ دونوں کہاں چلے گئے. اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر ایک بھی دن مس کیا تو وہ ڈیس کو لیفائے ہو سکتے ہیں..

لیکن دونوں چاہتے کیا ہیں سمجھ نہیں آتا..زارا جنجھلائی تھی.

پہلے ہی شانزے کی وجہ سے یوسف کو نقصان ہوا تھا..اس کو یہ تو سوچنا چاہیے تھا. مہک کو دکھ ہوا تھا.

وہ دیکھو وہ رہے دونوں..زارا نے شانزے کی طرف سے اشارہ کیا تھا.

کہاں تھیں تم..بندہ کچھ موقع دیتا ہے بولنے کا، لیکن تم نے تو حد کر دی منہ اٹھایا اور چلی گیں. صبا نے اسے ڈانٹا تھا..

یار شانزے کچھ تو بندہ سنسیبل ساؤنڈ کرتا ہے..مہک نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا.

اس کے لئے انسان کے پاس سینس ہونا بھی ضروری ہے..رانیہ نے جملہ جوڑا تھا جو یوسف کو دیکھ کر وہیں آگئی تھی..

لیکن بات ساری اہمیت کی ہے جو شانزے تو جانتی نہیں ہے. کیوں کہ مفت کی اسکالرشپ کا تو اپنا مزہ ہے ..

اچھا ٹھیک ہے ہم لیٹ ہیں ویسے ہی بعد میں بات کرتے ہیں. یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑا تھا..

وہ دونوں آڈی میں چلے گئے تھے..

جب کہ رانیہ منہ دیکھتی رہ گئی تھی..

.....

سب لوگ آڈی میں جمع تھے..ماحول بہت خوشگوار تھا...آگے جانے والے سارے سٹوڈنٹ بہت چہک رہے تھے،

یوسف اور شانزے اپنی سیٹس پے بیٹھ گئے..ہسپتال سے لے کر اب تک دونوں نے کوئی بات نہیں کی تھی...

یوسف نے اس کی طرف پانی کی بوتل بڑھائی تھی شانزے نے چپ چاپ لے کے پانی پیا تھا.

اتنی پریشان کیوں ہو..یوسف نے بہت تحمل سے پوچھا تھا.

تم نے بات نہیں کی تو مجھے لگا مجھ سے ناراض ہو..جواب صاف تھا..

تو تم بات کر سکتیں تھیں..اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس حد تک پریشان ہو گی،ورنہ وہ ضرور بات کرتا.

کیسے کرتی؟؟انتیہائی فضول سوال تھا..

یوسف نے اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچ کر اس کے منہ کے آگے کیا تھا. وہ جانتا تھا اس کی فون میں کوئی دلچسپی نہں ہے، کیوں کہ اس نے کبھی دوسری لڑکیوں کی طرح اس کو فون اسے کرتے نہیں دیکھا تھا.

میرے پاسس نمبر نہیں تھا.. اور میں کسی سے کیوں لیتی.. شانزے نے ڈھٹائی سے کہا تھا، حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اس طرف تو اس دماغ گیا ہی نہیں تھا.. شانزے کو اپنی بیوقوفی پے غصہ آیا تھا لیکن وہ یوسف کے سامنے اس کا اظہار نہیں کرنا چاہتی تھی، اس لئے خاموش رہی..

یوسف اس کے فون میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا، ٹائپ کرنے کے بعد اسنے فون شانزے کو دیا تھا.. میرا نمبر ہے، اس نے زیادہ کچھ نہیں بولا تھا.. وہ سامنے اسٹیج پے چھڑتی مس کلثوم کو دیکھا تھا .

جب شانزے سیٹ کی بیک پے سر ٹیکاے آنکھیں بند کر چکی تھی.. یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا ..

شانزے چہرے سے کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی جیسے کوئی جنگ لڑ کر آئی ہے ...

وہ کیسے بتاتا کہ اب وہ اس کے ساتھ مزید اس ٹیم کا پارٹ نہیں ہو سکتا.

یوسف اس کو بتانا چاہتا تھا پر ہر بار اس کا اترا ہوا چہرہ اس کو روک رہا تھا..

اسلام و علیکم.. سٹوڈنٹس مجھے امید ہے آپ سب لوگ خیریت سے ہوں گئے..

مس کلثوم کی آواز مائک میں ابھری تھی.. لیکن اس میں وہ جوش نہیں تھا جو ہمیشہ ہوتا تھا.

اور یہ بات یوسف سے بہتر کون جان سکتا تھا.. یوسف نے ان کی طرف دیکھا تھا. اور کلثوم نے بھی یوسف کی طرف دیکھا تھا، اس کا پریشان چہرہ کیسے وہ نظر انداز کر سکتی تھیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیکسٹ راؤنڈ پوئیٹری کا ہے.. جس میں ٹاپ ۱۰ ٹیمز شامل ہوں گی ...

مس یوسف نے کلثوم کو دیکھا تھا اور وہ خود پے قابو نہیں کر سکیں تھیں ...

ڈیٹیل آپ کو مستنصر سر دیں گئے... ہال میں تالیاں بجنے لگیں تھیں..

یوسف ان کی حالت سمجھ رہا تھا اس کی اپنی حالت کچھ زیادہ مختلف نہیں تھی...

مائک میں اب سر مستنصر کی آواز آ رہی تھی... جی تو آپ سب ایکسائیٹڈ ہیں...

یس سر حال میں آواز گنجی تھی ..

اگلے سرپرائس کے لئے تیار ہیں...ایک بار پھر آواز آئی تھی..

یس سر...ہال میں شور ہوا تھا..

ٹھیک ہے تو ہم آپ کو بتاتے چلیں گئے اگلے راؤنڈ میں ہر ٹیم سے صرف ایک ممبر ہی شامل ہو گا..اور وہی اپنی ٹیم کے لئے وہ راؤنڈ کھیلے گا..اور جیتنے والے صرف چھ ٹیمز اگلے راؤنڈ میں جائیں گی .

لیکن...لیکن ... ٹیم کا وہ ممبر جو اس راؤنڈ میں پرفارم کرے گا وہ اگلے راؤنڈ میں نہیں کھیل سکتا.

یا یہ کہ سکتے ہیں کے دوسرا ممبر (جو ٹیم میں رمیننگ رہ جائے گا) اوٹو میٹیکلی نیکسٹ راؤنڈ کے اے الیجبل ہو جائے گا .

آپ لوگوں کو آپس میں بہت سوچ سمجھ کر ہمیں کل تک اس ممبر کا نام دینا ہے جو نیکسٹ راؤنڈ میں پرفارم کرے گا..

تو مجھے امید ہے کے آپ لوگ بہت اچھے سے پرفارم کریں گئے...

وہ ٹیم جواب کا کمپیٹیشن کا حصہ نہیں ہیں.. وہ لوگ اپنے دوستوں کو سپورٹ کریں گئے..

سر مستنصر اسٹیج سے اتر رہے تھے...ہال میں تالیاں بجنے لگی سٹوڈنٹ اپنی سیٹس سے اٹھ گئے تھے..

.....

تمہیں اب جانا چاہیے. بھائی انتیظار کر رہے ہوں گئے. باقی کل ڈیسایڈ کر لیں گئے.

شانزے نے یوسف کی طرف دیکھا تھا. وائٹ ہاف سلوس کی ٹی شرٹ اور بلوے جینس میں اس کا دراز قد مزید دراز لگ رہا تھا.. وہ کہیں سے بھی وہ یوسف نہیں لگ رہا تھا جو اس سے ایک دن پہلے ملا تھا، اس کی شکل اس کی تھکن کا پتا صاف دے رہی تھی ..

یوسف نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

تم ٹھیک ہو.. یوسف فکر مند ہوا تھا کیونکہ اس کی آنکھیں بہت لال ہو رہی تھیں..

ہاں میں ٹھیک ہوں... شانزے نے مختصر جواب دیا تھا.

تم کیا کرو گی اب..؟؟؟یوسف نے بنا مطلب ہی پوچھا تھا.وہ آہستہ آہستہ چلتے آڈی سے باہر آ گے تھے .

میں گھر چلی جاؤں گی..جواب سادھا سے الفاظ میں آیا تھا .

ٹھیک چلو،یوسف پارکنگ کی طرف بڑھا تھا،

نہیں میں چلی جاؤں گی.شانزے زیادہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے چلنا شروع کر دیا تھا..

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے،یوسف نے گاڑی سٹارٹ کر کے شانزے کے گھر کی طرف موڑی تھی...

دونوں طرف خاموشی تھی.یوسف بتانا چاہتا تھا شانزے کو کے اب وہ یس کی ٹیم میں نہیں ہے پر کیسے بتاے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا بہت بار اس نے بتانا چاہا پر شانزے کی طرف دیکھتے ہی اس کی ہمت جواب دے جاتی..

اس لئے اس نے شانزے کی طرف دینا بند کر دیا تھا.جب کے وہ شانزے کی ناظرین خود پے محسوس کر رہا تھا .

ایک بے چینی تھی اس کے اندر جس کو کنٹرول کرنے کے لئے اس نے گاڑی میں لگے میوزک سسٹم کا بٹن پریس کیا تھا.

شانزے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں تمہیں..یوسف نے بہت ہمت کر کے شانزے کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا.

لیکن اس کی ہمت ایک بار پھر اس کی کالی گہری آنکھوں تیرتی لالی دیکھ کر جواب دے گئی تھی.اس کا چہرہ اتنا معصوم لگ رہا تھا کہ یوسف ناظرین ہٹانا بھول گیا تھا.اس وقت بیک گراؤنڈ میں گانے کی آواز آئی تھی،

دیکھا ہزاروں دفع آپکو پھر بیقراری کیسی ہے

سمبھالے سمبھلتا نہیں یہ دل کچھ آپ میں بات ایسی ہے..

کیا ہوا چپ کن ہو گئے..؟؟بتاؤ کیا بتانا چاہتے ہو..شانزے خاموش دیکھ کر پوچھا تھا.

کچھ نہیں..یوسف نے دوبارہ سامنے کی طرف دیکھنے لگا تھا .

لیکر اجازت اب آپ سے،سانسیں یہ آتی جاتی ہیں

ڈھونڈھ سے ملتے نہیں ہیں ہم،بس آپ ہی آپ باکی ہیں..

شانزے کو یوسف کی اور اپنی پہلی ملاقات آئی تھی، ٹیب اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس لئے اتنا اہم ہو جائے گا.

جو کہانی لڑائی سے شروع ہوئی تھی. اس کا ٹریک اتنی خاموشی سے بدل جائے گا..

پل بھر نہ دوری سہیں آپ سے، بیتابیاں یہ کچھ اور ہیں

ہم دور ہو کے بھی پاس ہیں، نزدیکیاں یہ کچھ اور ہیں...

سوچا تو یوسف نے بھی نہیں تھا. کوئی لڑکی اس لئے اتنی اہمیت بھی رکھ سکتی ہے وہ ہمیشہ ان مسلوں سے دور رہتا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن کچھ تو تھا شانزے میں جو اس سے دور نہیں جانے دیتا تھا. اور شاید شانزے کا حال بھی زیادہ مختلف نہیں تھا..

تبھی تو فورن چلی آئی تھی ہسپتال.. دوریاں سہنے کی ہمت ان دونوں میں ہی نہیں تھیں..

آ گوش میں ہے جو آپکی، ایسا سکوں اور پائے کہاں

آنکھیں ہمیں یہ راس آ گے، اب ہم یہاں سے جائے کہاں...

کیسے بتاتی وہ اس سے کہ پچھلی پوری رات نے جاگتے گزاری تھی..یوسف کو سوچتے..
ایک منٹ کے لئے بھی اسے نیند نہیں آئی تھی..کتنی کوشش کی تھی اس نے سونے کی
لیکن ایک پل کا سکون بھی نہیں ملا تھا.اس لئے وہ آڈی میں اس کے برا میں بیٹھی تو اس
کی آنکھیں بند ہو گیں تھیں..شاید وہ سکون یوسف کے ہونے میں تھا...

اور یوسف وہ کیسے بولتا کہ اس کا سکون تو اس کی آنکھوں میں ہے..

دیکھا ہزاروں دفع آپکو پھر بیقراری کیسی ہے

سمبھالے سمبھلتا نہیں یہ دل کچھ آپ میں بات ایسی ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں نے غیر ارادتاً ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا..یوسف زیر لیب مسکرایا تو
شانزے کے ہونٹوں پے بھی مسکراہٹ آئی تھی..پورے دن میں پہلی بار یوسف نے
اس کو مسکراتے ہووے دیکھا تھا..تو کیا ان کا تلوق یہاں تک آگیا ہے،

ایک مسکرائے گا تو ہی دوسرا مسکرائے گا..یوسف نے دل میں سوچا تھا مسکراہٹ پھر
اس سے چھو گئی تھی..

اس نے گاڑی سائیڈ میں روکی تھی شانزے کا گھر آگیا تھا..

کل ملتے ہیں یوسف نے شانزے کو دیکھ کر کہا تھا.. فلحال وہ زیادہ کچھ کہنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا.

شانزے نے ہان میں سر ہلایا تھا .. وہ گاڑی سے اترنے لگی تھی کہ پھر بیٹھ گئی..

تم کچھ بتانا چاہتے تھے نا؟؟ شانزے پوچھا تھا..

نہیں.. یوسف نے جھوٹ بولا تھا شانزے کی بوجھل آنکھیں اس سے مجبور کر رہی تھیں..

بولو کیا بات ہے تمہارے چہرے پے صاف لکھا ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تو اب تم میرا چہرہ بھی پڑھنے لگیں..

باتیں مت بناؤ وہ بتاؤ جو بتانا تھا.. شانزے کے ہلکی ناراضگی کا اظہار کیا تھا.

نہیں میں کچھ پوچھنا چاہتا تھا. یوسف نے پھر بات بنائی تھی ..

کیا؟؟ شانزے نے سوال کیا تھا..

تم.. کسی زینب کو جانتی ہو.. زینب میر..؟ یوسف نے بنا ارادہ کے ہی پوچھ لیا تھا..

نہیں... لیکن کیوں..؟ شانزے کو تجسوس ہوا تھا..

نہیں کچھ خسس نہیں تمہاری شکل ملتی ہے کافی.. چلو میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے ..

اپنا خیال رکھنا. شانزے گاڑی سے اتری تھی..

تم بھی.. یوسف روکا نہیں تھا...

اور شانزے اس کی باتوں میں الجھتی گھر آگئی تھی..

.....

NEW ERA MAGAZINE .com

شانزے نے اپنے کمرے کے اندر آکر کھڑکی سے بھر جھانکا تھا، موسم اب پہلے کی طرح گرم نہیں تھا.

سردیوں کی آمد تھی تو شام میں اکثر ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں تھیں... لیکن اس وقت تو موسم بہت ہی اعلی تھا..

کھلا نیلا آسمان.. ہوا میں اڑتے پرندے.. شاید پاسس میں ہی کسی نے کبوتروں کو کھولا تھا اور اب وہ آسمان میں اپنے پر پھیلاے اڑنے میں مصروف تھے.. سامنے پارک سے اتے بچوں کے شور کی آواز اس سے بہت اچھی لگ رہی تھی..

دار حقیقت یہ شانزے کے اندر کا موسم تھا.. جس نے ہر چیز کو نکھار دیا تھا. وہ کیا ہے نا انسان کے اندر کا موسم اچھا ہو تو باہر کا بھی خود باخود اچھا ہو جاتا ہے.. جیسے بارش کا برسنا کسی کے لئے مسرت کا سبب بنتا ہے.. محبت کا برسنا لگتا ہے.. سندھی خوشبو کا پھیلانا ہوتا ہے.. تو وہیں کسی کو اپنے دکھ پر بادلوں کا رونا بھی لگتا ہے.. بات سری دل کی ہی تو ہے.. شانزے کے اپنے اندر کا موسم یوسف کو ملنے سے بدلہ تھا تو اس سے ہر چیز بدلی بدلی لگ رہی تھی..

وہ کھڑکی میں کھڑی جانے کب تک سب میں گھوم رہتی جب اس کسی کی انے کی آہٹ ہوئی تھی.

اس نے پلٹ کر دیکھا تھا وہاں اریزے تھی..

تم اتنی جلدی آگئیں؟؟ شانزے حیران تھی ..

جلدی؟ میڈم میں اپنے ٹائم پے آئی ہوں لگتا ہے آپ کسی اور دنیا میں گم تھیں..

اریزے نے گھورا تھا.

بے اختیار شانزے نے گھڑی کی طرف دیکھا تھا. جو اریزے کی بات کی تصدیق کر رہی

تھی. مطلب وہ پچھلے ڈیڑ گھنٹے سے وہاں کھڑی تھی اور اس سے احساس بھی نہیں ہوا تھا، وہ پھر سوچ کی دنیا میں گم تھی. ہلکی مسکراہٹ ہونٹوں پے پہلی تھی، کہ ایک بار پھر اریزے نے اس کو اس دنیا سے باہر نکالا تھا..

لگتا ہے یوسف سے بات ہو گئی ہے.. تبھی محترمہ گھوم ہیں، کچھ ٹائم ہم غریبوں کو بھی دے دیا کرو.. اریزے نے کہا.

اوہ-مائی ڈیر اریزے جلومت میرا سارا وقت تمہارا ہی تو ہے.. شانزے اس کے گلے میں بازو ڈالے تھے..

اچھا تو بات ہو گئی، اریزے نے اپنی بات دھرائی تھی.. پوچھا نہیں اس سے کہاں گائب تھا ..

ایسا کرتا ہے کوئی بتانا تو چاہیے تھا نا اس کو.. اریزے شروع ہی گئی تھی..

اوہو-اریزے پہلے پوچھ تو لو اس کے پاپا بیمار تھے اس لئے نہیں آیا تھا.. شانزے ٹوکا تھا..

اوہ-سوری مجھے نہیں پتا تھا... اریزے نے معذرت کی تھی.. ویسے کچھ زیادہ

ہمدردیاں نہیں آرہیں..؟؟

ہان آرہی ہیں کوئی مثلا..؟؟شانزے نے پلو کھینچ کر مارا تھا.

کیا مثبت ہے..میں نے اٹھا کے باہر پھنک دینا ہے..اریزے چڑی تھی..

کی ہے غصہ کن کر رہی ہو..کل تو موڈ بہت اچھا تھا .

شانزے کا اشارہ کس طرف تھا وہ جانتی ہے..

ویسے تم نے تھنک یو بولا کیک کا..شانزے نی بات شروع کی تھی..

نہیں...اریزے نے انکار کیا تھا.

کیوں..؟شانزے کو حیرت ہوئی تھی..

وہ آج آے نہیں تھے آفس..اریزے نے کہا تھا..

کیوں..شانزے پھر سوال کیا تھا.

کیا مطلب کیوں؟مجھے بتا کے تھوڑی اوف کرتے ہیں اریزے نے غصہ کیا تھا.اور تم کیا گھراتے ہی پولیس والی بن جاتی ہو جب دیکھو سوال پے سوال..کمرہ نا ہوا عدالت ہو

گئی.. پاؤں رکھو نہیں میڈم شروع ہو جاتی ہیں..

تو پوچھ لیتی نا.. شانزے نے پھر سے کہا تھا.

کیسے پوچھتی. اریزے نے آنکھیں نکال کر کہا تھا ..

ایسے پوچھتی... شانزے نے بیڈ پے پڑے بیگ میں سے فون نکالا تھا.. جتنی زبان چلا رہی ہو نا اس کا آدھا بھی دماغ چلاتی تو پتا ہوتا. آنکھیں نکلنے سے فون نکلنا بہتر ہے..

شانزے ناراض ہو گئی تھی اس لئے پاؤں پٹختی چلی گئی تھی..

اور اریزے سوچ میں پڑ گی تھی اب وہ اس کو کیا بتاتی کے اس کے پاسس نمبر نہیں ہے ..

.....

می جانی کیا کر رہی ہیں آپ شانزے کچن میں آئی تھی.. جب می جانی سامنے آٹا نکلتی نظارہ آئیں تھیں..

کچھ نہیں روٹی ڈالنے لگی ہوں تمہارے پاپا آرہے ہوں گئے تو پھر ساتھ میں کھانا کھاتے ہیں.. انہوں سے آٹے باول چلے کے پاسس رکھا تھا..

ٹھیک ہے آپ ہٹیں میں بناتی ہوں.. شانزے نے پیڑے بنانے شروع کیے تھے..

شانزے تم رہنے دو میں کر لیتی ہوں تم اپنا پڑھو.. تم نے جیتنا ہے.. می جانی نے پیر سے بولا تھا.

می جانی ہو جائے گا سب.. آپ فکر نا کریں میں کر لوں گی نا.. شانزے نے روٹی ڈالی تھی..

اچھا تم جیتی میں ہاری اب خوش.. می جانی سلاد بنانے لگیں تھیں..

وہ دونوں مسلسل کام کرتے ہوئے بھی باتیں کر رہی تھیں، جب حسان اے تھے..

کیا بات ہے بھئی آج بڑا شور کر رہی ہیں دونوں ماں بیٹی.. انہوں نے پاس ہی ڈائننگ پے بیٹھتے کہا تھا..

شور نہیں کر رہے ہیں باتیں کر رہی ہیں می جانی نے پانی کا گلاس انھیں پکڑایا تھا .

جب شانزے کو یوسف کی بات کا خیال آیا تھا..

می جانی آپ کسی زینب کو جانتی ہیں.. وہ کیا نام تھا پوراہاں..!! زینب میر.. شانزے نے کچھ سوچتے ہوئے بولا..

میں..؟؟ می جانی کچھ حیران ھوں تھیں... نہیں میں تو ایسی کسی کو نہیں جانتی..

جبکہ حسان کو ان دونوں کی باتوں نے سانپ سنگھادیا تھا ..

تم جانتی نہیں ہو.. می جانی نے الٹا سوال کیا تھا..

نہیں بس کچھ زیادہ نہیں بس یہی کے میری شکل ان سے ملتی ہے.. شانزے نے تسلی سے کہا تھا..

جبکہ حسین کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا پھر بھی ان کے کپڑے گلے کر رہی گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تمہیں کس نے کہا... می جانی پاپا کی طرح ٹشو کا باکس کرتے پوچھا تھا.

مجھے وہ یو... مجھے کسی نے ایسے ہی کہا تھا.. شانزے نے جانے کیوں یوسف کا نام چھپایا تھا..

جبکہ حسان نے غور سے شانزے کا چہرہ دیکھا تھا. وہ جانا چاہا رہے تھے کیا سچ میں وہ کچھ نہیں جانتی؟

یہ بات کھلے گی وہ جانتے تھے.. ایک نا ایک دن شانزے کو سچ پتا چلنا ہی تھا.. لیکن وہ

نہیں چاہتے تھے کہ کوئی اور اس سے سری حقیقت سے آگاہ کرے..تو پھر یہ کون تھا جو حقیقت سے پردھا اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا..حسان جانا چاہتے تھے پر وہ کچھ بھی شانزے سے نہیں پوچھ سکتے تھے.وہ جانتے تھے شانزے کو اگر اس کو ذرا سا بھی شک ہو گیا تو پھر وہ ہر حال میں اس کا پتا لگے گی ..

.....

عنیقہ کی فرینڈ ریکویسٹ ایکسیپٹ کر لی گئی تھی..اس نے جلدی جلدی میسج ٹائپ کر کے سند کیا تھا.

خوشی سے اس کا برا حال تھا..

وہ کمرے میں پاگلوں کی طرح اچھل رہی تھی..جب تائی جان اندر آئیں تھیں..

اری لڑکی ہوش کر باپ بھائی گھر میں اور تو کیا ناچ گنا کر رہی ہے..تائی جان نے اس کو روکنا چاہا تھا.

امی اگر میں اگر میں آپ کو بتا دوں تو آپ بھی میرے ساتھ ناچنے لگیں گی..

ہیں...؟؟اس کیا ہوا ہے...وہ حیران تھی اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر اس کا دماغ خراب

ہے یہ تو پتا تھا لیکن اس حد تک یہ نہیں سوچا کبھی انہوں نے...

یہ دیکھیں یوسف نے میری فرینڈ ریکویسٹ ایکسیپٹ کر لی ہے..اس کا میسج بھی آیا ہے.

اس نے ماں کو فون دکھایا تھا..میں نے اس سے نمبر منگا ہے..پھر میں اس سے باتیں شروع کروں گی..

تو اس میں کون سا بڑی بات ہے..تم تو ایسے خوش ہو رہیں تھیں جیسے رشتہ لے کر آرہا ہو..

اوہ - میری بھولی ماں کن فکر مند ہوتی ہیں..وہ دن بھی دور نہیں جب وہ رشتہ لے کر اے گا..عنیقہ نے خیالی پلاؤ بنائی تھی..

دیکھ لینا یہ جو پلاؤ تم نے چڑھایا ہے نا خیالوں میں..کہیں جل ہی نا جائے..تائی جان نے حقیت سے اگاہ کیا تھا.

امی اپ بھی نا کبھی کچھ اچھا نہیں سوچتیں..اپ بس دیکھتی جائیں..

عنیقہ نے فون میں یوسف کی تصویر دیکھتے کہا تھا..

.....

ناراض ہو...اریزے نے شانزے سے پوچھا تھا جو اپنے بستر پے آنکھوں پے ہاتھ رکھے لیٹی تھی.

کیوں میں کیوں ہونے لگی ناراض..شانزے نے ایسے ہی لیٹے لیٹے جواب دیا تھا..

اچھا ناسوری..اریزے اس کے بڑا بر میں لیٹی تھی..

کیا کروں اس سوری کا..شانزے نے چڑ کر کہا تھا..

بولا ناسوری اتنا اٹیٹوڈ کیوں دکھا رہی ہو..اریزے نے اس گدگدی کی تھی لکی مثلا یہ تھا کہ شانزے کو ہوتی نہیں تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کان پکڑ کے بولو شانزے نے روکھائی سے کہا تھا.

کیا...شانزے میں تمہاری بڑی بہن ہوں،اریزے نے حیران ہوتے کہا تھا..وو بستر پے اٹھ بیٹھی تھی..

سو وہاٹ...شانزے اپنی بات پے آڑی تھی...اس نے بھی اریزے کو فالو کیا تھا.

اچھا ناسوری اریزے نے کان پکڑے تھے ..

اور شانزے نے جلدی سے اس کی پک لی تھی..

یہ کیا ہے..اریزے نے فون چھین نے کی کوشش کی تھی..

یہ تصویر ہے اس نے اریزے کو دکھائی تھی،

یہ جب تمہارے ہینڈسم باس ہمرے گھر آیئں گئے تو انھیں دکھانی بھی تو ہو گی نا..

بکومت دو ادھر..اریزے نے مانگی تھی پھر سے...

نانانانا...ٹھاکر یہ تصویر تو اب سوئے رہے گی..شانزے دوبار لیٹی تھی.

تم کتنی خراب ہو گئی ہو نا...اریزے نے لیٹتے ہوے کہا تھا..

ہاں...تھنک یو...تھنک یو...شانزے موبائل میں دوبارہ تصویر نکالی تھی..ویسے تم اچھی لگ رہی ہو نہیں..؟؟

وہ دونوں شانزے کے کہنے پے ہنس پڑی تھیں..

اچھا سوری مجھے تم غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا اریزے نے پھر سے کہا تھا.

اب بس کرو نا رولاؤ گی کیا،شانزے نے اس کا مذاق اڑایا تھا..

تم بھی نا،یہ بتاؤ یوسف کے فادر کو کیا ہوا..اریزے نے پوچھا تھا

انھیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا،اب ٹھیک ہیں. لیکن ابھی ہسپتال میں ہیں. شانزے نے بولا تھا..

اوہ اچھا تھا. یہ تو بہت برا ہوا اللہ انھیں جلدی اچھا کر دے..امین..اریزے نے کہا تھا..

امین...میں کل جاؤں گی انھیں دیکھنے NMC میں ہیں..شانزے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا..

آہاں..بڑا خیال کیا جا رہا ہے ہونے والے...اریزے نے بڑا چھیڑنے والا ریکشن دیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ اریزے تم بات کو کہاں لے کے جا رہی ہو..

اچھا....؟؟؟؟

اور تم بھول گیں می جانی کیا کہتی ہیں، بیمار کو پوچھنا ثواب ہے..

اچھا....اس بار اچھا کچھ زیادہ لمبا ہوا تھا..

بس کرو نا یہ بات نہیں ہے...شانزے رونے والی ہوئی تھی..

اچھا تو پھر کیا بات ہے..اریزے چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھی..

پتا نہیں اریزے انھیں جب بھی دیکھتی ہوں بارے اپنے اپنے سے لگتے ہیں..ان کا لہجہ مجھے پاپا جیسا لگتا ہے...

بڑی جانی پہچانی سی خوشبو آتی ہے ان سے... جیسے میں جانتی ہوں انھیں..شانزے کہتی کیتی سیریس ہو گئی تھی ..

اوہ تو بات یہ ہے...اچھا چلو میں تمہیں چھوڑ دوں گی، صبح ساتھ چلیں گئے..میرا آفس بھی وہیں قریب میں ہے..

یوارے ریلی گریٹ اریزے شانزے نے اس کے گلے میں باجو ڈالے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں وہ تو میں بچپن سے ہوں اب سو جاؤ ورنہ...اریزے نے دھمکی دی تھی اور وہ دونوں ہی خاموش ہو گیں تھیں.

اریزے سو گئی تو شانزے کھڑکی میں اکر کھڑی ہو گئی آج بھی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی ..

آہستہ آہستہ اس کی سوچیں اس پے حاوی ہوتی جا رہی تھیں...

.....

چلو میں چلتی ہوں.. تم ٹائم سے یونی چلی جانا.. اریزے نے اسے رکشہ میں بیٹھے ہدایت کی تھی.

کیوں تم نہیں آرہی میرے ساتھ..؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی..

نہیں بھئی میں لیٹ ہو جاؤں گی... اریزے نے گھڑی دکھاتے کہا تھا..

پلیز نا اریزے تم یہاں تک آئی ہو تو اندر آؤ نا پلیز... ایک دن میرے لئے لیٹ نہیں ہو سکتیں، شانزے نے زد کی تھی.

شانزے تم پاگل ہو.. ہو سکتیں ہوں، پر اچھا نہیں لگتا ایسے ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتی بھی نہیں ہوں انہیں.. اریزے نے منانے کی کوشش کی تھی ..

تم مجھے تو جانتی ہو نا... شانزے نے منہ بنایا تھا..

اچھا چلو تم نے کبھی مانی ہے کسی کی، اریزے نے سر جھٹکتے رکشہ کو فارغ کیا تھا..

چلو.. اریزے نے شانزے کو دیکھ کر مصنوئی غصے سے کہا تھا..

چلو... شانزے بچوں کی طرح اس سے لپٹی تھی ..

.....

اسلام و علیکم ...وہ دونوں ایک ساتھ سلام کرتیں اندر آئیں تھیں ..

وعلیکم اسلام.. حسین نے بہت خوش ہو کر جواب دیا تھا.. آج وہ جاگ رہے تھے.. جبکہ یوسف کچھ حیران ہوا تھا اس نے نہیں سوچا تھا کہ وہ آج بھی آے گی.. لیکن وہ ہمیشہ اسے حیران کرتی تھی.. وہ جانتا تھا شانزے کے لئے اس کمپہ یٹیشن کی اہمیت لیکن اس کے باوجود وہ یہاں تھیں ہر چیز سے بے فکر.. یوسف کے کو اس پے ڈھیر سارا پیار آیا تھا، لیکن وہ صرف آنکھوں سے اس کو سراہا پایا تھا ...

اب کسی طبیعت ہے آپ کی.. شانزے نے پوچھا تھا، شانزے نے فروٹ ٹیبل پے رکھا تھا جو آتے ہوے لائی تھی..

میں بلکل ٹھیک حسین نے پیار سے جواب دیا تھا.. وہ کیا کہتے اس کو دیکھ کے تو وہ سچ میں ٹھیک ہو گئے تھے..

انکل یہ میری بہن ہیں، اریزے... شانزے ان اتنے احترام سے کہا کہ اریزے کو لگا وہ بے ہوش جائے گی ..

بلکل آپ کے جیسی ہیں بہت پیاری.. حسین نے کہا تھا اور وہ دونوں مسکرائیں تھیں..

آپ دونوں کھڑے کیوں ہیں بیٹھ جائیں.. میں چاے لے کے آتا ہوں. یوسف نے کہا تھا.

نہیں یوسف ایٹس اوکے.. بس انکل کو دیکھنے آئی تھی میں چلتی ہوں اب.. آفس سے لیٹ ہو جاؤں گی، اریزے نے کہا تھا..

اریزے.. ڈونٹ وری صرف ۱۰ منٹ لگے گیں اور میں آپ کو چھوڑ دوں گا آفس... یوسف نے اس کو تسلی دی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے کا دل چہ تھا سر پیٹ لے زندگی میں ایک شانزے کام تھی کیا کہ پھر یوسف کو بھی ویسے ہونا تھا..

بیٹا اپ روک جائیں ابھی تو آئی ہیں.. کچھ ڈیر بیٹھتیں حسین نے اتنے پیار سے کہا کے اریزے جو کھڑی ہو گئی تھی واپس بیٹھ گئی تھی.. یوسف چاے لے کر آ گیا تھا. وہ لوگ باتوں میں مصروف تھے.. جب کوئی دروازہ کھول کے اندر آیا تھا.

ارے واہ... شانزے آئی ہے، تبھی یہاں محفل جمی ہے... دیکھیں ماما عثمان نے پیچھے

آتی ماں کو بولا تھا..

اریزے ٹھٹکی تھی آواز بڑی جانی پہچانی تھی، شانزے اور وہ ایک ساتھ پیچھے پلٹن تھیں..

اور پیچھے کے منظر نے حالت خراب کر دی تھی..

اریزے کی پیچھے کھڑے عثمان نے جبکہ شانزے کی عثمان کے ساتھ کھڑی کلثوم نے شانزے کو چکر آیا تھا..

میم یہاں... شانزے نے بولا تھا.. جبکہ کلثوم حسین کی طرف بڑھیں تھیں.. بھائی جان کیسے ہیں آپ؟؟

شانزے کو اب ٹھیک تھک جھٹک لگا تھا... شانزے کی تو بولتی بند ہو گئی تھی..

باس یہاں.. اریزے نے بھی عین اس وقت بولا تھا.. مروادیا نا تم نے باس یہاں ہیں.. اس نے شانزے کو گھورا تھا .

اریزے آپ.. عثمان بھی حیران ہوا تھا...

آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں.. یوسف نے پوچھا تھا.

ہاں اریزے میرے آفس میں جاب کرتی ہیں عثمان نے ایک لائن میں خلاصہ کیا تھا..

اوہ- یہ شانزے کی بڑی بہن ہیں یوسف نے انٹروڈکشن کروایا تھا. ماما اور کلثوم دونوں ہی شانزے اور اریزے سے ملی تھیں ...

ویسے تم دونوں یہاں کر رہے ہو یونیورسٹی سے چوتھی مل گئی ہے کیا دونوں کو، کیوں پھوپو... عثمان نے پہلے شانزے اور یوسف کو اور پھر کلثوم کو مخاطب کیا تھا.. جبکہ ناظرین اریزے پے روک گیں تھیں.. شانزے کو لگا کسی نے پانی پیھنک دیا اس پے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی آپ آفس جائیں آج میں ہوں پاپا کے پاس ..

کیوں تمہیں تیاری نہیں کرنی..؟؟ آگے کے لئے تمہارا جانا زدہ ضروری ہے،، تم جاؤ میں تمہارے انے پے چلا جاؤں گا..

نہیں بھائی ایٹس اوکے آپ فکر نہیں کریں میں کر لوں گا. یوسف نے دوبارہ مانا کیا تھا..

میرا خیال ہے آپ دونوں ہی جائیں.. میں ہوں اپنے بھائی جان کے پاس کلثوم نے ان کی بحث کو اختتام پذیر کیا تھا.

لیکن پھوپو.. عثمان نے کہنا چاہا تھا ..

بس ہو گیا فیصلہ کیوں بھائی جان.. کلثوم نے حسین کو پوچھا تھا اور انہوں نے بہن کی بھر پور حمایت کی تھی.

چلیں ٹھیک ہے پھر شام مے ملتے ہیں یوسف نے کہا تھا اور وہ سب مل ملا کے باہر آ گے تھا..

اریزے آپ ایک کام کریں آپ بھائی کے ساتھ چلی جائیں آفٹر آل آپ دونوں کو ایک ہی جگہ جانا ہے. یوسف نے کہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں بھائی یوسف نے عثمان کو مخاطب کیا تھا.. اس نے عثمان کی بار بار اریزے پے ٹھہرتی نظر دیکھ لی تھی..

ہاں ٹھیک ہے چلو ہم چلتے ہیں.. عثمان نے کہا تھا. وہ اور اریزے دونوں گاڑی کی طرف پڑ بڑھ گئے تھے..

شانزے اور یوسف دونوں مسکرا رہے تھے.. جب ایک دوسرے پے نظر پڑی کیا ہوا کن ہنس رہے ہو.. شانزے نے پوچھا تھا.. میری مرضی.. یوسف نے الٹا جواب دیا

تھا..اور تم..؟؟یوسف نے اس سے پوچھا تھا..میری بھی مرضی..

شانزے بھی الٹی تھی تو جواب سیدھا کیسے اٹھتا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے .

.....

وہ یونیورسٹی پہنچ گئے تھے،بہت سے سٹوڈنٹ سے یوسف سے مل رہے تھے،

اس کے پاپا کی طبیعت پوچھ رہے تھے اس لئے وہ دونوں یہیں لائبریری کی طرف آگے تھے..

وہیں صبا اور سب لوگ بیٹھے تھے..شانزے اور یوسف کو دیکھ کر سب خوش ہو گئے تھے،

کیوں کہ سب کو لگا تھا وہ آج نہیں آئیں گئے ..

سب رسمی باتوں میں مصروف تھے محسن بھی وہیں آگیا تھا..

خیریت بڑی محفل لگی ہے آج تو..محسن نے پاس ہی بیٹھتے پوچھا تھا..

آجاؤ آجاؤ..ویسے بھی آج تم لوگوں کی پھوپی نہیں آئیں ہے..ذرا نے بات ماری تھی..

وہاٹ... کون پھوپو..؟؟ محسن حیران ہوا تھا..

رانیہ اور کون.. مہک نے چہک کر جواب دیا تھا..

وہ.... محسن نے وہ کو کھینچا تھا..

ہاں بھئی جیسے وہ تم لوگوں پے نظر رکھتی ہے لگتا تو ایسا ہی ہے.. زارا نے پھر سے بولا تھا..

ویسے نام دیا کس نے ہے.. محسن نے پوچھا تھا..

کون دے سکتا ہے..؟؟ زارا نے اشارے سے پوچھا تھا.

اوہ-اچھا... محسن نے ٹھنڈی اہ بھری تھی ..

ویسے تم نے بٹیا نہیں کہ میم تمہاری پھوپو ہیں شانزے نے یوسف سے رازداری سے پوچھا تھا..

سب جانتے ہیں شانزے اس میں ایسی کون سی بات ہے <.. یوسف حیران ہوا تھا..

اچھا لیکن میں نہیں جانتی تھی.. شانزے نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا..

اب تو پتا چل گیا نا.. یوسف کو عجیب لگا تھا..

ہاں تو تم نے تو نہیں بتایا نا.. شانزے بہت فضول بات کی تھی...

ہاں... تو تم نے کون سا پوچھ لیا... یوسف نے منہ بنایا تھا..

بہر حال تمہیں بتانا چاہیے تھا.. شانزے نے بھی منہ بنایا تھا..

او کے فائن میں نوٹس بورڈ پے لگوا دوں گا.. یوسف چڑ گیا تھا.

یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر لگے ہو.. محسن نے ان دونوں کو ٹوکا تھا جو اپنی ہی دنیا میں مگن تھے.. اور اس کی بروقت مداخلت سے ان کی بحث کو بھی سکون ملا تھا..

کچھ نہیں تو بتا.. یوسف نے الٹا سوال کیا تھا..

ارے بھئی کیا ڈسایڈ کیا پھر تم لوگوں نے کون پلے کرے گا پوٹری راؤنڈ میں،

صبا نے سب کے سوال جواب کو اگنور کیا تھا،

یار یہ بات میں پوچھنا پہلے سب کیفے ٹیریا چلو.. مہک اور زارا نے ایک ساتھ کہا تھا..

سب کھڑے ہو گئے تھے.. سوائے یوسف اور شانزے کے..

شانزے انے یوسف کو دیکھا تھا وہ خاموش تھا، کون کرے گا میں ہی کروں گی.. لوگوں کے بس کی بات کہاں..

شانزے ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی تھی، چلو چلتے ہیں.. شانزے آگے بڑھتی جب اپنے پیچھے آتی یوسف کی آواز نے اس کے قدم روک دے تھے... وہ اس کی طرف قدم قدم بڑھ رہا تھا..

تیری آنکھوں کی نمکین مستیاں ...

تیری ہنس کی بے پرواہ گستاخیاں ...

تیری زلفوں کی لہراتی انگدیاں

نہیں بھوگنگا میں

جب تک ہے جان, جب تک ہے جان... وہ بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا..

شانزے کو ایک دم ہنسی آئی تھی ...کچھ بھی نہیں..؟؟؟اس سے زیادہ گھسی ہوئی لائنز نہیں تھیں تمہارے پاس ..

شانزے کو اتنی ہنسی آئی تھی کہ بامشکل وہ اپنی بات کر پائی تھی..

اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارہ، ''تو میں تمھارا''

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر کوئی اشارہ، ''تو میں تمھارا''

یوسف نے کہنا شروع کیا تھا.. شانزے کی ہنسی کو بریک لگ گیا تھا..

غرور پرور، انا کا مالک، کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے اک بھی دفعہ پکارا ''تو میں تمھارا''

شانزے آنکھیں پھاڑے یوسف کو دیکھ رہی تھی ..

یوسف کے لہجے سے کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ اس کو شاعری کا سنس نہیں ہے..

وہ بہت خوبصورت انداز میں بول رہا تھا..

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو، میں جیسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے، اگر میں ہارا، ''تو میں تمھارا''

یوسف بولے جا رہا تھا.. شانزے سمیت باقی سب بھی حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے،

تمھارا عاشق، تمھارا مخلص، تمھارا ساتھی، تمھارا اپنا

رہنا ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمھارا ''تو میں تمھارا''

صبا اور محسن کو لگا تھا وہ اظہار محبت کر رہا ہے... شانزے کو لگا آس پاس کی ہر چیز غائب ہو گئی ہے ...

اس کی غزل کا ہر بول دل سے آرہا تھا.. وقت جیسے روک گیا تھا ..

تمھارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا ٹوٹا کوئی کبھی ستارہ ''تو میں تمھارا ''

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف غزل پوری کر چکا تھا لیکن وہاں کھڑا ہر شخص ابھی تک سکتے میں تھا. یوسف نے سب کی شکلیں غور سے دیکھیں تھیں، چلو بھئی کیفے چلتے ہیں.. یوسف نے پیکٹس میں ہاتھ ڈالے تھے اور کیفے کی طرف بڑھ گیا تھا.

.....

وہ کیفے میں بیٹھے اپنی مستیوں میں مگن تھے..

چلو بھائی اب بس کرو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے.. صبا نے یاد دلایا تھا.. اور وہ سب کھڑی ہو

گیں تھیں...

اوہ-ہاں چلو ہم بھی چلتے ہیں ہماری بھی کلاس ہے.. محسن نے ٹائم دیکھتے کہا تھا ..

لیکن یوسف ابھی تک بیٹھا تھا کیوں کہ شانزے سیٹ سے سر ٹیکائے سونے میں مصروف تھی..

یوسف چلو... محسن نے آواز دی تھی..

sssshhhh یوسف نے منہ پے انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا..جب محسن کی نظر شانزے پے پڑی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے میں صبا، مہک اور زارا بھی آ گئیں تھیں، میں اٹھاتی ہوں... شانزے... صبا نے آواز دی تھی..

نا... ٹھیک ہے.. سونے دو... یوسف نے اسے مانا کیا تھا..

لیکن یوسف، کلاس رہ جائے گی.. صبا نے اس کو بولا تھا.

کوئی بات نہیں تم ہو نا.. یقینن تھکی ہوئی ہے اس لئے اتنے شور میں بھی سو رہی ہے،

یوسف نے اتنی محبت سے دیکھا تھا کہ صبا مزید کچھ نہیں کہ سکی تھی...

لیکن یوسف.. محسن نے کچھ کہنا چاہا تھا..

تم لوگ جاؤ میں ہوں یہاں...یوسف نے محسن کو کہا تھا..وہ سب چلے گئے تھے ..

اور یوسف دوبارہ اس کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا... مسکراہٹ اس کے لبوں پے ٹھری تھی..اس نے سر سیٹ سے ٹیک لیا تھا...

.....

عثمان نے پورے راستے اریزے سے کوئی بات نہیں کی تھی.اور جب سے وہ آفس آیا تھا،ویسے ہی مصروف تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے کو لگا وہ ناراض ہے اس کے ہسپتال جانے کی وجہ سے،وہ دل ہی دل میں کتنی بار خود کو کوس چکی تھی..

نہ میں شانزے کے کہنے سے جاتی نہ وہاں باس آتے اور نہ مجھے وہاں دیکھتے..اریزے نے خود ہی قیاس آرائیاں کیں.

اب کیا کروں...مجھے بات کرنی چاہیے..نہیں میں خود کیسے بات کروں،انھیں بات کرنی چاہیے تھی مجھ سے..

اف... شانزے... کس مصیبت میں ڈال دیا ہے تم نے، اریزے نے دل میں یاد کیا تھا،

وہ خام خہ چیزوں کی جگہ بدل رہی تھی ..

عثمان نے وہاں سے گزارتے ہوے جتنی بار بھی اس کو دیکھا وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی .

پہلی دفعہ تو وہ اتفاقاً وہاں سے گزرا تھا. لیکن ایسا کرتے ہوے وہ اس کو اتنی کیوٹ لگی تھی .

کہ وہ پھر اسے دیکھنے آیا تھا. وہ کافی بار اس سے دیکھ کر جا کو کا تھا .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ابھی بھی بہت دیر سے اس کو دیکھ رہا تھا... لیکن اریزے کو احساس نہیں ہوا تھا.

وہ اتنی بوکھلائی ہوئی تھی کہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کرنا کیا ہے...

ابھی بھی وہ فائلز کی جگہ بدل کر ہٹی تھی (جن کی جگہ وہ پہلے کوئی پانچ بار بدل چکی تھی.)

جب سامنے کھڑے عثمان کو دیکھا... آپ یہاں کیسے..؟ ہڑبڑاہٹ میں وہ الٹا ہی بول گئی تھی..

مطلب...؟؟ عثمان کو جھٹکا لگا تھا لیکن فلحال وہ یہ سوچ رہا تھا کے اریزے کو ہوا کیا ہے آخر ..

ہاں..میرا مطلب تھا..کہ..ہاں وہ آپ کو کچھ چاہیے تھا..میرا مطلب ہے کوئی کام تھا..اریزے کچھ بھی بول رہی تھی..

ہاں کام تو تھا پر... عثمان کہتے کہتے روکا تھا،

پر..اریزے نے اس کی بات کو پکڑا تھا.

آپ ٹھیک ہیں...؟؟جی مجھے کیا ہوا ہے میں ٹھیک ہوں...اریزے تاثرات عجیب ہوے تھے..

پھر لنچ کے بعد میٹنگ رکھتے ہیں..عثمان نے کہا تھا..

کیوں..اریزے کے منہ سے ایک دم نکلا تھا..

عثمان نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا..پھر آہستہ آواز میں کہا..

اریزے پاپا کی طبیت ٹھیک نہیں ہے،تو ضروری ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ہو.یوسف اور شانزے کمپیٹیشن میں پارٹیسپیٹ

کر رہے ہیں یہ تو آپ جانتی ہوں گی نہ..؟؟ تو ایسے میں یوسف کو تو نہیں کہہ سکتا، تو لازمی ہے مجھے وہاں رہنا پڑے گا، ایسے میں آفس آنا کبھی کبھی مشکل ہو سکتا ہے تو میں چاہ رہا تھا کہ پہلے ہی آپ سب لوگوں سے کچھ چیزیں ڈیسکس کر لوں تا کے میری غیر موجودگی میں کوئی مسلہ نہ ہو ...

آپ پریشان نا ہوں، انکل جلدی ٹھیک ہو جائیں گئے انشاللہ.. اریزے کو سمجھ نہں آیا تھا کہ وہ کیا کہہ کر تسلی دے ...

انشاللہ.. عثمان اپنے روم کی طرف مڑا تھا.

سر.. اریزے نے پیچھے سے پکارا تھا..

جی..؟؟ عثمان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا...

آئی ایم سوری.. اریزے نے بہت معصومیت سے بولا تھا.

لیکن کیوں...؟؟؟ کس بات کے لئے؟؟ لیکن عثمان حیران تھا، اس لئے پوچھ بیٹھا.

وہ میں ایسے ہسپتال چلی گئی.. لیکن مجھے پتا نہیں تھا کہ یوسف آپ کا بھائی ہے،

اور وہ آپ کے پاپا.. اریزے نے اپنے پاؤں کو دیکھا تھا ...

تو اگر پتا ہوتا تو کیا آپ نہیں جاتیں..؟؟؟ عثمان نے جانے کیوں پوچھا تھا..اور نا جانے وہ کیا سنا چاہ رہا تھا ..

تو پھر میں آپ سے پہلے پوچھ لیتی نا، جاؤں یا نہیں.....جواب ابھی بھی سادھا سا تھا..

کیوں...؟؟ عثمان کو اس کی بات عجیب لگی تھی..

پتا چل جاتا نا، کہ آپ کو اچھا نہیں لگا...اریزے نے نظریں جھکائی تھیں.

آپ کو کس نے کہا کہ مجھے اچھا نہیں لگا...وہ ابھی حیران تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولنا چاہ رہی ہے ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا مطلب آپ کو برا نہیں لگا..اریزے نے تصدیق کی تھی..

نہیں.. عثمان نے تیزی سے جواب دیا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے..

شکر میں تو ڈر گئی تھی..اریزے نے ٹیبل پے رکھے گلاس میں سے پانی پیا تھا..

عثمان کو ہنسی آئی تھی اس کی حالت پے، لیکن فلحال ہنسنا مناسب نہیں تھا..

ویسے اچھا ہوا آپ سب سے ملیں.. عثمان نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا..

جی...؟؟اریزے اس کا مطلب نہیں سمجھی تھی.. لیکن عثمان اپنے روم کی طرف بڑھا تھا..

ویسے آپ چاہیں تو دوبارہ بھی جا سکتیں ہیں.. عثمان نے مڑ کر کہا تھا،اور پھر اپنے روم میں چلا گیا تھا.

جبکہ اریزے اس کی بات پے حیران ہوئی تھی.

.....

شانزے کی آنکھ کھلی تو،یوسف اس کو ہی دیکھ رہا تھا،وہ ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی تھی.

جبکہ یوسف کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا..اس لئے اپنی نظروں کو ڈایا میٹر چینج کر لیا تھا.

سب کہاں گئے..؟؟شانزے نے خود کو نارمل رکھتے بولا تھا.

کلاس لینے..جواب کافی سیدھا سا تھا .

شٹ...میری کلاس تھی...شانزے نے بیگ اٹھایا تھا،

بیٹھی رہو،اب تو ختم ہونے والی ہے..یوسف نے فون کی ڈیسپلے لائٹ اون کی تھی تا

کے وہ ٹائم دیکھ لے..

تم نہیں گئے..؟؟شانزے نے جان بوجھ کر پوچھا تھا.اسے یوسف کا اس کے لئے روکنا اچھا لگا تھا.

نہیں..جواب اب بھی سادھا تھا.

کیوں؟پھر سوال کیا تھا..

کیوں کہ میں جاننا چاہ رہا تھا کہ تم سوتے میں خراٹے تو نہیں لیتیں..یوسف مسکرایا تھا..

سوری..شانزے نے پہلی بار اس کی بات پے ریکٹ نہیں کیا تھا..

کس لئے..میری وجہ سے تمہاری کلاس رہ گئی..شانزے کی آنکھوں میں افسوس تھا..

کوئی بات نہیں کم سے کم بات تو کلیر ہو گئی نا..یوسف نے شرارتی انداز میں کہا تھا.

کون سی بات؟شانزے حیران تھی..

یہی کہ تم خراٹے نہیں لیتیں..اب کی بار وہ دونوں ہنس پڑے تھے .

چلو...یوسف کھڑا ہوا تھا.

کہاں؟؟شانزے نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا.

چاند کے پار..یوسف نے اپنے تمام تر جذبات یکجا کر کے بڑے خوبصورت انداز میں کہا تھا..

مطلب..لیکن شانزے کے پلے کچھ نہ پڑا تھا ..

سر مستنصر کے پاس تمہارا نام دینے..یوسف نے افسوس سے دیکھا تھا اور آگے بڑھا تھا اور شانزے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر شانزے کی ٹیم میں سے نیکسٹ راؤنڈ میں شانزے پر فارم کرے گی.یوسف نے سر مستنصر سے کہا تھا.

شانزے کو عجیب لگا تھا کوئی بات تھی جو اس کو کھٹکی تھی لیکن کیا یہ سمجھ نہیں آیا تھا.

ٹھیک ہے مجھے اندازہ تھا، سر مستنصر نے کہا تھا.

تو اجازت ہے پھر سر..یوسف کھڑا ہوا تھا.

بلکل..یوسف نے سر سے ہاتھ ملایا تھا ..

اب تمہارے والد صاحب کیسے ہیں.. سر مستنصر نے اچانک اس سے پوچھا تھا.

شکر ہے اللہ کا اب ٹھیک ہیں. یوسف نے مختصر جواب دیا تھا.

تو پھر میرا خیال ہے ایک بار تم پھر اپنے فیصلے پے غور کرو.. سر مستنصر کافی سنجیدہ تھے .

جی سر.. یوسف نے بات ختم کی تھی، وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں وہ اچھی طرح جانتا تھا.

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس وقت شانزے کے سامنے کوئی بات ہو. کیونکہ شانزے سے وہ خود بات کرنا چاہ رہا تھا.

یہ وجہ تھی کے اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا ابھی. سر مستنصر کو بھی شاید کلثوم نے بتایا تھا.

یہ سر کیا کہہ رہے تھے.. کون سا فیصلہ یوسف.. شانزے نے باہر نکلتے ہی سب سے پہلی بات یہی پوچھی تھی. وہ اندر ہونے والی باتوں سے پریشان تھی، وہ کیا کہہ رہے تھے سمجھ نہیں پائی تھی .

لیکن کچھ غلط ہے اس کا اندازہ اسے ہو رہا تھا..

کچھ خاص نہیں شانزے...یوسف نے بات بنائی تھی..

اچھا تو پھر مجھے کیوں لگ رہا ہی جیسے کوئی بات مجھ سے چھپائی جا رہی ہے..شانزے نے اس کا راستہ روکا تھا.

ایسی کوئی بات نہیں ہے، تم زیادہ سوچ رہی ہو..فالحال اپنی توجہ اپنے مقصد پے رکھو .

وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی اس کا فون بجنے لگا تھا .

یوسف نے اپنا دیکھا تھا سکرین پے انون نمبر چمک رہا تھا .

اسلام وعلیکم.یوسف نے کال ریسیو کی تھی.

وعلیکم اسلام.دوسری طرف سے نسوانی آواز ابھری تھی .

جی کون میں نے پہچانا نہیں آپ کو..یوسف کے ماتھے پے بل پڑے تھے..

ارے اتنی جلدی بھول گئے آپ، ابھی تو ہماری دوستی قبول کی ہے آپ نے..بڑے انداز سے بولا گیا تھا..

دیکھیں مس..میں اس طرح فضول کے معملات سے پرہیز کرتا ہوں تو بہتر ہو گا کہ اپ سیدھی طرح بتائیں کہ کون ہیں..

ورنہ...یوسف کہتا کہتا رک گیا تھا..

ورنہ کیا...دوسری طرف بھی کوئی ڈھیٹ تھی..

ورنہ میرا فون میری مرضی..یوسف چڑ گیا تھا..

ارے ارے غصہ کیوں کرتے ہیں،میں عنیقہ ہوں فیس بک پے ریکویسٹ دی تھی اپ کو..یاد آیا..؟دھمکی نے اثر کیا تھا،تبھی عنیقہ نے فورن ہی بولنا شروع کیا تھا.

اوہ اچھا آپ ہیں..یوسف کے تنے ہوے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے ..

شکر آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا،عنیقہ نے بھرپور ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی..

چلیں پھر بات ہو گی آپ سے..یوسف نے ایک دو رسمی باتوں کے بعد کہا تھا..

مجھے لگتا ہے بات نہیں ملاقات ہونی چاہیے..یوسف نے بے اختیار شانزے کی طرف دیکھا تھا،

کتنا فرق تھا اس میں اور عنیقہ میں. ٹھیک ہے ضرور..یوسف نے فون بند کر دیا تھا.

کس کا فون تھا.. شانزے کے ماتھے میں اب کی بار بل تھے..

تمہاری کزن کا.. یوسف نے شرارتی انداز میں ہنسا تھا.. وہ دونوں لائبریری کی طرف جا رہے تھے..

بکو مت ٹھیک ٹھیک بتاؤ.. شانزے نے اس کے بازو پے ہاتھ میں پکڑا پین مارا تھا.

ارے سچ کہہ رہا ہوں... یوسف نے پھر سے کہا تھا ..

سیدھا سیدھا بولو تمہاری پھوپو کی بیٹی تھی... شانزے نے چڑانے کی ناکام کوشش کی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری پھوپو کی بیٹی مجھے فون نہیں کرتی.. یوسف نے اطمینان سے جواب دیا تھا.

کیوں؟؟ شانزے نے حیرت سے اس کا منہ دیکھا تھا.

کیوں کہ میں اس سے روز مل جو لیتا ہوں ..

اب کی بار کیا گیا حملہ کافی حد تک کامیاب تھا، یہ بات شانزے کا منہ بتانے کے لئے کافی تھا ..

یوسف نے کنکھیوں سے اس کو دیکھا تھا، اور پھر من ہی من مسکراتا چلتا گیا..

.....

یوسف اور شانزے اب پرسوں کی تیاری میں مصروف تھے..

یوسف اسے ایک ایک چیز بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا.. شانزے یاد رکھنا دو راؤنڈ ہوں گئے .

پہلا- سٹارٹ فرام لاسٹ، یعنی شعر ختم ہونے پر جو آخری لفظ آے گا اس سے شعر شروع کرنا ہو گا .

جیسے بچپن میں تم نے کبھی گانوں والا کھیل کھلا ہو گا ویسا .

ایگزیکٹیلی میں ابھی کہہ نہیں سکتا کہ یہ بزر راؤنڈ ہو گا یا پھر ٹائم بانڈ .

لیکن ہاں ! ! تمہیں مکسیمم پائنٹ یہاں سے گین کرنے ہیں،

کیونکہ نیکسٹ راؤنڈ میں ویزول ہو گا، مے بی کوئی کلپ ہو... کوئی سچویشن... یا پھر کوئی چیز ہو ..

اور اس سے ریلٹڈ شعر ہو گا جو تمہیں اون داسپاٹ بتانا ہو گا .

لیکن اگر میرا اندازہ سہی ہے تو اس بار اس میں کچھ نیا ہونے کے چانس کافی ہیں،

لیکن کیا یہ مجھے ٹھیک سے اندازہ نہیں ہے ..

یوسف نے اپنی بات ختم کی تو شانزے کو دیکھ کر حیران رہ گیا،

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی.. کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو..؟؟

تمہیں کیسے پتا یہ سب ہو گا..؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی .

اس کو لگا وہ ضرور جانتا ہے سب. یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی نے اس کو کوئی فیوور دی ہو،

آخر وہ میم کلثوم کا بھتیجا تھا، لیکن میم پے یا سر پہ شک کرنا تو وہ کبھی سوچ بھی نہں سکتی تھی .

اسے یاد تھا شروع میں جب شانزے اور یوسف کی لڑائیاں ہوتیں تھیں تو انہوں نے کبھی یوسف کو سپورٹ نہیں کیا...

اسٹاپ... پلیز اپنی سوچ کے گھوڑے کو لگام دو.. کچھ غلط مت سوچنا... یہ میرا اندازہ ہے .

میں، میم اور سر کو بہت اچھے سے جانتا ہوں بس اس کے بی ہاف پے میں نے یہ اندازہ

لگایا ہے،

اور ویسے بھی میں ہر سال اس کمپیٹیشن میں شامل ہوتا رہا ہوں اور جیتا بھی رہا ہوں..

سمجھیں ...

یوسف نے اس کو اتنے اطمینان سے سمجھایا تھا. کچھ پل کے لئے تو شانزے کو لگا کہ وہ

اس کا دماغ پڑھ رہا ہے ..

اور ایسا ہے تو یہ تو بہت خطرناک ہے. اس لئے شانزے نے بات بدلی تھی.

مجھے لگتا ہے میں ہار جاؤں گی؟؟ شانزے نے اپنے دل کی بات کہی تھی اس کی آنکھوں

میں خوف تھا

اور یوسف کو لگا یہ خوف اس کی جان لے گا..

ٹاپ ٹین ٹیمز ہیں.. سب ایک سے بڑھ کے ایک، پہلے میری وجہ سے پوزیسشن خراب

ہوئی ہے ..

شانزے نے اب بک میں دیکھنے لگی تھی.. یوسف نے اس کا منہ اوپر کیا تھا.

شانزے ایک بات یاد رکھنا لوگ ان کو یاد رکھتے ہیں جو جیت جاتے ہیں. ہارنے والوں کو

دنیا کبھی یاد نہیں کرتی،

یہ معنیٰ نہیں رکھتا کہ جیتنے کے لئے آپ کو کتنی بار ہارنا پڑا ہے. کتنی مشکلیں راستے میں آئی ہیں.

معنیٰ یہ رکھتا ہے کے آپ نے کوشش کتنی بار کی..

جب تم جیت جاؤ گی تو کسی کو یاد بھی نہیں رہی گا کے پوزیشن خراب ہوئی تھی یا نہیں..

یوسف نے سمجھایا تھا..

تم جیت جاؤ گی سے کیا مطلب ہے..؟؟ شانزے نے اس کے الفاظ دھوراے تھے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آ..میرا مطلب تھا کہ...اگلا راؤنڈ تم کھیل رہی ہوں نہ اس لئے کہ دیا..یوسف نے دنیا کا سب سے آسان بہانہ بنایا تھا.

جو بھی ہے..پر اگر جیتیں گے تو ہم..شانزے اس کو ناراضگی سے دیکھا تھا.

اچھا اب تیاری کرو..ابھی بہت تیاری کرنی ہے..یوسف نے اس کی نوٹ بک میں کچھ لکھنا سٹارٹ کیا تھا..

شانزے بہت غور سے دیکھ رہی تھی..اس کی رائٹنگ بہت خوبصورت تھی. کوئی کام

ایسا ہے جو اس کا اچھا نہیں ہے،

اس نے دل میں سوچا تھا.

forget your fears,

stay focused

look forward, belive in your self,

and just do it..

then you must be win...

yousf

تمہیں جب بھی لگے کہ تم ڈر رہی ہو... تو اس کو پڑھ لینا میرا خیال ہے تمہیں ڈر نہیں لگے گا .

یوسف نے نوٹ بک واپس کی تھی..

شانزے نے بہت محبت سے اس کے نام پے ہاتھ پھیرا تھا..اور وہ جانتی تھی کہ یوسف

نے دیکھالیاہوگا .

اپنی غلطی کااحساس اسے ہوا تھااس لئے فورن بات بنا کر بولی تھی..یہ کیااپنانام کیوں لکھا..؟؟

اس لئے کے یہ یوسف دی گریٹ نے کہاہے..اس نے پین شانزے کے سر پے ہلکامارا تھا...

اوہ-تواب لوگ آپ کے اقوال زریں بھی پڑھیں گئے..شانزے نے داد دی تھی..

نہیں یہ دنیا محروم رہ جائے گی،کیوں کہ یہ صرف تمہارے لئے ہے ..

یوسف کی آنکھوں میں محبت کے جگنو چمکے تھے ..

شانزے کچھ دیر دیکھتی رہی تھی.لیکن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنااب اس کے بس کی بات نہیں رہی تھی..

اس لئے اس نے دوبارہ نوٹ بک میں دیکھا تھا،یوسف کو اس شرمانا بہت اچھا لگتا تھا .

اس نے نہیں سوچا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ شانزے جس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سامنے والے کو لتاڑ دینے کی عادت اسے پسند آئی تھی وہ ایسے اس سے نظرین

چرا بھی سکتی ہے..

کتنے پل آے اور اکر خاموشی سے گزر گئے،دونوں کے پاسس شاید الفاظ نہیں تھے .

اس لئے ان کا اقرار ہمیشہ خاموشی میں ہی ہوتا تھا بغیر لفظوں کے یا شاید لفظوں کی ضرورت انھیں تھی نہیں..

اور بھی جانے کتنے پل گزتے لیکن تبھی وہاں محسن سمیت شانزے کا پورا گروپ آگیا تھا..

کیا ہوا بھئی کہاں گم ہو دونوں مہک نے دور سے ہی بولا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں نہیں بس پرسوں کے بارے میں ہی سوچ رہے ہیں..جواب یوسف نے دیا تھا کیونکہ شانزے گڑبڑا گئی تھی...

شاباش سوچو سوچو..ذارا نے دونوں کو اپریشیٹ کیا تھا.

تم سب لوگ کہاں؟؟؟یوسف نے سب کو ساتھ دیکھ کر پوچھا تھا.

کہاں سے کیا مطلب ہے میرے بھائی،پڑھنے لکھنے والے لوگ ہیں کلاس لے کر آے ہیں..سونے نہیں آتے

محسن نے سیدھا سیدھا حملہ کیا تھا.

اگر آپ شرمندہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں. تو آپ کو جان کر دکھ ہو گا،

کہ آپ کے ان جملے بازیوں سے مجھے کوئی فرق نہں پڑتا.. شانزے نے ہنس کے جواب دیا تھا..

محسن اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا اور باقی سب اس کا مذاق اڑنے لگے تھے..

شور کی آواز سن کر لائبریرین وہاں آ گئیں تھیں اور انہوں نے سب کو باہر جانے کا کہہ دیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو ایسا کرتے ہیں کیفے چلتے ہیں.. صبا نے مشورہ دیا تھا..

ہاں.. ہاں.. ٹھیک ہے.. کچھ کھا بھی لیں گئے، مہک نے فورن بولا تھا..

تم نے صبح فرائز اور سموسہ کھایا ہے.. صبا سچ میں حیران ہوئی تھی.

ہاں تو.. وہ صبح کی بات تھی اب مجھے پھر سے بھوک لگ گئی ہے ..

پھر فرائز تو مجھے شانزے کی وجہ سے کھانے پڑے تھے کیوں کہ وہ سو جو گئی تھی ..

اور ویسے کلاس لے کر میری انرجی کافی ویسٹ ہوئی ہے. مہک نے بڑا تسلی بخش جواب دیا تھا .

صبا سمیت سب اس کی بات پھر سے ہنسنے لگے تھے..

شانزے یوسف... تم لوگ چل رہے ہو ..

نہیں... اصل میں ابھی کافی تیاری رہتی ہے..اور وقت بھی کم ہے شانزے نے انکار کیا تو وہ سب لوگ چلے گئے تھے..

تمہیں جانا چاہیے تھا. کچھ کھالو جا کر..یوسف کو فکر ہوئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے.. شانزے نے اسے اطمینان دلانے کی کوشش کی تھی.

پکا...؟؟؟یوسف نے بچوں کی طرح پوچھا تھا..

پکا.. شانزے نے مسکرا کے جواب دیا تھا اور وہ دونو پھر سے تیاری کرنے لگے تھے ..

.....

لنچ کے بعد، جیسے کہ عثمان نے کہا تھا میٹنگ شروع کر دی گئی تھی.

عثمان بڑی مہارت سے سب کو ساری چیزیں سمجھا رہا تھا، سب کو ان کے کاموں کی ڈیٹیل دے رہا تھا.

اور کون اسے کیسے رپورٹ کرے گا یہ بھی اس نے بتا دیا تھا .

اریزے کو حیرت ہوئی اس نے اتنی پریشانی میں بھی سب بہت اچھے سے پلان کیا تھا .

وہ سچ میں اچھا بزنس مین ہے. اریزے نے دل میں داد دی تھی .

تقریباً سب ہی چیزوں پے بات ہو چکی تھی آنے والی میٹنگز سے لے کر کمپنی کی نیا پالیسی تک پے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے ایگزیشن کے بارے میں کیا سوچا... عمیر نے پوچھا تو سب کی توجہ اس طرف آئی تھی.

میں چاہتا ہوں کے یہ ایگزیشن ہمارے حق میں کامیاب ثابت ہو، کیونکہ اس سے کمپنی کو بہت فائدہ ہونے والا ہے.

لیکن میں اس ٹرپ کے لئے نہیں جا سکتا آپ سب جانتے ہیں میرے پاپا کی طبیعت کہ بارے میں ..

اس لئے میں چاہتا ہوں کے یہ ٹریپ عمیر اور عظیم کریں.. عثمان نے دونوں کو میٹنگ میں کہا تھا.

اریزے سمیت باقی سب لوگ بھی حیران رہ گئے تھے، کیوں عثمان کے اس فیصلے کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا.

سر آپ کی بات ٹھیک ہے.. معذرت کے ساتھ لیکن یوسف صاحب ہیں، وہ بھی تو حسین صاحب کے ساتھ روک سکتے ہیں .

جمیل صاحب جو کمپنی ایڈووکیٹ اور اڈوایز کی حثیت رکھتے تھے چپ نہ رہ سکے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جمیل صاحب لیکن یوسف پہلے سے اسکولرشپ کے کمپیٹیشن میں مصروف ہے اور میں اسے فلحال اس ذمداری میں نہیں الجھا سکتا..

لیکن عثمان اسے کیا ضرورت ہے... جمیل صاحب کو بیچ میں سمجھ نہیں آیا تھا،

جمیل صاحب بات ضرورت کی نہیں ہے.. یوسف کے ساتھ ایک اور سٹوڈنٹ بھی ہیں، وہ ایز ٹیم پر فارم کرنے والے ہیں.

اور میں نہیں چاہتا کے کسی کا نقصان ہو میری وجہ سے..

لیکن عثمان کمپنی کا نقصان... جمیل صاحب کی بات بیچ میں رہ گئی تھی.. عمیر نے انھیں اشارہ کیا تھا.

جمیل صاحب میرا خیال عثمان نے فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا ہوگا. میں اس سے بچپن سے جانتا ہوں، فیملی اس کے لئے ہمیشہ پہلے رہی ہے. آپ فکر نہ کریں اس نے ضرور کچھ سوچ کر کہا ہے. عمیر نے جمیل صاحب کو تسلی دی .

سر یہ میرے لئے باعث فخر بات ہے لیکن میں آپ کی جگہ کیسے جا سکتا ہوں ..

ویسے بھی آپ نے اس کے لئے کافی محنت کی ہے.. تو پھر جانا بھی آپ کو چاہیے. عظیم نے عثمان کو سمجھانا چاہ تھا .

میرا خیال ہے عظیم یہ ایک اچھا موقع ہے تمہارے پاس اپنی قابلیت منوانے کا، عثمان کچھ دیر خاموش ہو کر بولے تھے ..

اور باقی سب خاموش ہو گے تھے، کیوں سب جانتے تھے کے کسی کی بھی کنوینسنگ پاور عثمان سے زیادہ نہ تھی .

.....

شانزے کافی دیر سے ایک ہی ڈارکیشن میں دیکھ رہی تھی. ایک دو بار یوسف نے نظر انداز کیا تھا. لیکن جب رہا نہ گیا تو پوچھ لیا. کیا ہوا؟؟ کیا سوچ رہی ہوں..؟؟

پتا نہں مجھے کیا ہو رہا ہے، شانزے کے چہرے پی پریشانی تھی..

تم بہت زیادہ سوچ رہی ہو تم صرف اپنے بارے میں سوچو بھول جاؤ باقی سب کو. شانزے اپنے آپ پر یقین رکھو.

یوسف نے کمال تحمل کا مظاہرہ کیا تھا.

اسے پہلی بار احساس ہوا تھا کے شانزے اس پے ڈیپنڈ کر رہی ہے. جو غلط ہے اسے نہیں پتا تھا کہ ایسا کب ہوا. ہاں لیکن دکھ ہوا تھا. اس کی اپنی ایک پہچان تھی، ایسے تو وہ اسے کھو دے گی. شانزے کا اس کے بغیر یہ روند جیتنا بہت ضروری تھا ورنہ وہ ہمیشہ اسی احساس میں دب جائے گی ..

ہاں بھی... تم لوگوں نے کیا پلان کیا پھر..؟؟

سپورٹس راؤنڈ میں کون جا رہا ہے.. صبا نے پوچھا تھا .

لازمی بات ہے.. یوسف اور کون.. شانزے تو پہلے ہی اگلے راؤنڈ میں کھیلے گی تو پھر

یوسف بچانہ...؟؟؟

مہک نے آرام سے جواب دیا تھا..(لیکن یوسف اور محسن نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا.یوسف نے نظریں جھکالیں تھی. جس کا مطلب صاف تھا کہ ابھی تک اس نے شانزے سے کوئی بات نہیں کی تھی..)

- OMG مہک یو آر گو جینیس..صبا نے بیوقوف ہونے کا ٹھیک ٹھک مظاہرہ کیا تھا .

چلو بھئی میرا خیال ہے گھر چلنا چاہیے کافی وقت ہو گیا ہے..زارا کھڑی ہوئی تو مہک بھی کھڑی ہو گئی تھی.

شانزے اور صبا نے بھی ایک ساتھ گھڑی دیکھی جو اس وقت ٦ بجا رہی تھی، موسم سرما کی آمد تھی کچھ دیر میں ہی مغرب ہو جاتی اور پھر اندھیرا ابھی،

اف-وقت پتا ہی نہیں چلا آج تو..شانزے کچھ پریشان ہوئی تھی.

ہاں یہ تو ہے. چلو نکلتے ہیں، صبا نے آخر کار بول ہی دیا تھا.

سب باتیں کرتے اپنے اپنے راستے کی طرف بڑھ گئے تھے .

شانزے...ایک منٹ روکو..یوسف نے آواز دی تھی ..

ہاں..شانزے پلٹی تھی..جب کہ صبا باقی سب کے ساتھ اگے بڑھ گئی تھی وہ جانتی ہے اب یوسف کیا کہنے والا ہے.

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں..یوسف نے پارکنگ کا رخ کیا تھا.

نہیں یوسف..میں چلی جاؤں گی..روز روز ایسے اچھا نہیں لگتا کہ تم پریشان ہو.

شانزے کچھ شرمندہ سے ہوئی تھی.

اوہ-آئی سی...ہو گیا تمہارا؟؟اب چلیں..ویسے بھی میں نے پوچھا نہیں ہے تم سے...

یوسف اس کی طرف بڑھا تھا.

اوکے چلو..شانزے جانتی تھی کہ اب وہ کیا کرنے والا ہی تبھی جلدی سے بولی تھی.

یوسف کو ہنسی آئی تھی کیوں کے اس نے بھی یہی کرنا تھا..

.....

ایک بات یاد رکھنا کے جو بھی شعر تم بولو اس کو تم اون کرو ایسا نہ ہو کے بس بول رہی ہو اس کی گہری تمہاری سمجھ سے باہر ہو. تمہارا لہجہ ہی اس شعار میں میں روح ڈالے گا.

یوسف اسے ابھی بھی پروگرام کے حوالے سے سمجھا رہا تھا. شانزے نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے اس کو اب بھوک لگ رہی تھی لیکن شرمندگی سے وہ یوسف کو بول نہیں پا رہی تھی. اس لئے بیگ میں سے بسکٹ نکلے تھے.

لو..اس نے یوسف کو اوفر کیا تھا.

یوسف نے غور سے اس کے ہاتھ میں پکڑا بسکٹ کا چھوٹا سا پیکٹ دیکھا تھا،

جس میں گنتی کے چار بسکٹ تھے لیکن پھر بھی وہ اسے پوچھ رہی تی .

وہ ہر لمحے اسے ایسے ہی حیران کرتی تھی .

اور پھر ایک بسکٹ اس نے تھنکس کہہ کر لے لیا تھا .

جبکہ شانزے اس کے میوزک سسٹم سے اس کی پلے لسٹ دیکھنے میں مصروف تھی ..

مسکراہٹ یوسف کے چہرے پے بکھری تھی. اس نے پیٹرول پمپ پے گاڑی روکی تھی.

تم ویٹ کرو میں آتا ہوں یوسف نے روانی سے کہا تھا..

پلیز بند مت کرنا مجھے سونگ سنے ہیں، شانزے نے اس کو روکا تھا

اوکے... گاڑی سائیڈ میں لگا کر وہ چلا گیا تھا.

شانزے نے اپنے مرضی کا سونگ سلیکٹ کر کے آرام سے اپنے آپ میں مگن تھی.

جب یوسف گاڑی میں اکر بیٹھا تھا.

اس نے شانزے کی طرف سینڈوچ اور کوفی بڑھائی تھی.. شانزے کچھ شرمندہ ہوئی تھی..

اس کی ضرورت نہیں تھی. شانزے نے پکڑتے ہوے کہا تھا.

جانتا ہوں تمہیں نہیں ہے.. پر مجھے تو ہے نہ بھوک لگ رہی تھی یار یوسف نے جان بوجھ کر کہا تھا. وہ شانزے کو شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا. شانزے اب کوفی کے سپ لے رہی تھی..

بیک گراؤنڈ میں ارجیت کی آواز ابھری تھی .

ہم تیرے بن اب رہ نہیں سکتے

تیرے بنا کیا وجود میرا

تجھسے جدا گر ہو جاینگے

تو خود سے ہی ہو جاینگے جدا.....یوسف نے شانزے کی طرف دیکھا تھا جو سیٹ پے دونوں پاؤں اوپر کر کے بیک سیٹ سے سر ٹیکا کر بیٹھی تھی، مسکراہٹ یوسف کے لبوں پے بکھری تھی...آواز پھر آنے لگی تھی ..

کیونکہ تم ہی ہو ...

اب تم ہی ہو...

زندگی اب تم ہی ہو...

چین بھی، میرا درد بھی....

میری عاشقی اب تم ہی ہو..یوسف نے اپنے جذبات پے قابو رکھنے کے لئے سر جھٹکا تھا ....

.....

شانزے آتے ہی صوفے پے گری تھی، خلاف توقع سب پہلے سے یہاں موجود تھے .

خیر تو ہے سب یہاں؟؟شانزے کو بات کچھ عجیب لگی،

ورنہ اس وقت زیادہ تر سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تھے .

تو پھر ضرور کوئی خاص بات تھی جو سب ہال میں نظر آرہے تھے .

ہاں ابھی تک تو خیر تھی، کیونکہ تم نہیں تھیں، اب آگے کا کہہ نہیں سکتے.. وجی نے اس کے برابر میں بیٹھ کر کہا تھا..

ویسے تم بتاؤ کون سا پہاڑ توڑ کر آئی ہو.. وجی نے اسے اکسایا تھا وہ خود بھرپور چارج تھا..

میرے پہاڑ کی فکر چھوڑیں اپنا بتائیں... لگتا ہے فون والی سے مل کے ارہے ہیں..

شانزے نے حساب برابر کیا تھا..

وجی نے پانی کا گھونٹ بھرا ہی تھا جو فوارے کی شکل میں باہر آگیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہہ رہی ہے بہن...؟؟ جبکہ تائی جان نے وجی کو گھور کر پوچھا تھا ..

امی آپ بھی کس کی باتوں میں آرہی ہیں ایسے ہی کہتی ہے پاگل.. وجی نے بہلایا تھا..

پاگل...؟؟ شانزے نے آہستہ سے پوچھا تھا..

پلیز نہ میری پیاری بہن نہس ہے.. وجی نے منت کی تھی .

وہ جانتا تھا کہ شانزے اس کے اور اس کی کال والی کے بارے میں جانتی ہے، اس لئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا .

پھر آئس کریم شانزے نے اپنا مطالبہ رکھا تھا..

ڈن..وجی نے ایک منٹ لہے بغیر اس کی بات مان لی تھی..

ارے تم دونوں کیا کھسر پھسر کرنے لگے..؟؟تائی جان سے پوچھے بنا رہا نہیں گیا .

کچھ نہں امی بس یو نہی..وجی نے نہ بتانے میں عافیت جانی تھی.

تو پیچھا چھوڑو بہن کا کیوں دماغ کھا رہے ہو ابھی بیچاری تھکی ہاری آئی ہے ..

تائی جان کی پھول برساتی باتوں نے سب کو حیران کیا تھا..

یہ سورج کہاں سے نکل رہا ہے آج کل..وجی نے شانزے کے قریب ہو کے آہستہ سے پوچھا تھا..

لیکن تائی جان کی باریک نظر سے بچ نہیں پایا تھا تبھی انہوں نے اپنی فلائنگ چپل کا استعمال کیا تھا،

جسے بروقت وجی نے کیچ کیا تھا. کیا امی آپ بھی کمال کرتی ہے یہ کوئی عمر ہے کیچ کیچ کھیلنے کی..

وجی میرا دماغ نہ خراب کرو دیکھ بہت ہو گیا..تائی نے دوسری چپل کی طرف اشارہ کیا

تھا .

وجی بھائی جائیں نہ اب..تائی جان زیادہ جذباتی ہوتی اس سے پہلے ہی شانزے نے وجی کو آئس کریم یاد دلائی تھی..

اچھا بھی..وجی باہر کی طرف بڑھے تھے..

جبکہ اریزے نے اسے چاے کا کپ پکڑایا تھا ..

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟؟شانزے نے اس سے پوچھا تھا ..تائی جان اور می جانی کے بڑے پلان بن رہے ہیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں وہ پھوپو آرہی ہیں نہ..اریزے نے گویا دھماکہ کیا تھا..

ہیں کیوں..؟؟شانزے جذبات میں بول گئی تھی..لیکن سب کے دیکھنے پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا.

میرا مطلب ہے کب..شانزے نے بات کو کوور کرنے کے لئے پوچھا تھا ..

پرسوں..شام تک آجائیں گی..اپنے ایک عدد بیٹے کے ساتھ عنیقہ نے تفصیل بتائی تھی.

تبھی عنیقہ کا فون بجا تھا.. سکرین پے یوسف کا نام چمک رہا تھا اور ساتھ میں عنیقہ کا چہرہ بھی..

وہ معذرت کرتی ان کے بیچ سے اٹھ گئی تھی.. جو شاید تائی جان کے علاوہ کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا،

جبھی وہ فورن اس کے پیچھے گیں تھیں ..

چلو بھی میرا خیال ہے اب کھانا کھاتے ہیں، حسان کہتے اٹھ گئے تھے اور محفل برخواست ہو گئی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

کیا ہوا تھا کیا کہہ رہا تھا.. تائی جان نے عنیقہ کو فون بند کرتے دیکھ پوچھا تھا..

کچھ نہیں امی کچھ خاص نہیں... عنیقہ نے منہ بنا کر بولا تھا..

ارے کیا مطلب ہے تمہارا آدھا گھنٹہ بات کی ہے تم نے.. تائی جان حیران تھیں.

اوہ- کہہ تو رہی ہوں کچھ نہیں اب آپ سے جھوٹ بولوں گی کیا... ؟؟عنیقہ کچھ چیڑی ہوئی تھی.

ارے میری بچی کیوں منہ بنا رہی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو بہت خوش تھی..تائی جان نے پیار کیا تھا.

امی وہ بات تو مجھ سے کر رہا تھا، لیکن صرف شانزے کے بارے میں..عنیقہ غصہ ہوئی تھی..

ارے تو کیا ہوا ایک ساتھ پڑھتے ہیں اور پھر شانزے کی وجہ سے ہی تو یوسف سے مل پائیں ہیں..انہوں نے سمجھایا تھا .

وہ تو ٹھیک ہے..پر مجھے اچھا نہیں لگتا جب وہ شانزے کے بارے میں بات کرتا ہے..عنیقہ بھی زد کی پکی تھی.

تم فکر نہ کرو ایک بار تم دونوں ایک دوسرے کو سمجھ لو تو پھر سارے مسلے حل ہو جائیں گئے..انہوں نے نیا راستہ دیا.

ہاں میں نے بولا ہے اسے ملنے کا میں چاہتی ہوں جلد از جلد ہمارا ملنا شروع ہو صرف یہی طریقہ ہیں اس کو شانزے سے دور کرنے کا..عنیقہ نے سوچتے کہا تھا..

پھر کیا کہا اس نے..؟؟تائی جان نے تجسوس سے پوچھا تھا

حامی تو بھر لی ہے.. کہتا ہے جلدی بتاے گا کہ کہاں اور کب ملنا ہے ..

چل اب تو خوش ہو جا تو نے جیسا سوچا اس نے ویسے کیا ..

ہاں...!!! یہ تو ہے مجھے تو یقین نہیں آرہا کے وہ اتنے آرام سے ہاتھ آ گیا شکل سے بڑا مغرور لگتا ہے ..

عنیقہ نے حیرت کا اظہار کیا تھا..

ارے میری بچی کیا کسی سے کم ہے کوئی ایک بار دیکھ لے تو دوبارہ ضرور پلٹتا ہے ..

اور پھر وہ شانزے اس کا مقابلہ ہی کیا ہے.. سانولی رنگت، تائی جان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تھا.

چل شاباش اب آجا کھانا کھاتے ہیں.. وہ عنیقہ کو ساتھ لے کر ہال میں گیں تھیں..

.....

اسلام و علیکم، شانزے حسین سے ملنے آئی تھی .

و علیکم اسلام، حسین سمیت سب نے ہی کافی خوش دلی سے جواب دیا تھا.

کیسے ہیں آپ اب انکل، شانزے نے بہت محبت سے حسین سے پوچھا تھا .

اور جا کے جوس اور بسکٹ ٹیبل پے رکھے تھے.

وہ روز حسین کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لاتی تھی..

میں ٹھیک ہوں..اور اپنی بیٹی کے آنے سے تو اور بھی ٹھیک ہو گیا ہوں .

وہ خوشی سے بولے تو شانزے بھی مسکرائی تھی.

لیکن بیٹا اس کی کیا ضرورت ہے..آپ آجاتیں ہیں میں تو اس کے لئے ہی شکر گزر ہوں ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے جوس گلاس میں نکل رہی تھی جب انہوں نے بہت پیار سے کہا تھا .

ارے واہ انکل..اتنے پیار سے بیٹی کہا اور پھر پریا بھی کر دیا، شانزے نے گلاس ان کی طرف بڑھایا تھا .

اس کے انداز نے انھیں کچھ دیر کے لئے سن کر دیا تھا بلکل وہی انداز حسین نے ذرے لیب کہا تھا،

لیکن شاہینہ نے پھر بھی سمجھ لیا تھا اس لئے ان کے ہاتھ پے ہاتھ رکھا ہے ..

ویسے یہ تم لوگوں کو اچھا بہانہ مل گیا ہے روز روز دیر سے جانے کا.. نہیں؟؟ عثمان نے اس کے پاس بیٹھے کہا تھا .

نہیں بھائی کوئی فرق نہیں پڑتا.. کمپیٹیشن والے سٹوڈنٹس کو لیور تج ہے ..

شانزے چھوٹے بچوں کے سے انداز میں بولا تو سب ہی ہنس پڑے تھے،

وہ تو ایسے کہو نا، فلل ٹائم چیٹنگ.. عثمان نے اسے دوبارہ چیڑانے کی کوشش کی تھی..

عثمان بری بات ہے بہن کو ایسے نہیں ستاتے.. شاہینہ نے اسے ٹوکا تھا..

نہیں آنٹی.. کوئی بات نہیں.. "وہ ستا سکتے ہیں بھائی ہیں نا .." شانزے نے روانی سے بولا تھا.

حسین نے ایک بار پھر شانزے کو دیکھا تھا.. انھیں پھر زینب یاد آئی تھی ..

شاہینہ بھی ٹھٹکی تھیں.. کیوں جب بھی حسین زینی کو بہت ستاتے تو وہ رونے لگتی،

اور شاہینہ مانا کرتی تو وہ ایسے ہی کہتی تھی "بھائی ہیں میرے ستا سکتے ہیں"

ارے واہ- دیکھا ماما ایک بہن تو ہونی چاہیئے نا.. وہ بھی چوٹی.. عثمان نے ماں کو پکارا تھا وہ جانتے تھے کہ اس کے ماں باپ کہیں اور ہی ہیں.. سب پھر مسکرانے لگے تھے.

اچھا اب میں چلتی ہوں کل پھر آؤں گی.. شانزے نے حسین کو کہا تھا انہوں نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا تھا.

چاہتے تو وہ بھی یہی تھے کے وہ روز اسے دیکھیں نا جانے کیوں ان کا دل ابھی کہتا تھا کہ شانزے ہی زینی کی بیٹی ہے..

ضرور- تم کیسے جاؤ گی یوسف تمہیں لے جائے گا ساتھ.. حسین نے بولا تھا، کہاں ہیں موصوف.

پتا نہیں پاپا.. کافی دیر پہلے بات ہوئی تھی تو کہ رہا تھا آرہا ہے.. تبھی یوسف اور محسن اندر آے تھے...

لو جی.. شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر.. عثمان شانزے عقریب ہو کر کہا تھا تو ہنس پڑی تھی..

بس بس زیادہ پارٹی بدلنے کی ضرورت نہیں ہے.. یوسف نے اندر آتے عثمان کو ناراضگی سے کہا تھا.

چلو جاؤ شانزے کو لے کر.. حسین نے اتے ہی حکم صادر کیا تھا.

پاپا ابھی تو میں آیا ہوں..یوسف نے منہ بنایا تھا.

تو؟؟ کس نے کہا تھا دیر سے آؤ...ماما نے اسکے کان کھینچے تھے.

اوہ ماما کیا ہو گیا ہے لے جاؤں گا نا ابھی..یہاں تو سب ہی بدل گئے ہیں..یوسف نے کان سہلایا تھا..

اچھا اچھا ٹھیک ہے ایکٹنگ کم کرو عثمان نے بھی جملہ پاس کیا تھا .

ہاں ہاں بول لیں... معصوم بچا جو ہاتھ آ گیا ہے..اس نے منہ بنایا تھا.

چلو شاباش اٹھو فورن..میں دیکھ رہا ہوں تمہاری توجہ کم ہو گئی ہے کمپیٹیشن سے عثمان نے کہا تھا.

یوسف کو گلٹی فیل ہوا تھا کہ تو وہ ٹھیک رہا تھا،اب وہ اسے کیا بتاتا..

اچھا نا ٹھیک ہے...یوسف اس سے زیادہ کچھ نہں کہ سکا..

وہ اٹھ گئے تھے،وہ تینوں باہر نکلے تھے ..

اوہ-میں اپنی نوٹ بک اوپر بھول آئی..شانزے نے پارکنگ سے تھوڑا پہلے بولا تھا.

رو کو میں لاتا ہوں..یوسف نے کہا تھا.

نہیں میں لے آتی ہو تم لوگ جب تک گاڑی نکال لو، شانزے نے کہا تو یوسف نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی..

یوسف یہ ٹھیک نہیں ہے.. محسن جو کافی دیر سے خاموش تھا شانزے کے جاتے ہی بولا تھا..

کیا ٹھیک نہیں ہے؟یوسف نے حیرت سے دیکھا تھا.

تو نے ابھی تک شانزے کو اور عثمان بھی کو نہیں بٹیا کے اب تو کمپہ یٹیشن میں نہیں ہے..

کل شانزے کو پتا چل جائے گا جب اسٹیج اسکے نیو پارٹنر کا نام لیا جائے گا.تب...تب کیا کرو گئے..

کتنے دن سے تو کوشش کر رہا ہوں بتانے کی پر..یوسف نے بات ادھوری چھوڑی تھی..

پر کیا..؟؟تو جانتا ہے اسے وہ جذباتی ہے اگر لاسٹ منٹ پے اس نے کچھ الٹا کر دیا تو؟؟

تجھے سوچنا چاہیے تھا.. فیصلہ لینے سے شانزے کو پوچھنا چاہیئے تھا، لیکن نہیں تو نے اکیلے فیصلہ لے لیا.

تو اس اس کمپہ میٹیشن میں نہیں ہے اب تک اس کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا ..

سوچ اگر اسے کہیں سے پتا.... محسن جو جذبات میں اکر بولے جا رہا تھا ایک دم خاموش ہو گیا تھا .

یوسف نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا اور کچھ لمحوں کے لئے اسے لگا تھا اس کے پیروں سے زمین نکل گئی ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے اسکے بلکل پیچھے کھڑی تھی.. اور اسکا چہرہ صاف بتا رہا تھا کے وہ سب سن چکی ہے..

تم نے ایسا کیوں کیا یوسف..؟؟ کیونکہ تم پریشان ہو انکل کے لئے؟؟ اس لئے تم شامل نہی ہو رہے..

لیکن اب وہ ٹھیک ہیں پہلے سے... شانزے اس کے بلکل سامنے کھڑی ہوئی تھی..

یوسف خاموشی سے اسے سن رہا تھا،

تم ہمیشہ سے اس میں شامل ہوتے رہے ہو..تو اب کیسے تم نام واپس لے سکتے ہو ..

شانزے کو غصہ آیا تھا یوسف کے جواب نا دینے پے..

ٹھیک ہے میں خود میم سے بات کروں گی..شانزے پلٹی تھی جب یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا..

نہیں..اس کی ضرورت نہیں ہے..اس کی آواز میں سختی تھی..

لیکن کیوں یوسف..؟؟شانزے تقریباً چیخی تھی..

اپنے کام سے کام رکھو یہی اچھا ہے.یہ ایک اچھا تمہارے لئے چانس ہے تو پلیز،اسے اویل کرو ..

بجاے اس کے،کہ اپنا ٹائم تم مجھ پے یا میرے لئے سوچ کر ویسٹ کرو ..

یوسف نے ساری محبت،سارا پیار سائیڈ میں رکھ دیا تھا.

ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو مجھے بھی اس میں شامل نہیں ہونا،

شانزے اس کا بدلہ لہجہ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی،لیکن پھر اس نے فیصلہ کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگایا تھا ..

تمہیں نا صرف شامل ہونا ہے..بلکے جیتنا بھی ہے سمجھیں..یوسف اب غصے میں تھا.

پلیز یوسف ایسا مت کہو..ہم نے ساتھ میں ٹیم بنائی تھی..اور ہم ساتھ ہی اسے جیتیں گئے ..

شانزے کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا..اس نے پہلی بار یوسف کا ہاتھ پکڑا تھا..

یوسف کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی ..

کہانا اپنے کام سے کام رکھو،اس نے شانزے کا ہاتھ جھٹک دیا تھا ..

میں گاڑی لاتا ہوں..یوسف کہتا چلا گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن شانزے بھی روکی نہیں تھی ..

شانزے پلیز رو کو محسن نے آواز دی تھی..لیکن اس نے نظر انداز کر دی تھی..

.....

کیا ہوا سب خیریت ہے؟؟صبا نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی تھی،اسے

شانزے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی .

اس کا چہرہ اور آنکھیں لال ہو رہی تھیں...جب سر کی نسیں اتنی تنی تھیں کے آسانی

سے پتا چل رہیں تھیں..

کچھ ٹھیک نہیں ہے.. شانزے کی آنکھوں میں پھر پانی بھرنے لگا تھا .

کیا ہوا ہے کچھ بولو تو.. صبا اب سچ میں پریشان تھی.

اس نے اپنا نام کمپیٹیشن سے واپس لے لیا ہے بغیر مجھے بتائے، بغیر مجھ سے پوچھے..

شانزے نے دکھ سے کہا تھا.

لیکن کیوں؟؟ صبا حیران ہوئی تھی..

اس کے پاپا کی بیماری وجہ سے ..

اوہ - صبا نے ٹھنڈی آہ بھری تھی، جیسے وہ یوسف سے متفق ہو ..

لیکن وہ اب ٹھیک ہیں تو آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے..؟؟

وہ کہتا ہے، مجھے اکیلے شامل ہونا ہو گا اب وہ ایسے کیسے بول سکتا ہے شانزے زیادہ جذباتی ہو رہی تھی .

شانزے اس کی بات بھی ٹھیک ہے، تم اس کی جگہ پے خود کو رکھ کے سوچو ..

نہیں، میں اکیلے نہیں کر سکتی اس کے بغیر... میں اپنا نام واپس لے لوں گی، شانزے نے کہا تھا..

وہاٹ..؟؟؟ شانزے یہ تم کیا کہہ رہی...؟؟ صبا حیران ہوئی تھی...

نہیں یوسف کے بغیر نہیں..اس نے مجھ سے زیادہ محنت کی ہے اس کمپیٹیشن کے لیے ...

میں اکیلے نہیں کر سکتی..وہ نہیں آیا تو کوئی مطلب نہیں رہ جاتا نہ ٹیم کا.

تو بغیر یوسف کے کیسی ٹیم...؟؟ میں کیا کروں گی اکیلی وہاں..؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نہیں جانتی ہو، اگر وہ نہ ہوتا تو میں کوئز میں کبھی کلیر نہ ہو پاتی..اس نے ہر چیز کو پلان کر رکھا تھا..

اس نے اپنا ۱۰۰ پرسینٹ دیا ہے..پھر میں کیسے اس کی محنت کو نظر انداز ہونے دوں...

تم نہیں جانتی بارش میں بھیگنے سے اس کی طبیعت کتنی خراب تھی،

لیکن پھر بھی ایک لفظ بولے بغیر اس نے پرفارم کیا..

مجھ نہیں شامل ہونا اس کمپیٹیشن میں... شانزے کا لہجہ اٹل تھا..

شانزے تم بھول رہی ہو تم نے کہا تھا یہ تمہارے لیے بہت امپورٹنٹ ہے ..

تو پھر تم کیسے گیواپ کر سکتی ہو.. صبا نے اس سے یاد دلایا تھا.

ہاں کہا تھا... مجھے سب یاد ہے... لیکن وہ تب کی بات تھی، لیکن اب.. شانزے بولتے بولتے رو کی تھی..

اب وہ کیسے صبا کو کہے وہ جیتنا چاہتی ہے لیکن یوسف کے ساتھ...

وہ شامل ہونا چاہتی ہے، پر یوسف کے بغیر نہیں...

لیکن اب کیا شانزے...؟؟؟ یوسف کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا..

)یوسف اور محسن اس سے پہلے یونیورسٹی پہنچ چکے تھے اور سب جگہ ڈھونڈ کر اب اس طرف آے تھے،

جہاں انہوں نے شانزے اور صبا کو الجھتے ہوے دیکھا تھا، اس لئے وہ اس طرف چلے آے تھے

اور غیر ارادی طور پے ان کی باتیں بھی سن لی تھیں(

بولو شانزے...اب کیا...؟؟یوسف کی آواز میں سنجیدہ گی تھی.شانزے کی نظریں جھک گیں تھیں..

یوسف کا دل چاہا وہ جا کر ایک تھپڑ لگاے شانزے کو ...

اور شانزے کی طرف وہ جس انداز سے بڑھا تھا،لگا بھی یہ تھا ...

یوسف یار.. محسن نے آواز دی تھی وہ گھبرا گیا تھا..جبکہ صبا اس کے تیور دیکھ ایک قدم اچھے ہٹی تھی.

وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے...شانزے کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا وہ نہیں چاہتی تھی رونا...

پر یہ دل بھی نہ کیسا مجبور کر دیتا ہے...یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑا تھا...وہ اس کو اپنے ساتھ لے لائبریری کی طرف لے جا رہا تھا..اور وہ کسی ربورٹ کر طرح اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی...

یوسف سنو...صبا نے روکنا چاہ تھا یوسف کے تیور کافی بگڑے تھے ...

صبامت روکو،انھیں ضرورت ہے بات کرنے کی..لیکن محسن نے اس کو روک دیا

تھا...

لیکن...دونوں لڑپڑے تو..تم جانتے ہو دونوں ہی آخیر لیول کے بدتمیز ہیں،

لہٰذ بھی نہیں کرنا کسی کا..صبا نے خدشہ ظاہر کیا تھا ...

لیکن یہ مت بھولو کے وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں..وہ کبی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گئے...

محسن نے بہت آسان لفظوں میں بات کی تھی..

بڑے بڑے عاشق دیکھے...یہ کون سا عشق ہے..جب دیکھو لڑتے رہتے ہیں..ایسا تو نہ دیکھا نہ سنا،صبا چڑ گئی تھی..

یہ بدتمیز عشق ہے...وہ ایک دوسرے سے لڑتے ہیں وہ بھی ایک دوسرے کے لئے... محسن ہنسا تھا تم کیا سوچنے لگیں،اس نے صبا سے پوچھا تھا جو کہیں خیالوں میں گم تھی..

کچھ نہیں بس یہی سوچ رہی ہوں..ان دونوں کو دیکھ کر محبت کا دل کرتا ہو گا اپنا سر پیٹلے،کہ میں کن کو ہو گئی ہوں ..

بس بس ان کی کتاب بعد میں لکھنا... آؤ دیکھتے ہیں اب کیا ہنگامہ کر رہے ہیں ...

محسن نے صبا کو کہا تھا وہ دونوں ان کے پیچھے گے تھے.

.....

کیوں شانزے ایسا کیا ہو گیا تھا کہ تم اس میں شامل نہیں ہونا چاہتیں؟؟

وہ دونوں لائبریری کے پاس بنے لان کی بینچ پے بیٹھے تھے... جب یوسف نے اس سے پوچھا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی آواز کی سنجیدگی نے شانزے کو ساکت کر دیا..

اس کی آواز میں دکھ نمایاں تھا.. وہ جانتی تھی یوسف کبھی نہیں چاہے گا کہ وہ پارٹیسیپیٹ نہ کرے...

وہ تم نہیں ہو تو پھر میں... شانزے کے لفظ ادھورے رہ گئے تھے..

میں نہیں ہوں تو کیا شانزے... زندگی روک نہیں جائے گی ..

تم نے کیسے سوچا لیا یہ سب، اس کے لئے تو اتنی محنت نہیں کی تھی ہم نے...

کہ تم اتنی آسانی سے ہار مان لو..یوسف نے بڑی بے رحمی سے بولا تھا ..

)اس وقت سے وہ کہیں سے بھی وہ یوسف نہیں لگ رہا تھا جو ہر وقت ،ہر بات، کو مذاق سمجھتا ہے...

اس وقت تو وہ اپنے لہجے میں اتنی سختی لئے تھا کہ شانزے اندر سے کافی حد تک ڈر گئی تھی، لیکن وہ یوسف پے ظاہر نہیں کر سکتی تھی. ورنہ یوسف نے اس کی بات کبھی نہیں مانی تھی. شانزے کو اپنی حالت پے رونا آیا تھا کچھ آنسو آنکھوں سے ٹوٹے بھی تھے، یوسف کا دل تڑپ تھا لیکن فلحال وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا،

وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کمزور پڑھ گیا تو پھر عثمان کو قربانی دینی پڑے گی اپنا ٹریپ کینسل کر کے.. جس کے لئے وہ پچھلے کتنے ماہ سے تیاری کر رہا تھا. اور یوسف نہیں چاہتا تھا کہ ایسا ہو عثمان کو اس کی وجہ سے کوئی پریشانی ہو. لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ شانزے اتنی آسانی سے ہار مان لے (..

پلیز شانزے اینف ناؤ... وہاٹس رانگ ویدیو؟؟ یہ لڑکیوں کی طرح رونا دھونا بند کرو پلیز...

بہت اچھا طریقہ ہے اپنی بات منوانے کہ لیکن بہت گھسا پیٹا..یوسف کہا لہجہ ابھی بھی سخت تھا .

لیکن شانزے کو اس کی کوئی بات اثر کہاں کر رہی تھی یہاں تک کہ اس کا لہجہ بھی نہیں،

وہ تو بس اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی،

یوسف..تم بات نہیں سمجھ رہے تمہارے بغیر میں ہار جاؤں گی..شانزے نے ناکام کوشش کی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف کو شدید غصہ آیا تھا،جو وہ نہیں چاہتا تھا وہ ہو گیا تھا،

انجانے میں ہی سہی لیکن شانزے اس پے ڈیپینڈ کرنے لگی تھی .

کتنی دقیانوسی ہو تم شانزے میں نے سوچا بھی نہیں تھا..پلیز جا کے منہ دھو اور اپنا دماغ صاف کرو..

کل کمپیٹیشن ہے اور اس میں تم جا رہی ہو..ڈیٹس فائنل..یوسف کہہ کر روکا نہیں تھا..

سامنے سے آتے صبا محسن حیران رہ گئے تھے،اب دونوں شانزے کو تسلی دینے لگے تھے.

.....

شانزے گھر آگئی تھی اس کی خاموشی سب نے محسوس کی تھی لیکن کسی نے بھی کچھ بولا نہیں تھا .

سب کو لگا تھا وہ کل کی وجہ سے سٹریس میں ہے .

تائی جان اور می جانی آج کل پھوپھو کو لے کر کافی مصروف تھیں..اس لئے انہوں نے بھی کچھ خاص توجہ نہں دی.

اور عنیقہ اس کا تو کیا کہنا..وہ آج کل اپنے فون میں کچھ زیادہ ہو مگن تھی .

اس لئے وجی بھائی اور پاپا اس کا حوصلہ بڑھانے لگے تھے .

ڈونٹ وری..شانزے دیکھنا تم ہی جیتو گی..پاپا نے لاڈ سے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا.

مجھے اپنی بیٹی پے پورا بھروسہ ہے..وہ ہمیشہ ہر میدان میں کامیاب ہو گی..وہ بہت محبت سے بولے رہے تھے.

لیکن شانزے وہ تو اس وقت کہیں اور ہی تھی.. جب بہت دیر بھی شانزے نے کچھ نہیں بولا،

تو انہوں نے شانزے کو پوچھا تھا، کیا ہوا آج میرا فائٹر طیارہ کافی ٹھنڈا ہے... حسان کچھ پریشان ہوے تھے .

کچھ نہیں پاپا بہت تھک گئی ہوں تو سر درد کر رہا ہے.. شانزے نے بہانا بنایا تھا اور وہ کافی حد تک کام کر بھی گیا تھا.

اوہ-اچھا تو پھر میرا بچہ آرام کر لو تھوڑی دیر انہوں شانزے کا سر چوما تھا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی پاپا.. شانزے نے کہا اور کمرے کی طرف چل پڑی.. اریزے کو گڑبڑ کا احساس ہوا تھا، اور اس کا اندازہ اس وقت بلکل سہی ثابت ہوا جب اس نے کھانا کھانے سے بلکے آئس کریم کے لئے بھی یہ کہ کر منا کر دیا تھا،

کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے..

.....

اریزے کمرے میں آئی تھی.. لائیٹ اوف کی وجہ سے کمرے میں گپ اندھرا تھا. اس

لئے اس نے سیوراون کیا تھا.

شانزے کے جسم میں ہلکی سی حرکت ہوئی تھی،وہ سمجھ گئی تھی کہ شانزے جاگ رہی ہے .

وہ اس پاس بیڈ پے اکر بیٹھ گئی تھی..اس نے آہستہ آہستہ شانزے کے سر میں ہاتھ پھیر تھا.شانزے خود پے قابو نہیں رکھ سکی تھی اس لئے رونے لگی..اریزے نے اس کی آنکھوں سے بازو ہٹایا تھا .

کیا ہوا..اسنے شانزے کے چہرے پے ہاتھ پھیر تھا شانزے اٹھ کے اس کے گلے لگ گئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ اریزے کو اپنی اور یوسف کی ہونے والی بات بتا رہی تھی .

میں نہیں شامل ہوں گی اس کے بغیر اس نے بہت کیا ہے،اس کمویتیشن کے لئے شانزے رو رہی تھی .

اریزے اس کو چھپ کرا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اس نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اب کو کیا کرنا ہے ..

وہ دوبارہ کمرے میں آئی تو شانزے سو رہی تھی، شاید رو رو کے تھک گئی تھی .

اریزے نے اپنا فون اٹھایا تھا اور نمبر ملانے لگی ..

.....

معذرت چاہتی ہوں اس وقت فون کرنے کے لئے..اریزے بڑی آہستگی سے کہا تھا.

این؟

اندر آتے یوسف کے پاؤں تھم گئے تھے.اس نے چاروں طرف دیکھا تھا،
اس کی تلاش ماما کی آواز کے ساتھ ختم ہوئی تھی.

شانزے نہیں آج..شاہینہ بیگم نے پوچھا تھا..

آئی تھی.چلی گئی ہے..حسین نے مختصر جواب دیا تھا.یوسف نے چور نظروں سے انھیں دیکھا تھا،

کیوں؟؟ماما نے حیرت سے پوچھا تھا..

کہہ رہی تھی کچھ کام ہے تو اس لئے..حسین نے ابھی بھی جواب مختصر دیا تھا..

اچھا...ماما کا لہجہ بوجھا تھا..

آپ کو کیا ہوا کیوں اداس ہو رہی ہیں.. حسین نے شاہینہ سے بڑے پیار سے پوچھا تھا.

بس..روز دیکھنے کی عادت سی ہو گئی ہے...آج نہیں آئی تو دل اداس ہو رہا ہے..وہ سچ میں اداس تھیں .

اوہ-تو میری وجہ سے چلی گئی یوسف نے دل میں سوچا تھا.

اتنی ناراض ہے کہ ملنا بھی نہیں چاہتی، سوچتے ہوے یوسف کی نظریں عثمان کی طرف اٹھیں تھیں،

تو وہ بھی اس کو ہی دیکھ رہا تھا. یوسف نے نظرین جھکا لیں تھیں..

عثمان نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا تھا .

.....

سب لوگ ہال میں جمع تھے،اور ٹیمز اسٹیج پے...سب ٹیمز آپس میں کچھ نا کچھ ڈیکس کر رہی تھی سوائے شانزے کے ..

درد کی ایک شدید لہر شانزے کے جسم میں دوڑی تھی..لکین بہر حال وہ کچھ بھی نہیں

کر سکتی تھی..

جبکہ کچھ ٹیمز یوسف کے نا آنے کو ڈیسکس کر رہیں تھیں، شاید سب جان گئے تھے کہ وہ اب کمپیٹیشن میں نہیں ہے..

اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی جبھی سامنے سے میم، سر اور ڈین صاحب آتے دیکھائی دیے تھے...

سب انھیں دیکھ کر سیدھے کھڑے ہوے تھے،

سو ٹیمز آر یور ریڈی؟؟ ڈین نے پوچھا تھا..

یس سر سب کی آواز آئی تھی ..

او کے بیسٹ اوف لک وہ کہتے آگے بڑھ گئے تھے ..

اس سے پہلے کے ہم راؤنڈ شروع کریں، میں آپ سب سے کچھ کہنا چاہتی ہوں ..

میم کلثوم نے اپنے مخصوس انداز میں بات شروع کی تھی..

آپ سب اپنی اپنی جگہ بہترین ٹیمز ہیں اور ہمیں ہر ٹیم سے بہت سی امیدیں ہیں،

اور مجھے یقین ہے آپ سب اس پے پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کریں گئے ..

انہوں نے شانزے کی طرف دیکھا تھا. جس کی آنکھیں اس کے اندر ہونے والے شور کا پتا دے رہیں تھیں ..

آپ لوگوں میں سے کوئی کچھ کہنا چاہتا ہے... میم نے اب سب سے پوچھا تھا ..

انھیں لگا تھا کہ شانزے پوچھے گی اپنے نیو پارٹنر کے بارے میں.. لیکن ایسا نہیں ہوا تھا، وہ نہیں بولی تھی .

تھنک یو میم... سب نے ایک ساتھ کہا تھا.. میم کلثوم جانے کے لئے موڑی تھیں.. جب شانزے نے آواز دی تھی..

میم.. میں کچھ کہنا چاہتی ہوں... شانزے نے ہمت کر کے آواز دی تھی..

جی؟؟ کلثوم روک گیں تھیں.. انہوں نے خاموش نظروں سے شانزے کو دیکھا تھا .

وہ سمجھیں تھی کے وہ نیو پارٹنر کے بارے میں پوچھے گی...

میں اس کمپیٹیشن سے نام واپس لینا چاہتی ہوں.. شانزے نے ان کے سامنے کچھ فاصلے پے کھڑے ہو کر کہا تھا.

کلثوم کو لگا کسی نے بم بلاسٹ کیا ہے.. یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہں تھا.

باقی ساری ٹیمز بھی حیران تھیں ...

لیکن کیوں شانزے... وارث تو بول ہی پڑا تھا...

میں نہیں کر سکوں گی.. شانزے نے بہت مختصر جواب دیا تھا.. جبکہ سب آپس میں چیم گویاں کر رہے تھے .

میں معذرت چاہتی ہوں.. شانزے نے بہت اعتماد سے کہا تھا.اس کا لہجہ بتا رہا تھا یہ اس کا آخری فیصلہ ہے..

میم... کوئی کچھ بولتا اس سے پہلے پیچھے سے آواز آئی تھی.. سب کی نظرین آواز کی سمت گیں تھیں..

جہاں سے یوسف چلا آرہا تھا.. وہ اکر شانزے کے برابر کھڑا ہوا تھا.. کچھ پل کے لئے وہ ساخت ہو گئی تھی..

میم.. آئی چینجڈ مائی مائنڈ... یوسف نے بولا تھا ..

یس... محسن نے دور سے ہی اشارہ کیا تھا...

میں معذرت چاہتا ہوں اپنے پچھلے رویے کے لئے..یوسف نے میم کلثوم کو بولا تھا..

مجھے خوشی ہے تمہارے آنے کی ..

تمہارے آنے سے مجھے کچھ ریلیف ملے گا... سر منتضر میم سے پہلے بولے تھے..

یوسف نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا..

تو کیا آپ اب بھی نام واپس لینا چاہتیں ہیں؟؟ میم نے شانزے سے پوچھا تھا..

یہ بھی نام واپس نہں لے رہی..یوسف پہلے ہی بول پڑا تھا... شانزے مسکرائی تھی..

میم کلثوم ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائیں تھی..ٹھیک گیٹ ریڈی ..

وہ اسٹیج سے اتر گئے تھے...

.....

یہ سب کیا ڈرامہ چل رہا ہے...رانیہ نے کچھ الجھتے ہوے پوچھا تھا..

وہ اصل میں تم بہت دنوں کے بعد آئی ہو نا اس لئے تمہیں سمجھ نہیں آیا گا تو پلیز اگنور..

صبا نے کہا تھا..

ویسے بھی یہ کوئی انڈین ڈرامہ تھوڑی ہے کے چلتا رہے... مہک نے بھی لائن جوڑی تھی..

مطلب.. رانیہ اور پریشان ہوئی تھی..

مطلب یہ کہ میڈم یہ پاکستانی ڈرامہ ہے نا ایک اپیسوڈ میں بھی بہت کچھ ہو جاتا ہے..

تو اس کو سمجھنے کے لئے نہ ساری اپیسوڈ دیکھنا پڑتی ہیں، صبا اور مہک دونوں تالی مار کے ہنسیں تھیں ..

جبکہ رانیہ پیر پٹختی چلی گئی تھی..

.....

سب اپنی باتوں میں مصروف تھے، گلے شکوے ختم ہو گئے تھے دونوں نے ایک دوسرے کو مسکرا کے دیکھا تھا..

تھنک یو... شانزے نے یوسف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا..

صرف تھنک یو سے کام نہیں چلے گا.. یوسف نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا، جہاں ابھی بھی نمی تھی.

تو پھر؟؟شانزے گڑبڑائی تھی..

تو پھر یہ کے ٹریٹ دینی پڑے گی..جہاں میں بولو..جب میں بولوں...یوسف نے پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے تھے..

اوکے..ڈن..شانزے نے مسکرا کر کہا تھا..اس کی مسکراہٹ ویسی تھی جیسے اکثر تیز بارش کے بعد دھوپ ہوتی ہے.

یوسف..شانزے پریشان تھی وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر وہ ہار گئی تو...

اب تم اپنی جگہ لو..یوسف نے شانزے کو کہا تھا،وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے، اور یہ بھی کہ وہ نروس ہے...لیکن اس کے کہنے پے وہ بغیر کچھ کہے ہی موڑ گئی تھی،وہ جانے کے لی موڑی تھی.

شانزے...جب اس نے پیچھے سے آواز دی ..

ہاں..؟؟شانزے نے پلٹ کر پوچھا تھا ...

تم ہار بھی گیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا..لیکن میری خواھش ہے کہ تم جیتو..یوسف نے کہا تھا.

اور پھر وہ اسٹیج سے نیچے آیا تھا..

.....

آج کے پروگرام کے ۳ راؤنڈ ہیں.. سر نے علان کیا تھا، شانزے اب پہلے سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی.

ان دونوں نے تو صرف دو راؤنڈ ڈیسکس کیے تھے. لیکن یہاں تو...

اس کی پریشانی نیچے ہال میں بیٹھے یوسف نے نوٹ کی تھی ..

اس نے شانزے کو اشارہ کیا تھا ریلکس رہنے کا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنا بیکار ہے...

سر کی آواز مائک میں گنجی تھی ..

پہلا راؤنڈ، سٹارٹ فرام دا لاسٹ ورڈ.. جس کی شروعات میں یعنی آپ کا ہوسٹ کروں گا جہاں میرا شعر اینڈ ہو گا .

وہاں سے آپ اپنا شعر شروع کر سکتے ہیں... یہ ٹائم بانڈ ہے اگر کسی بھی پارٹیسیپینٹ نے 5 سیکنڈ سے زیادہ کا ٹائم لیا تو چانس دوسرے کو دیا جائے گا، اگر آپ اپنے نمبر بچانا چاہتے ہیں تو نا آنے کی صورت میں فورن سے پاس کہہ دیں..

اس راؤنڈ میں دو ٹیمز آوٹ ہوں گی..

دوسرا راؤنڈ، اٹیک داورڈز... آپ کے سامنے لفظ بولا جائے گا جس سے آپ نے شعار کہنا ہو گا. لیکن موقع اس کو ملے گا جو پہلے بزر پریس کرے گا... اس راؤنڈ میں ایک ٹیم آوٹ ہوں گی..

تھرڈ راؤنڈ میں آپ کو پکچرز دیکھائی جائیں گی، اس کی ڈیٹیل ہم راؤنڈ شروع ہونے سے پہلے دے دیں گئے..

اس راؤنڈ میں ایک ٹیم آوٹ ہو گی.. تو جیسے کے آپ ۱۰ ٹیمز یہاں کھل رہی ہیں، اس کمپیٹیشن کے بعد صرف ٹاپ 6 ٹیمز ہی آگے جائیں گی... یعنی یہاں سے آج 4 ٹیمز آگے نہیں جائیں گی..

تو اپنا کھیل شروع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں وہ ٹیمز کونسی ہیں... آل دا بیسٹ...

جیسا یوسف نے کہا تھا سب ویسا ہی تھا، صرف ایک راؤنڈ چینج تھا لیکن اس کے باوجود شانزے پریشان تھی.

لیکن مشکل یہ تھی کہ اب یوسف اس کے لئے چاہ کر بھی کچھ نہں کر سکتا تھا ...

سر مستنصر کی آواز میں پہلا شعر گنجا تھا..اور اس کے ساتھ ہی مقبالہ شروع ہو گیا تھا ..

شانزے نے ایک کے بعد ایک کئی ورڈ پاس کیے تھے،ایسا لگ رہا تھا کے وہ سن ہی نہیں رہی ہے ..

جس کا فائدہ دوسرے پارٹیسیپینٹ کو خوب ہوا تھا،اور انہوں نے اچھا خاصا سکور فرسٹ راؤنڈ میں ہی کر لیا تھا..

جبکہ سچ یہ تھا کہ اس کو گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا..اس لئے وہ اچھا پرفارم نہیں کر پا رہی تھی.

اور یہی بات اسے اور زیادہ خوفزدہ کر رہی تھی..وہ یوسف کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی .

ایک بار پھر اس کے اوپر ڈر سوار تھا...یوسف کے ناراض ہونے کا..

فرسٹ راؤنڈ ختم ہو گیا تھا،سکور کی حالت بہت خراب تھی..شانزے نے سکور کے لہٰذ سے کچھ بھی پرفارم نہیں کیا تھا.

وہ 8 نمبر پے تھی یعنی سب سے لاسٹ... سٹوڈنٹس کو فریش ہونے کے لئے ٹائم دیا گیا تھا..

وہ نیچے اتر آئی تھی.. گروپ کے سب لوگ خاموش تھے،

کسی نے بھی یہ نہں سوچا تھا کہ شانزے پرفارم نہں کر سکے گی .

یوسف بلکل سامنے دیکھ رہا تھا.. شانزے شرمندہ ہوتی چپ چاپ اس کے برابر میں اکر بیٹھی تھی..

شانزے کو لگا تھا کہ وہ اسے سنائے گا.. وہ دل ہی دل میں خود کو تیار کر رہی تھی .

یوسف نے زمین پے رکھے بیگ میں سے جھک کر بوٹل نکال کر شانزے کی طرف بڑھائی تھی..

اس کے اتنے اچانک دینے سے وہ ڈر گئی تھی ..

میں نے کہا تھا تمہیں کہ اگر تم ہار بھی جاؤ تو کوئی فرق نہیں پڑے گا... پر اتنی بری طرح سے نہیں..

یوسف نے اس کی طرف بغیر دیکھے کہا تھا . شانزے نے نظرین جھکائین تھی..

میں اگلے راؤنڈ میں اچھے سے کروں گی، مجھے نہں پتا تھا سب اتنی جلدی ہو گا،

حالانکہ مجھے اندازہ تھا کہ کون سا وورڈ آنے والا ہے، لیکن میں ٹائم اور سپیڈ کو میچ نہں کر سکی..

کمپیٹیشن میں صرف اپنے کانوں کو استعمال کرو جو سن رہی ہو اس پے ریکٹ کرو بجاتے اس کے، کہ تم سوچو..

یوسف نے بولا تھا وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی دوسرا راؤنڈ سٹارٹ ہو گیا تھا..

شانزے اب کافی ریلکس تھی..اور یہی چیز اب اس کی گیم میں بھی نظر آ رہی تھی ..

اس کی پرفارمنس پہلے راؤنڈ کی نسبت اب کافی بہتر تھی..اس گروپ والوں نے بھی شکر ادا کیا تھا..

لیکن یوسف اب بھی خاموش تھا،اس کی خاموشی سب نے محسوس کی تھی ..

لیکن ابھی اس وقت اس کو چھیڑنا کسی نے بھی مناسب نہں سمجھا تھا..

وہ مستقل اسٹیج کی طرف دیکھ رہا تھا...ایسا لگ رہا تھا وہ پتھر کا ہو چکا ہے ..

ایک سیکنڈ کو بھی اس نے پلکیں نہیں جھپکائیں تھیں..

تبھی رانیہ آئی تھی..اف یہ لڑکی بھی نا..مجھے ابھی تک یقین نہیں آتا کے اس نے تمہارے برابر سکور کیا تھا..

پتا نہیں کیا سوچ کر تم نے اس کو پارٹنر بنانا پسند کیا تھا، کہیں سے بھی یہ تمہارے برابر نہیں ہے...

بس اللہ کرے کے آج کا راؤنڈ کسی طرح نکال لے..پھر تو مجھے یقین ہے تم سب سمبھال لو گئے..

رانیہ نے اپنی فطرت سے مجبور ہو کر کہا تھا..

صبا کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھی تھی..جب محسن نے اسے روکا ..

وہ دیکھو..اس نے یوسف کی طرف اشارہ کیا تھا..

جو دنیا جہاں کا غصہ آنکھوں میں لئے اس کو ہی دیکھ رہا تھا..

مجھے یقین ہے وہ جیتے گی..لیکن اگر وہ ہار بھی جاتی ہے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..

یوسف کے الفاظ میں اتنی سختی تھی کہ رانیہ سمیت سب ہی حیران رہ گئے تھے..

وہ دوبارہ سامنے دیکھنے میں مصروف تھا..جہاں رزلٹ بتایا جارہا تھا..

جبکہ رانیہ کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے..وہ روکی نہیں تھی...

رزلٹ اب کافی چینج تھا...شانزے 4th نمبر پے تھی،سب بہت خوش تھے،ایٹ لیسٹ وہ نیکسٹ راؤنڈ میں جارہی تھی..

سٹوڈنٹ کو ریلیف دیا گیا تھا..شانزے..اب نیچے آرہی تھی...

وہ یوسف کی طرف آئی تھی جو کافی سیریس تھا،زیادہ خوش مت ہو ..

یوسف نے بولتے ہوے اسے جوس کی بوٹل واپس کی تھی جو وہ چھوڑ کے گئی تھی ...

وہ اب بھی اس کی طرف نہں دیکھ رہا تھا.

اس کے پورے گروپ کو سانپ سونگھ گیا تھا،یوسف کا سرد لہجہ دیکھ کر ان کا سارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا..

یہ سب بائی چانس تھا...تمہارے پاس آپشن تھا..نیکسٹ راؤنڈ میں ایسا کچھ نہیں ہے..

وہاں صرف تمہیں اپنے نمبرز ہی ارن کرنے ہیں...یوسف نے کافی سیریس لہجے میں

کہا تھا ...

میں جانتی ہوں پر کیا کرو وہ سب ایک دم پرفیکٹ ہیں میں کوئی کمی ڈھونڈ ہی نہیں پار رہی...

شانزے نے بلا آخر اپنی...اپنی پریشانی بتائی تھی..

لوگوں کی ویکنیس ڈھونڈنے سے بہتر ہے اپنی اسٹیرینتھ پہچانو...تاکے ان کی اسٹیرینتھ کو بیٹ کر سکو ..

یوسف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا..تیسرے اور لاسٹ راؤنڈ کی آناونسمنٹ ہو گئی تھی..

شانزے اب واپس اسٹیج پے آچکی تھی..

جو لوگ اس راؤنڈ تک پہنچے ان سب کو ڈھیروں مبارک بعد لیکن یہ آخر راؤنڈ ہے .

آپ کے لئے سچ میں، مشکل ثابت ہونے والا ہے ...

یہاں سے آپکی پوزیشن چینج ہو سکتی ہے..اس لئے اب آپ کو بہت سمبھل کے کھیلنا ہے..

آپ سب کو ایک تصویر دیکھائی جائے گی..جو سچویشن بیسڈ ہے....

اور اس کو ایک خوبصورت شعر میں ڈھال کر یہاں سب کے سامنے پیش کرنا ہے ...

شعر درست ہونے پے پلس 5، غلط ہونے پے مائنس 5 ...

اور اس کا فیصلہ کریں گئے ہمارے آج کے ججیز...اب وہ ججیز کا انٹرو دے رہے تھے .

گیم میں ٹوئسٹ آگیا تھا، یوسف اپنی جگہ پے آگے کی طرف جھک کر بیٹھا تھا،

اسنے دونوں کوہنیاں اپنے گھوٹنوں پے رکھ کر، ہاتھوں کو آپس میں مٹھی کی شکل میں بند کیا تھا..

شانزے نے آنکھیں بند کی تھیں..اور تبھی مائک میں سر کی آواز ابھری تھی راؤنڈ شروع ہو گیا تھا..

AC چلنے کے باوجود شانزے کے ماتھے پے پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں...

جو یوسف کی تیز نظروں سے چھپی نہیں تھیں..اس کی حالت بھی زیادہ مختلف نہیں تھی..

.....

یہ یوسف کو کیا ہو گیا ہے... مہک کے کہنے پے سب نے اس کو گھور کر دیکھا تھا..

تم لوگ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو.. میں نے غلط کیا کہا وہ اپنی بات پے اٹکی تھی ..

خود ہی دیکھ لو وہ ایسے بیٹھا ہے جیسے پلکیں جھپکے گا تو شانزے غائب ہو جائے گی، شانزے ناہوئی ایلین ہو گئی..

وہ موقعے کی نزاکت کو سمجھے بغیر شروع ہو گئی تھی...

اف مہک پلیز اپنا منہ بند کرو... ایسا ناہو تمہیں بھی رانیہ کی طرح اٹھ کے جانا پڑے..

صبا نے اسکے منہ ہاتھ رکھا تھا..

.....

گیم کی صورت حال بدل گئی تھی.. شانزے سیوئے تھی، لیکن وہ اور صفیہ پہلی پوزیشن کے لئے کومپیٹ کر رہے تھے ..

دونوں کی ایک، ایک پیکچر رہ گئی تھی.. سیٹنگ کے حساب سے پہلے باری صفیہ کی تھی ...

لیکن وہ اندازہ نہیں کر پائی تھی... اور چانس ختم ہو گیا تھا سکور کے حساب سے اب وہ

دوسرے نمبر پے تھی..

اگر شانزے اپنی پکچر کا اندازہ ٹھیک لگاتی ہے تو وہ پہلے نمبر پے آتی ورنہ..وہ تیسرے پے آے گی..

ماریہ دوسرے نمبر پر اور پہلے پے صفیہ نے آنا تھا...

شانزے سمیت،یوسف کی دل دھڑکن بھی تیز ہو گئ تھی ..

خود کو کنڑول کرنے کے لئے شانزے بار بار آنکھیں بند کر رہی تھی .

تو شانزے آپ تیار ہیں... سر نے پوچھا تھا..شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

تو یہ ہے آج کے اس راؤنڈ کی لاسٹ پک اگر آپ اندازہ لگا لیتی ہیں تو،

ناصرف اس راؤنڈ کی بلکے گیم میں بھی پہلی پوزیشن سکور کریں گی...

آپ کی پک یہ رہی... سامنے سکرین پے ایک تصویر پوری آب وتاب کے ساتھ چمکی تھی ...

بہت سارے لوگوں کے منہ سے ایک ساتھ...او-نو-نکلا تھا ...

شانزے نے تصویر کو غور سے دیکھا تھا... بکھرے رنگوں سے لڑکی بنائی گئی تھی،

اس کی حالات سے اور حلیہ لمبی مسافت کا پتا دے رہا تھا ...

جسے ایک لڑکے نے سہارا دیا ہوا تھا ..

شانزے نے آنکھیں بند کیں تھی...

شانزے آپ کا ٹائم سٹارٹ ہوتا ہے ناؤ ...

۱ ...حال میں آواز گنجی تھی ...شانزے کی اب بھی بند تھیں...

۲ ...دوبارہ آواز آئی تھی...۳...ہال میں آواز گنجی تھی ..

ساتھ ہی شانزے ہوش میں آئی تھی..اس نے یوسف کی طرف دیکھا تھا ...

اور پھر وہ اس پاس کی سب چیزوں کو بھول گئی تھی..

شانزے نے مائک اٹھایا تھا..وہ کسی ٹرانس میں بول رہی تھی...

"میری محبت کے "م" سے

تمھارے عشق کے "ق" تک کے سفر میں۔۔۔

میں اپنا آپ جہاں بھول آئی ہوں

اب اسے کھوجنے کے سفر کی تیاری تم نے کرنی ہے۔۔۔"

شانزے نے شعر مکمل کیا تھا.... یوسف اپنی جگہ سیدھا ہوا تھا... وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے...

یوسف کے چہرے پے اب سکون تھا... شاید وہ رسالت جان گیا تھا.

صبا کو لگا شانزے یہ شعر صرف یوسف کے لئے بولا ہے... ماحول میں خاموشی تھی...

جی تو جج صاحبان کیا لگتا ہے آپ کو... ججیز نے ہاں میں... وٹ کیا تھا...

حال میں تالیاں گنجنے لگیں تھیں... سب طرف شور تھا کیوں کے شانزے نے پہلی پوزشن گین کی تھی..

ان کا گروپ خوب شور کر رہا تھا،

یوسف کی آنکھوں میں نمی اتری تھی لیکن اس نے اپنی مسکراہٹ سے اس کو کور کیا تھا..

پورے ٹائم میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا.. رزلٹ اوفیشل طور پے آناونس کر دیا گیا تھا ..

سپورٹس پروگرام پرسوں صبح ۹ بجے شروع ہوگا، جیتنی والی ٹیمز اپنی تیاری کے ساتھ وہاں موجود رہے ہیں..

سر مستنصر نے بولا تھا اور پھر الوادی جملے بولتے نیچے آگے تھے ..

شانزے اپنے گروپ کی طرف آئی تھی، سب نے اسے باری باری مبارک باد دی تھی..

مبارکاں مبارکاں... ذارا نے اسے گلے لگایا تھا..

تم نے بہت اچھا پرفارم کیا... محسن نے بھی اپنا جملہ جوڑا تھا جب صبا نے اسے گلے لگایا..

تم نے بہت اچھا کھیلا مہک نے بولا تھا اب کی بار..

یہ سب یوسف کی وجہ سے ہوا ہے.. شانزے نے آس پاس دیکھا تھا.

یوسف کہاں ہے..؟؟ شانزے کو نظر نہیں آیا تو پوچھ بیٹھی ...

وہ سب سے آخر میں کھڑا تھا،

قدم اٹھاتا وہ اس کی جانب بڑھا تھا، جب سب نے اسے راستہ دیا آنے کا...

شانزے نے مسکرا کے اس کی طرف دیکھا تھا... یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے..

اگر تم میرا حوصلہ نہ بڑھاتے، مجھے ایڈوائیس نا کرتے تو میں کبھی نہں کر پاتی...

نہیں... تم تلنٹڈ ہو... جیتنے کی قابلیت ہے تم میں.. یوسف بھی بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا ..

تم نے بہت اچھے سے ہر چیز سمجھائی تھی.. اگر تم نے سمجھایا نا ہوتا تو میں جیت نہیں پاتی ..

شانزے ابھی مسکرائی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں.. سمجھانے سے کچھ نہیں ہوتا.. اصل چیز ہے سمجھنا اور پھر اس کو وقت رہتے استعمال کرنا،

یوسف نے دوبارہ کہا تھا..

ہاں ہاں.. تھنکس ٹو یوسف... محسن تنگ اکر بولا تھا... ایک نے سکھایا اچھا... ایک نے سیکھا اچھا...

سب اس کے بولنے پے ہنسنے لگے...

.....

سوہاوزیور فیلنگ..یوسف نے گاڑی روک کر پوچھا تھا..

گڈ...شانزے مسکرائی تھی...

اینڈ وہاٹ آباوٹ یو؟؟شانزے نے بھی اس کا سوال دوہرایا تھا..

یوسف کچھ لمحوں کے لئے اسے دیکھتا رہا تھا ..

پراوڈ....یوسف نے بہت پیار سے کہا تھا.اس کی آنکھیں اپنی کی بات کی گواہی دے رہی تھیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل ملتے ہیں شانزے گاڑی سے اترتے ہوے کہا...اس کے اندر تک سکون پہلا تھا.

اور یوسف اس جاتا تب تک دیکھتا رہا تھا،جب تک وہ گھر کے اندر نہیں چلی گئی.

.....

گھر کا ماحول بہت خوشگوار پھوپو آگئی تھیں..ہر طرف باتوں کا شور تھا..سب ہی ہال میں بیٹھے تھے ..

اس نے دروازے سے دیکھا تھا،وہ تکریباًسب کو ہی دیکھ سکتی تھی وہاں سے،

لیکن کشمکش میں تھی.. کہ اندر جائے یا نہیں کیوں کہ تایا جان اپنی بہن کے برابر میں بیٹھے تھے..

انہوں شانزے کو نہیں دیکھا تھا. کیونکہ اگر دیکھتے تو اٹھ کر چلے جاتے ...

شانزے دروازے میں کھڑی سوچوں میں گم تھی..جب اپنا نام پکارے جانے پے چونک گئی تھی..

شانزے یہ..شانزے ہے نہ... پھوپو نے بڑی خوش اخلاقی سے پوچھا تھا..

اور پھر وہی ہوا تھا،جو ہمیشہ ہوتا تھا اس نے دیکھا تھا کہ تایا جان دوسرے دروازے سے باہر چلے گئے تھے.

وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ... پھوپو نے اسے اشارے سے بلایا تھا شاید انہوں نے تایا جان کا جانا نوٹ نہیں کیا تھا...

اسلام وعلیکم... شانزے نے بڑی تمیز سے سلام کیا تھا،ایسا نہیں تھا کہ وہ پہچانتی نہیں تھی..

لیکن وہ اپنے ہوش میں پہلی بار مل رہی تھی تو تھوڑا عجیب سا فیل کر رہی تھی، کیوں کہ وہ اپنی حثیت جانتی تھی ...

وعلیکم اسلام...ایسے کیوں کھڑی ہو... پھوپو نے اسے گلے لگایا تھا..

شانزے کو حیرت ہوئی تھی، کیوں کہ اس کے رشتیداروں میں پہلی بار کوئی اس سے خوش ہو کر ملا تھا.

تم تو تصویروں سے بھی زیادہ پیاری ہو.. کیوں احد..؟؟انہوں نے اپنے بیٹے کو مخاطب کیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو سائیڈ پر رکھے سنگل صوفے پے بیٹھا اپنے اپنے فون میں گم تھا ..

ہان آپ ٹھیک کہ رہی ہیں... پھوپو کے کہنے پے اس نے سر اٹھا کے دیکھا تھا..

جانے کیا تھا اس کے دیکھنے میں، شانزے کو لگا اس کا سارا خون نچڑ گیا ہو..

پھوپو نے شانزے کو پاس ہی بٹھایا تھا وہ بار بار اسے پیار کر رہی تھیں،

لیکن احد کی نظرین برداشت کرنا شانزے کی برداشت سے باہر ہو گیا

وہ معذرت کرتی چلی گئی تھی.. لیکن اس کی نظروں کی چبھن جاتے ہوے بھی اپنی کمر

میں محسوس کی تھی...

.....

عنیقہ نے یوسف کو کال ملائی تھی...جو اس نے اٹھا بھی لی تھی ..

کیسے ہو..؟؟

میں ٹھیک ہوں..تم بتاؤ کیسی ہو..؟؟یوسف کا موڈ بہت خوشگوار تھا،جو عنیقہ نے محسوس بھی کر لیا تھا...

میں ٹھیک ہوں..کیا بات ہے آج تو موڈ بہت اچھا ہے..

ہاں اصل میں آج کا راؤنڈ ہم نے ون کیا ہے..یوسف نے اس کو انفارم کیا تھا.

بہت مبارک ہو..میں جانتی تھی،تم ضرور جیتو گئے.عنیقہ نے بڑا لہک کر کہا تھا .

شکریہ...ویسے اس مبارکباد کی اصل حقدار شانزے ہے..آج گیم ہم صرف اس کی وجہ سے جیتے ہیں ..

یوسف نے بڑے اطمینان سے کہا تھا...

ہاں..ہاں...تمہارا اثر ہے..عنیقہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا .

تو اور بتاؤ..عنیقہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا حالانکہ وہ اسے ملنے کا کہنا چاہ رہی تھی،

لیکن شانزے کے نام نے اس کا دماغ گھما دیا تھا،

بس ابھی تو کچھ نہیں میچ کی کی تیاری ہے بس..یوسف نے مختصر جواب دیا تھا.

تم ضرور جیتو گئے..عنیقہ نے پھر سے اسے خوش کرنا چاہا تھا .

تھنک یو...یوسف نے خوش ہو کے جواب دیا تھا..

بس تھنک یو؟؟؟عنیقہ نے ناراضی سے کہا تھا..

تو پھر...؟؟یوسف حیران ہوا تھا...

تو پھر یہ کے ٹریٹ ہونی چاہیے..عنیقہ کو آخر کار موقع مل گیا تھا.

ضرور..یہ میچ ہو جائے تو پھر....یوسف بولتا اس سے پہلے عنیقہ خود بولی تھی.

تو پھر میچ کے اگلے دن شام میں ملتے ہیں..وہ جلد از جلد اس سے ملنا شروع کرنا چاہتی تھی..

چلو ٹھیک ہے... ملتے ہیں پھر.. بلا آخر یوسف نے اس کی بات مان ہی لی تھی..

عنیقہ اس وقت ساتویں آسمان پے تھی،اس بات سے بے خبر یوسف کے دماغ میں کچھ اور ہی ہے .

.....

شانزے اور یوسف دونوں حسین کو مل کر یونیورسٹی پہنچ گئے تھے .

چلو تم پریکٹیس کرو، پھر ملتے ہیں... شانزے نے ڈیپارٹمنٹ کا رخ کیا تھا .

تم.. تم کیا کرو گی تب تک ...یوسف اس کے برابر آتا بولا تھا..

تمہارا انتیظار... شانزے پتا نہیں کس جوش میں بول گئی تھی..

پکا...؟؟یوسف نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا..

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی... محسن وہاں آگیا تھا..اور شانزے نے دل میں شکر ادا کیا تھا..

ایک تو اتنی دیر سے آئے ہو..اور پھر یہاں کھڑے ہو.... محسن ان کو دیکھ کر بولا تھا..

تو تمہیں تکلیف ہے...یوسف کو محسن کا ان دونوں کے بیچ آنا اچھا نہیں لگا تھا.

ہاں ہے... محسن نے بڑا ٹیکا کر جواب دیا تھا،یوسف کا منہ کھلا رہ گیا،

آؤ شانزے چلتے ہیں.. محسن نے شانزے کو دیکھ کر کہا تھا...شانزے خود کو بچانے کے لئے فورن چل دی.

کہاں؟؟؟یوسف نے ان دونوں کا راستہ روکے سامنے کھڑا ہوا تھا .

کیوں تمہیں کیوں بتاؤں..؟؟تم کیا باڈی گارڈ ہو اس کے محسن نے جان بوجھ کر جلایا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محسن میری بات سن...یوسف نے بولنا چاہ تھا...

یوسف تو میری بات سن اور جا کر پریکٹس کر.. محسن نے پھر اس کو بات ماری تھی..

جس پے شانزے کو ہنسی آئی تھی.

اوکے...فائن...یوسف ان کو گھورتا چلا گیا تھا..

محسن اور شانزے دونوں ساتھ ہنسے تھے .

.....

یوسف نے کافی دیر پریکٹس کی تھی اب وہ سچ میں تھک گیا تھا.. لیکن محسن یا کسی نے بھی وہاں اس کو بلانے کی یا جانے کی کوشش تک نہیں کی تھی.. یوسف اپنی چیزیں سمیٹتا ڈیپارٹمنٹ کی طرف گیا تھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا..

البتہ وہاں سے اسے یہ ضرور پتا چل گیا تھا کہ وہ سب کینٹین میں ہیں.. اس لئے وہ وہیں آ گیا تھا..

لیکن سامنے کے منظر نے اس کا دماغ اڑا دیا تھا.. وہ سب لوگ وہاں بیٹھے پارٹی کر رہے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم سب لوگ یہاں ہو... یوسف تقریباً چیخا تھا.

ہاں تو... بھائی کینٹین ہے.. مریخ پے تھوڑی آگے ہیں جو ایسے ریکٹ کر رہا ہے. محسن نے سموسہ کھاتے کہا تھا.

کوئی شرم ہوتی ہے... حیا ہوتی... لیکن تم لوگوں کے ہاں کہاں ہوتی ہے.. یوسف نے برا سا منہ بنایا تھا..

اور شانزے کے برابر میں بیٹھ گیا تھا.

اوبھائی- کیسی شرم کس بات کی شرم؟؟ سموسے کھا رہے ہیں.. وہ بھی اپنے پیسوں کہ... محسن نے پھر جواب مارا تھا .

جبکہ صبا نے یوسف کے آگے سموسوں کی پلیٹ کی تھی... تم کھاؤ اس کو اگنور کرو پلیز،

اس نے محسن کی طرف اشارہ کیا تھا.

بندہ پوچھ لیتا ہے.. میں اکیلا وہاں پریکٹس کر رہا ہوں.. اور تم سب لوگ یہاں مزے کر رہے ہو...

یوسف نے سموسہ اٹھاتے اصل مسلہ بیان کیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہو- تم ناراض کیوں ہو رہے ہو... میں تو ابھی کہہ ہی رہی تھی کے چلتے ہیں.. مہک نے فورن صفائی دی تھی .

تو تجھے کیا لگا ہم سب وہاں بیٹھ کر بور ہوں گئے تیرے ساتھ.. محسن نے اسے تپایا تھا.

شانزے جو بہت دیر سے خود کو روک رہی تھی... بلا آخر ہنس پڑی تھی..

یوسف نے اسے گھور کر دیکھا تھا، اور پھر وہ خود بھی ہنسنے لگا تھا..

شانزے نے ٹیبل کے نیچے سے جوس کی بوتل اس کو پکڑائی تھی.. جو محسن کی تیز

نظروں سے بچی نہیں تھی...

واہ رے مالک کیسے دن آ گے ہیں...دوستوں سے غداری..دوست دوست نہ رہا...

محسن نے رونے کی اداکاری کی تھی..

بیٹا پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں..یوسف نے بھی اب کے بات ماری تھی...

ہاں...ہاں...ہم کون سا کچھ کہ رہے ہیں..سارے حقوق ہی پڑوسیوں کے ہوتے ہیں..محسن نے کون سا کم تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون سے پڑوسی...؟؟مہک اور ذارا دونوں ہی انجان تھیں ..

اف-یہ تم دونوں کو آج کیا ہو گیا ہے..بس بھی کرو کب سے شروع ہو....صباتانتانی تھی...

ہاں بھئی میرا بھی یہی خیال ہے..ویسے بھی اب چلتے ہیں کوئی کلاس بھی نہیں ہے،ذارا نے نادر مشورہ دیا تھا..

وہ سب اپنی چیزیں سمیٹے اٹھ گئے تھے...

لیکن یوسف نے شانزے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا.. شانزے نے اسے گھور کر دیکھا تھا.. لیکن اس پے کوئی اثر نہیں ہوا تھا.

یہ شکر ہے کے ٹیبل کی وجہ سے کسی نے دیکھا نہیں تھا، ورنہ ابھی اس کا ریکارڈ لگ جانا تھا.

کیا ہوا تم دونوں نہیں چل رہے؟؟ صبا نے ان دونوں کو بیٹھا دیکھ کر پوچھا تھا..

آ رہے ہیں تم تو چلو... محسن نے اس کو ٹوکا تھا.. اور پھر یوسف کی طرف دیکھ کر ہنسا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھنکس... کرائم پارٹنر.. یوسف اسے آنکھ مار کے مسکرایا تھا..

شانزے کو اس کی حرکت پے بہت غصہ آیا تھا... اس نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا تھا..

اور انگلی یوسف کی بازو میں ماری تھی.. کیا مصیبت ہے تمہیں بار بار ہاتھ کیوں پکڑتے ہو ..

کیوں تمہیں برا لگتا ہے.. یوسف نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا..

ہاں... شانزے نے نظریں جھکا لیں تھیں...

اچھا تو پھر میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو..یوسف آج کل بہت سے ایسے سوال کر رہا تھا،

جو شانزے کا امتحان بن جاتے تھے ..

کیا...؟شانزے انجان بنا چاہ رہی تھی ..

یہ کہ شانزے حسان کو میرا ہاتھ پکڑنا کیسا لگتا ہے..یوسف کی آواز میں اتنے جذبات تھے،

کہ شانزے کی حالت خراب ہو گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے نہیں پتا...شانزے نے اس کی بات کو نظر انداز کیا اور جانے کے لئے کھڑی ہو گئی تھی.

یوسف بھی ساتھ میں اٹھا تھا اب وہ دونوں برابر برابر چل رہے تھے،

پھر پتا کیا ہے تمہیں..یوسف نے اس کا راستہ روکا تھا..

یوسف دیر ہو جائے گی گھر جانا ہے،ویسے میں روز دیر سے جا رہی ہوں...

شانزے نے منت بھری نظروں سے دیکھا تھا،

اور یہی یوسف کی کمزوری بنتی جارہی تھی کہ وہ کبھی شانزے کو تڑپتا یا منتیں کرتا نہیں دیکھ سکتا تھا..

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں..یوسف آگے بڑھا تھا.

نہیں میں چلی جاؤں گی..ویسے بھی تم آرام کرو تھک گئے ہو گئے..شانزے نے بات بنی تھی..

یوسف تکریباً روز ہی اسے چھوڑنے لگا تھا اور یہ بات اس کا ضمیر گوارہ نہیں کرتا تھا..

ٹھیک ہے اس کے جذبات یوسف کے لئے بدل گئے تھے..لیکن پھر بھی وہ ان کا کوئی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی،

وہ ان لڑکیوں کی صف میں نہیں کھڑا ہونا چاہتی تھی..جو اپنے مفاد کے لئے دوسروں کا استعمال کرتی ہیں..

جو لڑکوں کے ساتھ دوستی پیار صرف اس لئے کرتی ہیں تاکہ انھیں فائدہ حاصل ہو...

یوسف نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا..مجھے کوئی تھکن نہیں ہو گی شانزے ...

بلکے مجھے لگتا ہے یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں دنیا کی سب سے زیادہ خدار لڑکی کے

ساتھ ہوں..

یوسف کی آخری لائن نے اسے چونکایا تھا، تو کیا وہ اس کی سوچیں پڑھ لیتا ہے،

نہیں میں چلی جاؤں گی...اور ویسے بھی ابھی اتنا ٹائم نہیں ہوا تو میں آرام سے جا سکتی ہوں.

شانزے نے اس کے آگے پھر سے منت کی تھی..

لیکن ویکن کچھ نہیں...اور ویسے بھی ابھی تم نے میرے بہت سے سوالوں کے جواب دینے ہیں،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو چلو یوسف اس کی طرف بڑھتا اس سے پہلے اس کی نظر پیچھے سے آتے وجی پے پڑی ہی ..

اسلام و علیکم وجی بھائی...یوسف نے سلام کیا تو شانزے بھی چونک گئی تھی..

اس نے پلٹ کر دیکھا تو وجی وہاں موجود تھے..

و علیکم اسلام..وہ دونوں اب ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہے تھے.

کیسے ہو یوسف ..

میں ٹھیک ہوں..آپ کیسے ہیں ..

شکر ہے اللہ کا...

بھائی آپ یہاں..؟؟شانزے کو حیرت ہوئی تھی.

ہاں بس وہ پاس میں گاڑی کا کام کروانے آیا تھا تو سوچا تمہیں بھی لے لو...

لیکن میڈم فون اٹھایئں تو تب نہ...وجی نے اس کے سر پے ہاتھ مارا تھا..

سوری نہ...بھول گئی فون سایلینٹ پے تھا..شانزے نے معذرت کی تھی..

)یوسف کو آج سے پہلے وجی کبھی برا نہیں لگا تھا...لیکن آج وہ دونوں کے بیچ کی ہڈی بن گیا تھا..

جبکہ شانزے کو اس کا اترا ہوا منہ دیکھ کر ہنسی آئی تھی..جس کو روکنے کی اس نے بلکل کوشش نہیں کی تھی(..

چلیں بھائی...؟؟؟شانزے نے وجی سے پوچھا تھا...اس کی آنکھوں میں شرارت پے اتری تھی..

ہاں بھئی چلو...وجی نے اس کو کہا تھا..اور تم..آخری بار کہہ رہا ہوں گھر آؤ کبھی...

وجی نے یوسف کو یاد دلایا تھا..

جی ضرور بھائی..اس نے اتنی سعادتمندی سے کہا تھا شانزے قائل ہوئی تھی اس کی..

ٹھیک ہے تو کل ملتے ہیں شانزے..اور ہاں جو..جو میں نے پوچھا ہے نہ سب کا جواب لے کے آنا..

یوسف نے اس کی آنکھوں کی شرارت بھامپ لی تھی اور اب اس کی باری تھی.

وہ ایک دوسرے کو اللہ حافظ کہتے اپنی منزل کی طرف بڑھے تھے .

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے گھر آگئی تھی..آج کل گھر کا ماحول پہلے سے بہت بہتر ہو گیا تھا..

شروع میں تو شانزے کو لگا کے شاید پھوپو دیکھاوا کر رہی ہیں..وہ جیسے شانزے سے پیار سے بات کرتیں تھیں ..

وہ سب یس لئے نیا تھا، لیکن ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کر کے احساس ہوا،

کہ وہ سچ میں شانزے کو گھر کے باقی بچوں جیسا ہی ٹریٹ کرتی ہیں...

شانزے اپنے کمرے میں تھی اور باقی سب نیچے..جہاں سے مسلسل باتوں کی پرو گرامز بنے کی آوازیں آرہی تھیں ...

لیکن اسے ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی.. تھی تو صرف یوسف میں اور اس کے خیالوں میں..

ابھی بھی وہ یوسف کی باتوں کو ہی سوچ رہی تھی.اور مسکرا رہی تھی..

جب عنیقہ کی آواز آئی تھی..شانزے...شانزے ...

ہاں....شانزے نے بھی بیزاریت سے کہا تھا...

یار نیچے آجاؤ..کتنی بار تم سے کہا ہے..عنیقہ کی آواز میں بھی جنجھلاہٹ تھی..جو کہ ٹھیک بھی تھی ..

وہ دو بار آچکی تھی بلانے اور اس سے پہلے اریزے لیکن وہ جب سے آئی تھی اپنے روم میں تھی...

اب تو جانا ہی پڑے گا...اس نے دل میں سوچا تھا..

اپنے بالوں کو لپیٹتے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی..جب اندر آتے کسی سے ٹکرا گئی

تھی...

اس کے بال دوبارہ بکھرے تھے... شانزے جب حواسوں میں آئی تو حیران رہ گئی وہ کوئی اور نہیں تھا.. احد تھا..

جی کی بازو وہ بہت اچھے سے اپنی کمر پے محسوس کر سکتی تھی... شانزے کے پورے بدن میں آگ لگ گئی ہی..

چھوڑیں مجھے شانزے اس کے سینے پے ہاتھ رکھ کر اس کو دور رکھنے کی کوشش کی تی..

اگر نہ چھوڑوں تو.. اس نے شانزے کو خود سے قریب کرنے کی کوشش کی تھی..

تو مجھے چھوڑوانا آتا ہے... شانزے نے اس کو دھکا دیا تھا ..

امپریسڈ... احد نے داد دی تھی ..

ویسے آپ یہاں کر کیا رہے ہیں، شانزے کا غصہ آسمان سے لگ رہا تھا..

کیوں یہ کیا نو انٹری ایریا ہے.. اس نے الٹا سوال کیا تھا..

ہاں... اپنے لئے آپ ایسا ہی سمجھیں... شانزے نے ٹیکا کر جواب دیا تھا.. اور سائیڈ سے نکل گئی تھی ..

.....

کیاہوا کیا سوچ رہی ہو ناشتہ کرو بھئی.... می جانی نے ٹوکا تھا..

کر تو رہی ہوں.. ٹھیک سے کرو شانزے میں بہت دنوں سے دیکھ رہیں ہوں تم بہت لا پرواہ ہو گئی ہو ..

می جانی نے ڈانٹا تھا.

می جانی اریزے کو بھی تو بولیں... شانزے نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا..

کیا...؟؟؟اریزے جو بہت دیر سے ایک ہی پیس پے بٹر لگا رہی تھی گڑبڑا گئی تھی ..

میں تو کھا رہی ہوں.. اس نے جلدی سے بریڈ کا پیس ڈبل کیا تھا...

اف تم دونوں نے کب بڑا ہوں ما ہے....؟؟می جانی نے ان کے آگے چاے رکھی تھی..

می جانی کبھی نہیں شانزے نے ان کی کمر کے گرد بازو لپیٹے تھے..

پاگل ہو تم.. انہوں نے شانزے کو پیار کیا تھا..

اچھا تو صبح صبح...ماں بیٹیوں کا لاڈ پیار چل رہا ہے... پھوپو نے ہال میں آتے کہا تھا..

سچ بھابھی بہت اچھا لگا آپ کو ایسے دیکھ کر... کبھی سوچتی اللہ مجھے بھی ایک بیٹی دیتا تو ایسی ہی رونق ہوتی..

پھوپو نے بڑی چاہت سے ان دونوں کو دیکھا تھا.. لیکن لہجہ اداس تھا...

بیٹیاں تو سانجھی ہوتی ہیں اس میں میرتیر کیا... یہ بھی تمہاری بیٹیاں ہیں.. می جانی نے ان کی طرف بھی کپ بڑھایا تھا .

بیشک..آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں..انہوں کپ منہ سے لگایا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بھئی،اتنی صبح کہاں ابھی تو ۷ بجے ہیں... حسان نے آتے پوچھا تھا..

پاپا آج کا گیم ۹ بجے سٹارٹ ہے نہ..تو یونیورسٹی ۹ بجے تک پہنچنا ہے... شانزے نے اطمینان سے کہا تھا..

لیکن بیٹا...ابھی تو صرف پونے 7 ہوے ہیں... حسان کو فکر ہوئی تھی.

پاپا...میں نے سوچا میں انکل کو ملتے ہوے چلی جاؤں گی..شانزے نے ابھی بھی اطمینان سے جواب دیا تھا..

چلو تو پھر میں وجی کو بول دیتا ہوں.. چھوڑ دے تمہیں.. حسان نے ناشتہ کرتے کہا تھا ..

پاپا میں چھوڑ دوں گی نہ، میرا آفس پاس میں ہے.. اریزے فورن بولا..

شانزے کو ہنسی آئی تھی.. اس کی بہن سچ میں معصوم تھی... جی پاپا ہم دونوں چلے جائیں گئے آپ فکر نہ کریں ..

شانزے تسلی دی تھی... اٹھو اریزے اس نے اریزے کو کہا تھا اور خود بھی اٹھ گئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمبھال کے جانا بچوں.. ہماری طرف سے بھی پوچھنا اپنے انکل کو اور معذرت بھی کرنا نہ آنے کے لئے..

حسان نے پھر سے تاکید کی تھی..

جی پاپا... اللہ حافظ... وہ دونوں کہتی چلیں گیں تھیں...

یہ کون سے انکل ہیں.. بھائی... روبینہ نے حسان سے پوچھا تھا..

یہ شانزے کے کلاس فیلو یوسف کے پاپا ہے.. بیمار ہیں ہسپتال میں، ان کی بات ہو رہی

تھی..

اصل میں بہت اچھا بچہ ہے..کچھ عرصے پہلے شانزے کا یونیورسٹی سے واپسی پے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا ..

ہم تو بہت پریشان ہو گئے تھے،کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کریں...

لیکن تب وہی شانزے کو گھر لے کر آیا تھا،بہت نیک بچہ ہے..حسان نے دل سے تعریف کی تھی..

سچ روبینہ حسان ٹھیک کہ رہے ہیں..شاہینہ نے شوہر کی حمایت کی تھی..

ہاں بھابھی..ورنہ آج کل دور میں کون اتنا کرتا ہے..میں تو سن کہ پریشن ہوئی تھی ..

لیکن یوسف سنے میں اچھے خاندان کا لگتا ہے...روبینہ نے خوش ہو کر کہا تھا..

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھیں،کہ دروازے میں کھڑے احد کو یہ تعریف کچھ خاص پسند نہیں آئی ...

وہ سب باتوں میں مصروف تھے..جس کے لئے وہ آیا تھا وہ بھی جا چکی تھی،اس لئے وہ پلٹ گیا تھا.

احد نے ساری زندگی باہر گزاری تھی..اس میں ہر وہ عیب پایا جاتا ہے،

جو وہاں پلنے والے کسی عام لڑکے میں ہو سکتے ہیں..لڑکیاں...سموکنگ،الکوہل،

سب عام باتیں ہیں ..

پرسنلٹی اچھی ہونے کا اس نے خوب فائدہ اٹھایا..بہت سے لڑکیوں سے اس کے شادی

کے بغیر بھی تعلوقات رہے،

لیکن جب شادی کی باری آئی تو اس نے وہاں کی آزاد خیال لڑکیوں کو چھوڑ کے مشرق کا

رخ کیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خود کتنا بھی آزاد سہی لیکن بیوی مشریق چاہتا تھا،

یہی وجہ تھی کہ اس نے ماں کے ایک بار کہنے پے ہی خاندان میں شادی کو ترجی دی

تھی ..

روبینہ کی خواھش تھی کہ وہ اریزے لیں لیکن احد نے اپنی خواھش شانزے کے لئے

ظاہر کی تھی..

روبینہ نے کبھی بچیوں میں فرق نہیں کیا تھا اس لئے انھیں شانزے بھی قبول تھی..

احد نے شانزے کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا.. بہت تصویریں دیکھیں تھیں، وہ اسے پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی..

لیکن اس دن جب اس نے اسے پہلے بار سامنے دیکھا تھا تو دیکھتا رہ گیا تھا ..

پہلے بار اسنے سانولی سلونی دیکھی تھی.. اور تب سے اب تک اس کی صورت اس کی آنکھوں میں ہی گھومتی تھی.

لیکن مسلہ اس دن دروازے میں ہونے والی ملاقات نے خراب کر دیا تھا..

شانزے سے اس بات کو کلیر نے کے لئے ہی وہ جلدی اٹھا تھا.. تو اب یہ نیا رونا ڈالا تھا..

حالانکہ وہ اپنی پوزیشن اور پرسنلٹی کو لے کر کافی خوشفہمی میں تھا .

لیکن پھر بھی یوسف کا نام اسے اچھا سا نہیں لگا تھا ..

.....

ارے شانزے بیٹا اتنی صبح صبح... کیسے آئین آپ.. حسین حیران تھے ..

انہوں نے سلام کا جواب دے کر باری باری دونوں کے سروں پے ہاتھ رکھا تھا..

انکل رکشہ میں.. شانزے نے نہایت سریس ہو کہ جواب دیا تھا ..

اس کی بات پے حسین مسکرادے تھے.. آپ بولتی میں میں ڈرائیور بھیجتا، وہ بہت پیار سے بولے تھے..

کیوں پاپا... آپ کے یہ بیٹے کسی ڈرائیو سے کم ہیں کیا، آپ بولتے تو میں خود جاتا اپنی بہن کو لینے..

عثمان مسکراتے ہوے اندر آے تھے.. انہوں نے اریزے کو نہیں دیکھا تھا..

)وہ سائیڈ میں ہو کر، وہ دونوں جو کھانے پینے کا سامان لائی تھیں، سائیڈ کیبنٹ میں رکھ رہی تھی (.

نہیں بھائی... ایٹس اوکے.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

ارے بھائی بھی بولتی ہو اور تکلوف بھی کرتی ہو.. عثمان نے شانزے کے سر پے ہاتھ رکھا تھا،

نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے.. وہ ہلکا سا مسکرائی تھی،

لیسن بیٹا... جیسا یوسف ہے میرے لئے آپ بھی ویسے ہو.. میرا دل چاہتا ہے، تم مجھ

سے لڑو جھگڑو..

اور زد کرو... عثمان اس سے بلکل ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ کوئی 6 یا 7 سال کی بچی ہو..

بھائی فکر نہ کریں.. وہ یہ سب کرتی ہے.. بس آپ کے سامنے ناٹک کرتی ہے.. یوسف نے اندر آتے کہا تھا..

بھائی.. شانزے نے رونے والا منہ بنایا تھا ..

یوسف میں نے اس دن بھی کہا تھا.. شانزے کو تنگ مت کیا کرو...

OMG - بہن بھی کا پیار... کیا جادو کر دیا ہے تم نے میرے بھائی پے... جادو گرنی.. یوسف نے تیزی سے بولا تھا..

بھائی... شانزے نے پھر عثمان کو پکارا تھا..

یوسف.. اچھا سوری.. یوسف نے شانزے کی طرف دیکھ کر اپنی فنگر کراس کی تھیں..

انکل یہ لیں.. جبھی اریزے ٹرے میں.. بسکٹ اور جوس لے کر آئی تھی..

ارے آپ نے کیوں زحمت کی بیٹا.. حسین نے اریزے کے سر پے ہاتھ پھیرا تھا..

زحمت کیسی...اریزے شرمندہ ہوا تھا...لیکن عثمان وہ تو اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا،

اور یہ خوشی یوسف اور شانزے دونوں نے محسوس کی تھی...

یہ تمہاری ماما کہاں رہ گیں ہیں..کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی جسے یوسف کی آواز نے توڑا تھا..

ماما اور پھوپو دونوں ارہے ہیں..اب آپ تو جانتے ہیں نہ پاپا یہ لیڈیز باتوں کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تو یہ ہو رہا ہے یہاں...ماں کی اور پھوپی کی بری ہو رہی ہے...آواز کلثوم کی تھی...

ارے کہاں پھوپو...میں تو جرنل بات کر رہا ہوں...یوسف نے کان سہلایا تھا جو کلثوم نے کھنچا تھا..

جرنل بات بچو..کر لو ابھی..ذرا شادی ہونے دو پھر پوچھوں گی ...

کلثوم نے کہا تو یوسف کی نظریں شانزے کی طرف اٹھیں تھیں،جب کہ شانزے نے

نظرین جھکالیں تھیں..

پھر تو اپنی بیگم کے آگے پیچھے پھرا کرے گا یہ... کیوں بھابھی.. وہ یوسف کا مذاق اڑا رہیں تھی..

اچھا تو یہ آپ کا اپنے چہیتے کے بارے میں کیا خیال ہے.. یوسف نے عثمان کی طرف اشارہ کیا تھا..

وہ کیا.. وہ تو ہے ہی معصوم... جہاں بولیں گئے بیچارہ سر جکادے گا تمہاری طرح تھوڑی ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کلثوم آج فل موڈ میں تھیں، وہ جب بھی موڈ میں ہوتیں، اس دن یوسف کو بہت تنگ کرتیں...

پوچھ لیں کہیں اندر رہی اندر... کوئی دیکھ نہ رکھی ہو... یوسف نے جل کر لیکن جان بجھ کر کہا تھا..

اور اریزے کا ہاتھ کپکپا گئے تھے.. جو عثمان نے نوٹ کر لیا تھا..

چلو بچوں اب یونیورسٹی جاؤ.. ۸ بج رہے ہیں.. جانے میں بھی ٹائم لگے گا..

عثمان نے یوسف کو بھگانے کے لئے راستہ تلاش کیا تھا، کیونکہ اب اس کا زیادہ دیر رو کنا خطرے سے خالی نہیں تھا.

اوہاں، چلو شانزے ..ٹائم ہو رہا ہے وہ دونوں..اٹھ گئے تھے..

ویسے پھوپو پائنٹ ٹوبی نوٹیڈ..پول کھلنے کا ٹائم آیا تو ہمیں بھگا دیا..یوسف نے معصومانہ شکل بنائی تھی..

سمبھال کے جانا...عثمان نے یوسف کو دیکھ کر شرارت سے کہا تھا..

یوسف عثمان کے پاس آیا تھا..اور منہ بلکل اس کے کان کے پاس لیجا کر بولا تھا..

آپ بھی اریزے بھابھی کو سمبھال کر لے جایئے گا..وہ کہہ کر دروازے کی طرف بھگا تھا..

جبکہ عثمان جو اس ک پیچھے لپکا تھا...ہنس پڑا تھا..اور باقی سب اس کو دیکھ کر ہنسنے لگے تھے..

میں گاڑی لاتا ہوں...یوسف پارکنگ کی طرف گیا تھا..

جب شانزے کی نظر محسن پے پڑی تھی...

محسن..اس نے آواز دی تھی ...

اوہ-تم یہاں.. محسن جو اندر جا رہا تھا اس کی طرف آیا تھا...

ہاں ہم بس یونیورسٹی کے لئے نکل رہے تھے،کافی ٹائم ہو رہا ہے . شانزے نے اسے اطلاع دی تھی.

اوہ-مطلب میں انکل سے نہیں مل سکوں گا.. محسن نے ٹائم دیکھا تھا.

کیوں..؟؟شانزے نے حیران ہو کے پوچھا تھا.

یار وہ میری بائیک خراب ہو گئی صبح آتے ہوے تو آج میں ساتھ چلوں گا.. محسن اب اسے روداد سنا رہا تھا..

جبکہ شانزے کو ہنسی آئی تھی.یوسف کے بارے میں سوچ کر،

یوسف،شانزے اور محسن کے پاس اکر رکا تھا،اس سے پہلے کے یوسف کوئی بات کرتا،

محسن فرنٹ سیٹ پے بیٹھا تھا،جبکہ شانزے یوسف کی سائیڈ پے پیچھے سیٹ پے بیٹھی تھی..

او-تو کہاں؟؟؟یوسف کا دماغ ایک دم گھوما تھا ..

یار کیسا دوست ہے.. تمہارے ہاں حال چال پوچھنے کا رواج نہیں ہے.. محسن کو صدمہ لگا تھا.

بکواس نہ کر جو پوچھا ہے تو بتا...یوسف نے پھر سے پوچھا تھا..

بائیک خراب ہو گئی..اور انکل سے بھی،ملنا تھا تو سوچا آجاتا ہوں پھر تیرے ساتھ ہی یونیورسٹی چلا جاؤں گا .

پر مجھے کیا پتا تھا کہ دوست ایسے بھی ہوتے ہیں... محسن نے دکھ بھری آواز میں کہا تھا..

اب پتا جل گیا نہ...یاد رکھنا دوبارہ کے لئے...یوسف بھی کہاں کم تھا...

جبکہ شانزے کو ہنسی آئی تھی..

یوسف نے اس کو فرنٹ میرر میں سے گھورا تھا...اس لئے وہ باہر دیکھنے لگی تھی..

وہ جانتی تھی،وہ بار بار اسے دیکھ رہا ہے .

.....

آپ کچھ بولتی نہیں ہیں..؟؟ عثمان نے گاڑی چلاتے ہوے پوچھا تھا، وہ تنگ آ گیا تھا گاڑی میں پھیلی خاموشی سے..

بولتی ہوں..اریزے کنفیوز ہوئی تھی..

ویسے یہ آپ ہمیشہ ایسے کنفیوز کیوں ہوتی ہیں مجھے دیکھ کر.. عثمان نے پھر اس سے پوچھا تھا..

مطلب آپ کو دیکھ کر..اریزے گڑبڑائی تھی..

کچھ نہیں بس ایسے ہی... عثمان کا اس کو پریشان کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا .

آج مجھے سب سے زیادہ خوشی تمہیں دیکھ کر ہوئی تھی. عثمان نے پھر سے بات کی تھی.

اریزے مسکرائی تھی..

میرا تم کہنا برا تو نہیں لگا...؟ عثمان نے اس سے پوچھا تھا..

نہیں..آپ کچھ بھی کہہ سکتے ہیں..اریزے نے سر جھکایا تھا.

آج سب کو ساتھ دیکھ کر لگا جیسے میری فیملی کمپلیٹ ہو گئی ہے...

آتی رہا کریں اچھا لگتا ہے.. عثمان نے بہت روانی سے کہا تھا..

اریزے کے دل کے تار بہت زور سے چھیڑے تھے، جس کی ہر دھن اس کے چہرے پے بھکری تھی.

.....

گیم سٹارٹ ہو چکا تھا... تین ٹیمز آلریڈی گیم سے آؤٹ تھیں ..

رہ جانے والوں میں یوسف.. شہنواز اور وارث تھے...

یہ آخری میچ تھا جو شاہنواز اور یوسف کے درمیان ہونا تھا.. اگر شاہنواز میچ جیت جاتا ہے...

تو پھر کمپیٹیشن کے فائنل سیشن میں جانے کے لئے ایک میچ یوسف اور وارث میں ہو گا،

کونکہ نمبر کے لہٰذ سے وہ دونوں ایک جگہ کھڑے تھے..

لیکن اگر شاہنواز ہارتا ہے، تو پھر وارث اور یوسف کی ٹیمز فائنل سیشن میں پرفارم کریں گی..

سب چاہتے تھے کہ ،یوسف جیتے. ویسے بھی وہ ٹینس کے بیسٹ پلیئرز میں شامل تھا ..

اس لئے پورا گروپ وہاں موجود تھا، خلاف توقع رانیہ بھی وہاں تھی..اگر نہیں تھی تو وہ دشمن جان نہیں تھی..

یوسف ان سب کی طرف آیا تھا... محسن سے ٹاول لے کر اپنا پسینہ صاف کر رہا تھا.

سب نے اسے خوب چیر کیا تھا..

لیکن یوسف کی نظریں تو کسی کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں..اس لئے اس نے کوئی بات غور سے نہیں سنی تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں ہے یہ..یوسف نے محسن سے پوچھا اور خود پانی کی بوٹل کو منہ لگا کر پانی پیا تھا.

پتا نہیں..کہاں غائب ہے . کافی دیر سے نہیں دیکھا..جواب محسن کے بجائے صبا نے دیا تھا.

اور وہ سب اب ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن وہ نظر نہیں آئی

فائنلی وی آر ہیر...وہ آرڈر کر چکے تو عنیقہ نے خوش ہوتے کہا تھا..

سب سے پہلے تمہیں مبارک ہو..میچ جیتنے کی ..

تھنکس..پر یہ میرے اکیلے کی جیت نہیں ہے، شانزے نے بہت محنت کی ہے..

یوسف نے جانکر اس کا نام لیا تھا..

ہاں..تم ٹھیک کہ رہے ہو..عنیقہ کا موڈ کچھ اوف ہوا تھا..

وہ دونوں اب ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے..جن میں زیادہ تر باتیں شانزے کی تھیں.

ان کا آرڈر بھی آگیا تھا جو یوسف نے صرف کیا تھا اسے، جس کی وجہ سے عنیقہ موڈ پہلے سے اچھا ہو گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ تم میرے سامنے بیٹھو...تھرڈ کلاس فلموں کی لائن یوز کی گئی تھی..

عنیقہ کو لگا تھا اب وہ اپنا بازو یا ہاتھ آگے کر کے کہے گا لو یقین کر لو..پر وہ پھر سے ناکام ہوئی تھی..

کیسے نہ آتا..آخر کو تم شانزے کی بہن ہو..یوسف نے پھر سے وہی بات کرنے کی کوشش کی تھی..

جس کے لئے وہ یہاں آیا تھا.. کیوں کہ وہ جانتا تھا زیادہ دیر یہاں رو کنا عنیقہ کی خشفہمیوں کو ہوا دینا ہے..

وہ میری بہن نہیں ہے.. عنیقہ نے ریکٹ کیا تھا تیر نشانے پے لگا تھا..

اوہ- آئی مین تمہاری کزن... یوسف نے عنیقہ کی کمزوری پکڑ لی تھی..

نہ بہن.. نہ کزن... وہ صرف ہمارے گھر میں رہتی ہے.. اس سے زیادہ کوئی تعلوق نہیں ہے..

بظاھر کافی سکون سے کہا تھا لیکن اس کی آنکھوں سے اس کے اندر پنپنے والی نفرت کا اندازہ یوسف نے کر لیا تھا..

وہ کہتے ہیں نہ.. انسان جس سے نفرت کرتا ہے چاہ کر بھی اسے ختم نہیں کر سکتا.. نفرت ہر چیز پے غالب آجاتی ہے..

اچھائیوں پے بھی.. جیسے انسان جس سے محبت کرتا ہے تو اس کی غلط بات بھی برداشت کر جاتا ہے..

عنیقہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اتنے دن کی محنت بیکار گئی.. کتنی کوشش کی تھی اس نے

لیکن بلاآخر اس کے اندر کی نفرت جیت گئی تھی.. یہ جانے بغیر کے اسے کیا نقصان ہو سکتا ہے ..

مطلب میں سمجھا نہیں.. یوسف نے جان کر کہا تھا.

یہی کے وہ ہمارے خاندان کی نہیں ہے.. چاچو پتا نہیں کہاں سے اٹھا کے لائے تھے..

عنیقہ کی آواز میں اتنی نفرت اتنی حقارت تھی.. کہ یوسف کی آنکھیں غصے سے لال ہونا شروع ہو گئیں تھی.

ماما بابا نے تو بہت مانا کیا تھا پر جانے چاچو کو کیا ہو گیا تھا انہوں نے کسی کی نہیں سنی..

جب بھی بات شانزے کی ہوتی ہے تو چاچو گھر چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں،

نہ جانے کیا ہے اس میں کہ، خالہ اور اریزے کچھ بھی نہیں سنا چاہتیں اس کے بارے میں..

پاپا تو کتنی بار کہہ چکے ہیں چلاتا کر واب اسے لیکن نہیں وہ تو سنتے ہی نہیں ہیں..

وہ بولتی جا رہی تھی.. اسے لگا کے یوسف اب شانزے سے کبھی نہیں ملے گا،

آخر کون ہو گا جو اس طرح کی لڑکی سے رشتہ جوڑے گا ..

وہ اس بات سے بے خبر تھی.. کہ یوسف جو جانا چاہتا تھا جان گیا تھا .

وہ اس لئے جواب نہیں رہا تھا کہ دکھ میں تھا.. اسے یقین نہیں آرہا تھا ..

کوئی کسی سے اس حد تک نفرت کر سکتا ہے ..

وہ اچھی طرح سمجھ رہا تھا کے اس نے کس طرح کی زندگی گزاری ہے ..

اسے پھوپو کا خط یاد آیا تھا "میری بیٹی اپنے باپ کے پاس ہے"

آپ کی بیٹی اپنے باپ کے پاس نہیں ہے.. اس نے دل میں سوچا تھا .

یوسف کو شدید غصہ آرہا تھا. لیکن عنیقہ بے خبر بولتی جارہی تھی .

اور اس کی آخری بات نے یوسف کے سارے باندھ طور دے تھے..

ناماں کا پتا نا باپ کا، جانے کس کا گند اخون ہے... عنیقہ نے کہا ہی تھا..

بس... یوسف نے ٹیبل پے زور سے ہاتھ مارا تھا..

اس کے ایسے بولنے پے عنیقہ ڈر گئی تھی..

ایک لفظ اور نہیں.. سمجھیں... یوسف کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں..

مجھ حیرت ہے کہ ایک لڑکی ہو کے تم کسی دوسری لڑکی کے لئے یہ سب کہ رہی ہو ..

سوری یوسف میرا مطلب یہ نہیں تھا..میں تو صرف،عنیقہ کی بات بیچ میں رہ گئی تھی..

میں تو کیا؟؟؟یوسف دھاڑا تھا..اس نے ویٹر کو بل لانے کے لئے کہا تھا..وہ بل دے کر اٹھ گیا تھا.

جب عنیقہ نے ہاتھ پکڑ کے روکا تھا اسے..اسے عنیقہ کی حرکت زہر لگی تھی .

یوسف تم ایسے نہیں جا سکتے پلیز میری بات سنو..

میں تمہیں پسند کرتی ہوں..بات کافی بگاڑ گئی تھی لیکن عنیقہ ابھی بھی بات سمبھالنا چاہ رہی تھی..

تم میری بات سنو...یوسف نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا..ورنہ دل تو چاہا تھا کے تھپڑ لگا دے..

تم میرے لئے صرف دوست تھیں اور کچھ نہیں....میں نے تم سے دوستی صرف شانزے کے لئے کی تھی..

لیکن تم اس کے بھی لائق نہیں ہو وہ کہتا وہاں سے چلا گیا تھا..

جبکہ عنیقہ کے اندر ایک نئی آگ لگ گئی تھی..بدلے کی آگ...

.....

پاپا...پاپا...شانزے آواز دیتی ہوی اندر آئی تھی..

آجاؤ پاپا کی جان..حسان نے اپنا کام کرتے ہوے کہا تھا..

آپ مصروف ہیں تو میں بعد میں آجاؤں گی..شانزے نے ہاتھ میں لیپ ٹاپ دیکھ کر کہا تھا،

ہاں مصروف تو ہوں پر اپنی بیٹی کے لئے نہیں...انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بلایا تھا..

شانزے فورن جا کے ان کے سینے لگ گئی تھی..وہ آج بھی انھیں ایسی ہی لگتی تھی چھوٹی سی گڑیا..

جسے سے ۲۰ سال پہلے وہ اس گھر میں لاے تھے..یہ سوچ کر کے دنیا کی ہر خوشی اس کی جھولی میں ڈالیں گئے..

اور ایسا کیا بھی لیکن پھر بھی دل میں کوئی کسک تھی..خاندان کے کچھ لوگوں کے رویے

کی ..

اور آج کل تو ایک نئ سوچ نے ان کے دماغ میں گھیرا ڈال رکھا تھا .

کیا ہو گا جب شانزے کو اس کی حقیقت پتا چلے گی کیا وہ بتا دیں ..

لیکن کیسے بتائیں کیا وہ سہہ سکے گی سب کچھ .. پھر وہ انھیں چھوڑ گئ تو..

کیا وہ جی پائیں گئے ،ان کے لئے تو وہ صرف ان کی ہی بیٹی رہی تھی.. بیٹیوں کی تو رخصتی انسان کو رلا دیتی ہے..

یہاں تو معاملہ جدائی کا تھا... وہ کیسے سمجھائیں گئے اسے کہ وہ کیوں بتانا نہیں چاہتے تھے..

کیا ہوا پاپا آپ پریشان ہیں..؟؟ شانزے نے ان کے چہرے پے ہاتھ رکھا تھا..

اب وہ کیسے بتاتے اس کو کہ وہ تو اس دن سے پریشان ہیں جب پہلی بار انہوں نے زینب کا نام اس سے سنا تھا...

حسان کو یاد تھا وہ بچپن میں بھی ہمیشہ ایسا کرتی تھی.. جب کوئی بات کرتی تو بار بار ان کے چہرے پے ہاتھ رکھتی..

وہ برداشت نہیں کرتی تھی..ان کی توجہ اس سے ہٹے..وہ مسکرائے تھے لیکن آنکھیں نم ہو گئیں تھیں ..

پاپا آپ رو رہے ہیں..؟؟شانزے پریشان ہوئی تھی ..

نہیں پاپا کی جان..انہوں نے اس کا ماتھا چوما تھا ..

تو پھر..؟؟شانزے نے پھر سے پوچھا تھا..

تو پھر کہ میں اپنی بیٹی کو باہر آئس کریم کھلانے لے کر جاؤں گا..حسان نے بچوں کی طرح بہلایا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وہ بھول گئے تھے ماں باپ کے لئے بچے چھوٹے ہی رہتے ہیں ..

حالانکہ انہوں نے بھی دنیا کے کچھ اصول تو سیکھ ہی لئے ہوتے ہیں ..

اس لئے شاید انھیں پتا نہیں چلاتا کہ کب ان کی اولاد بنا کہے بھی ان کی بتائیں سمجھنے لگتی ہے،

ان کی بات پے شانزے مسکرائی تھی..

اب بتاؤ کچھ کہنے آئین تھیں..حسان اس کا دماغ بٹانا چاہتے تھے،

جی پاپا مجھے کچھ بکس چاہیے تھیں..ڈیبیٹ کمپیٹیشن کے لئے..شانزے یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ کیوں آئی ہے،

تو لے لو..بیٹا..حسان نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرا تھا، نظر ان کی لیپ ٹاپ پے تھی..لیکن دیہان اب کہیں اور تھا..

شانزے نے اٹھ کر انکی چھوٹی سے لائبریری سے کچھ بکس لیں تھیں پھر اپنے روم میں چلی گئی تھی...

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے میں روم میں داخل ھوئی تو اس کا دماغ بھگ سے اوڑھ گیا تھا،،

ہر طرف بکس اور پیپرز پھیلے تھے اور ان سب کے بیچ میں شانزے منہ پے ایک کتاب رکھ کے لیٹی تھی .

وہ کمرہ کم اور ردی پیپر کی دکان زیادہ لگ رہی تھی..

یہ سب کیا ہے...اریزے نے حیرت سے پوچھا تھا..

نظر آنا بند ہو گیا ہے..ان کو بکس کہتے ہیں...شانزے نے چڑ کر کہا تھا..وہ پہلے ہی جلی

بیٹھی تھی..

کیوں کے اتنی ساری بکس میں اسے ایک بھی اچھا ٹوپک نہیں ملا تھا..

وہ مجھے بھی پتا ہے لیکن یہاں ایسے کیوں پھیلی ہیں..؟؟؟اریزے نے بکس کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی،

جس سے شانزے نے اس کے ہاتھ پے ہاتھ مار کر ناکام بنایا تھا ..

پھیلاؤں گی نہیں تو سمیٹوں گی کیسے..شانزے نے بڑی ادا سے کہا تھا،

فلمی..ویری فلمی..اریزے نے چیزیں سائیڈ میں کی تھیں اور بیڈ پے بیٹھی تھی..

کیا فلمی یار ابھی تک ایک ٹوپک نہیں ملا ڈھنگ کا اتنی بکس دیکھ لیں ہیں..شانزے پریشان ہوی تھی ..

گوگل کر لو..اس نے اطمینان سے کہا تھا.

نہیں گوگل نہیں مجھے تو کچھ الگ سے ٹوپک چاہیے..شانزے نے بچوں کی طرح کہا تھا.

تو پھر اور بکس دیکھ لو..کچھ بکس نیچے اسٹور میں بھی تو ہیں..اریزے نے آرام سے مشورہ دیا تھا.

اوہ یس.... یس شانزے نے خوشی سے بہن کا منہ چوما تھا ..

وہ جانے لگی تھی.. جب اریزے اس کے سامنے راستہ روک کے کھڑی ہوی تھی..

پہلے یہ سب سمیٹو.. اس نے کمرے میں پہلی چیزوں کی طرف اشارہ کیا تھا .

اریزے میری بہن... شانزے نے معصوم منہ بنایا تھا..

کوئی نہیں چپ چاپ کرو... اریزے کہتی چلی گئی تھی..

.....

شانزے اسٹور میں آئی تھی.. کافی ٹائم تو روم سمیٹنے میں لگ گیا تھا.. وہ نیچے بکس میں سے بکس نکل رہی تھی..

اور ساتھ ساتھ اپنا دل میں اریزے سے ناراض ہو رہی تھی...

کچھ بکس اس نے لے لیں تھی.. وہ لایٹ اوف کر کے نکلنے ہی والی تھی،

جب اس کی نظر لکڑی کی بنی الماری پے پڑی، جس پے کچھ بکس رکھیں تھیں..

شانزے اترنا چاہتی تھی.. لیکن اس کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ رہا تھا..

اس لئے وہ آس پاس کوئی چیز ڈھونڈھنے لگی جس پے چڑھ کر وہ بکس اتار سکے.

اس کی نظر لکڑی کے ایک ٹوٹے ہوے سٹول پے پڑی...اگرچہ اس کی حالت بہت خراب تھی..

لیکن شانزے کا کام بن سکتا تھا..

شانزے سٹول اٹھا کر لائی اور پھر چہر کر بکس اٹھانے لگی..وہ بکس میں اتنی مگن ہوی کہ یہ بھی بھول گئی،

کہ سٹول کی حالت کافی خستہ ہے..اور اسی بے دیہانی میں میں وہ نیچے گرنے لگی تھی ..

جب اس نے الماری پر پڑا کپڑا پکڑا لیکن وہ بھی اسے سہارا نہیں دیکھ سکا...

نتیجتاًاوپر رکھی ساری چیزوں سمیت وہ نیچے گرپڑی تھی..

وہ اپنی چوٹیں سہلاتی اٹھ بیٹھی تھی،اب اسے اور بھی غصہ آیا تھا کچھ گرنے کا اور کچھ سامان پھیلنے کا..

وہ جتنا ٹائم بچانا چاہ رہی تھی اتنا ہی ویسٹ ہو رہا تھا..

اس نے بڑبڑاتے ہوے چیزیں سمیٹنا شروع کی تب اس کی نظر ایک چھوٹے سے زنک لگے صندوق پے پڑی..

جس کی کنڈی میں تالا تھا،، لیکن گرنے کی وجہ سے اسکے قبضے کھل گئے،

اور کچھ خط اس ان میں سے نکل رہے تھے ..

شانزے جلدی جلدی خط اس میں ٹھونس رہی تھی. صندوق سائیڈ میں رکھ کے واپس پلٹ رہی تھی..

جب کسی چیز نے اسے روک لیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ چیز کچھ اور نہیں تھی بلکے خط پے لکھا نام تھا...

زینب میر ...

.....

وہ صندوق حسان کا تھا، وہ بہت اچھے سے پہچانتی تھی.

) جسے بچپن سے آج تک اس نے بند ہی دیکھا تھا.. اور کبھی کسی نے اسے کھولنے کی کوشش نہیں کی تھی..

کیوں کہ سب کو یہی پتا تھا کہ اس میں حسان کی بہت اہم چیزیں ہیں ...

اور کیا ہیں یہ نہ کبھی انہوں نے بتایا نہ کسی نے پوچھا.. لیکن اب جو شانزے نے دیکھا اسے نظر انداز کرنا مشکل تھا (

شانزے پلٹی تھی، اس نے وہاں سے وہ خط اٹھا لئے تھے.. جنھیں لے کر وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی..

وہ ایک ایک کر کے سب خط دیکھ رہی تھی.. سارے کھلے ہوے تھے سوائے ایک کے،

ہر خط پے صرف ایک ہی نام تھا،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زینب میر... زینب میر ...

"می جانی کیا آپ کسی زینب کو جانتی ہیں".. شانزے کی اپنی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی ..

اس کا دل دھڑکنا بھول رہا تھا.. ایک انجانا خوف اسے گھیر رہا تھا .

تو کیا پاپا جانتے ہیں زینب کو.. اس نے خود سے سوال کیا تھا. لگا تھا اس کی آواز کہیں پاتال سے آرہی ہے..

تو پھر اس دن وہ کچھ بولے کیوں نہیں..اس کا مطلب وہ چھپا رہے ہیں..لیکن کیوں..

اس کا دل بیٹھ رہا تھا..

تو کیا پاپا ہی میرے باپ ہیں..اس لئے وہ سب سے بات چھپاتے رہے ہیں..دل

بدگمان ہوا تھا..

ایک ایک کر کے خط پڑھنے لگی تھی...سارے راز کھلنے لگے تھے..

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے..وہ جان گئی تھی ..حقیقت...

وہ جان گئی تھی زینب کوئی اور نہیں اس کی ماں ہے ..

وہ جان گئی تھی..اس کا باپ کون ہے(اور یہ ایک نیا انکشاف تھا اس پے...)

وہ یہ بھی جان گئی تھی..زینب میر، حسین کی چھوٹی بہن ہیں..

اوہ-تو اس لئے اس کا دل حسین کی طرف کھنچتا تھا..اس نے دل میں سوچا تھا..

وہ جان گئی تھی کہ اس کے باپ نے پیسوں کے لئے اس کی ماں سے شادی کی تھی ..

اور پھر اسے دولت نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا.

شانزے کو لگا کمرہ گھوم رہا ہے.. کبھی لگتا کمرے کی ہر چیز اس پے گر جائے گی ..

اس نے خود کو بامشکل سمبھالا تھا..

اب وہ آخری خط کھول رہی تھی.. شانزے کی آنکھیں ڈبڈبہ رہی تھیں ..

اس نے خط کھولا تھا.

میری پیاری بیٹی..

میں نہیں جانتی کے یہ خط تمہیں ملے گا یا نہیں...

اگر مل گیا تو میں حسان کی شکر گزر ہوں گی.. اور اگر نہ ملا تو میں سمجھ سکتی ہوں کہ وہ مجبور ہے ..

میں نہیں جانتی تم کتنی بڑی ہو گیں.. میں یہ بھی نہیں جانتی کے تم میری بات سمجھ پاؤ گی یا نہیں..

پر چاہتی ہوں تم میری بات سمجھو.. کیوں کے تم نے ایک اچھی بیٹی بنانا ہے..

تم نے زینب نہیں بنا.. جو غلطی میں نے کی وہ تم نہ کرنا..

جیسے میں نے اپنے باپ جیسے بھائی پے اپنی خواھشات کو ترجی دی.. تم نہ کرنا ...

کبھی دل اور باپ میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو بنا کچھ سوچے اپنے باپ کو چننا..

یہ وہ سایا ہے جو تمہیں زندگی کے کڑے موسموں سے بچاے گا...

اگر ایک یہ سر سے چلا گیا نہ تو پھر کبھی واپس نہیں ملے گا..

اور تم بھی میری طرح اکیلی رہ جاؤ گی.. اور میں نہیں چاہتی کے تم بھی میری طرح دربدر بھٹکو ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پچھلے ڈیڑھ سال میں میں نے زمانے کے سب رنگ دیکھ لئے،

میں نہیں چاہتی کہ تمہیں ان سب کا سامنا ہو.. میری دعا ہے کہ تم ہمیشہ ثابت قدم رہو ..

تم کبھی اپنی راہ نہ بھٹکو.. تم ہمیشہ کامیابی حاصل کرو...

میں یہ نہیں جانتی کے تم مجھے سے محبت کرتی ہو یا نہیں..

پر میں چاہتی ہوں کہ تم مجھ سے نفرت کبھی نہ کرنا..

ہو سکے تو اپنی بد نصیب ماں کو معاف کر دینا..

شانزے کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا. اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہوا ہے..

ایسا لگ رہا تھا پل بھر میں پوری دنیا بدل گئی ہے..

اس نے لفافے میں سے تصویر نکالی تھی،

"تم زینب کو جانتی ہو..؟؟ تمہاری شکل ان سے ملتی ہے، یوسف کی آواز اس نے خود میں سے اتی سنی تھی .

جس میں بلکل اس کی شکل کی لڑکی گود میں چھوٹی بچی لی ہوئی تھی..

شانزے نے بے اختیار تصویر کو چوما تھا. آنسو خود بہ خود بہنے لگے تھے.

شانزے نے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ سب سمیٹا تھا اس نے منٹوں میں فیصلہ کیا تھا ..

"مجھے پاپا سے بات کرنی ہے" اس نے دل میں سوچا تھا،

شانزے کو لگا اس کی جان نکل رہی ہے، ایک بار پھر کمرہ گھوم گیا تھا..

اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا اور پھر حسان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی ..

.....

کیا ہوا بہت دنوں سے دیکھ رہی ہوں پریشان ہیں ..

کوئی بات ہے تو بتائیں ہو سکتا ہے میں اپ کے لئے کچھ کر سکوں.. حنا نے حسان کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا..

حنا وقت آگیا ہے کہ شانزے، جانے کہ وہ کون ہیں

اپنے باپ کے بارے میں جانے... اپنے رشتیداروں کے بارے میں جانے.. حسان کی آواز میں دکھ تھا.. بے انتہا دکھ..

اندر آتی شانزے کے قدم روک گئے تھے..

مجھے سمجھ نہیں آتا میں اس کو کیسے بتاؤں.. اگر اس نے مجھے غلط سمجھا تو؟؟

وہ ہماری بیٹی ہے حسان وہ کیوں ہمیں غلط سمجھے گی.. حنا پریشان ہوئی تھی ..

کیوں کہ میں اس کا مجرم ہوں.. کیوں کہ میں سب جانتا ہوں.. لیکن پھر بھی میں نے چھپایا...

دل ڈرتا ہے، سب جان کر اگر وہ مجھ سے نفرت کرنے لگی تو..؟؟؟

اگر ہمیں چھوڑ گئی تو...؟؟؟ بات کرتے ہوے حسسان کی آواز بھرا گئی تھی ..

حسان کی بھیگی آواز وہ صاف سن سکتی تھی..وہ اندازہ کر سکتی تھی کہ وہ رو رہے ہیں..

شانزے کا دل تڑپ تھا..اس کا دل چاہا تھا کہ وہ بھاگ کر جا کے ان کہ آنسو سمیٹ لے..

حسان یہ آپ کیا کر رہے ہیں...تڑپ تو حنا بھی گیں تھیں..

وہ ہماری بیٹی ہے..صرف ہماری وہ کیوں ہمیں چھوڑ کے جائے گی،

میں اسے نہیں جانے دوں گی..وہ میری بیٹی ہے..اپ نے مجھے لا کر دی تھی..

آپ نے کہا تھا کہ یہ ہماری ہے تو آخر آج آپ کیسے کہہ سکتے ہیں..آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ..

اور اگر ایسا ہی ہے تو آپ نہ بتائیں اسے..حنا خود بھی رو پڑی تھی ..

حنا یہ اب نا ممکن ہے..اس کے رشتداروں میں سے کوئی اسے ڈھونڈھ رہا ہے ..

اور جلد یا بدیر انھیں پتا چل ہی جائے گا..اور پھر شانزے کا سوچو ..

اس کے ساتھ بھی تو ناانصافی ہے نہ... حسان انھیں سمجھا رہے تھے..

شانزے میں مزید سننے کی ہمت نہیں تھی وہ کیا کرے سمجھ نہیں آرہا تھا..

وہ تو حسان سے اپنے بیتے کل کا حساب مانگنے آئی تھی..

لیکن اب احساس ہوا تھا.. کہ ماں باپ سے حساب کرنا اتنا آسان کہاں تھا..

پیروں سے زمین کھسک گئی تھی....اسے اپنا آپ خلا میں اڑتا محسوس ہوا..

جہاں ہر طرف اندھیرا تھا..جو پوری طرح اسے اپنے آپ میں لپیٹ رہا تھا..

شانزے کی آنکھیں بند ہوئی تھیں...اور وہ زمین پے گر پڑی تھی..

آخری آواز جو اس نے سنی وہ شاید اریزے کی تھی.. لیکن وقت نے مہلت نہیں دی کے وہ ریکٹ کرے..

.....

کیا ہوا اماں، یہ شور کیسا تھا. عنیقہ جو کل سے اپنے کمرے میں بند اپنے ٹھوکرائے جانے

کا سوگ مانا رہی تھی.

باہر اکر طائی جان سے پوچھنے لگی.

ارے کیا ہونا ہے ایک ہی مصیبت نامہ ہمر زندگیوں میں لکھا گیا ہے،اور وہ شانزے ہے.تائی جان نے بڑا دل جلایا تھا .

اوہ-اماں آپ بھی نہ..سیدھا سیدھا بتائیں ہوا کیا ہے.عنیقہ ماں سے جنجھلائی تھی.

ہونا کیا ہے..بیہوش ہو گئی تھی،در کے لے کر گیں ہیں ہوش میں ہی نہیں آرہی تھی.

تائی جان نے اسے اطلاع دی تھی .

اچھا ہی ہے نہ آے،عنیقہ کہتی واپس چلی گئی تھی.

تائی جان اس کے پیچھے گیں تھی.وہ بسٹر پے گری آنسو بہا رہی تھی.

ارے میری بچی دل کن جلاتی ہے،دفع کرا سے ..

تائی جان نے تسلی دی تھی،ان سے بیٹی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی.

اماں کیسے دفع کروں..ایک تو اچھا لڑکا ملا تھا اور وہ بھی..عنیقہ پھر رونے لگی تھی.

آے لو..ایسا بھی کیا تھا یوسف میں اس سے بھی اچھے لڑکے پڑے ہیں دنیا میں..تائی جان نے بات کا رخ موڑا تھا.

اچھا کہاں مجھے کیوں نہیں نظر آتے..عنیقہ رونا بھول گئی تھی.

تم دیکھو تو نظر آیئں گئے نہ،تائی جان نے اس کی عقل پے ماتم کیا تھا .

اماں کہاں دیکھوں..عنیقہ بولتے بولتے روکی تھی..آپ کا مطلب احد؟؟؟عنیقہ نے ماں کی طرف دیکھا تھا.

اور وہ دونوں ہنس پڑیں تھیں.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

بلڈ پریشر خطرناک حد تک لو ہے، جس کی وجہ سے ہارٹ بیٹ مس ہوئی ہے..

کوئی صدمہ، یا کوئی بات ہوئی ہے جو وہ برداشت نہیں کر سکیں ہیں،ڈاکٹر نے حسان کو مخاطب کیا تھا.

نہیں ڈاکٹر ایسا تو کچھ نہیں ہے، حسان نے پریشان ہوتے کہا تھا.

ٹھیک ہے، لیکن آپ کو خیال کرنا پڑے گا، فلحال خطرے سے باہر ہیں. کچھ دائر میں

ہوش اجے گا .

لیکن ابھی کچھ کہ نہیں سکتے .اس لئے کسی قسم کا اسٹریس بھی ان کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا ہے .

کچھ میڈیسن ہیں جو آپ نے کمپلیٹینیو کرنی ہوں گی،ڈاکٹر نے میڈیسن لکھ کے دی تھیں..

حسان ڈاکٹر کیا کہ رہے ہیں می جانی اور پھوپو فورن بولیں تھیں..جبکہ اریزے کچھ چپ سی تھی،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر کہتے ہیں کسی بات کا صدمہ لیا ہے اس نے،کسی قسم کا سٹریس بھی اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے..

کس بات کا کیا ہوا ہے..؟؟ پھوپو حیران تھیں ..

مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آرہا،ابھی کچھ دیر پہلے تو ٹھیک تھی اب اچانک کیا ہو گیا..

حسان ایک دم ہی کافی تھکے سے لگ رہے تھے،شانزے کی چھوٹی سی تکلیف بھی انھیں پریشان کرتی تھی..

لیکن اب تو بات ہی اتنی سیریس تھی .

اریزے مزید کچھ چھپ ہوی تھی،وہ کسی گہری سوچ میں تھی..

حسان کو لگا شانزے کی وجہ سے ہے اس لئے انہوں نے اس کو دلاسہ دیا تھا. لیکن باریہ نہیں تھی .

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ شانزے کو کیا ہوا ہے. اس کی بہن اتنی کمزور تو کبھی نہیں تھی.

کوئی بات اسے اتنا پریشان کرتی، تو پھر ایسا کیا ہو گیا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے کے ہاتھ میں فون بج رہا تھا... کال عثمان کی تھی..

اسلام وعلیکم.. عثمان کی آواز ہمیشہ کی طرح فریش تھی .

وعلیکم اسلام.. اریزے نے اپنے خیالوں میں گم کہا تھا.

اریزے تم ٹھیک ہیں.. عثمان پوچھے بنا نہیں رہا تھا. وہ اس کی آواز کی تبدیلی کو اچھے سے پہچان سکتا تھا.

جی.. اریزے رونے لگی تھی..

اریزے پلیز کیا ہوا ہے..آپ بتائیں تو سہی...ایسے تو تم صرف مجھے پریشان کر رہی ہو. عثمان فکر سے بولا تھا..

جس کم کے لئے اس نے فون کیا تھا اچانک وہ بھی بھول گیا تھا.

وہ شانزے...اریزے نے پھر رونے لگی تھی..

کیا ہوا شانزے کو..عثمان نے اتنی زور سے کہا تھا ..

یوسف جو ابھی حسین کے روم میں داخل ہو رہا تھا، عثمان کی طرف آیا تھا..

بھائی سب خیریت ہے..؟؟اس نے عثمان کو پوچھا تھا. جبکہ عثمان نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا.

پلیز اریزے بولیں شانزے کو کیا ہوا..؟؟ عثمان اس سے پوچھ رہے تھے، جب کے کے چہرے پے پریشانی واضح تھی.

وہ..ہسپتال میں ہے..اریزے نے بات مکمل نہیں کی تھی جب اس نے عثمان کو کہتے سنا تھا.

یوسف تم گری نکالو..یوسف ایک ڈیم ہی پلتا تھا. اور آپ پلیز مجھے بتائیں کون سے

ہسپتال میں ہم ابھی آرہے ہیں..

آپ پریشان ہوں... وہ اب سیرین اتر رہے تھے.. جب کے اریزے انھیں ایڈریس بتا رہی تھی .

.....

میرا خیال ہے آپ سب لوگ اب گھر چلے جائیں.. جیسے شانزے کو ہوش آتا ہے. ہم بتادیں گئے سب کو..

حسان فکر مند تھے لیکن سب کا اس طرح پریشان ہونا بھی انھیں ٹھیک کہاں لگ رہا تھا..

اور پھر می جانی وہ تو جب سے روے ہی جا رہی تھیں ..

ہان میرا خیال ہے حسان ٹھیک کہ رہا ہے اب چلتے ہے، پھر آجائیں گئے .

تائی جان جواب سے کچھ دیر پہلے ہی آئی تھیں فورن بولیں ..

پاپا میں یہیں روکوں گی پلیز اریزے نے منت کی حسان سمجھ رہے تھے اس کی حالت وہ رو نہیں رہی تھی..

لیکن پھر بھی انھیں اندازہ تھا کہ وہ بہت پریشان ہے..

چاچو میں بھی روکتا ہوں..ایسا کرتے ہیں احد کے ساتھ امی اور خالہ کو بھیج دیتے ہیں..

احد جو ہر چیز سے بے نیاز کھڑا تھا..وجی کہ کہنے پے چونکا تھا.وہ آتو گیا تھا،

کسی جذبے میں کھنچ کر لیکن اسے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی.

وہ سب باہر کی طرف بڑھ گئے تھے.

.....

آپ دونوں گاڑی میں بیٹھیں میں آتا ہو،احد کہتا ہوا ہسپتال کی پارکنگ میں بنی شاپ کی طرف بڑھا تھا ..

اس نے اپنے لئے جوس لیا تھا،جب ایک مانگنے والا بچی اس سے پیسے مانگنے لگی،

آے بھائی..دے دینا..اللہ کے نام پے دے دے...بچی نے اس کے آگے ہاتھ پھلایا تھا..

بھاگو یہاں سے..وہ بچی احد کو بڑی اریٹیٹ کر رہی تھی..

بھائی دے دینا..دعا کروں گی ..

کہانہ جاؤ یہاں سے..منہ اٹھا کے مانگنے کے علاوہ کوئی کم نہیں ہے تم لوگوں کو. محنت تو تم لوگوں کو آتی نہیں ہے.

احد چلا رہا تھا..اب اسے بہت غصہ رہا تھا ..

بھائی...بچی نے احد ٹراؤزر پکڑا تھا،احد کو لگا اس نے سری حدیں پر کر دیں،اس نے بچی کو دھکہ دیا تھا..

وہ زمین پے گر گئی تھی..احد غصے میں اس کی طرف بڑھا تھا،

وہ اٹھ پاتی اس سے پہلے اس نے اس کو لات مارنا چاہا تھا .

لیکن کسی نے بڑی تیزی سے بچی کو اس کے آگے سے کھینچا تھا. تم ٹھیک ہو بیٹا وہ اب بچی سے پوچھ رہا تھا.

وہ دار گئی تھی.. تبھی بھاگتی چلی گئی تھی..

ریلکس بروبچی ہے.. نہیں دینا مت دو لیکن اس طرح کا رویہ..یہ تو غلط ہے..اس نے اطمینان سے احد کو کہا تھا..

تم ہوتے کون ہو مجھے بولنے والے تم لوگوں کی وجہ سے انہیں شہہ ملتی ہے،

تمھی دیکھ کر لگتا نہیں کہ اس کا تمہارا کوئی رشتہ ہو سکتا ہے ..

ایک مانگنے والی بچی کے لئے تم مجھے لکچر دے رہے ہو. احد ابھی بھی غصے میں تھا..

میں کوئی نہیں ہوتا بولنے والا.. نہ میں شہہ دے رہا ہوں. میں صرف اتنا کہ رہا ہوں..

کہ بچے بچے ہوتے ہیں..

معصوم.. نہیں دینا نہ دو پر.. ہاتھ نہ اٹھاؤ.. وہ شخص آگے بڑھا تھا لیکن پھر پلٹ کر آیا..

اور ہاں ہم سب کے درمیان اللہ تعالیٰ نے جو خبصورت رشتہ رکھا ہے نہ اسے انسانیت

کہتے ہیں..

احد کو منہ توڑ جواب ملا تھا وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا..

جبکہ وہ ابھی بھی وہیں کھڑا تھا، جب کسی نے پیچھے سے کہا تھا..

یوسف کیا ہوا.. عثمان نے اسے کھڑا دیکھ کر پوچھا تھا ..

کچھ نہیں بھائی اندر چلتے ہیں ..

.....

کہاں رہ گئے تھے..؟؟روبینہ نے گرجی چلاتے احد سے پوچھا تھے جو ایک منٹ کا کہہ کر اچھا خاصہ ٹائم لگا کر آرہا تھا.

ماما کچھ نہیں بس وہ جوس لینے میں دائر ہو گئی تھی..اس نے ان کو مطمین کیا تھا..

روبینہ تم بھی کیا بیٹے سے سوال کر رہی ہو آج کل تو لوگ بیٹیوں سے نہیں پوچھتے..تائی اماں نے جان کر کہا تھا.

نہیں بھابھی ایسا نہیں ہے،بیٹا ہو یا بیٹی ماں باپ کا فرض ہے کے اولاد سے پوچھیں ..

وہ اپنے دل کے چور پے گھبرائیں تھیں اصل بات یہ تھی کہ وہ اپنے بیٹے کی جھگڑالو طبیعت سے واقف تھیں .

تم تو بھولی ہو..ابھی تک انہی ریتی رواجوں میں جی رہی ہو..

اب اپنے گھر میں شانزے کو ہی دیکھ لو مجال ہے جو کبھی کسی سے کوئی مشورہ کر کے کم کرے..

ارے میری انیقہ تو کوئی کپڑا بھی لیتی ہے تو دس دفع پوچھتی ہے.امی لوں یا نہ لوں ...

اورانے جانے کا تو تم نے دیکھ ہی لیا ہے..کوئی ٹائم نہیں ہے..تائی جان نے بلا آخر بات کو موت ہی دیا تھا..

نہیں بھابھی مجھے تو بڑی پیاری لگتی ہے،اور پھر یونیورسٹی میں ہے..ہزار مسلے ہوتے ہیں..

ٹریفک یہ..وہ..دیر سویر ہو جاتی ہے..روبینہ کی آواز میں محبت تھی..جب کہ احد کی سوچ کا رخ مڑا تھا..

ارے تم کچھ بھی کہو،یہ لڑکیاں جنھیں بھر کی ہوا لگ جائے نہ ان کے پاؤں زمین اے نہیں ٹکتے..تائی جان نے پھر کہا..

اچھا..!!!!چھوڑیں ان باتوں کو...ابھی دوا کریں ٹھیک ہو جائے،بچی بیچاری ..

پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی..روبینہ نے افسوس کا اظہار کیا تھا..

ارے نظر نہیں روگ لگ گیا ہے..سنا نہیں تم نے درنے کہا تھا صدمہ لگا ہے..

ارے بتاؤ بھلا کیسا صدمہ شام میں تو بڑی خوش خوش آئی تھی..مجھے تو لگتا ہے..عشق وشق کا مسلہ ہے..

تبھی تو ایسے ہو رہی ہے مرنے والی.. ورنہ شانزے اور اور کسی بعد کا صدمہ میں نہیں مانتی..

تائی جان نے کنکھیوں سے نند کو دیکھا تھا ..

جن کی مضبط سوچ میں انہوں نے غلط فہمی کی ایک کھڑکی تو کھول ہی دی تھی ..

.....

عثمان اور یوسف دونوں ہی وہاں تھے، یوسف اب پاپا اور وجی سے بتائیں کر رہا تھا..

جبکہ عثمان ڈاکٹر سے مل کر تسلی کرنا چاہتے تھے ...

تبھی نرس نے اکر کہا تھا، آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے..

وہ سب اندر آگے تھے.. شانزے کی آنکھیں بند تھیں..

دماغ میں پھر سوال جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا.. اس نے آنکھیں بند کر لیں تھی ..

اس کی تکلیف کا اندازہ اس کے چہرے سے لگایا جا سکتا تھا.

شانزے میرے بچے.. پاپا اس کے پاس بیٹھے تھے اس نے آنکھیں کھول دیں تھیں..

پاپا.. وہ اٹھنا چاہتی تھی پاپا نے اسے سہارا دے بٹھایا تھا لیکن وہ ان کے سینے سے لگ کے رونے لگی تھی..

میں آپ سے بہت پیر کرتی ہوں پاپا.. میں صرف آپ کی بیٹی ہوں..

وہ روتے ہوے بہت آہستہ آواز میں بول رہی تھی.. اتنی کہ پاپا مشکل سے سمجھے تھے.

میں بھی اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں.. حسان کی آواز کانپی تھی..

وعدہ کریں آپ کبھی مجھے خود سے دور نہیں کریں گئے.. شانزے کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے..

اور نہ حسان سمجھ پارہے تھے وہ کیا بول رہی ہے... بس وہ تو اس کی ہر بات میں ہاں کر رہے تھے..

پیچھے کھڑے چاروں لوگ شانزے کا تڑپنا دیکھ کر پریشان تھے کسی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہوا ہے..

حسان سے برداشت نہیں ہوا تھا وہ رونے لگے تھے..

ایسے نہیں کرتے اپنے پاپا کے ساتھ بیٹا..بس اب چپ..

جب وجی پاپا کی طرف بڑھے تھے..اور عثمان شانزے کی طرف..

ان دونوں نے شانزے اور پاپا کو الگ کیا تھا..وجی نے پاپا کو حوصلہ دلایا تھا..

جبکہ عثمان نے شانزے کے سر ہاتھ پھیرا تھا..

ارے میں تو بڑا بہادر سمجھتا تھا..عثمان نے کہا تو مسکرائی تھی لیکن بولی کچھ نہیں تھی.

اس کی آنکھوں میں خاموشی تھی..تاریک،کالی رات جیسی کچھ پل کے لئے عثمان بھی حل گئے تھے..

لیکن سمجھ نہیں پا رہے تھے..شانزے بچے اب ٹھیک ہو نہ؟؟؟

جی بھائی..شانزے نے آہستہ سے جواب دیا تھا..

اریزے اب اس کے پاس سس آئی تھی..اس کا دل کسی انہونی کا علان کر رہا تھا.

میں ڈاکٹر سے مل کے آتا ہوں.پاپا باہر کی طرف گئے تھے،تو عثمان بھی ان کے ساتھ ہی چلے گئے تھے..

یہ کچھ میڈیسن ہیں، نرس نے ایک پیپر بڑھایا تھا، جو وجی نے فورن لے لیا تھا.. میں لے کر آتا ہوں..

یوسف بہت دیر تک شانزے کو دیکھتا رہا تھا، وہ بھی اریزے کی طرح شوک میں تھا..

اسے بھی سمجھ نہیں آرہا تھا، کیا ہوا ہے، کیوں ہوا ہے.. لیکن بہر حال اس نے خود کو سمبھالا تھا.

واہ- مس شانزے حسان.. مزے ہیں آپ کے تو.. وہ شانزے کے پاس بیٹھتے بولا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے اور اریزے دونوں حیران ہوئی تھیں ..

اگر ٹوپک چوز کرنا نہیں آرہا تھا تو بول دیتیں.. اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی..؟؟

اس نے ناراضی سے بولا تھا، شانزے ہنس پڑی تھی..

یوسف اور اریزے دونوں نے سکون کا سانس لیا تھا.. لیکن کچھ تھا جو پریشان کر رہا تھا..

چلو کیا یاد کرو گی.. کس حاتم سے پلا پڑا ہے.. یہ کام میں کر دوں گا.. اس کے بولنے پے

پھر سے ہنسنے لگی تھی .

.....

آپ شانزے کو لی جا سکتے ہیں، ابھی مزید رکھنے کی ضرورت نہیں ہے..

لیکن حسان صاحب، آپ کو خیال کرنا ہو گا، شانزے کی حالت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کسی سٹریس میں ہے،

اور اگر اس کی حالات ایسی ہی رہی تو پھر اس کے لئے مشکل ہو سکتا ہے..ڈاکٹر نے حسان سے کہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ڈاکٹر میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں. حسان خاموشی سے باہر آ گے تھے.

کیا ہم کسی کو کنسرن کریں ڈاکٹر؟؟ عثمان نے پوچھا تھا..

نہیں فلحال یس کی ضرورت نہیں ہے، آپ تسلی کرنا چاہیئں تو الگ بات ہے..ڈاکٹر نے عثمان کو کلیر کیا تھا .

وہ دونوں اب شانزے کے پاس جا رہے تھے، عثمان ابھی تک پریشان تھے..

انکل آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا ..

اگر آپ پریشن ہوں گئے تھے باقی سب کو سمبھالنا مشکل ہو جائے گا. عثمان نے انھیں تسلی دی تھی .

عثمان نے ہاں میں سر ہلایا تھا.. وہ دونوں اندر آ گئے تھے.

چلو گھر چلیں.. عثمان نے شانزے کو پیار کیا تھا. پچھلے کچھ گھنٹوں میں انہیں وہ بہت کمزور لگی تھی..

.....

ٹھیک ہے انکل ہم گھر چلتے ہیں، عثمان نے حسان سے کہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے کس طرح بیٹا آپ لوگ اندر آیئں.. پلیز اپنا گھر سمجھیں.. حسان شرمندہ ہوے تھے ..

کیونکہ پورا ٹائم عثمان بغیر کہے اس کے ساتھ رہی تھے. گھر انے کہ ٹائم بھی عثمان نے ان کی ایک نہیں سنی تھی،

اور خود چھوڑنے ہے تھے..

انکل کوئی فار میلٹی نہیں ہے... آپ جانتے ہیں پاپا ابھی ہسپتال میں ہیں اور ہمیں وہاں

بھی پہنچنا ہے..

عثمان نے سہولت سے انکار کیا تھا.

ٹھیک ہے.. لیکن آپ دونوں کا بہت شکریہ جس طرح سے آپ لوگ ہے اور ہمارا خیال کیا ..

حسان کچھ اور کہتے لیکن عثمان نے بات بیچ میں ہی کٹ دی تھی ...

انکل اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں.. اور ویسے بھی بھائی کبھی بہنوں پے احسان نہیں کرتے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور شانزے تو میری سب سے پیاری بہن.. انہوں پھر شانزے کو پیار کیا تھا ..

جو ابھی تک باپ کے سینے سے لگی کھڑی تھی ..

اچھا اب ہم چلتے ہیں، شانزے اپنا خیال رکھنا.. شانزے نے چھوٹے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا تھا..

وہ دونوں جا چکے تھے.. اور حسان اپنی دونوں بیٹیوں سمیت گھر میں داخل ہوے تھے..

.....

سب اپنی تسلی کر کے جا چکے تھے..

لیکن پاپا اب تک شانزے کے پاس ہی بیٹھے تھے وہ بار بار انکو دیکھتی..

اور حسان ہر بار اسے پیار کرتے..اریزے نے بہت غور سے دیکھا تھا اس کو ..

پاپا کے وہ ہمیشہ قریب رہی تھی..لیکن اس وقت وہ ایسے برتاؤ کر رہی تھی جیسے پاپا کے کھو جانے کا دار ہو..

لیکن مشکل یہ تھی کے وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی ..

شانزے تمہیں پاپا پے کتنا بھروسہ ہے..حسان نے اچانک پوچھا تھا..

شانزے اور اریزے دونوں چونکیں تھیں..

خود سے بھی زیادہ..شانزے نے آہستہ سے کہا تھا.

تو پھر کیا اپنے پاپا کو نہیں بتاؤ گی کیا مسلہ...کیا پریشانی ہے...حسان اس کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگے تھے..

شانزے نے بہت دیر اپنے باپ کو دیکھا تھا، وہ کہنا چاہتی, وہ حساب چاہتی تھی پر ان کی محبت نے اسے مجبور کر دیا تھا .

ایسی کوئی بات نہیں ہے پاپا.. صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا تو اس لئے شاید... شانزے نے سفید جھوٹ کہا تھا..

میں بس کمپیٹیشن کے لئے بہت پریشان ہو گئی تھی.. میں جیتنا چاہتی ہوں پاپا..

شانزے نے ان کو بہلایا تھا..

اتنی سی بات کے لئے کوئی ایسا کرتا ہے، تم جانتی ہو تم نے اپنے پاپا کی جان نکل دی تھی.. حسان نے پیار سے کہا.

سوری پاپا.. شانزے شرمندہ ہوئی تھی..

چلو اب بس اب جلدی ٹھیک ہو جاؤ.. اریزے نے پاس آتے کہا تھا.. میں زدہ خدمتیں نہیں کر سکتی..

وہ اس کے لئے جوس لائی تھی.. شانزے نے جوس کا گلاس پکڑ لیا تھا..

چلو شاباش اب سو جانا تم دونوں.. اریزے بیٹا بہن کو میڈیسن دے دینا یاد سے ..

حسان ہدایت دیتے چلے گئے تھے..

.....

صبح سب ناشتے کی ٹیبل پے تھے.. گزری شام کی وجہ سے سب ہی لیٹ تھے آج..

جب شانزے آئی تھی.. وہ رات سے کافی بہتر لگ رہی تھی.

کیسی ہو بیٹا.. پھوپو نے بہت پیار سے پوچھا تھا..

ٹھیک ہوں اب.. وہ کہتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی.

شانزے تم کیوں اٹھ گیں بیٹا آرام کرتیں.. می جانی جو پلیٹ میں پراٹھے لا رہی تھیں.

اس کو دیکھ کر حیران ہوئیں.

میں ٹھیک ہوں می جانی، پھر مجھے انی جانا ہے ابھی.. شانزے کی اطلاع نے سب کو

حیران کیا تھا..

لیکن شانزے تمہری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے.. اور پھر ڈاکٹر نے کہا تھا تمہیں

آرام کی ضرورت ہے..

می جانی اس کے فیصلے سے حیران تھیں..

جی می جانی پر کمپیٹیشن کا لسٹ سیشن ہے اور میں نہیں چاہتی کہ صرف طبیعت کی وجہ سے میں ہر جاؤں...

شانزے نے پر اٹھا اور چاے اپنے آگے تھی..

شانزے تمہاری بات ٹھیک ہے بیٹا لیکن تمہاری طبیعت ..

وہ زیادہ کچھ بولتن اس سے پہلے ہی پاپا نے نے انھیں روک دیا تھا.

میرا خیال ہے ہمیں شانزے کو سپورٹ کرنا کہیئے اور یہ تو اچھی بات ہے گر وہ خود اچھا محسوس کر رہی ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسان نے جان بوجھ کر بولا تھا..انہوں نے شانزے کی رات کو کہی بات مان لی تھی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ صرف انھیں تسلی دے رہی ہے..لیکن حقیقت یہ تھی کہ انکا دل ماننے کو تیار نہ تھا.

اس لئے انہوں نے شانزے کے جانے کے لئے حامی بھری تھی، وہ چاہتے تھے کہ شانزے کا دماغ بٹے،

اور جو سوچیں وہ پال رہی ہے..وہ ان سے کہے بھلے نہ پر باہر ضرور آجاے..

می جانی میں ٹھیک ہوں..آپ پریشان نہ ہوں جلدی آجاؤں گی،شانزے نے ان کے گلے لگ کر کہا تھا ..

عثمان مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے..روبینہ نے کہا تھا،تائی جان ٹھٹھکی تھیں لیکن چپ رہیں.

چلو میں ذرا چینج کرلوں،حسن کہ کر اٹھے تھے،جبکہ باقی سب بھی اپنے کاموں میں لگ گئے تھے..

"دیکھا کہا تھا نہ میں نے.."اب دیکھو ذرا رات میں اتنا خوار کیا سب کو اور اب نکل پڑی..

کہنے کو تو میری سگی بہن ہے،پر کیا کہ سکتے ہیں ایک یونیورسٹی کے نام پے باہر رہتی ہے، اور دوسری آفس کے نام پے..

تائی جان جو بہت دیر سے خاموش تھیں..سب کو جاتا دیکھ فورن نند سے بولیں..

جبکہ روبینہ ان کی بات سن کہیں دور جا نکلیں تھیں..

.....

شانزے حسان سے ملنے آئی تھی.. خلاف توقع روم میں کوئی نہیں تھا..اور حسین بھی آنکھیں بینڈ کے لیٹے تھے..

شانزے اندازہ نہیں کر سکی کہ وہ سو رہے ہیں یا صرف لیٹے ہیں.. وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس آگئی تھی.

بہت دیر تک وہ حسان کو دیکھتی رہی، اسے لگا حسین میں سے بلکل ویسی خوشبو آرہی ہے،

جیسی اس کی ماں میں سے آتی ہو گی، شانزے حسین کے بیڈ پے پڑے ہاتھ پے جھکی تھی..

"ماموں جان" دیکھیں میں ہوں آپ کی زینب کی شانزے..اس نے دل میں کہا تھا ..

جانے کسی عقیدت تھی کہ اس کی آنکھیں بہنے لگیں تھی..اس کے آنسو حسین کی ہتیلی پے گرے تھے..

حسین کے ہاتھوں میں جنبش ہوئی تھی،

شانزے کو کچھ سمجھ نہیں آیا اس لئے جلدی سے پہلے اپنے اور حسین کے ہاتھ پے گرے آنسو صاف کے تھے ..

زینی...اسی وقت حسین نے آنکھیں کھولیں تھیں...

ارے شانزے بیٹا آپ.. حسین نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں ..

شانزے کچھ جھینپ گئی تھی،اس نے غور سے انھیں دیکھا تھا،

وہ دونوں ہی ایک دوسرے پے حیران اپنے جذبات کو کنٹرول کر رہے تھے.

کب آئیں آپ..؟؟ حسین اٹھ کر بیٹھے تھے ..

بس ابھی.. شانزے اٹھ کر ان کے لئے جوس نکالنے لگی تھی ..

بیٹا رہنے دو تمہاری آنٹی اکر کر لیں گی تم یہاں اکر بیٹھو میرے پاس حسین نے اسے بلایا تھا .

پر وہ پھر بھی ان کے لئے جوس دال کر لے آئی تھی ..

بس اتنی سی بات تھی.. شانزے نے جوس کا گلاس پکڑایا تھا..

اب تم بتاؤ.. کیسی طبیعت ہے اب..؟؟ حسین کی آنکھوں میں فکر نمایاں تھی..

عثمان نے بتایا تھا، میرا دل تو بہت اداس ہو گیا تھا. حسین نے اس کی حیران گی دیکھ کر بتایا تھا.

شانزے آنکھیں پھر پگھلنے لگیں تھیں،، لیکن اس نے خود کو سمبھال لیا تھا..

میں ٹھیک ہوں.. آپ پریشان نہ ہوں، ڈاکٹر نے بھی آپ کو مانا کیا ہے نہ. شانزے بہت پیار سے بول رہی تھی..

اس کا دل بھر بھر آرہا تھا.. شانزے سے مشکل ہو رہا تھا اپنے جذبات کو سمبھالنا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے تم.. اندر آتے یوسف نے حیران ہو کر کہا تھا.

کیوں مجھے نہیں آنا چاہیے تھا کیا..؟ اگر تم بولتے ہو تو نہیں آؤں گی.. اس نے یوسف کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا..

میرا وہ مطلب نہیں تھا.. دراصل.. یوسف نے بولنا چاہے تھا.. جب شاہینہ پہلے ہی بول پڑیں..

یہ کون ہوتا ہے مانا کرنے والا.. انہوں نے اگے ہو کر شانزے کو پیار کیا تھا..

اور اب اس سے حال چل پوچھنے میں مصروف تھیں.. جبکہ یوسف دل جلا کر رہ گیا تھا.

کچھ پل تو اسے برا غصہ آیا تھا.. اسے بلکل توقع نہیں تھی کہ وہ آے گی.. لیکن.. وہ سچ میں ایک ہی تھی..

بھائی کہاں ہیں پاپا.. یوسف نے حسین سے پوچھا تھا ..

باہر شاید ڈاکٹر سے ملنے سے گیا ہے.. میں دیکھتا ہوں.. یوسف باہر نکل گیا تھا،

کیسی ہو شانزے.. عثمان نے اندر آتے پوچھا تھا تھا..

ٹھیک ہوں بھائی.. شانزے ہلکہ سا مسکرائی تھی.

لیکن تمہیں آرام کرنا چاہیے تھا. عثمان نے بڑی سنجیدہ گی سے بولا تھا .

جبکہ یوسف سب کو چاے دینے میں مصروف تھا.

بھائی میں ٹھیک ہوں اب.. اور پھر انکل سے تو ملنا تھا..

ہمم... لیکن اب تم ملنے نہیں آسکو گی.. عثمان نے سروس منہ بنایا تھا..

کیوں.. وہ پریشان ہوئی تھی..

کیوں کہ آج تو پاپا کو چوتھی مل جائے گی..اور وہ گھر آجائیں گئے..عثمان اب بھی سروس تھا..

ٹھیک ہے تو پھر میں گھر نہیں جاتا..حسین نے بچوں کی طرح کہا تھا..

شانزے ہنس پڑی تھی..یوسف نے پلٹ کر دیکھا تھا کل رات سے پہلی دفع اسے لگا تھا کہ وہ دل سے ہنسی ہے..

آپ فکر نہ کریں میں گھر آؤں گی آپ سے ملنے..شانزے نے ہنستے ہوے کہا تھا..

پکا وعدہ..حسین نے ہاتھ آگے کیا تھا..

جی بی جان پکا وعدہ.شانزے انکے ہاتھ پے ہاتھ رکھتی روانی میں بول گئی تھی..

لیکن شاید کسی کی نے بھی توجہ نہیں دی تھی..سوائے حسین کے وہ اپنی جگہ سن ہو گئے تھے..

شانزے کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا..

کیوں کہ وہ جانتی تھی،،کہ اس کی ماں انھیں پیار سے بی جان کہتی تھیں ..

جو انہوں نے اس کے باپ کو لکھے جانے والے خط میں کی بار لکھا تھا..

اچھا اب چلتے ہیں.. دیر ہو رہی ہے.. شانزے کھڑی ہو گئی تھی.. یوسف بھی خیالوں سے نکل آیا تھا..

وہ دونوں اللہ حافظ کہتے باہر آ گے تھے..

جبکہ حسین خاموشی سے واپس بستر پے لیٹ گئے تھے.

.....

جی آپا آپ کیا کہہ رہی تھیں... حسان ہال میں اکر ان کے پاس بیٹھے تھے.. تبھی تائی جان نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسان میں تم دراصل... اصل میں کیا ہے نہ ...

اتنے سالوں سے میں وہاں اتنی دور کبھی روشتوں کو ٹھیک سے محسوس نہیں کر سکی ..

پھر تم جانتے ہو اللہ نے مجھے بیٹی بھی نہیں دی.. تو میں ہمیشہ سوچتی تھی،

کہ میری کمی میرے احد کی دلہن پوری کرے گی.. اس لئے میں نے سوچا کہ میں خاندان کی لڑکی لوں..

اور پھر احد نے بھی اعتراض نہیں کیا اس لئے میں یہاں چلی آئی اپنے خاندان میں..

)اچھا تو میرا شک ٹھیک تھا...تائی جان نے دل میں سوچا تھا.(

میں چاہتی ہوں تم مجھے نہ امید نہ کرو..مجھے اریزے ...

بس بس..اریزے کا نام نہ لینا...میں نے تو برسوں سے سوچا تھا اریزے میری ہے...

تائی جان فل ساؤنڈ میں شروع ہوئی تھیں وہ بھی پوری بات سنے بغیر..

ارے بھابھی میری بات تو پوری ہونے دیں..روبینہ نے کہنا چاہا تھا..

بس روبینہ تم سے پہلے میرا حق ہے..آخر کو تایا کا حق زیادہ بنتا ہے ..

تائی جان فل سپیڈ میں تھیں اس بار وہ لڑکا ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتیں تھیں..

بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں..پر..حسن نے کہنا چاہ تھا لیکن تائی جان پھر بیچ میں بولی تھیں..

ارے وجی کے ابا آپ بھی تو کچھ بولیں..میں کہتی ہوں حسان ابھی مجھے ہاں کرو میں کل برات لے آؤں گی..

تائی جان نے تو حد ہی کر دی تھی..بس تم نے اریزے میری جھولی میں ڈالی ہے..

حسان اب سچ میں پریشان تھے..ایک طرف بہن تھی ایک طرف بھابھی..

یہ کیا ہو رہا ہے..وجی براحیران تھا..ان کی آوازیں سن کر وہ اندر ہی آگیا تھا..

ارے کچھ نہیں بس آج میں تمہارا اور اریزے کا رشتہ پکا کر رہی ہوں تم تیاری پکڑ لو..

تائی جان نے بمب پھوڑا تھا.

امی آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں..ایسا نہیں ہو سکتا..وجی نے حسان کی مشکل آسان کی تھی..

ارے لو کیوں نہیں ہو سکتا کیا خرابی ہے اریزے میں..تائی جان نے ابھی بھی بات جاری رکھی تھی..

امی میں نے کبھی اریزے کو اس نظر سے نہیں دیکھا..وہ میرے لئے بہنوں جیسی ہے..وجی پریشان تھا.

لو بھئی، یہ بھی نئی کہی، ارے لیکن یہ رشتہ جائز ہے..تائی کو ہونا منصوبہ ڈوبتا محسوس ہوا تھا.

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں. لیکن میں نے عنیقہ اور اس میں کوئی فرق نہیں سمجھا تو میں کیسے..

اور سب سے بڑی بات میں کہیں اور انٹرسٹڈ ہوں.. وجی نے گویا دھماکہ کیا تھا..

کمرے میں خاموشی چاہا گئی تھی.. تائی جان کا دل چاہا تھا وہ بیٹے کا منہ رنگ دیں لیکن سب کا لہٰذ کر گیں.

ارے میں نہیں مانتی کوئی پسند وسند... جو میں نے کہ دیا تمہیں ماناپڑے گا.. تائی جان نے ہٹ دھرمی دکھائی تھی.

ٹھیک اگر آپ کو میری پسند قبول نہیں.. تو میں پھر اس گھر میں نہیں رہوں گا، چلا جاؤں گا. اور یاد رکھیے گا..

میں نے واپس کبھی نہیں آنا.. وجی نے دھمکی دی تھی..

ارے جاؤ.. جاؤ بہت دیکھ.... بس بیگم بہت ہوا چھپ کر جائیں.. فرقان نے پہلی بار مداخلت کی تھی بات میں..

وجی تم جہاں چاہتے ہو تمہاری شادی وہیں ہو گی.. تایا جان نے انھیں ٹھنڈا کیا تھا آخر کو وہ ان کا سہارا تھا..

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں.. بس بیگم اب ایک لفظ اور نہیں.. فرقان کی آواز اب کی بار

کافی بلند تھی..

اور صاحب زادے بتادیں کب جانا ہے..تایا جان نے اب کی بار وجی کو مخاطب کیا تھا ..

پاپا میں آج ہی ان لوگوں کو گھر بلالیتا ہوں..وجی نے جلدی سے کہا تھا،انھیں بھی ماں سے خطرہ پر گیا تھا..

ارے لو یہ بھی نئ آئ ہے..اب لڑکی والے آئیں گئے،،تف ہے بھئ تائی جان کو تو پتنگے لگ گئے تھے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابا..میرے باس کی بیٹی ہے..بہت بارے گھر میں رہتے ہیں وہ لوگ میں چاہتا ہوں دیکھ لیں کہ ہم لوگ کیسے ہیں.

وجی نے صفائی دی تھی ...

آپ میرا خیال ہے،وجی سہی کہ رہا ہے..می جانی نے اس کی حمایت میں وٹ کیا تھا..

میرا بھی یہی کھیل ہے..حسان نے بھی اپنا وٹ دیا تھا..

ہاں ہاں سب ہم خیال ہیں..تو بولو پھر دیر کیسی،تائی جان جو شوہر کے خیالات سے

واقف تھی جل کر بولیں..

چلو بھائی بہت مبارک ہو تمہیں.. حسان نے بھتیجے کو گلے سے لگایا تھا..

ارے نام تو بتا جا کل مویکا، وہ دونوں باہر نکل رہے تھے جب انہوں نے پیچھے سے کہا تھا،

مانیہ.. وہ دونوں چلے گئے تھے، محفل برخواست تھی ..

تایا جان اپنے بکول تائی جان کے اپنے حجرے میں گھس گئے تھے..

جبکہ می جانی اپنی بہن کو لے کر اچھی سی چے پائن چلیں گئی تھیں..

جبکہ روبینہ بیگم کی بات بیچ میں رہ گئی تھی..

.....

کیا ضرورت تھی تمہیں آنے کی... آرام نہیں کر سکتیں تھیں... یوسف نے گاڑی چلاتے غصے سے کہا تھا..

کر سکتی تھی.. لیکن پھر سوچا تمہارا سکون برباد کون کرے گا... شانزے نے ہنستے ہوے کہا تھا.

میرا سکون برباد کرنے کے لئے ساری زندگی پڑی تھی، آرام سے کر لیتیں جلدی کس بات کی تھی..

وہ ابھی بھی گھسے میں تھا..

بس بس.. یہ باتیں کہانیوں میں، ڈراموں میں اچھی لگتی ہیں، اصل زندگی میں یہ سب نہیں ہوتا..

شانزے کی ہنسی پھیکی تھی اس بار..(اسے اپنی ماں کا خط یاد آیا تھا .

جس میں اس کی ماں نے رو رو کہ اس کے بیوفا باپ کی منت کی تھی کہ وہ اسے نہ چوڑے (..

یوسف اس کی طرف پوری طرح اس کی طرف مڑا تھا..

نہ ڈرامہ...نہ کہانی.. میں اپنے پورے ہوش حواس میں کہتا ہوں .

کہ میں یوسف میر.. نہ صرف اپنا سکون، بلکہ اپنی پوری زندگی شانزے حسان کے لئے برباد کر سکتا ہوں.

کچھ دیر کے لئے دونوں کے درمیان

جب شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا... نہیں پلیز نہیں... وہ کہتی زمین پے بیٹھ گئی تھی..

تو پھر بولو شانزے تم میری بہن ہو.. میری روح کا حصہ بہنیں تو اپنے سب غم بانٹ لیتیں ہیں..

تو پھر میں کسی بد قسمت بہن ہوں جو تمہارے آنسو نہیں پونچھ سکتی ..

اریزے اس کے ساتھ نیچے زمین پے ہی بیٹھ گئی تھی. شانزے اس کے گلے لگ گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب پہلے سے زیادہ رو رہی تھی.. کئی بار تو ایسا لگتا کے وہ روتے مر جائے گی...

لیکن اریزے کو لگا اگر وہ نہیں روی تو شاید گھٹ گھٹ کر مر جائے گی.. اریزے نے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا.

شانزے کبھی روتی... کبھی تڑپتی.. اور کبھی پاؤں پٹختی... اریزے سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی..

وہ کبھی سمبھالتی.. تو کبھی رونے لگتی.. کبھی سوچتی پاپا اور می جانی کو بلائے لیکن یہ ممکن

نہیں تھا..

ابھی تو اس نے شانزے کا بھروسہ جیتنا تھا، تبھی تو وہ اس کے دکھ کو کم کر سکتی تھی ...

شانزے اب رو نہیں رہی تھی، لیکن ابھی سسک رہی تھی..اریزے نے اسے ابھی بھی خود میں سمیٹا تھا..

وہ شانزے کو مسلسل پیار کر رہی تھی..مجھے بتاؤ شانزے کیا بات ہے..

ہم سب بانٹ لیں گئے...چاہے کیسا بھی گھوم کیوں نہ ہو..اریزے بہت پیار سے کہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ پھر روے..شانزے آہستہ سے اس سے الگ ہوئی تھی ..

اور اٹھ کے الماری میں سے وہ صندوق نکل لائی تھی...شانزے نے خط اریزے کی طرف بڑھادے تھے..

جس میں ایک بیٹی کی،ایک ماں کی داستان رقم تھی ..

وہ داستان جو درد کی تھی...اپنوں کو چھوڑنے کی تھی..جھوٹی محبت کی تھی...

ایک بچی کے دربدر پھرنے کی تھی..اریزے نے خط پڑھنا شروع کیے تھے..

زمین پیروں سے کھسکنا شروع ہو گئی تھی..وہ کبھی روتی اور کبھی اپنی گود میں لیٹی اریزے کو دیکھتی..

وہ سب پڑھ چکی تھی سری حقیقتیں کھل گیں تھیں..وہ دونوں بہت دیر سے خاموش تھیں..

وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی..

پھر یہ خاموشی..اریزے نے توڑی تھی ..

شانزے...ایک حقیقت تسلیم کرلو، تم کل بھی میری بہن تھیں اور آج بھی میری بہن ہو، کل بھی میری بہن رہو گی....

می جانی اور پاپا ہمارے ماں باپ ہیں..اور دنیا کی بھی طاقت اس بات کو بدل نہیں سکتی..

سچ کچھ بھی ہو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا...مجھے صرف اتنا پتا ہے کہ ہم دو بہنیں ہیں..

میں تمہاری ماما کو واپس نہیں کا سکتی..میں نہیں جانتی وہ کیسی تھیں پر میں اتنا جانتی ہوں،

کہ وہ تم سے پیار کرتیں تھیں..اور تمہیں خوش دیکھنا چاہتیں تھیں،

تو کیا تم ایسا کر کے ان کو خوش دیکھی کرنا چاہتی ہی.. نہیں نہ.. تو پھر.. سب بھول جاؤ شانزے..

ہمارے لئے یہی بہتر ہے.. اور پھر میری بہن اتنی کمزور نہیں ہے کہ وہ ذرا سے جھٹکے سے ڈھہ جائے..

ہے نہ..؟؟؟ اریزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اس نے آنکھیں بند کر لیں تھیں.. ایک آنسو آنکھوں سے گرا تھا..

اریزے نے فورن اپنی بہن کے آنسو پونچھے تھے.. وہ ہلکا ہلکا اس کا سر دبا رہی تھی..

اور جانے کب دونوں ایسے ہی نیند کی وادی میں گم ہو گیں تھیں...

.....

کہاں... اریزے نے تیار بیٹھی شانزے کو ناشتہ کرتے دیکھا تو پوچھا تھا..

یونیورسٹی... شانزے نے اطمینان سے کہا تھا رات کہ مقابلے میں وہ اب بہت بہتر لگ رہی تھی،

ساتھ میں چلتے ہیں، میں چھوڑ دوں گی.. اریزے نے ناشتہ ختم کرتے کہا تھا..

ارے اریزے میری بات سنو..وہ تیزی سے پیچھے گئی تھی،جب سامنے آتے احد سے ٹکرانے لگی تھی..

اس نے خود بامشکل روکا تھا..

آرام سے کیا ہو گیا ہے..احد نے سینے پے ہاتھ باندھتے کہا تھا..

شانزے جھینپ گئی تھی...وہ واپس ہال کی طرف جانے لگی تھی..

اب طبیعت کیسی ہے..احد نے خود ہی اس سے پوچھا تھا وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے..شانزے کا جواب مختصر تھا..

ویسے تمہیں آرام کرنا چاہیے تھا..احد نے سنجیدھ لہجے میں کہا تھا،وہ کہیں سے بھی اس دن والا احد نہیں لگ رہا تھا.

وہ کمیٹیشن کی تیاری کرنی ہے..پھر..ایگزیمز ہیں پھر..خلاف توقع اس نے آرام سے جواب دیا تھا..

ارے احد آپ اٹھ گئے...میں آپ کا ہی انتیظار کر رہی تھی..چلیں بتائیں آپ کیا

کھائیں گئے ناشتے میں،

میں خود آپ کے لئے بناؤں گی...عنیقہ نے بارے انداز سے کہا تھا..

چلیں شانی...اریزے نے پیچھے سے آتے کہا تھا..اور اس نے سکھ کا سانس لیا تھا،

ابھی بھی احد کو برداشت کرنا مشکل تھا. وہ دونوں باہر کی طرف بڑھیں تھیں اور احد عنیقہ کے ساتھ..

یہ کیا تھا...؟؟؟؟آج سورج کہاں سے نکلا تھا، باہر نکلتی اریزے نے پوچھا تھا..

مجھے نہیں پتا...میں دیر میں اٹھی تھی..شانزے نے لاپرواہی سے جواب دیا تھا..

اور وہ دونوں ہنس پڑیں تھیں..جب ان کی نظر سامنے پارک کے پاس بنی بینچ پے پڑی...

وہ دونوں حیران تھی..وہ کوئی اور نہیں تھا، یوسف تھا..

تم یہاں اتنی صبح...شانزے نے حیران ہو کے پوچھا تھا..

کن یہاں صبح آنا مانا ہے..یوسف نے الٹا سوال کیا تھا..

میرا مطلب ہے کیا کر رہے ہو... شانزے نے پھر حماقت کی تھی..

تمہارے ایریا کی آبادی گن رہا ہوں اس نے ناراض ہوتے کہا تھا جبکہ اشارہ اس کا آتے جاتے لوگوں کی طرف تھا.

تم سیدھا جواب نہیں دے سکتے، شانزے غصے می بولی تھی.. جبکہ اریزے کا دل کیا تھا اپنا سر پیٹ لے..

یار تمہارے لئے آیا ہوں.. تاکہ تمھی غ لی جا سکون پاپا سے ملوانے ..

صبح چھ بجے سے کھڑا ہوں کہ کب میڈم آئیں اور شرف ملاقات بخشیں...اس کے کہنے پے شانزے کو ہنسی آئی تھی..

سوری اریزے میں بھول گئی تھی تمہیں بتانا..

کوئی بات نہیں تم جاؤ، میں بھی آفس چلتی ہوں ..

نہیں.. بلکل نہیں آپ دونوں میرے ساتھ چل رہی ہیں.. یوسف نے فورن بولا تھا.

لیکن یوسف میں آفس ...

لیکن ویکن کچھ نہیں ویسے بھی بھائی غ میں ہیں آپ ان کہ ساتھ جا سکتیں ہیں..

کیوں شانزے؟؟یوسف نے اس کی بات کاٹی تھی..

چلو نہ پلیز..شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا..

چلو ...اریزے مان گئی تھی ..

یوسف نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالتے ہی کال کی تھی..

ہیلو...دوسری طرف سے عثمان نے فون اٹھایا تھا..

ہیلو چھوڑیں آپ فورن اٹھائیں اور تیار ہو جائیں..یوسف نے جلدی سے کہا تھا..

لیکن کیوں...میں نہیں اٹھ رہا تھا عثمان نے ماننے سے انکار کیا تھا..

تبھی شانزے نے گاڑی کے شیشے پے نوک کر کے اشارے سے کہا تھا...کیا...؟؟؟؟

بھائی اٹھائیں میں اپنی ہونے والی بھابھی اور آپ کی ہونے والی بھابھی دونوں کو لے کر آرہا ہوں..

یوسف نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا اور ساتھ ہی لاک کھولا تھا،وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گیں تھیں..

سوری...دوست کا فون تھا..یوسف نے جھوٹ بولا تھا جبکہ شانزے نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا تھا.

)میں نہیں اٹھ رہا...کچھ بھی ہو جائے...عثمان فون سن کے دوبارہ لیٹ گئے تھے...

جب ان کے دماغ میں دھماکہ سا ہوا تھا...اوہ - شیٹ یوسف یہ کہ رہا تھا..

وہ تیزی سے اٹھ کے واش روم کی طرف گئے تھے(..

.....

حسین نیوز پیپر پڑھ رہے تھے..جب کسی نے نے ان کی آنکھوں پے پیچھے سے اکر ہاتھ رکھا تھا.

شانزے..انہوں نے بنا کسی تاخیر کے نام لیا تھا ..

یہ کیا انکل آپ نے تو ایک سیکنڈ میں پہچان لیا..شانزے پاس ہی صوفے بیٹھتے کہا تھا.

ہاں..بیٹیاں بھلے دور ہوں پر وہ ہمیشہ دل میں رہتی ہیں..حسین کہ کہنے پے شانزے سوچ میں پڑھ گئی تھی.

آجائیں اب ناشتہ کر لیں...اریزے،شانزے آپ دونوں بھی آؤ..شاہینہ نے ناشتہ

لگایا تھا..

نہیں آنٹی.. ہم ناشتہ کر کرے ہے ہیں.. شانزے نے مانا کیا تھا..

اور ویسے بھی میں اب نکلتی ہوں.. اریزے اٹھ کی کھڑی ہوئی تھی .

اریزے شانزے دونوں چھپ چاپ عضو کوئی بہانہ نہیں.. شاہینہ بیگم نے ناراض ہوتے کہا تھا..

آجاؤ بیٹے.. اریزے آپ کو ڈرائیور چھوڑ آے گا.. حسین نے دونوں کی بلاتے ہوے خود چیر سمبھال لی تھی ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاپا بھائی لے جائے گا نہ.. یوسف نے وہیں کاؤچ پے بیٹھے کہا تھا .

وہ آج دیر سے جائے گا رات کو کہہ کر سویا ہے،

کہ صبح نہ اٹھانا شاہینہ نے اپنی طرف سے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا .

گڈ مورننگ ایوری ون... عثمان نے اوپر سے آتے کہا ..

لیں آگیا آپ کا لال.. یوسف نے مسکرا کر کہا..

تم.. تم نے تو دیر سے جانا تھا نہ.. شاہینہ نے حیرت سے پوچھا..

تو کیا آپ نے ناشتہ کم بنوایا ہے.. عثمان نے حیرت سے پوچھا سب ہنسنے لگے.. کہ ماما نے غور کر دیکھا تھا.

آپ نے بولا ایسے تو مجھے لگا.. عثمان نے صفائی دی تھی.

تمہیں کچھ زیادہ لگنے لگا ہے.. انہوں نے تسلی کی تھی عثمان کی، اب تمہیں کیا کارڈ بھجوں.. نشانہ اب یوسف تھا..

میرا ایک نام ہے.. آپ وہ بھی لے سکتی ہیں.. جیسے سب کا لے کر بلایا ہے.. یوسف نے اپنی ناراضگی بتائی تھی..

سب پھر سے ہنسنے لگے تھے.. یوسف چپ چاپ ناشتہ کرو ..

پتا نہیں کب بڑے ہوں گئے دونوں ..

.....

شانزے خوش تھی، آج کی صبح خوبصورت تھی. اور کچھ یوسف کے اچانک سے آنے نے بنادی تھی.

اس کے اندر سکون تھا، جو اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا..

اور کہیں نہ کہیں یہ سکون یوسف کے اندر بھی اتر رہا تھا. وہ صبح سے ہی ہنس رہی تھی.

حسین کو مل کہ وہ دونوں یونیورسٹی آ گے تھے، اپنی تیاری کر کے وہ دونوں اب کیفے کی طرف آ ے تھے..

اوہ- تو آ گے ونرز... محسن نے پر جوش انداز میں کہا تھا.

وہ سب بھی کلاس ختم ہونے کے بعد وہیں آ گے تھے.

ابھی لسٹ سیشن باقی ہے.. یوسف نے محسن کے آ گے سے فرنچ فریز اٹھاے تھے..

تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے..؟؟ سب جانتے ہیں وہ ہمیشہ تم سے ہارتا رہا ہے.. مھک نے بہت عترا کے کہا تھا.

دیکھو ہمارے اختلافات اپنی جگہ، لیکن وارث بہت اچھا کمپیٹیٹر ہے، اسکی اپنی سکلز ہیں..

انھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، اور ہر جیت میں تھوڑا ہاتھ قسمت کا بھی ہوتا.

یوسف نے بڑی آرام سے مہک کو سمجھایا تھا ..

تو یہاں بیٹھ ہیں، وارث آیا تھا ..

آجاؤ تم بھی یہیں.. یوسف نے اس کو بیٹھے کے لئے جگادی تھی.

نہیں.. میں چلتا ہوں تیاری کرنی ہے ابھی تھوڑی اور آخر کو تمہیں ہرانا ہے مجھے،

وارث کے کہنے پے سب کو غصہ آیا تھا.. سوائے یوسف کے وہ ہنسنے لگا تھا..

ویسے آل تھے بیسٹ بو تھ آف یو... وارث وہاں سے چلا گیا تھا ..

دیکھا یس کا منہ کبھی سیدھا نہیں ہو سکتا.. ذرا کو نے غصے سے کہا تھا..

اچھا چھوڑو یہ تو کل دیکھا جائے گا ابھی سے کیا سوچنا..

شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا.. وہاں غصے کے یا برا منانے جیسے کوئی تاثرات نہیں تھے.

وہ بلکل ویسا نہیں تھا، جیسے اس نے پہلی ملاقات کے بعد سوچا تھا.

وہ سر جھٹک کے مسکرائی تھی.. تمہیں کیا ہوا..؟؟

کچھ نہیں... وہ کہتی کھڑی ہوئی تھی..

تو پھر...؟؟؟یوسف نے پوچھا تھا .

میں بس یہ بکس واپس کر کے آئی..شانزے نے کچھ بکس دیکھیں تھیں..

چلو ساتھ چلتے ہیں..یوسف کھڑا ہوا تھا..

ارے نہیں میں بس ابھی تم روک میں آتی ہوں..شانزے کہ کہنے پے وہ بیٹھ گیا تھا .

)لیکن وہ چاہتا یہی تھا کہ ساتھ جائے لیکن...وہ اپنی کوئی بات اس پے تھوپنا نہیں چاہتا تھا(..

شانزے چلی گئی تھی...

.....

وہ بکس واپس کر کے آنے لگی تھی..جب رانیہ سے ٹکراؤ ہوا تھا.جو تین،چار لڑکیوں کے ساتھ تھی.

کیسی ہو شانزے..؟؟اس نے شانزے کا راستہ روکا تھا .

میں ٹھیک ہوں،شانزے نکلنا چاہتی تھی،لیکن رانیہ نے اسے موقع نہیں دیا ..

اور تمہاری تیاری..؟؟رانیہ کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا،شانزے کو پہلی بار اس سے ڈر لگا تھا.

اچھی ہے..جواب مختصر تھا وہ چاہتی تھی وہ جلد از جلد چلی جائے..

ہاں بھئی تم نے تو کرنی ہی ہے تیاری..آخر کو تمہارے پیچھے کون بیٹھا ہے،جو یہ سب تمہارے لئے کرے..

رانیہ نے ہر لفظ چبا چبا کر کہا تھا ..

رانیہ پلیز سب کے سامنے تماشا نہیں بناؤ..شانزے کی آواز کانپی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے میں تو بس اتنا کہہ رہی ہوں..کے بناماں باپ کے رہنا کتنا مشکل ہے نا..

وہ بھی تب،جب ان کا کچھ آتا پتا نہیں ہو..سچ شانزے بہت دکھ ہوا مجھے سن کے..

کہ تمہارے ماں باپ کا نہیں پتا کہ وہ کون تھے..رانیہ بولے جا رہی تھی ..

اور پیچھے کھڑی چاروں لڑکیاں اپنی باتوں سے حیرت کا اظہار کر رہیں تھیں.

تم جانتی ہوں نہ ایسے بچوں کو دنیا کس نام سے پکارتی ہے..رانیہ نے پھر سے کہا تھا..

شانزے گرنے لگی تھی..جب اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا ..

)صفیہ تقریباً بھاگتی ہوئی آئی تی..یوسف جلدی چلو...اس نے ہانپتے ہوے کہا تھا..

کیا ہوا سب ٹھیک ہے..؟یوسف کچھ پریشان ہوا تھا.

وہ شانزے وہاں لائبریری کے باہر..وہ رانیہ کے ساتھ...وہ ہانپ رہی تھی اس سے بولا نہیں جا رہا تھا.

لیکن یوسف نے ایک سیکنڈ کا وقت بھی نہیں لیا تھا اٹھ کے جانے میں.. محسن سمیت وہ تینوں بھی پیچھے گیں تھیں(..

وہ کیا کہتے ہیں..رانیہ نے سوچنے کی ایکٹنگ کی تھی ..

برا خراب سا لفظ ہے...اس نے اپنے ذھن پے زور ڈالنے کی بھرپور اداکاری کی تھی..

ہاں..یاد آیا،ناجائز ...شانزے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پے رکھتے بیٹھتی چلی گئ تھی..

شٹ اپ...رانیہ...پیچھے سے یوسف دھاڑا تھا،تم ہوش میں ہو..یہ سب کیا بکواس کر رہی ہو..

رانیہ نے سوچا نہیں تھا کہ یوسف اچانک آجاے گا..اور نہ صرف آے گا بلکے شانزے

کی سائیڈ بھی لے.

رانیہ مجھے تم سے امید نہیں تھی.. تم کب سے ایسی ہو گیں...؟؟ مجھے یقین نہیں آرہا تم اتنا گر سکتی ہو.

رانیہ کا صابر جواب دے گیا تھا، اس نے کبھی نہیں سوچا تھا،

کہ یوسف اسے اس طرح سے سب کے سامنے ذلیل کر سکتا ہے .

مجھے بھی یقین نہیں آتا کے تم اس دو ٹکے کی لڑکی کے لئے، جس کی نہ ماں کا پتا نہ باپ کا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شٹ اپ ...یوسف رانیہ کی طرف بڑھا تھا.. وہ ڈر کے پیچھے ہٹی، باقی سب لوگ حیران تھے..

محسن یوسف کو روکنے کے لئے آگے بڑھا تھا.. لیکن اس سے پہلے یوسف نے خود پے کنٹرول کیا تھا.

ایک بات کان کھول کے سن لو.. کہ اگر تم نے اس کو گلی دی، تو میں سمجھوں گا، تم نے مجھے گلی دی ہے.

یوسف نے آگے بڑھ کے شانزے کا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا تھا، وہ اسے لے جا رہا تھا.

میری بات سنو یوسف.. رانیہ کا غصہ اوڑھ گیا تھا.. اب وہ پریشان تھی اس کا مسلہ شانزے تھی، یوسف نہیں.

آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دیکھانا، یوسف نے اس کی طرف بغیر دیکھ کہا تھا..

وہ شانزے کو لے کر چلا گیا تھا...

سب نے رانیہ کو ملامتی نظروں سے دیکھا تھا.. ایک ایک کر کہ سب چلے گئے تھے..

رانیہ وہاں اکیلے کھڑی رہ گئی تھی.. جو تماشا اس نے شروع کیا تھا.. وہ اس پے ہی ختم ہو گیا تھا..

.....

شانزے خاموش تھی... وہ رو نہیں رہی تھی، لیکن ٹھیک بھی نہیں تھی..

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ گاڑی یوں ہی سڑکوں پے دوڑا رہا تھا ..

یوسف نے گاڑی سائیڈ میں لگائی تھی.. شانزے پلیز کچھ تو بولو..

کیا بولوں...؟؟شانزے کی آواز سپاٹ تھی.

کچھ بھی یار..اسے برا بھلا بولو اپنے دل کی بھڑاس نکالو..لیکن بولو،وہ جھنجھلایا تھا..

اس نے کک غلط نہیں کہا،اس نے وہی کہا جو سچ ہے،تو پھر میں کیوں برا مانوں..

شانزے کی آواز اب بھی ویسے تھی .

اس کی باتیں کیا تمہارے لئے اتنی اہمیت رکھتیں ہیں..؟؟اور میں؟؟میری کوئی اہمیت نہیں...؟؟یوسف تنگ آگیا تھا .

اس کی آنکھوں میں اتنا دکھ تھا،کے شانزے برداشت نہیں ہوا تھا .

اس نے اپنا سر یوسف کے کندھے سے ٹیکا لیا تھا..(اب وہ کیا بتاتی اسے کے وہ کتنی اہمیت رکھتا ہے..)

اس نے آنکھیں بند کر لیں تھیں،آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے تھے..

یوسف کو اس کا جواب مل گیا تھا،وہ مسکرایا تھا،پھر آہستہ سے اس کے آنسو صاف کیے..

بھول جو سب شانزے..کیوں کہ اگر تم ڈرو گی تو دنیا تمہیں ڈرائے گی..

تو مقابلہ کرو...مجھے یہ شانزے نہیں پسند جو کسی دو باتیں سن کے روے..

مجھے وہ شانزے پسند ہے..جو کسی کی غلط بات برداشت نہیں کر سکتی ..

جو اینٹھ کا جواب پتھر سے دینے کی صلاحیت رکھتی ہے ..

مجھے وہ شانزے پسند ہے جو زندگی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا حصہ وصول کرنا جانتی ہے ..

یوسف آہستہ آہستہ بولتا گاڑی چلا رہا تھا..اور اس کا ہر لفظ شانزے کو سکون بخش رہا تھا...

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم یہاں کیوں آے ہیں..؟؟؟شانزے نے حیران ہو کر پوچھا تھا .

جب یوسف نے اسے بڑی خوبصورت بلڈنگ کے سامنے گاڑی روک کر اترنے کا کہا تھا.

اندر چلو سب سمجھ آجاے گا..یوسف نے اسے آنے کا اشارہ کیا تھا.

وہ دونوں اندر آے تھے..شانزے ابھی تک کچھ پریشان تھی کیونکہ اتنا اندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ یہ آفس ہے...

یوسف نے دروازے کھولا تھا.. سرپرائز...

شانزے عثمان کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی.. جب یوسف روم میں رکھے صوفے پے بیٹھ گیا تھا..

ارے واہ- شانزے یہ تو بہت اچھا سرپرائز ہے.. عثمان نے خوش ہوتے کہا تھا..

بیٹھو بھی کھڑی کیوں ہو... عثمان نے اسے اشارہ کیا تھا.. اور خود فون کر کے اریزے کو بولیا تھا..

اریزے شانزے کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی .. مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا تم یہاں آئی ہو..

چلو بتاؤ تم دونوں کی لو گئے عثمان پوچھا تھا..

کیالو گئے مطلب...؟؟ بھائی ہم لنچ کریں گئے.. یوسف نے آرام سے جواب دیا تھا..

نہیں رہنے دیں بھائی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے.. شانزے یوسف کے کہنے پے شرمندہ ہوئی تھی..

اچھا ٹھیک ہے.. پھر تم مت کرنا ہم تینو کر لیں گئے.. یوسف نے اٹھتے آرام سے جواب

دیا تھا..

وہ سب ہنس پڑے تھے..

.....

لنچ سے کافی لیٹ ہو گئے تھے..اس لئے آفس جانا فضول تھا .

لیکن عثمان کو آج صدیا سے ملنے جانا تھا اس لئے وہ واپس چلا گیا تھا.

اور یوسف ان دونوں کو گھر چھوڑنے آیا تھا، پورے راستے وہ شانزے کو تانگ کرتا آیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور شانزے بھی اسے خوب جواب دیتی رہی تھی، اریزے کو وہ اب کافی حد تک نارمل لگی تھی..

جس کا پورا کریڈٹ یوسف کو جاتا تھا..ان دونوں کا ساتھ اس کو بہت اچھا لگا تھا.

یوسف کو دیکھ کر تسلی ہوئی تھی، کہ اس کی بہن کا مستبل روشن ہے..

چلیں جی آ گئی آپ دونوں کی منزل..یوسف کی آواز نے اریزے کو خیالوں سے نکالا تھا،

ورنہ وہ تو دونوں کی شادی کے بعد ان کے بچوں کی شادی کی تیاری بھی کر بیٹھی تھی ..

اریزے کو خود پے ہنسی آئی تھی .

جانتی ہیں..اکیلے میں ہنسنے والوں کو کیا کہتے ہیں، یوسف نے فرنٹ میرر سے دیکھا تھا..

ہاں..یوسف...اریزے نے مسکرا کے کہا تھا ..

مطلب..یوسف کک حیران ہوا تھا..

ملب یوسف کہتے ہیں..شانزے نے بہن کی سائیڈ لیتے کہا تھا..

اور وہ دونوں ہنسنے لگیں تھی..یوسف ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا اس لئے ہنسنے لگا تھا.

چلو اب تم بھی اپنی منزل کی طرف..شانزے اترنے لگی تھی..

منزل تو میری بھی یہی ہے..بس آنے میں ٹائم لگے گا یوسف نے اپنے بال سیٹ کیے تھے..

مطلب...؟؟شانزے نے پوچھا تھا..اسے سمجھ نہیں آیا تھا..(لیکن اریزے سمجھ گئی تھی..اس لئے ہنستے ہوے

گاڑی سے باہر آگئی تھی(.

مطلب...یہ کہ میری ٹریٹ کی تیاری پکڑو.....یوسف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا تھا..

حد ہے تمہاری والی تو..تو یاد ہے مجھے..شانزے غصے سے کہتی چلی گئی تھی.

.....

کیا ہوا اتنا پریشن کیوں ہو عمر نے رانیہ سے پوچھا تھا،جو اس سے ملنے کلب آیا تھا .

لیکن رانیہ نے اسے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا بلکے وہ اپنا سارا غصہ بال پے اتارنے میں مصروف تھی .

یہی وجہ تھی اب تک اس نے ایک بھی اسٹرائیک نہیں کیا تھا,حالانکہ وہ اس گیم میں ایکسپرٹ تھی.

کچھ نہیں...رانیہ نے جواب مختصر دیا تھا.اس نے ایک بار پھر زور سے بال ماری تھی .

جیسے وہ بال کے بجاے کسی انسان کو پیٹ رہی ہو،نشانہ اس بار بھی چک گیا تھا..

وہ پھر بال اٹھانے لگی تھی جب عمر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا.

ایسے بال مارنے سے کیا ہو گا؟؟تمہارا مسلہ حل ہو گا.. نہیں نہ؟؟

مجھے بتاؤ کیا پریشانی ہے.. میں تمہارا مسلے کا حل تلاش کروں گا .

لیکن ایسے تو میں کچھ نہیں کر سکتا... عمر نے اپنے جذبات سے مجبور ہو کر کہا تھا .

اور عنیقہ کو کافی حد تک اس کی بات پے یقین بھی آ گیا تھا .

تم سچ میں میری مدد کرو گئے؟ وہ کچھ حیران تھی.

ہاں.. عمر نے ایک لفظ میں بات ختم کی تھی..

وعدہ؟؟ رانیہ نے پھر پوچھا تھا؟؟

ہاں.. جواب اب بھی مختصر تھا.

ٹھیک ہے، تو پھر میں چاہتی ہوں شانزے اس کمپیٹیشن میں نہ جیتے، اس نے بہت سادھ الفاظ میں مطالبہ بیان کیا .

وہ نہیں جیتے گی.. عمر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا..

اور پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ رانیہ مسکرائی تھی. عمر کو لگا وہ اپنی سری زندگی اس ایک لمحے

کے نام کر سکتی ہے ..

.....

تم چلو میں ابھی آیا.. یوسف شانزے کو کہتا گیا تھا ..

ہیلو شانزے.. کیسی ہو تم .. تبھی عمر آیا تھا اس نے بڑے جوش میں حال چل پوچھا تھا.

میں ٹھیک ہوں، تم بتاؤ کہاں تھے اتنے دن سے.. شانزے بہت خوشی سے بولی تھی ..

بس وہ کچھ بزنس ٹریپ تھے تو اس میں لگا تھا پاپا کہ ساتھ.. عمر انفورمیشن دے رہا تھا.

پھر وہ کافی دیر اس سے باتیں کرتا رہا ..

چلو اب میں چلتی ہوں، یوسف کو دیکھ لوں، تم آؤ گئے نہ کمپیٹیشن کے لئے شانزے نے اس سے پوچھا تھا..

ہاں.. ہاں.. ضرور اتنی محنت جو کی ہے.. عمر کا لہجہ کچھ عجیب تھا..

مطلب..؟؟ شانزے حیران ہوئی تھی،

تم لوگوں نے محنت کی ہے بھئی.. وہ کہہ کر چل دیا تھا..

شانزے اب یوسف کو دیکھ رہی تھی،اس بات سے بے خبر کے عمر اپنا کام کر گیا ہے..

.....

کام ہوا یا صرف باتیں کر کے آ گے..؟؟رانیہ نے طنز کیا تھا..

ارے یہ لو ہو گیا کام یہ رہی سپیچ... عمر نے اس کے آ گے کی تھی..

ہمم.... گریٹ..رانیہ اس کے ہاتھ سے لیتی مسکرائی تھی..

اور پھر اس نے عمر سے لائٹر لے کر جلا دیا ..

جیسے جیسے پیپرز جل رہے تھے...رانیہ کو اپنے دل میں لگی آگ پر پانی ڈالتا محسوس ہوا تھا.

.....

چلو آڈی میں چلتے ہیں..شانزے تمہارا نمبر لاسٹ ہے..تم تیاری کر سکتی ہو آرام سے..یوسف نے اسے خبر دی تھی.

سب لوگ آڈی میں جمع تھے..وہ لوگ بھی اپنی جگہ پے آ گے تھے،

مس کلثوم کی آواز مائک میں آئی تھی..

میرے پیارے سٹوڈنٹس..مجھے امید ہے کہ آپ سب کو یہ کمپیٹیشن بہت پسند آیا ہو گا.

اور آپ سب نے اس کو خوب انجوے کیا ہو گا..

آج کمپیٹیشن کا لاسٹ راؤنڈ ہے.آپ سب بہت جوش میں ہوں گئے..

میری دعا ہے، کہ آپ اپنا بیسٹ دیں..اور جیتیں.

سب پرتیسپینٹ، بیک اسٹیج آجائیں اور اپنی اپنی سپیچ جمع کرادیں، مس کلثوم اب اپنی جگہ پے آگئیں تھیں..

مائک میں اب سر مستنصر کی آواز آرہی تھی..جو ججیز کا تعارف کروا رہے تھے..

)شانزے اپنی سپیچ دو..یوسف نے مانگی تھی..

شانزے اپنے بیگ میں دیکھنے لگی تھی..اس کے چہرے پے پریشانی پھیل رہی تھی، جو یوسف بآسانی دیکھ سکتا تھا..

کیا ہوا...؟؟؟یوسف کافی حد تک سمجھ گیا تھا..

مل نہیں رہی پتا نہیں.. کہاں گئ کہیں میں گھر تو نہیں بھول آئ.. شانزے کو یاد نہیں آرہا تھا..

اس نے یوسف کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا تھا... اچھا ریلکس.. یوسف نے کہا تھا..

نہیں میں لے کر آئ تھی، مجھے یاد ہے، تمہارے گھر میں میں نے جب فون نکالا تھا تو تھی.. شانزے کو یاد آیا تھا.

ہاں تو میرے گھر میں رہ گئ ہو گی.. یوسف نے تسلی دی تھی.. ڈونٹ وری ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سمجھ گیا تھا کہ کسی نے جان بوجھ کر کیا ہے. کیوں کہ جب وہ انی آے تھے تو یوسف نے اس کہ بیگ میں دیکھتی،

جو بیگ کی زپ کھلی ہونے کی وجہ سے نظر آرہی تھی. لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا. وقت نہیں تھا،

کہ وہ پھر سے لکھتا، اس نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا تھا (

)اب وقت ہے سرپرائز کا اور وہ یہ ہے کہ آپ لوگ اب ٹیمز نہیں ہیں بلکے صرف اپنے

لئے پرفارم کر رہے ہیں ..

یعنی جو آپ کے پارٹنرز تھے وہ بھی اب آپ کے کمپیٹیٹرز ہیں... سر مستنصر اور بھی ڈیٹیل بتا رہے تھے(.

یوسف یہ سر... شانزے بولنا چاہتی تھی..

یہ چھوڑو شانزے اور میری بات سنو.. یہ میری سپیچ لو اور جا کر جمع کروا دو..

نہیں میں یہ نہیں کر سکتی.. اب وقت نہیں ہے.. وہ دیکھ صفیہ اسٹیج پر آ چکی ہے.. شانزے پریشن ہوئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں ہم نے ساتھ تیاری کی تھی.. تمہیں کوئی مشکل نہیں ہو گی اس میں بھی.. یوسف نے اس کو تسلی دی تھی.

نہیں بات یہ نہیں ہے، پر میں یہ نہیں لے سکتی، یہ تمہاری ہے.. شانزے نے اپنی بات دھرائی تھی .

شانزے میری بات سنو پلیز تم یہ جمع کراؤ.. میں میم سے بات کر کے اپنا نمبر لاسٹ کر دیتا ہوں.

ہر کینڈیڈت کی ڈیبٹ ۳۰ منٹ کی ہے تو میرے پاس ایک گھنٹہ ہے میں گھر سے جا کر لے آؤں گا..

اور پھر اپنی باری میں میں وہ ڈیبٹ دے لوں گا..یوسف نے مسلہ حل کیا تھا ..

یوسف نہیں...شانزے نے بولا تھا اسے کچھ غلط لگ رہا تھا..

فکر نہیں کرو میں آؤں گا...یوسف نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا..

اب تم جاؤ جلدی...یوسف نے کہا تھا اور وہ اسٹیج پے مس کلثوم کے پاس گئی تھی، فائل جمع ہو گئی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف کے چہرے پے سکون تھا..شانزے اپنی جگہ پے بیٹھ گئی تھی..

اور اس نے یوسف کو میم سے بات کرتے اور پھر جاتے دیکھا تھا..

.....

شانزے پریشان تھی، یوسف ابھی تک نہیں آیا تھا..وہ بار بار کبھی ہال میں دیکھتی اور کبھی اسٹیج کی بیک سائیڈ پے .

لیکن وہ کہیں نہیں تھا..شانزے کو دم گھٹتا محسوس ہوا تھا..مائک میں سراب اس کا

نام پکار رہے تھے..

لیکن شانزے کو اپنے قدم بھری لگ رہے تھے انہی قدموں سے اٹھتی وہ اپنی جگہ کی طرف بڑھ رہی تی...

اپنی سپیچ شروع کرنے سے پہلے اس نے ایک بھرپور نظر ہال میں ڈالی تھی..وہ وہاں نہیں تھا ...

شانزے نے پلٹ کر دیکھا تھا..یوسف بیک اسٹیج اپنے مخصوس انداز میں کھڑا تھا..

شانزے کی رو کی سانس بھال ہوئی تھی..یوسف نے ہاتھ کے اشارے سے اسے آل ڈ بیسٹ کہا تھا..

.....

شانزے کی سپیچ ختم ہو گئی تھی..ہال میں تالیاں بجنے لگیں تھی..شانزے کا کونفڈینس بھال ہوا تھا..

لکین وہ بہت زیادہ خوش نہیں تھی..سر مسنٹراب اسٹیج پے تھے..

آپ وقت آگیا ہے کہ رزلٹ آناونس کیا جائے اس لئے میں اپنے محترم ججیز کو یہاں

آنے کی دعوت دیتا ہوں..

ان کی آواز نے اگر ہال میں سکتا طاری کر دیا تھا تو شانزے کے لئے بھی وہ الفاظ بم سے کام نہ تھے.

ججیز اب اسٹیج پے آگے تھے..اور شانزے اٹھ کر موم کی طرف گئی تھی..

میم رزلٹ کیسے..؟؟ابھی یوسف باقی ہے..شانزے حیران تھی،

یوسف کمپیٹیشن میں نہیں تھا شانزے..اس نے مانا کر دیا تھا..انہوں نے اطمینان سے جواب دیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میم آپ ایک بار یوسف سے پوچھیں ایسا نہیں ہے..اس نے اشارہ کیا تھا بیک اسٹیج لیکن وہ نہں تھا.

شانزے ریلکس..وہ مجھے کمپیٹیشن سٹارٹ ہوتے ہی مانا کر گیا تھا. میم نے ایک نیا بم پھوڑا تھا ..

اوہ-تو اس وقت وہ یہ بات کر رہا تھا..شانزے نے دل میں سوچا تھا..

ٹھیک ہے..تو پھر آپ مجھے بھی بیر سمجھیں..شانزے جانے لگی تھی..

رو کو شانزے تم ایسا نہیں کر سکتیں.. میم پریشان ھوں تھیں..

کیوں نہیں کر سکتی.. اگر وہ کر سکتا ہے.. تو میں بھی کر سکتی ہوں.. شانزے رونے کو تھی..

ٹھیک ہے.. جاؤ پھر.. اور پھیر دو اس کی ساری محنت پے پانی..

وہی پاگل تھا جو تمہیں جیتانے میں لگا رہا... آپنا آپ بھولا دیا اس نے تمہارے لئے..

شانزے اگر وہ ہوتا کمپیٹیشن میں تو میں دعوے سے کہتی ہوں یوسف ضرور جیتا..

لیکن پھر بھی اس نے بغیر سوچے تمہیں یہ موقع دیا.. تاکہ تم اپنا آپ مانوا سکو..

شانزے وہ ہر نہیں ہے، لیکن یہاں سے جا کے تم اسے ہرا دو گی..

مائک میں شانزے کا نام آناونس ہو رہا تھا ...

وہ جیت گئی تھی، مرے مرے قدموں سے اس نے شیلڈ اور سرٹیفیکیٹ لیا تھا.. حال میں تالیاں بج رہی تھیں ..

رانیہ کو اپنی آنکھوں پے یقین نہیں آیا تھا اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوا..

وارث اپنی جگہ سن تھا..

ہال میں بیٹھے تین لوگ صرف ایک شخص کی وجہ سے ہار گئے تھے..یوسف کی وجہ سے،

شانزے،گیم جیت گئی تھی..لیکن یوسف کے بغیر یہ بے معنی تھی...

وارث جانتا تھا کہ یوسف ہوتا تو وہ کبھی جیت نہیں سکتا،وہ جیتنا جاتا تھا لیکن اپنی محنت سے دان سے نہیں..

عنیقہ،نے شانزے کو ہرانے چکر میں یوسف کو ہرا دیا تھا اور دل پے یہی بوجھ کافی تھا..

.....

شانزے سب سے مل کے باہر آگئی تھی،یوسف وہاں کہیں نہیں تھا،شانزے سمیت بہت سے لوگ اس کو ڈھونڈ رہے تھے..

جب وہ سامنے سے آیا تھا اس نے وارث اور شانزے کو مبارک باد دی تھی ..

وارث نے ٹھنڈی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا جن کا مطلب وہ اچھے سے جانتا تھا..

جبکہ اس کی نسبت شانزے کی آنکھوں میں انگارے تھے،وہ جانتا تھا لاوا کبھی بہہ سکتا

تھا..

وہ سب کو بہانے بناتا جلدی سے شانزے کے پیچھے آیا تھا..

رو کو میں گاڑی لاتا ہوں..یوسف کہہ کر گیا تھا..

پر وہ رو کی نہیں تھی....جب یوسف آیا تو وہاں کوئی نہیں تھا..یار یہ اتنی زیدی کیوں ہے..اس نے سوچا تھا،..

وہ باہر نکلا تھا جب یوسف کو وہ کچھ دور پے کھڑی نظر آئی تھی اس نے گاڑی پاس میں رو کی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے تم سنتی کیوں نہیں ہو..؟؟؟یوسف نے غصے سے کہا تھا..

تم نے سنی میری..؟؟وہ بھی اسی انداز میں بولی تھی..

کب نہیں سنی تمہاری..؟یوسف کو سچ میں ایسا کوئی لمحہ یاد نہیں تھا..

ابھی کچھ گھنٹوں پہلے تم نے وعدہ کیا تھا تم آؤ گئے..شانزے نے یاد دلایا تھا..جھوٹا وعدہ وہ بڑبڑائی تھی..

کوئی جھوٹا وعدہ نہیں کیا.آیا تو ہوں...یوسف نے شاید سن لیا تھا ..

تم نے کہا تھا.. شانزے بولتے بولتے روکی تھی.. یوسف نے اسے لفظوں میں پھسایا تھا،اور پھس گئی تھی..

یوسف نے صرف آنے کا کہا تھا.. اور وہ آگیا تھا ...

آگیا یاد...چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو.. یوسف مڑا تھا ..

کیوں کیا تم نے.. تم جانتے تھے تم جیتو گئے.. پھر بھی تم نے یہ سب کیا.. شانزے نے اچانک پوچھا تھا..

شانزے یقین کرو ور کوئی اپشن نہیں تھا میرے پاس.. یوسف نے کے چہرے پے مجبوری صاف تھی..

نہیں تھا تو پھر بول دیا ہوتا میں خود نام واپس لیتی اپنا.. ویسے بھی سپیچ میری مس ہوئی تھی تمہاری نہیں.. شانزے نے پھر بات وہیں سے شروع کی تھی..

میں نہیں کر سکتا تھا ایسا.. یوسف نے صاف لفظوں میں کہا تھا..

لیکن کیوں.. وہ حیران تھی سامنے کھڑے اس شخص پے..

کیوں کہ تم نے کہا تھا.. تم جیتنا چاہتی ہو.. یہ جیت تمہارے لئے ضروری ہے...

یوسف غصے میں بول گیا..

یہ سب میں نے تم سے کب کہا؟؟؟شانزے حیران ہوئی تھی..

مجھ سے نہیں کہا پر میں نے سن لیا تھا سب تم صبا سے کہ رہیں تھیں..یوسف نے اب سچ بتادیا تھا..

اوہ-تو وہ جانتا تھا...یوسف تم...شانزے کو غصہ آیا تھا ..

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ...اس نے اپنا سارا غصہ اس بات پے نکالا تھا...

شانزے مجھے مجبور مت کرو ورنہ....یوسف نے آدھی بات کی تھی ..

ورنہ کیا ہاں...؟؟شانزے غصے میں آئی تھی..

یوسف نے بنا کچھ بولے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا تھا..اور اسے گاڑی میں بٹھایا تھا..

چھپ چاپ بیٹھو یہاں..

یوسف ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھا تھا ...

بدتمیز...شانزے نے ٹشو پیپرز کی بال بنا کر ماری تھی..

تھنک یو..یوسف نے اپنا ہاتھ سر سے ٹچ کر کے سلوٹ کیا تھا..

.....

یہ لو آئس کریم..یوسف نے گاڑی میں بیٹھ کر سو کی طرف بڑھائی تھی..

ویسے تو تمہیں کھلانی چاہیے تھی..لیکن فلحال میں کھلا دیتا ہوں..اس نے ہنس کے کہا تھا..

شانزے نے آئس کریم لے لی تھی..لیکن اس کے چہرے پے اداسی تھی ..

یوسف نے دیکھا تھا اسے..وہ سمجھتا تھا اس کی وجہ..

شانزے اداس مت ہو..میں جانتا ہوں تمھی برا محسوس ہو رہا ہے ..

لیکن میں چاہتا ہوں تم اپنی جیت دل سے مناؤ..

تم خوش ہو..؟؟؟شانزے نے پوچھا تھا..

ہاں..یوسف نے ایک سک سے بھی کم میں جواب دیا تھا..

کیوں..؟؟اگلا سوال تیار تھا..

کیوں کہ تم جیتی ہو..اور یہ میرے بہت اہمیت رکھتا ہے..یوسف اطمینان سے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا..

تمہارے لئے میرا جیتنا اہمیت کیوں رکھتا ہے..شانزے نے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا..

یوسف نے گاڑی روک دی تھی..شانزے کا دل کک اور زور سے دھڑکا تھا..

یوسف اس کی طرف جھکا تھا..اس کیوں کا جواب میں تمہیں پرسوں دوں گا..تیار رہنا میری ٹریٹ ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے کے چہرے پی پوری دنیا کے رنگ سمت آے تھے..اس نے نظرین نیچی کر لیں تھیں..

یوسف کو وہ اس وقت اور بھی ہنسیں لگی تھی..ویسے تمہارا گھر آگیا ہے یوسف سیدھا ہو کہ بیٹھا تھا.

اوہ--شانزے نے ہڑبڑا کر دیکھا تھا..میں چلتی ہوں..وہ گاڑی سے اتری تھی ..

سنو..یوسف نے روکا تھا..میں اپنے جواب لاؤں گا تم اپنے ..

وہ رو کی نہیں تھی پھر..

.....

وہ تیزی سے اندر آئی تھی..جب احد سے سامنا ہوا..

شانزے ایک دم رو کی تھی..اوہ-آپ..اس نے ٹھنڈی سانس لی تھی..

کیوں کسی اور کو ہونا چاہیے تھا؟؟احد نے بڑے عجیب انداز میں کہا تھا ..

اصولن کسی اور کو تو کیا آپ کو بھی نہیں ہونا چاہیے تھا.شانزے جانے لگی تھی..

شانزے دور رہو اس سے..وہ جو بھی ہے..احد کے لہجے میں غصہ تھا..

کیوں..؟؟؟شانزے پلٹ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی..

کیونکہ مجھے پسند نہیں..اس نے اطمینان سے بولا تھا..

اور کس حق سے آپ یہ پسند مجھ پے تھوپ رہے ہیں..؟؟شانزے نے اتنی خود اعتمادی سے کہا تھا،

کہ احد رو کا نہیں تھا چلتا بنا تھا..

.....

شانزے نے پوری الماری کے کپڑے بیڈ پے ڈالے تھے..اور اب ایک ایک کپڑا دیکھ رہی تھی..

یہ سب کیا ہے..جب اریزے اندر آئی..

کپڑے...اطمینان سے جواب دیا ..

مجھے بھی نظر آرہا ہے..پر یہاں کیا کر رہے ہیں..

مجھے سمجھ نہیں آرہا کون سے پہنوں اس لئے..اف..شانزے ڈھیر پے گری تھی..

کہاں جانا ہے..ویسے جو اتنی تیاری ہو رہی ہے.اریزے کو حیرت ہوئی تھی..وہ تو کبھی شادیوں میں یوں نی گئی تھی،

وہ ٹریٹ دینی ہے جیتنے کی خوشی میں ..

کس کو..؟؟؟اریزے نے سامنے کھڑے ہوتے پوچھا تھا جبکہ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی..

اس نے دوبارہ آنکھوں کے اشارے سے پوچھا تھا..بولو..اریزے نے مثنوی غصہ

کیا..

یوسف کونہ..شانزے نے شرماتے ہوے اپنا منہ دوپٹے میں چھپایا تھا..

....OMGاریزے نے حیران ہوتے کہا تھا..ویسے یہ اتنی شرم کیوں آرہی ہے..

اریزے تانگ مت کرو پلیز...شانزے نے منت کی تھی..

اچھا ہٹو..وہ اسے ہٹا کر خود کپڑے دیکھنے لگی تھی..اسے بھی ٹھیک نہیں لگا تھا،

چلو لے کر اتے ہے..اریزے نے بیگ اٹھایا تھا ..

مطلب..؟؟شانزے کو سمجھ نہیں آیا تھا..

مطلب کیا..تمہارے پہننے کے لئے کچھ لے کر آتے ہیں...اریزے نے کہا تھا.وہ دونوں چل پڑیں تھیں..

کہاں جارہی ہو دونوں..می جانی نے دونوں کو جاتا دیکھ پوچھا تھا...

می جانی بس یہی پاس میں شوپنگ مال تک ..

وہ کل شانزے کو پارٹی میں جانا ہے نہ تو میں نے سوچا کچھ ڈھنگ کا پہنے...اریزے نے

بات بنی تھی..

اچھا ٹھیک ہے..پر اپنے پاپا کے ساتھ چلے جانا..می جانی نے ان کو مشورہ دیا تھا..

نہیں می جانی دیر ہو جائے گی، پھر ٹھیک سے دیکھ بھی نی سکیں گئے..اریزے نے مانا کیا تھا..

اچھا پھر ٹھیک ہے..جلدی آجانا می جانی نے کہا تو وہ دونوں جلدی سے چلی گیں ..

.....

بہت گھوم پھر کر دونوں نے ایک صوت پسن کیا تھا..

چلو می جانی کو دیکھاتے ہیں..شانزے خوش تھی اور اس کی خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی.

وہ دونوں می جانی اور پاپا کے کمرے کی طرف بڑھیں تھیں..جب اندر سے آتی آوازوں نے دونوں کو روک دیا تھا،

حسان اس کی دن بھی بات یوں ہی رہ گئی تھی..میں نے سوچا وجی کا معملا تھ ہو جائے تو تم سے بات کروں گی.

اب تو خیر سے یہ معملا بھی پورا ہو گیا.. میں تم سے احد کے رشتے کے بڑے میں بات کرنا چاہتی ہوں..

پھوپو کی آواز نے دونوں کو گنگا کر دیا تھا.

جی آپا.. ضرور کریں.. حسان نے باری محبت سے بہن کو کہا تھا..

میں چاہتی ہوں تم شانزے کا رشتہ احد کے لئے منظور کرو.. پھوپو نے کہا ہی تھا کہ طائ جن شروع ہو گیں..

ارے لو.. یہ کیا بات ہوئی کبھی اریزے تو.. کبھی شانزے ارے بچیاں ہماری کوئی گا جر مولی تھوڑی..

کبھی یہ کبھی وہ..

بھابھی آپ ٹھیک کہ رہی ہیں.. میں تو اس دن بھی شانزے کی بات ہی کرنے والی تھی..

حالانکہ اریزے بھی مجھے بہت پیاری ہے.. لیکن میں چاہتی ہوں تم شانزے مجھے دو..

طائ جان تو بل کھا کہ رہ گیں تھیں..

آپا آپ کی بات سر آنکھوں پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے..حسان کی آواز نے شانزے کے ہوش اڑا دے تھے ..

ارے لو ایسے کیسے ہاں کر رہے ہو..پہلے اپنی لاڈلی سے پوچھ تو لو..

ایسا نہ ہو اس نے پھیلے ہی کہیں چکر چلائے ہوں..ارے باہر نکلتی ہے..ہزاروں سے ملتی ہے..

کیا پتا کہیں بھول بھال آئی ہو اپنا دل...

بس بھابھی میری شانزے ایسی نہیں ہے..مجھے پورا یقین ہے..

میرا فیصلہ اس کا فیصلہ..حسان نے پر اعتماد لہجے میں بولا تھا..

اس سے زیادہ شانزے سن نہیں پائی تھی..وہ دونوں اپنے کمرے میں آئی تھی..

.....

شانزے تیار تھی لیکن اس نے ان میں سے کوئی بھی چیز نہیں پہنی تھی جو کل وہ خرید کر لیں تھیں..

وہ شیشے میں کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی..

ایک بار اور سوچ لو شانزے..اریزے نے بوجھے لہجے میں کہا تھا.

سوچالیا..اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح مسزبوت تھا.

تبھی می جانی..اور پھوپو آئی تھیں..یہ کیا تم تیار نہیں ہوئیں ...

تیار ہو می جانی..

اور وہ جو کل جوڑا لیا تھا..اس کا کیا ہوا..

بس دل نہیں چاہ رہا اب..

ایسے کیسے چلو شاباش جلدی سے پہنو یہ بھی کوئی بات ہوئی ..

می جانی اور پھوپو دونوں نے پرزور کہا تھا تو اسے وہ جوڑا پہنا پڑا..ماشاللہ باری پیاری لگ رہی ہے..

اریزے تھوڑا تیار کر دو بہن کو..اب کی بار پھوپو نے کہا تھا..

نہیں میں ایسے ٹھیک ہوں..شانزے نے احتجاج کیا تھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا.

اریزے نے اسے ہلکے رنگ کی لپسٹک لگائی تھی اور ہلکی سی جیولری دی تھی جو اس نے

چھپ کر کے پہن لی تھی.

اس کا فون بجنے لگا تھا.. شانزے سمجھ گئی تھی فون کس کا ہے اس لئے وہ اللہ حافظ کہتی باہر آگئی تھی..

.....

باہر گاڑی کھڑی تھی.. لیکن اس میں یوسف نہیں محسن تھا..

چلیں اس نے شانزے کی حیرانگی دیکھ کر کہا تھا..

شانزے نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور گہری میں بیٹھ گئی تھی..

وہ شہر سے کافی دور آگئے تھے آبادی پیچھے رہ گئی تھی..

جب محسن نے گاڑی روکی تھی.. یہ ساحل سمندر کا کنارہ تھا ..

یہاں سے اب تم نے خود جانا ہے.. محسن نے بہت پیار سے کہا تھا.. اس نے دور بنے ہٹ کی طرف اشارہ کیا تھا.

شانزے کا دل دھڑکا تھا.. وہ دھڑکتے دل کے ساتھ چلنے لگی تھی...

اس نے غور کیا تھا اس کے پیروں کے نیچے ریت نہیں تھی بلکے پھول تھے..

شانزے کی دھڑکنیں اور تیز ہوئیں تھی..

وہ جیسے جیسے چلتی دونوں طرف کی لائٹس جلنے لگتیں..

شانزے کو اپنے قدم بھری لگ نے لگے تھے..ہر قدم کے ساتھ اس کا دل بوجھل ہو رہا تھا..

لیکن پھر بھی وہ ہٹ تک پہنچ گئی تھی..اور ویسے ہی ہٹ روشنی سے جگمگا گیا تھا..

پل بھر کے لئے شانزے کو لگا وہ کسی اور ہی جہاں میں ہے،، کسی ریاست کی شہزادی ہے..

شانزے کو اپنا آپ بہت خاص لگا تھا..اس نے چاروں طرف نظر گھمائی تھی.

یہ مصنوی ہٹ تھا جو لکڑی سے بنایا گے تھا..اور پھر سفید ریشم کے کپڑے اور پھولوں سے سجایا گیا تھا..

کہیں کہیں پھولوں میں چھوٹی چھوٹی لائٹس جل رہی تھیں..

پھولوں کی خوشبو اتنی زیادہ تھی..کہ اب سے کچھ دیر پہلے آنے والی سمندر کی خوشبو

غائب ہو گئی تھی..

اور پھر اس پے نظر پر تھی اور شانزے نظر ہٹانا بھول گئی تھی..وائٹ ڈریس شرٹ..

جی آستیں فولڈ کی ہوئیں تھیں ..

بلیک پینٹ میں وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا..

.....

یوسف نے ہر چیز اچھے سے کی تھی..وہ شانزے کو اپنی دل کی بات بتانا چاہتا تھا..

اسلئے اس کے پاس اس سے اچھا آئیڈیا نہیں تھا..وہ ان لمحوں کو قید کے لینا چاہتا تھا..

وہ ان لمحوں کو یادگار بنانا چاہتا تھا ..

اس نے دور سے ہی شانزے کو دیکھ لیا تھا..سفید جعلی دار فراک میں ہلکی لپسٹک

لگائے..

کانوں میں پرل کے ٹاپس پہنے وہ اسے حد درجہ حسین لگی تھی ..

اٹھنے والے ہر قدم کے ساتھ یوسف کو اپنا دل سمبھلانا مشکل لگ رہا تھا..

.....

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے... شانزے سچ میں پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی..

ایسا تو اس نے خیالوں میں بھی نہیں سوچا.. وہ اپنی سوچوں میں گم تھی..

جب کسی آواز نے اسے چونکا دیا تھا.. اور پھر پھول برسنے لگے تھے..

ہوا میں.. مائک کے گانے کا میوزک بجنے لگا تھا ..

Oh Baby

I

Think that I'm falling in love with you

Mod tang hoajai yok hai ther ti samkhan

You are the One

وہ پہچانتی تھی یہ میوزک یہ یوسف کو بہت پسند ہے.. وہ گنگناتا ہے اکثر.. وہ پھر خیالوں میں تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک بار پھر وہ چونکی تھی لیکن اب کی بار آواز یوسف کی تھی..

اگر میں تم سے کچھ مانگوں..

اگر میں تم سے یوں بولوں ..

)شانزے کو لگا اس کا دل چلنا بھول گیا ہے(..

اگر میری تمنا ہو..

میرے دل کی یہ خواھش ہو ..

)اسے صرف یوسف کی آواز آرہی تھی(..

کہ..

زندگی میں جب کبھی تم کو پکاروں میں ..

)وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف آیا تھا (.

)شانزے کو لگا اس کی دل کی جگہ تو کب کی خالی وہاں تو صرف یوسف ہے(.

تمہارا ساتھ چاہوں میں..

تمہارے پیار کی جو تھوڑی سی خیرات مانگوں میں ..

)شانزے کو لگا دنیا ختم ہو رہی ہے(.

وصل کے خوابیدہ لمحوں میں ..

)یوسف اب اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے اس کی کالی گہری آنکھوں دیکھ کر کہا تھا(..

تم ..

(اب وہ زمین پے جھک رہا تھا..)(شانزے کو لگا سور پھونکا جائے گا)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

ہماری چھوٹی چھوٹی خوشیاں کو بانٹ لو گی نہ ..

)یوسف نے زمین پے ایک گھٹنا ٹیکا تھا..اس کے ہاتھ میں ڈائمنڈ رینگ بہت سمپل بہت خوبصورت ..

اس نے دل میں یوسف کی پسند کو سراہا تھا(..

میرا ساتھ دو گی نہ..؟؟؟

سور پھونک دیا تھا..شانزے نے آنکھیں بند کیں تھیں..یوسف اسے جواب کا منتظر

تھا..

.....

اریزے نے آنکھیں کھولیں.. محبت سے خالی آنکھیں.. جذبات کے ہر رشتے سے عاری..

وہ ابھی یوسف کو دیکھ رہی تھی.. لیکن اس کی آنکھوں میں شناسی کا کوئی رنگ نہیں تھا..

یوسف کا دل دھل گیا تھا.. اس نے کیا کیا سوچا تھا.. اور کیا ہونے جا رہا تھا..

شانزے بولو تمہارا کیا جواب ہے.. اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا..

)میری شانزے ایسی نہیں ہے.. مجھے پورا یقین ہے..

میرا فیصلہ اس کا فیصلہ.. شانزے کے کانوں میں پاپا کی آواز گونجی تھی(..

کیسا جواب یوسف..؟؟ شانزے نے الٹا اس سے سوال کیا تھا.. (وہ نہیں جانتا تھا کیسی مسافتیں تہہ کئیں تھیں اس نے.)

مجھ سے شادی کرو گی...؟؟؟ یوسف نے ایک دم ہی پوچھ لیا تھا.. وہ اس کے سامنے نے کھڑا تھا ..

شانزے کے اندر سب کچھ اتھل پوتھل ہو گیا تھا.. لیکن اس نے خود کو سمبھال لیا تھا..

شادی، وہ منہ پے ہاتھ رکھ کر ہنسی تھی.. کس کی شادی.. اس نے اداکاری کے سارے ریکارڈ توڑے تھے..

میں تم سے محبت کرتا ہوں.. تم مجھ سے محبت کرتی ہو.. تو شادی تو ہو گی نہ..

)یوسف کے اندر ٹوٹ پھوٹ شروع ہو گئی تھی، یہ گواہی اس کی آواز دے رہی تھی(.

یہ کب ہوا..؟؟؟ نہ تم نے کچھ کہا.. نہ میں نے کچھ سنا، نہ میں نے کچھ کہا، تو پھر تم نے خود سے کیسے یہ سب سوچ لیا..

)شانزے نے پھر دل پے پتھر رکھا تھا (..

شانزے پلیز کیا ہو گیا ہے تمہیں، کوئی بات بری لگی ہے.. ناراض ہو مجھ سے بولو..

ہم بات کر سکتے ہیں اس بارے میں، میں سوری کر لوں گا.. یوسف کی آواز میں منت تھی..

یوسف بات سوری کی نہیں ہے.. میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا.. ہم دوست ہو سکتے ہیں اور بس..

یوسف میں سمجھ سکتیں ہوں.. لیکن اس سفر میں تم اکیلے ہو.. شانزے جانے کے لئے مڑ گئی تھی...

لیکن یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ کے زور سے اپنی طرف کھنچا تھا.. شانزے خود کو سمبھال نہیں پائی تھی..

اور اب وہ یوسف کے مضبوط حصار میں تھی ..

کہہ دو کہ تمہیں یاد نہیں کہ جب نظر سے نظر ملتی تھی، "میرا دل دھڑکتا تھا، تو دھڑکن تمہاری بھی تیز ہوتی تھی"

نہیں... کس غلط فہمی میں ہو یوسف.. شانزے نے نظریں جھکیں تھیں.. اتنے پاس سے دیکھنا مشکل ہو رہا تھا .

یوسف کی گرفت میں سختی آگئی تھی.. آخر کو تو وہ بھی انسان تھا. لاکھ کوشش کے بعد بھی وہ قابو نہں رکھ پایا تھا.

یوسف کی انگلیاں اس نے اپنے بازوں میں گڑھتی محسوس ہوئی تھی..

یوسف پلیز تم ایسے مجھے سے زبردستی نہیں کر سکتے.. شانزے بول پڑی تھی..

ٹھیک ہے..بس ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو..کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں..

اور میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمہاری زندگی سے چلا جاؤں گا....یوسف کا لہجہ بہت مظبوط ہوا تھا..

"میں تم سے محبت نہیں کرتی.."شانزے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا،اسے لگا تھا..

یوسف کی آنکھوں کا ہر احساس جم گیا ہے..اس نے دیکھا تھا طوفان اکر گزر گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یوسف کی آنکھوں میں کالی رات اتری تھی،اپنی تمام تر خاموشی لئے ..

یوسف کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی .. محسن شانزے کو گھر چھوڑ دو..یوسف نے محسن کو کال کی تھی،

اب کوئی یوسف تمہارے راستے میں نہیں آے گا..

جاؤ یہاں سے...چلی جاؤ..

وہ پلٹ گئی تھی..ہر قدم پے اسے کچھ چھوٹ جانے کا احساس گھیر رہا تھا..اسے یوسف

کے بولنے کی آواز آرہی تھی .

بچھڑ جاؤ مگر سن لو...

ہمارے درمیان کوئی ایسی بات تو ہو گی..

جسے تم یاد رکھو گی..

اس نے آخری الفاظ یوسف کو کہتے سنے تھے...وہ خاموش ہو گیا تھا ..

شانزے کو خدشات نے گھیرا تھا..وہ پلٹ کر دیکھنا چاہتی تھی..

لیکن وہ نہیں پلٹی وہ جانتی تھی..کہ اگر پلٹی تو وہ پتھر کی ہو جائے گی. پھر ہر راستہ بند ہو جائے گا..

جیسے اس کی ماں کے لئے ہو گیا تھا..وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی..

گاڑی چل پڑی تھی.. محسن نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا .

.....

محسن واپس گیا تھا، لیکن یوسف وہاں نہیں تھا،اب اصل میں محسن کو پریشانی ہوئی

تھی .

وہ آس پاس یوسف کو دیکھ رہا تھا، لیکن وہ کہیں نہیں تھا. بارش شروع ہو گئی تھی..اور وہ بارش میں بھیگ رہا تھا.

لیکن اس وقت اسے پروا تھی تو صرف یوسف کی..اور وہ جانے کہا تھا ..

اس سے کچھ سمجھ نہیں رہا تھا،اس نے یوسف کا فون ملایا تھا پر وہ اٹھا نہیں رہا تھا..

کئی بار فون کرنے پے بھی جب اس نے فون نہیں اٹھایا تو محسن نے عثمان کو فون کیا تھا، اور وہ فورن ہی آ گیا تھا ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محسن کہاں ہے یوسف...؟؟ عثمان کی آواز میں بھی ویسا ہی ڈر تھا جیسا محسن محسوس کر رہا تھا..

عثمان بھائی، میں یہیں چھوڑ کر گیا تھا..لیکن جب واپس آیا تو وہ یہاں نہیں تھا..محسن نے صافی دی تھی..

بھائی مجھے کچھ سمجھ نہں رہا کیا ہوا ہے..مجھے لگتا ہے ضرور وجہ شانزے ہے..

وہاں وہ خاموش تھی اور یہاں..یوسف کا کچھ پتا نہیں ہے،

آپ پلیز کچھ کریں محسن روہنسا ہوا تھا.

تم فکر نہ کر آؤ دیکھتے ہیں..اس کی گاڑی تمہارے پاس تھی زیادہ دور نہیں جا سکتا ..

عثمان نے کہہ تو دیا تھا لیکن آواز سے پریشانی واضح تھی ...

بھائی اگر اس نے کچھ..... محسن کی آواز میں خوف تھا،

نہیں ایسا کچھ نہیں کرے گا میں جانتا ہوں اسے، پتہ نہیں انہوں نے اس کو تسلی دی تھی یا خود کو.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

دسمبر کی سردی اور پھر بارش..اریزے کو بڑی بری لگتی تھی، جانے کیوں اسے بچپن میں سنا گانا یاد آجاتا تھا..

بھیگا بھیگا سا یہ دسمبر ہے... بھیگی بھیگی سی تنہائی ہے..یہ گانا کہیں دماغ میں چپک ہی گیا تھا..

تبھی اس نے چینل چینج کیا تھا..اور کیا اتفاق تھا ایک چینل پے یہی گانا چل رہا تھا..

اریزے نے بڑی نارضگی میں ہٹایا تھا..جیسے ایسے کرنے سے چینل والے چلانا بند کر

دیں

اور اس وقت یہ گانا اسے عجیب ہی سوچ میں مبتلا کر رہا تھا.. سب اپنے اپنے کمروں میں گم ہو گئے تھے..

سوائے اس کے، وہی تھی جو شانزے کے انتیظار میں تھی..

اریزے تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟ می جانی فریج سے پانی لے رہیں تھیں..

می جانی بس شانزے کا ویٹ کر رہی ہوں، پتا نہیں کہاں رہ گئی.. اریزے نے گھڑی دیکھی تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو کب کی آ گئی، تمہیں نہیں پتہ...؟؟ می جانی حیرت سے بولیں تھی.

نہیں... اریزے کچھ سوچتے ہوے بولی تھی.. وہ ٹی وی بند کرتی کھڑی ہو گئی تھی ..

چلیں پھر میں بھی چلتی ہوں، وہ دونوں ہی اپنے اپنے کمروں کی طرف چل پڑیں تھیں..

اریزے کمرے میں آئی تو چاروں طرف اندھیرا تھا.. خاموشی تھی، اس نے لائٹ جلائی تھی ..

لیکن شانزے نظر نہیں آئی تھی..اس نے واش روم میں دیکھا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھی .

OMGاریزے کو ایک دم چھت کا خیال آیا تھا..وہ اوپر گئی تھی..چھت کے بلکل بیچ میں شانزے بیٹھی تھی.

شانزے پاگل ہو گئی ہو کیا یہ سردی کی بارش ہے اٹھو..نیچے چلو..اریزے نے ہاتھ پکڑ کے اٹھانا چاہا تھا..

لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزے..پلیز اٹھو..تم بیمار ہو جاؤ گی..اریزے نے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا وہ رو نہیں رہی تھی..

اریزے اسے زبردستی اٹھا کے لائی تھی.وہ دونوں کپڑے بدل چکیں تھیں...

شانزے خاموش تھی..اتنی خاموش کے اریزے کو ڈر لگ رہا تھا،،

تم ٹھیک ہو نہ شانزے..اریزے نے پاس بیٹھتے کہا تھا..

ہاں..اس کی آواز موسم سے زیادہ ٹھنڈی تھی،اریزے نے تو یہی محسوس کیا تھا.

بد قسمتی تو دیکھو میں اب بھی ٹھیک ہوں.. جانتی ہو پورے راستے میں نے دعا مانگی تھی، کہ میں مر جاؤں.. مجھے دوبارہ کبھی سانس نہ آے.. لیکن دیکھو میں کتنی بے بس ہوں، اب تک سانس لے رہی ہوں ..

تم جانتی ہو اریزے اس نے کہا تھا صرف ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں،

اور میں نے کہہ دیا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر لیکن اب لگ رہا ہے میں تو وہیں اس کی آنکھوں میں قید ہو گئی ہوں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے اس نے اپنی آنکھوں سے میری روح قبض کر لی ہے ..

میں اپنا وجود تو لے آئی ہوں، پر خالی.. کسی فقیر کی کشکول کی طرح خالی ..

مجھے لگا تھا کہ بہت آسان ہو گا ...پر اب اندازہ ہوا کہ اتنا آسان نہیں ہے ...

مجھے لگ رہا ہے کوئی میرے دل پے زنگ آلود چھری پھیر رہا ہے ..

مجھے لگ رہا ہے کسی نے میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے میرے ہاتھوں میں دے دیا ہے..

مجھے لگ رہا ہے میں جیسے اگلے لمحے بھی جی نہیں سکون گی...

اریزے میرے حق میں دعا کرو میں اس کو بھول جاؤں ..

میں اس کو نہیں بھولوں گی، تو خود کو بھول جاؤں گی ...وہ بولے جا رہی تھی..اور اریزے سنے جا رہی تھی..

.....

صبح کے ۵ بج رہے تھے. عثمان اور محسن تقریباً پوری رات ہی ڈھونتے رہے تھے، لیکن اب ان کی ہمت جواب دینے لگی تھی .

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں سی وی یو کی طرف آگے تھے ...

عثمان ابھی سڑک کے دونوں کناروں پے دیکھ رہے تھے شاید اب وہ نظر آجاے..

تبھی انہوں نے دیکھا تھا محسن گاڑی سے اتر کے سمندر کی طرف بھاگا تھا.

اور اگر ان کا اندازہ ٹھیک تھا تو وہ یوسف کے لئے بھاگا تھا.. عثمان بھی گاڑی روک کر اس طرف گئے تھے..

یوسف تو ٹھیک ہے نہ.. محسن نے اسے گلے لگایا تھا .

جبکہ یوسف بلکل خاموش تھا،اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی..وہ اسی طرح مٹی میں بیٹھا تھا..

یوسف بول کیا ہوا ہے..شانزے سے لڑائی ہوئی،تو بول ایک بار،میں اسے تیرے لئے لے کر آؤں گا یہاں..

محسن جذباتی ہو رہا تھا..عثمان بھی ان دونوں تک آ گے تھے..یوسف کی حالت نے ان کو دھچکا دیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پورا مٹی مٹی ہو رہا تھا..ایسے لگا اس نے خود مٹھیاں بھر بھر کے اپنے اوپر مٹی ڈالی ہے..

جبکہ محسن اسے کچھ کہ رہا تھا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے رہا تھا..

عثمان کو لگا کسی نے ان کا دل مٹھی میں لے لیا ہے..انہوں نے آگے بڑھ کے یوسف کو سینے سے لگایا تھا.

عثمان کی آنکھوں میں آنسو آے تھے..لیکن انہوں نے ضبط کیا تھا..

کیا ہوا بیٹا کچھ تو بول.. عثمان نے آہستہ سے کہا تھا..اور یوسف جیسے نیند سے جاگ گیا تھا..

ٹھیک ہوں میں..یوسف ان کا ہاتھ چھوڑا کر کھڑا ہوا تھا..اس کے قدم کانپ رہے تھے..

یوسف، شانزے سے کوئی لڑائی ہوئی ہے.. عثمان نے اسے سمبھالنا چاہ تھا..

میری لڑائی...یوسف نے کچھ سوچتے ہوے کہا تھا..میری لڑائی تو زندگی سے ہے بھائی..وہ پیچھے ہٹا تھا..

میرا سانس...میرا سانس روک رہا ہے..یوسف نے سینے پے ہاتھ رکھا تھا..

محسن اور عثمان دونوں اس کی طرف بڑھے تھے..

آپ دونوں پلیز جائیں یہاں سے..یوسف کی آواز میں درد تھا ..

یوسف میری جان..میں عثمان...تمہارا بھائی..عثمان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ...

یوسف بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے، کیا کہا ہے شانزے نے، عثمان نے اس کو بازوں میں بھرنے کی کوشش کی تھی..

اس نے کہا وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی..یوسف نے ایک ٹرانس میں بولا تھا..

محسن، عثمان دونوں کو شوک لگا تھا..

بہت درد ہو رہا ہے بھائی...اس کا انکار میری جان لے لے گا ..یوسف کی آواز میں تڑپ تھی..

عثمان نے اس کو گلے لگایا تھا..

میرے لئے نا قابل برداشت ہے یہ...یوسف نے خود کو دور کیا تھا..پر وہ اپنے جسم کا بوجھ اٹھا نہیں پایا تھا..

زمین پر گر گیا... عثمان محسن دونوں اس کی طرف بھاگے تھے..لیکن بہت دیر ہو گئی تھی..وہ زمین پے گر گیا تھا.

.....

اریزے تو صبح ہی آفس آگئی تھی..لیکن عثمان کا کوئی پتا نہیں تھا..

اس نے کوشش کی تھی پوچھنے کی لیکن وہاں کسی کو اس کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا،

یہاں تک کے عمیر کو بھی..کیوں کہ وہ تو خود اریزے سے اس کے بارے میں پوچھ رہا

تھا..

اریزے بے دلی سے اپنے کام میں لگ گئی تھی..

اسے انتظار تھا تو صرف عثمان کا وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی..

اس نے فون کرنے کا سوچا تھا، پھر یہ سوچ کے ارادہ ترک کر دیا کہ جانے وہ کیسے ریکٹ کرے..

کچھ بھی ہے یوسف اس کا بھائی..اور اس کے لئے عثمان کا پیار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن شانزے بھی تو اسے پیاری تھی، وہ ضرور کوئی حل نکال لے گا..

اس لئے وہ بتانا چاہتی تھی کہ شانزے مجبور ہے ..

اریزے بتانا چاہتی تھی..کہ شانزے ہی اس کی پھوپو کی بیٹی ہے ..

لیکن یہ سب ہو اس وقت سکتا تھا جب ان کی کوئی بات ہوتی..

.....

ڈاکٹر، سب ٹھیک اس نے سامنے سے آتے ڈاکٹر سے پوچھا تھا، جو حسین کے قریبی دوست تھے..

نہیں عثمان کچھ ٹھیک نہیں ہے..اس کا نروس بریکڈاؤں ہوا..میں فلحال کچھ نہیں کہ سکتا...وہ چلے گئے..

مجھے سمجھ نہیں آرہاایسا کیاہوا ہے..وہ بیہوشی میں بھی بڑبڑارہا ہے..

ہم اپنی پوری کوشش کررہے ہیں..باقی تم دعا کرو بس..

میں ابھی جاکر شانزے سے پوچھتاہوں..محسن نے غصے سے کہا، وہ جانے لگا تھا ..

جب عثمان نے اسے روکا..انہوں نے اشارے سے ماننا کیا تھا، بولنے کی ہمت تو تھی نہیں اس میں..

محسن ان کے گلے لگ کر رو پڑا تھا ..

حوصلہ رکھو محسن سب ٹھیک ہو جائے گا..عثمان نے اسے تسلی دی تھی..

.....

اریزے پچھلے 6 دن سے اس کا انتیظار کررہی تھی نہ وہ آیا، نہ کوئی خبر..

نہ کوئی فون..اریزے دلبرداشتہ ہوگئی تھی..

گھر میں شانزے کی چپ نے اسے توڑا تھا،تو عثمان نے بھی اس پے کم نہیں گزاری تھی..

اس نے ریزیگنیشن لیٹر ٹائپ کیا تھا..

ان سب میں وہ خام خہ میں پس کے رہ گئی تھی..

.....

محسن یوسف سے ملنے آیا تھا،لیکن وہ یوسف کو دیکھ کر پریشان ہوا تو جو تکیہ پے زور زور سے مار رہا تھا..

اس نے بھگ کر ڈاکٹر کو بتایا،عثمان جو ڈاکٹر کے پاس ہی تھا..پریشان ہوا تھا..

وہ سب یوسف کے پاس تھے،لیکن وہ پھر ایسے ہی تڑپ رہا تھا..

ڈاکٹر نے اسے سکون کی میڈیسن دی تھی..اور کچھ دیر میں ہی وہ سکون کی آغوش میں آگیا تھا،

.....

وہ دوبارہ جب روم میں آیا تو یوسف جاگ رہا تھا،

سائیڈ میں لگی قد آور کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھنے میں مصروف تھا.

محسن نے دیکھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لکیری جاری تھی...

کیا ہو گیا تھا یار تجھے... محسن نے اس کی آنکھیں صاف کیں تھیں...

نشہ.. میرا نشہ ٹوٹ رہا تھا.. اتنے دن میں پہلا لفظ تھا جو اس نے سنا تھا.. اور اس لفظ نے محسن کو چونکا دیا تھا..

یہ تو کیا کہہ رہا ہے.. میں مان ہی نہیں سکتا تو اور نشہ.. محسن اس کی بات سمجھ نہیں سکا تھا..

تو نہیں جانتا محبت بھی نشے کی طرح ہے.. جب چڑھتی ہے... تو سر چڑھ کے بولتی ہے..

جب اترتی ہے... تو انسان کو بری طرح سے توڑ دیتی ہے...

اور یہ محبت کا مارا انسان تڑپ تڑپ کر.. سسک سسک کر اپنی جان دے دیتا ہے..

بس کر یہ کیسی عجیب باتیں کر رہا ہے.. مجھے تو ایسے اچھا نہیں لگتا..

مجھے تو وہ یوسف پسند ہے جو ہنستا تھا.. ہنساتا تھا.. زندہ دل، ایسی باتیں مت کرا چھی نہیں لگتیں ..

محسن نے پھر سے بڑی ہمت کر کے کہا تھا.. حالانکہ اس کی باتوں کا شدید دکھ تھا.

جب آپ کی محبت آپ سے روٹھ جاتی ہے نہ،

توانسان کا وجود قبرستان بن جاتا ہے جس میں بہت سی قبریں بن جاتی ہے ...

ہنسی کی.. خوشیوں کی.. آرزوں کی... خوابوں کی... وعدوں کی ...

"اور آپ کی اپنی بھی"... یوسف کی آواز میں کچھ نہیں تھا کچھ پل کو محسن کو اس کا وجود قبرستان جیسا لگا تھا..

اس نے دل کو ملامت کی تھی لیکن اب کی بار وہ ہمت نہیں کر سکا تھا کچھ کہنے کی..

.....

آخر وہ گھر آ گیا تھا ایک سکون جو پچھلے کچھ دنوں میں وہ محسوس کرنا چاہتا تھا، وہ گھر کا تھا.

یوسف کی جان بچ گئی تھی، اب پہلے سے بہتر تھا... لیکن ڈاکٹر ابھی اس کو لے کافی کنسرن تھے..

ماما پاپا سب اسے روز ملنے اتے تھے ہسپتال میں..

لیکن عثمان نے تو اسے ایک پل بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا.. لیکن پھر بھی وہ وہاں نہیں رہنا چاہتا تھا..

کسی نے بھی اس سے شانزے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی نہ اس نے خود کی تھی..

وہ باتیں کرنے لگا تھا. لیکن اس کی باتوں میں کہیں کچھ کمی تھی..

شاید زندگی کی کمی تھی.. ڈاکٹر نے گھر آنے کی اجازت دی تھی ..

لیکن ایک لمبی چوڑی ہدایت کے ساتھ ..

انھیں لگتا تھا وہ ابھی بھی سٹریس میں ہے اور یہ اس کی دماغی حالت کے لئے خطرناک ہے..

کسی بھی وقت وہ دوبارہ وہ اپنی پہلی کنڈیشن میں جا سکتا تھا اور اپ کی بار ایسا ہونا اس کی جان لے سکتا ہے.

.....

یوسف کے گھر آنے کے دو دن بعد عثمان آفس آیا تھا،اور آتے ہی پہلی خبر اسے اریزے کے ریزیگنیشن کی ملی تھی ..

وہاٹ.. لیکن کیوں..؟؟وہ حیران تھااور اس کا اظہار اس نے عمیر سے بھی کیا تھا..

یہ تو مجھے نہیں پتا.. میں نے کافی کوشش کی پوچھنے کی لیکن کوئی جواب نہیں،

مجھے خود حیرت ہے، لکین کیا کر سکتے ہیں.. عمیر نے بلکل سہی کہا تھا..

لیکن کچھ تھا جو عثمان کو کھٹکا تھا.. اس نے اریزے کا نمبر ملایا تھا..

لیکن وہ اوف جا رہا تھا...

عثمان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سب کیا ہو رہا ہے..

ایک پہلے وہ یوسف کے لئے پریشان تھا،اب اریزے بھی خاموشی سے غائب تھی .

.....

اریزے تم آفس کیوں نہیں جا رہیں..؟؟شانزے اور وہ دونوں چھت پے بیٹھیں لیکن خاموش..

جیسے بات کرنے کے لئے کچھ رہا ہی نہیں تھا ..

اور بہت ٹائم کہ بعد ایسا ہوا تھا کہ شانزے نے خود سے کوئی بات کی تھی.

ایسے ہی..اریزے کو سمجھ نہیں آیا تھا کیا بولے آج نہیں تو کل شانزے کو پتا چل ہی جاتا..

ایسے ہی کیا..اریزے کیا چھپا رہی ہو...؟؟شانزے کے ماتھے میں بل آے تھے..

میں ریزائن کر دیا ہے..اریزے نے سکون سے کہا تھا.

لیکن کیوں..؟؟؟شانزے کو شوک لگا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں سے کیا مطلب ہے..میری مرضی..جیسے تمہاری مرضی ہوتی ہے..اور بہت دنوں کی بعد اریزے تلخ ہوئی تھی.

اس نے شانزے کو اس کے الفاظ واپس کیے تھے،

جو اس نے یوسف سے ملنے سے پہلے اریزے کے روکنے پے کہے تھے..

تم عثمان بھائی کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہو..؟؟؟شانزے نے اس کو احساس دلانے کی کوشش کی تھی،

جیسے تم کر سکتی ہو..جواب بہت تیزی سے آیا تھا..

لیکن..شانزے نے کچھ کہنا چاہا تھا..

لیکن یہ..اریزے کے عثمان اور اریزے کے رشتے کی عمر بھی اتنی لمبی تھی، جتنی شانزے اور یوسف کہ..

اریزے نے بہت صاف لفظوں میں جواب دیا تھا..اب وہ اوپر آسمان میں کہیں دیکھ رہی تھی .

وہ دونوں پھر خاموش ہو گیں تھیں جبکہ شانزے کچھ سوچنے لگی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

شانزے اس دن کے بعد آج یونیورسٹی آئی تھی، وہ بھی پیپرز کی وجہ سے...

اسے اپنے گروپ میں سے ابھی تک کوئی بھی نہیں ملا، یہاں تک کے نہ محسن نہ یوسف...

وہ انتیظار کرنے لگی تھی..جب اسے صبا، ذارا اور مہک تینوں ہی نظر آئیں تھیں..

رسمی باتوں کے بعد وہ تینوں کیفے میں آ گئیں تھیں..لیکن ابھی تک وہ اسے کہیں بھی

نظر نہیں آیا تھا..

)تو اس نے اپنی بات پوری کی تھی وہ نکل گیا تھا اس کی زندگی سے(..

وہ تینوں آپس میں باتیں کر رہیں تھیں شانزے کو لگا وہ مس فٹ ہے ان میں..وہ صرف اپنی باتیں کر رہیں تھیں..

محسن...یہاں آجاؤ..مہک نے اسے آواز دی اس نے شاید دیکھا نہیں تھا. تبھی وہ دوسری طرف جا رہا تھا.

کیسے ہو محسن..شانزے نے پوچھا تھا..

ٹھیک..اس نے ایسے جواب دیا تھا جیسے احسان کیا ہو..

کہو مہک میں جلدی میں ہوں مجھے جانا ہے..محسن کی آواز میں عجیب سختی تھی.

شانزے کو لگا وہ اس کے لئے ہے..

یوسف کیسا ہے اب..مہک نے پوچھا تھا. لیکن شانزے کا تو سر ہی چکرا گیا تھا..

زندہ ہے،، محسن نے براہ راست شانزے کو دیکھ کر کہا تھا.

بکومت...ایگزمز کا بتاؤ دے گا یا نہیں...زارا نے اگلا سوال کیا تھا.

دے گا لیکن چلینجر...(بورڈ اوف ڈائریکٹرز نے پرمیشن دے دی ہے..)ابھی تو اس کی حالت ایسی نہیں ہے..

کیا ہوا اس کو...شانزے کا صبر جواب دے گیا تھا...اس نے محسن سے پوچھا تھا،

اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بول رہے ہیں..

لیکن محسن نے کوئی جواب نہیں وہ ابھی بھی زارا اور مہک سے باتیں کر رہا تھا..

محسن پلیز میں کچھ پوچھ رہی ہوں..؟؟شانزے نے کو یقین نہیں آیا تھا یہی وہی محسن ہے..

اتنی فکر کیوں..؟؟؟محسن تلخ ہوا تھا...موت کے منہ میں تو دھکیل دیا ہی تم نے اب کیا جاننا چاہتی ہو..؟؟

شانزے جانے لگی تھی..جب محسن اس کے سامنے اکر کھڑا ہو گیا تھا..

کیا ہوا ڈر رہی ہو..سچ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے..محسن کی آنکھیں ایک دم بھیگنے لگیں تھی..

شانزے حسان..ایک ہنستے بستے انسان کو اجاڑ دیا تم نے...

"نہ اسے اپنا بنایا،نہ کسی اور کے قابل چھوڑا.."""میری دعا ہے تم بھی یونہی تڑپو "

محسن پلیز بس کرو..کیا ہو گیا ہے..صبا نے مداخلت کی..اس نے شانزے کا پیلا ہوتا رنگ دیکھا تھا..

محسن روکا نہیں تھا چلا گیا تھا..صبا نے اسے بٹھایا تھا وہ اسے پانی پلا رہی تھی...

اور اس نے ہی اسے یوسف کی طبیعت کے بارے میں بتایا تھا .

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ تم-رانیہ یوسف سے ملنے آئی تھی..وہ پہلے بھی آتی رہی تھی لیکن یوسف اس سے کبھی بات نہیں کرتا تھا...

آج بھی وہ مانیہ کی منگنی کا بلاوا دینے آئی تھی..تو یوسف سے ملنے چلی آئی..

کیسے ہو..؟؟اس نے اندر آتے کہا تھا..

ٹھیک ہوں..تم بتاؤ کیسی ہو..یوسف کی آواز سپاٹ تھی..

یوسف میں تمھی کچھ بتاناچاہتی ہوں،یوسف تم میری وجہ سے ہارے تھے..میں نے شانزے کی سپیچ چوری تھی..

رانیہ سب کچھ ایک سانس میں بول گئی تھی،،

جانتاہوہوں..یوسف کاجواب توایک لفظ کاتھا.رانیہ کامنہ کھلارہ گیاتھا.

میں نے دیکھ لیاجب تم نے سپیچ جلائی تھی..یوسف خاموش ہواتھا..

کیامجھے حق ہے کہ میں معافی مانگ سکوں ..رانیہ کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے..

میرے پاس کچھ بھی نہیں رانیہ،میں کیادے سکتاہوں..یوسف کالہجہ ویساہی تھا ..

پلیزیوسف مجھے معاف کردو..رانیہ اس کے سامنے زمین پے بیٹھی تھی..

یہ کیاکررہی ہورانیہ پلیزایسامت کرو..یوسف نے اسے اٹھاکر پاس بٹھایاتھا..

میں ناراض نہیں ہوں تم سے،میں توبس خود سے ناراض ہوں..یوسف نے آہستہ سے کہاتھا..

میں جانتی ہوں تم مجھے سے بہت ناراض ہو،ہونا بھی چاہیے..

لیکن پلیز مجھے معاف کر دو، یوسف میں اندھی ہو گئی تھی،

میں نے تمہاری دوستی کا غلط مطلب لیا.. لیکن غلطی تمہاری بھی ہے تم نے ہمیشہ مجھے اہمیت دی....

اور میں خوش گماں ہوتی گئی.. رانیہ شرمندہ تھی.. پر پوری طرح غلطی ماننے کے لئے تیار نہ تھی..

ٹھیک کہہ رہی ہو غلطی تو میری ہے..

تمہیں تو پتا ہے نا میں دنیا کا سب سے کمزور آدمی ہوں ..

میری دعا رہی ہے.. کہ جو لوگ مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ ہمیشہ خوش رہیں..

لیکن جب میری خوشی کی باری آئی تو سب اپنے بارے میں سوچنے لگے... یوسف کی آنکھوں میں تڑپ تھی.

مجھے معاف کر دو یوسف.. پلیز مجھے معاف کر دو.. تم مجھے معاف کر دو گئے تو شاید خدا بھی مجھے معاف کر دے گا.. ورنہ وہ پھر اتنا اچھا دوست کبھی کسی کو نہیں دیگا..

رانیہ رونے لگی تھی.. اس کے کندھے پر سر رکھ کر..

یوسف کا دل پگھلنے لگا تھا..وہ کیسے اسے رولا سکتا تھا،وہ اس کے بچپن کی دوست تھی..

بس کرو...میری شرٹ خراب ہو جائے گی..اس نے اس کے بال کھینچے تھے..

وہ ہنسی تھی..یوسف مسکرایا تھا..لیکن رانیہ نے دیکھا تھا یہ مسکراہٹ مصنوئی تھی

آنسو اب کی بار اس کے اپنے دل پے گرے تھے..وہ یوسف کو چاہتی تھی..وہ اس کے

بچپن کا دوست تھا ..

.....

شانزے دل کے ہاتھوں مجبور ہوئی تھی..آنا تو اس نے تھا تو سوچا بھی کیوں نہیں..

اس نے اندر آکر عثمان سے ملنے کا کہا تھا..تب آپریٹر نے عثمان کو کال ملائی تھی ..

سر آپ سے کوئی شانزے ملنے آئی ہیں..آپریٹر نے عثمان کو بتایا تھا..

اور وہ سب کام چھوڑ کر آگیا تھا..آؤ شانزے باہر چلتے ہیں..

اسے بات کرنے کے لئے آفس مناسب جگہ نہیں لگی تھی...

وہ دونوں اب قریبی ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے..عثمان نے جوس منگایا تھا..

اور شانزے کو دیکھنے لگا تھا.. وہ کہیں سے بھی وہ شانزے نہیں لگ رہی تھی جسے وہ چند دن پہلے ملا تھا..

پیلی رنگت.. خشک ہونٹ... خاموش آنکھیں.. اور انکے نیچے بنے سیاہ دائرے سارے سوالوں کا جواب تھے..

کیا ہوا بھائی.. آپ کچھ بولیں گئے نہیں.. برا بھلا.. آخر کو میں نے... شانزے پھر خاموش ہوئی تھی..

شانزے.. انسان کبھی اچھا برا نہیں ہوتا سارا مسلہ وقت کا ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت تہہ کرتا ہے کسے اچھا بنانا ہے کسے برا... عثمان کی آواز میں ہمیشہ جیسا ٹھہراؤ تھا ..

تو پھر میں یہ سمجوں کہ میری بہن کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا.. شانزے نے نظرین جھکایں تھیں..

دل میں چور جو تھا،، وہ یہاں صرف اریزے کے لئے آئی تھی ..

انہوں نے شانزے کو غور سے دیکھا تھا اس کی حالت سے صاف ظاہر تھا کوئی مسلہ ہے..

لیکن کیا وہ جان نہیں پائے تھے..اگر یوسف اس کے بغیر مر رہا تھا،تو زندہ وہ بھی نہیں تھی..

انھیں دکھ ہوا تھا.یوسف شانزے انھیں سچ میں بہت پیارے تھے .

نہیں تمہاری بہن کو کوئی نقصان نہیں ہو گا..عثمان کی آواز ابھی بھی ویسی تھی اتنی ہی نرم..

تو پھر آپ جلدی لے جائیں اسے..شانزے نے کہا تھا اور اس بار اس نے صرف عثمان کا سر ہاں میں ہلتا دیکھا تھا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھنک یو بھائی..شانزے نے کہا تھا اور بغیر جوس پیے کھڑی ہو گئی تھی..

بہنیں تھنکس نہیں بولتیں..عثمان نے اس کی طرف مسکرا کے دیکھا تھا..

شانزے کا دل بھرنے لگا تھا..وہ مسکرا نہیں سکی تھی..چلتی ہوں..شانزے جانے کے لئے بڑھی تھی..

یوسف کا نہیں پوچھو گی..عثمان نے جانے کس اس میں کہا تھا..

میں جانتی ہوں آپ اس کا خیال رکھیں گئے..وہ روکی نہیں تھی..

اوراب روکنااس کے بس کی بات بھی نہیں تھی..

.....

گھر میں ہر طرف ہنگامہ تھاآج وجی کی منگنی ہے....وہ بہت خوش تھا،

اوراس کی خوشی کااظہاراس کاروم روم کرتا تھا..اس کے پاؤں زمین پے نہیں پڑھ رہے تھے...

وہ بار بارسب کو چھیڑتا..اس نے محسوس کیا تھااب شانزے پہلے کی طرح اس سے لڑتی نہیں تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کتنی بھی کوشش کرتا لیکن..اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا..

آج بھی وہ اسے احد کے حوالے سے چھیڑ رہا تھا،پر شانزے نے کوئی ریکٹ نہیں کیا تھا..

کیاہوامیری F16 کو بڑی بدل گئی ہے..سنا تھا بہنیں شادی کے بعد پرائی ہو جاتی ہیں...

یہاں تو رشتہ پکاہونے پے یہ حال ہے...وجی نے پھر کوشش کی تھی..

نہیں تو میں کہاں بدلی ہوں.. آپ بدل گئے ہیں.. شانزے خوش نظر آنے کی بھرپور کوشش کی تھی..

اچھا تو پھر.. تم پہلے کی طرح مجھ سے لڑتیں کیوں نہیں.. وجی نے پھر سے پوچھا تھا..

کیونکہ اب میں بڑی ہو گئی نہ... شانزے کہتی چلی گئی تھی..

اور وجی سوچ میں پڑ گیا تھا، وہ سچ میں بڑی ہو گئی تھی.. اس کے دل کا راز پانا اب آسان نہیں تھا ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

وہ اوپر جا رہی تھی، جب اس نے احد کو آتے دیکھا تھا.. بلیک کلر کے قمیض شلوار میں اچھا لگ رہا تھا..

شانزے نے آج پہلی بار اسے ٹریڈیشنل کپڑوں میں دیکھا تھا ..

لگ تو شانزے بھی بہت خوبصورت رہی تھی،

سفید رنگ کے حیدر آبادی کرتا بجامہ پہنے، ساتھ ہلکا پنک کلر کا کامدانی کا دوپٹہ لئے ..

اپنی بوسیدھا حالت میں میں بھی وہ نظر بھر کے دیکھنے کے قابل تھی..

لیکن احد نے اسے سرسری سا بھی دیکھنا پسند نہیں کیا تھا..

شانزے نے نوٹ کیا تھا جیسے پہلے وہ اسے دیکھتا تھا، اور اسے الجھن ہوتی تھی اب وہ بات نہیں رہی تھی..

حتکہ رشتہ پکا ہونے کے بعد بھی احد نے کوئی ریسپونس نہیں دیا تھا..

لیکن شانزے خوش تھی.. جو بھی تھا اس کی جان فلحال احد سے چھوٹ گئی تھی..

.....

وجی اپنی پوری فیملی کے ساتھ ہال میں تھا جہاں اب سے کچھ دیر بعد وجی اور مانیہ کی منگنی کی تقریب ہونی تھی..

سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے.. عثمان کے بہت کہنے پے یوسف ساتھ آگیا تھا..

حسین کی طبیعت ناساز تھی اس لئے وہ نہیں آے تھے، اور شاہینہ ان کے پاس سس روکیں تھیں..

اور پھر عثمان نے اپنے بور ہونے کا واسطہ دیا تھا تو اسے آنا پڑا.

اور وہ دونوں جان کر حیران ہوے تھے.. کہ مانیہ کا رشتہ وجی سے ہوا ہے ..

وہ موئن صاحب کے ساتھ لڑکے والوں کو ریسیو کر رہے تھے.. موئن صاحب کو بھی جان کے حیرت ہوئی تھی،

کہ وہ پہلے سے ایک ایک دوسرے کو جانتے ہیں.. لیکن یہ بحیرت بڑی خوشگوار تھی،

کہ وہ سب ایک دوسرے کو جانتے تھے ..

احد کی نظر، یوسف پے پڑی تھی اور اسے اس دن والا سین یاد آ گیا تھا.. اس لئے اس کی بھویں تن گیں تھیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجی اب یوسف اور احد کا تعارف کروا رہے تھے.. یوسف نے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا تھا..

تقریباً سب ہی اندر آ گے تھے پر شانزے نظر نہیں آئی تھی.. یوسف کا دل بے چین ہوا.. اچانک دل نے خواھش کی تھی.

ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ پیاسہ پانی کے اتنے پاس اکر بھی پیاسہ رہے ..

خود سے کیے سارے عہد ایک ایک کر کے ٹوٹنے لگے تھے.. قدم خود بہ خود باہر کی

طرف بڑھے تھے..

جب وہ سامنے سے آتی دیکھائی دی تھی،،

جو کبھی اپنا دوپٹہ سمبھالتی تو کبھی اپنے ہاتھ میں پکڑا سامان. آس پاس کی ہر چیز ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی ..

آس پاس سے آتا باتوں کا شور..زمین آسمان سب کچھ ..

اگر وہ دیکھ سکتا تھا تو صرف شانزے کو،اتنے دن میں پہلی بار اسے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہوا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا ...

شانزے نے دیکھا تھا اسے..پھر دیکھتی رہ گئی تھی..شیو ہلکی ہلکی بڑی تھی ..

چہرے سے لگ رہا تھا کہ ٹھیک نہیں ہے،شانزے کو پہلے کی نسبت کمزور لگا تھا..

لیکن پھر بھی سفید کرتا پاجامہ پہنے ہمیشہ سے زیادہ ڈیسنٹ لگا رہا تھا..

اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ اس کے پیچھے آتی اریزے کب کی روک گئی ہے..

وہ دیکھ سکتی تھی تو صرف یوسف کو ..

جو بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا.. شانزے کے ہاتھ سے باکسیز گرنے لگے تھے..

جب یوسف نے اس کے ہاتھوں سے وہ پکڑ لئے تھے.. اسی وقت اس کے ہاتھ شانزے کی انگلیوں سے مس ہوے تھے..

شانزے کا دل دھڑکا تھا.. لیکن تب تک یوسف واپس پلٹ گیا تھا..

اتنے دن میں پہلی بار اس نے اپنے دل کو دھڑکتا محسوس کیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

سب لوگ منگنی کی رسم کے لئے اسٹیج پے تھے.. تبھی می جانی کو گفٹس یاد آے، جو وہ لے کر آئی تھیں..

کہاں چلے گئے، یہیں تو رکھے تھے، وہ پریشان ہو رہی تھیں ..

کیا ہوا می جانی.. شانزے گفٹس نہیں مل رہے ابھی تو یہیں تھے ..

آپ پریشان نہ ہوں، میں دیکھتی ہوں.. شانزے نے تسلی دی تھی..

ٹھیک ہے لیکن جلدی ایسا نہ ہو رسم رہ جائے..اانہوں نے فکر مندی سے کہا تھا ..

آپ جائیں میں دیکھتیں..شانزے کہہ کر دیکھنے لگی تھی..اس بات سے بے خبر کے وہ نظروں کے حصار میں ہے .

سب دیکھنے پر بھی جب نہیں ملا..تو شانزے ڈریسنگ روم کی طرف گئی تھی..

اور اسے سامنے ہی نظر آ گے تھے،شانزے اٹھا کر پلٹی ہی تھی ..

اپنے سامنے اسے کھڑا دیکھ حیران ہوئی تھی..

رانیہ تم...شانزے کے منہ سے نکلا تھا..

ہاں..کچھ بات کرنی ہے تم سے..رانیہ آ گے بڑی تھی..وہ بہت دیر سے شانزے پے نظر رکھے ہوے تھی..

کب وہ شانزے سے مل سکے..اور آخر کار موقع مل گیا تھا .

لیکن مجھے کوئی بات نہیں کرنی..شانزے جانے کے لئے آ گے ہوئی تھی لیکن رانیہ نے روکا تھا..

کیوں کر رہی ہو ایسا..رانیہ اب اس کے سامنے دیوار بنی کھڑی تھی..

میں نے کیا کیا ہے..؟؟شانزے نے نظرین چرائیں تھیں..

تم اچھی طرح جانتی ہو..ورنہ ایسے نظرین نہ چراتیں..یوسف محبت کرتا ہے تم سے..

تم محبت کرتی ہو یوسف سے تو پھر کیوں...؟؟؟رانیہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں دیکھ کر کہا تھا..

محبت تو تم بھی کرتی ہو نہ تو پھر؟؟؟تم یہیں چاہتیں تھیں یوسف مجھ سے دور ہو جائے تو پھر..؟؟شانزے بولی تھی..

ہاں مانتی ہوں..کرتی ہوں..بہت کرتی ہوں..پر میں جان گئی ہوں، محبت چھیننے کا نام نہیں ہے..

محبت دینے کا نام ہے...جیسے یوسف نے دیا اپنا سب کچھ تمہیں...بغیر کسی لالچ کے..

اور تم نے بدلے میں کیا کیا،اس کا دل توڑ دیا وہ بھی اتنی بے رحمی سے..کیوں کیا تم نے ایسا ..

یا میں یہ سمجھ لوں کہ تم بھی مڈل کلاس کی ان لڑکیوں کی طرح ہو جو اپنا مطلب پورا کرتی ہیں..

اور پھر مطلب نکلنے پے راستہ بدل لیتی ہیں..رانیہ کی بات نے شانزے کو انتہا پے لا کھڑا کیا تھا..

ہاں تم یہی سمجھ لو..شانزے کہہ کر پلٹی تھی،اس میں رانیہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی..

وہ اپنے دونوں ہاتھ روم میں رکھے صوفے پر رکھ کر تھوڑا جھک کر کھڑی تھی ..

تم کچھ بھی کہہ لو رانیہ میں ہر الزام سہہ لوں گی..

لیکن یہ مت کہو کہ میں نے اس کا استعمال کیا ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے محبت کی ہے اس سے پر میں تمہیں کیسے بتاؤں کے بیٹیاں کتنی مجبور ہو جاتی ہیں،،

میں بھی مجبور ہوں اپنے باپ کے فیصلے کے آگے..وہ روتے ہوے بولے جا رہی تھی..

یہ جانے بغیر کے رانیہ کب کی جا چکی لیکن پیچھے کھڑے یوسف نے اس کی ساری باتیں سن لی ہیں ..

جو لاکھ ہمت جوٹا کر اس سے اپنے سوالوں کا جواب مانگنے آیا تھا..

لیکن یہاں اکر کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی..

یوسف خاموشی سے واپس پلٹ گیا تھا..

شانزے کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکی تھی،اس لئے گفٹس اٹھا کر بھی آگئی تھی..

.....

اریزے میں بہت دیر سے تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، عثمان نے اریزے کے سامنے کھڑے ہوتے کہا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو بہت دیر سے اسے اگنور کر رہی تھی..

لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی..اریزے جانے لگی تھی جب پیچھے سے عثمان کی آواز آئی تھی .

ٹھیک ہے پھر مجھے آپ کے پاپا سے ہی بات کر لینی چاہیے ..

اریزے کا تو رنگ ہی اوڑھ گیا تھا..بولیں کیا کہنا ہے آپ کو..

اریزے مجھ سے ایسی کون سی غلطی ہو گئی جو آپ نے مجھ سے بات کرنا تک ضروری نہیں سمجھا...

وہ آپ آے نہیں تو...اریزے شرمندہ ہوئی تھی ..

میں آیا نہیں تو آپ نے کچھ بھی سوچ لیا..؟؟

یہ آپ دونوں بہنوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے کیا..عثمان نے ناراض ہوتے کہا تھا..

نہیں..بنا بتاے غائب ہونا آپ دونوں بھائیوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے..اریزے نے بھی ویسے کہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عثمان کو ہنسی آئی تھی..اس نے تو ہمیشہ سے بڑی سلجھی سے اریزے کو دیکھا تھا ..

اوہ-تو یہ کولیٹی بھی ہے آپ نے..عثمان نے اس بہت محبت سے دیکھا تھا..

ٹھیک ہے میں مانتا ہوں میری غلطی ہے،مجھے بتانا چاہیے تھا. لیکن اریزے،

آپ خود بتائیں کہ اس وقت یوسف موت کے منہ میں تھا میں کیسے اپنے حواس میں رہتا..

عثمان کی آنکھوں میں صاف لکھا تھا کہ وہ سچ کہ رہا ہے..اریزے کچھ اور شرمندہ ہی

تھی..

اریزے محبت کی پہلی شرط ہے ایک دوسرے پے بھروسہ کرنا.. عثمان نے بہت سنجیدھ لہجے میں کہا تھا..

اور میں چاہتا ہوں آپ مجھ پے بھروسہ کریں.. جیسے میں آپ پر کرتا ہوں..

اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ بھروسہ میں کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گا.

اریزے نے منہ نیچے کیا تھا..اس کے چہرے پے اس وقت روشنیاں ہی جگمگا رہیں تھیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت کا پہلا لفظی اظہار تھا..اریزے کی دنیا جگمگا گئی تھی..جب اس نے عثمان کو کہتے سنا..

آپ جانتی ہیں، آپ کے میرے رشتے کی سب سے خوبصورت بات مجھے کیا لگتی ہے ..

اریزے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور عثمان نے اس کی آنکھوں میں...

یہی کہ آپ بنا کچھ بولے بھی میرے دل کی بات جان لیتی ہیں..وہ مسکرایا تھا..

اسٹیج پے کھڑے یوسف اور شانزے نے ان دونوں کو دیکھا تھا اور پھر ان کی خوشیوں کی دعا کی تھی ..

.....

اریزے اور عثمان کے رابطے بحال ہو گئے تھے. لیکن عثمان نے اسے آفس آنے سے ماں ا کیا تھا..

وہ چاہتا تھا کہ اب وہ ایک ہی بار آے اپنے تمام تر حقوق کے ساتھ..

شزنے کو بھی علم تھا کہ وہ دونوں بات کرتے ہیں ..

اس لئے شانزے نے اریزے کو قسم دی تھی کہ وہ عثمان کو کچھ نہ بتاے..

اور اریزے بیچاری پھر دونوں طرف سے پھس گئی تھی..

عثمان نے اس سے پوچھا تھا ایک بار ..

شانزے کے انکار کے بارے میں لیکن اریزے نے شانزے کی قسم کی وجہ سے کچھ نہیں کہا تھا..

اور پھر اس کے بعد سے عثمان نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی..

اریزے کو ان کی یہ بات بہت پسند تھی وہ کبھی بے جا اصرار نہیں کرتے تھے..

ابھی بھی وہ کال سن کے فری ہوئی تھی، جب اسے شانزے کا خیال آیا تھا..

لیکن وہ پورے گھر میں اسے کہیں نہیں ملی تھی ہاں البتہ انیقہ ضرور دیکھائی دی تھی احد کہ ساتھ..

اور یہ بات اریزے کو کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی..

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

بہت دن کے آج یوسف اور محسن ڈرائیو پے آے تھے.. جس کی فرمائش یوسف نے کی تھی..

کیا بات ہے دیکھ رہا ہوں جب سے شانزے ملی تجھے منگنی میں تو کچھ نارمل ہو گیا ہے..
محسن نے دل بات کی تھی..

کیوں میں کیا ابنارمل ہو گیا تھا؟؟ یوسف نے اپنے پہلے کے سے انداز میں اس کی بات پکڑی تھی..

ہاں لگ تو ایسا ہی رہا تھا.. محسن نے جل کر کہا تھا.

یوسف اس کی بات پے مسکرایا تھا.. ہنسا تو خیر اس نے چھوڑ ہی دیا تھا.. لیکن محسن کے لئے تو یہ بھی بہت تھا ..

لگتا ہے بات ہوئی ہے شانزے سے.. محسن نے کچھ جانچنے کی کوشش کی تھی..

ہاں کہہ سکتے ہیں.. یوسف نے انکار نہیں کیا تھا.

تو میرا اندازہ ٹھیک تھا.. محسن مسکرایا تھا. جبکہ یوسف نے ہاں میں سر ہلا تھا.

کیا بات ہوئی؟؟ محسن کو اب شانزے پے یقین نہیں رہا تھا، کم سے کم یوسف کے معاملے میں تو ایسا ہی تھا.

یوسف نے جو سنا تھا، جیسے سنا تھا بتا دیا تھا ..

جس پے محسن بھڑک گیا تھا، مجبوری؟؟ میں نہیں مانتا.. یہ صرف بہلاوا ہے یوسف.. کوئی مجبور نہیں ہوتی..

پتھر دل انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کسی کی فیلنگس اگر سوچتی ہیں تو صرف اپنا.. محسن ابھی غصے میں تھا.

محسن، یہ لڑکیاں نہ بڑی پیاری ہوتی ہیں..جب باپ کی عزت کی بات آجائے نہ تو وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتیں..

دل اور باپ میں سے کسی کو ایک کو چننا ہو تو دل اکثر ہی ہار جاتا ہے..

باہر سے نازک دیکھنے والی یہ لڑکیاں اندر سے بہت مضبوط ہوتی ہیں،

دل ٹوٹ بھی جائے تو یہ شور نہیں کرتیں، پھر چاہے ان کی کرچیوں سے ان روحیں تک زخمی کیوں نہ ہو جائیں ..

محسن خاموش ہو گیا تھا، وہ دیکھ رہا تھا یوسف کو جو پہلے کے مقابلے میں بہت ریلکس تھا.

تو پھر اب کیا..؟؟ محسن نے پوچھ ہی لیا تھا..

اب...جو اللہ کی مرضی، میں تو اس کے دار کا فقیر ہوں، صرف مانگ سکتا ہوں ..

اس کے پاسس تو بادشاہی ہے، دینے والا تو وہ ہے..یوسف نے بہت سکون سے کہا تھا..

.....

اریزے سھڑیاں چڑھ رہی تھی، وہ جانتی تھی، کہ شانزے وہیں ہو گی اپنی مخصوص جگہ

پے .

اریزے روک گئی تھی..اس نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا ..

بلکل سپاٹ..آنکھیں حد درجہ ویرانی لئے تھیں..اریزے کا دل کٹا تھا..وہ ایسی تو بھی نہں تھی.

یہ احد آج کل کچھ زدہ ہی عنیقہ میں نہیں گھس رہا..اریزے نے پاس بیٹھ کر کہا تھا..

گھسنے دو مجھے کیا فرق پڑتا ہے..شانزے نے اطمینان سے کہا تھا.

کیوں کر رہی ہو تم ایسا..اریزے نے اس کے چہرے پے پہلے دکھ کا موسم دیکھا تھا.

کیسا..وہ چونکی..

تم پاپا کو کیوں نہیں کہہ دیتیں کہ تم احد سے شادی نہیں کرنا چاہتیں..اریزے چیڑی تھی..

نہیں...میں نہیں کر سکتی ایسا تم جانتی ہو..شانزے دباد با چلائی تھی .

ٹھیک ہے تو پھر کرو خود قربان...دو اپنی قربانی ...اریزے نے اس بار غصے سے کہا تھا...

لیکن شانزے ایک بار یوسف کا بھی سوچ لو..اے کس بات کی سزا دے رہی ہو...

دھوکہ ہے یہ تو...

اریزے نے اس میں کچھ احساس جگانے کی کوشش کی تھی ..

ہاں میں کر دوں گی خود کو قربان کیوں کہ میں باپ کی عزت کو قربان کر کے اپنی خوشیاں نہیں حاصل کر سکتی..

شانزے کی آنکھوں میں پانی بھرا تھا...میں زینب نہیں بن سکتی، میں اپنی ماں والی غلطی نہیں کر سکتی ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں محبت کرتی ہوں یوسف سے لیکن اپنے باپ سے زیادہ نہیں..تم نہیں جانتی پاپا نے کتنے مان سے کہا تھا..

کہ میں ان کی بات سے کبھی انکار نہیں کر سکتی...تم بتاؤ کیسے میں ان کا یہ مان توڑ دوں...؟؟

اپنے باپ کو دھوکہ دینے سے بہتر ہے میں یوسف کو دھوکہ دے لوں..شانزے نے اسے سمجھانے کی کوشش کی.

اریزے کیسا دھوکہ.. پاپا نہیں جانتے.. اگر وہ جانتے ہوتے تو ایسا کبھی نہیں ہونے دیتے ...

تم جانتی ہو وہ تمہیں چاہتے ہیں، تمہاری خوشی کبھی وہ یوں قربان نہ کرتے ..

پلیز اریزے آہستہ بولو اگر کسی نے سن لیا تو.. شانزے نے ہاتھ جوڑے تھے..

تو بہت اچھا ہو گا.. اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں خود جا کے پاپا کو بتا دوں گی.. اریزے اٹھ کے جانے لگی تھی..

جب شانزے نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا تھا..

تمہیں میری قسم تم پاپا کو یا کسی کو بھی کچھ نہیں بولو گی.. شانزے نے منت کی تھی..

نیچے کی طرف کی سیڑھیوں پے کچھ گرنے کی آواز آئی تھی.. ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا..

میں دیکھتیں جب اریزے نیچے گئی تو وہاں کوئی نہیں تھا ...

اس نے گملا سیدھا کیا تھا اور واپس شانزے کے پاس آئی تھی..

کون تھا....؟؟ شانزے پریشان تھی ..

کوئی نہیں..اریزے نے تسلی کرائی تھی..

تو پھر آواز...شانزے کا چہرہ سوالیہ نشان بنا تھا..

اوہو-گملا گرا تھا..چلو نیچے چلتے ہیں کافی اندھیرا ہو رہا ہے..

.....

سب کچھ پہلے جیسے تھا..لیکن گھر کا ماحول آج کل بڑا خوش گوار تھا..وجی کی شادی شروع ہو گئی تھی..

اس لئے گھر میں ہر وقت رونک لگی رہتی تھی،

سارے رشتدار جمع تھے آخر کو اس خاندان کے اکلوتے چشم وچراغ کی شادی تھی ..

کبھی گانے گائے جاتے،تو کبھی چاے کا شور اٹھتا..بڑوں نے تو اپنی الگ ٹولی بنالی تھی..

ہر طرف باتوں کا شور...ہنسی مذاق..

لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے جانے کیا ہوا تھا،کہ پھوپو نے اچانک ہی ایک نیا دھماکہ کیا..

میں چاہتی ہوں..کل وجی کی مہندی اور نکاح ہے میں ہی ہم شانزے اور احد کا نکاح

بھی کر دیں..

پھوپو اپنی بات کر کے خاموش ہوئیں تھیں اور خاموش تو حسان بھی ہوے تھے، جانے کن سوچوں میں گم ہو گے تھے .

ارے لو تم نے تو پورا پورا پروگرام ہی بنالیا کوئی مشورہ ہوتا ہے، تم نے خود ہی سب کچھ تہہ کر لیا..

نہ ماں کو پتہ نہ باپ کو..تائی جان سب سے پہلے بولیں تھیں..

بات ان کی غلط نہیں تھی،،اب رو بینہ کیا بتاتیں ان کو کہ یہ سب ان کی اور عنیقہ کی وجہ سے ہی سوچا ہے..

عنیقہ کی اور احد کی بڑھتی نزدیکیاں انھیں پسند نہیں آرہیں تھیں، احد ابھی تک ان سے کچھ کہا نہیں تھا

لیکن وہ ڈر رہی تھیں ..

بھابھی اس میں برائی کیا ہے..ہم پہلے رشتہ پکا کر ہی چکے ہیں اور پھر ہمارے جانے سے پہلے شادی تو ہونی ہی ہے نا .

ارے بہن کوئی تیاری ہوتی ہے یا نہیں یوں تھوڑی شادی اور منگنیاں ہو جاتی ہیں منہ اٹھا کہ..

تقریباً سارے ہی ان کی بات سے اتفاق کر رہے تھے..

اور کچھ حسان کی خاموشی نے بھی انہیں ہمت دی تھی جو جانے کہاں گم تھے..

حسان تم بولو، تمہاری کیا رائے ہے..روبینہ کی آخری امید وہی تھے..

مجھے آفس کے کام سے سے آج حیدر آباد جانا ہے..میں کل رات میں آئی آؤں گا ..

اس لئے یہ ممکن نہیں پھر اس کے بعد ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں اس رشتے کے بڑے میں..

حسان نے کہا تھا..روبینہ مایوس ہوئیں تھیں..جبکہ تائی جان کو اپنے دل کی ہوتی پوری نظر آئی تھی..

یہ کیا چاچو آپ نہیں ہوں گے..وجی مایوس ہوا تھا..

یار فکر نہ کرو میں تمہارا فنشن ختم ہونے سے پہلے آجاؤں گا..حسان نے تسلی دی تھی..

آپ کو نکاح سے پہلے آنا ہی پڑے گا ورنہ میں نے نہیں کرنا..وجی نے منہ بناتے کہا

تھا..

اچھا دیکھ لو میں آزمالوں گا، حسان نے دھمکی دی تھی ..

چاچو اب آپ ایسا کریں گے..وجی نے کچھ اور منہ بنایا تھا سب پھر سے ہنسنے لگے تھا..

.....

دیکھ لیا آپ نے یہاں نکاح کی باتیں ہو رہی ہیں..عنیقہ غصے کی حدوں کو چھو رہی تھی ..

صبر کر میری بچی کچھ نہیں ہو گا میں دیکھتی ہوں کیسے احد اور شانزے کی شادی ہوتی ہے..تائی جان نے تسلی دی.

بس کر دیں اماں آپ نے تو رشتے کے وقت ہی یہی کہا تھا پھر کیا کر لیا آپ نے..؟؟

جیسے رشتہ ہوا ویسے نکاح بھی ہو جاے گا، آپ بس مجھے صبر دلانا عنیقہ غصے میں بولے جا رہی تھی ..

عنیقہ میں وعدہ کرتی ہوں یہ نکاح نہیں ہو گا..تائی جان نے پتہ نہیں کیا سوچتے ہوے کہا تھا..

سچ اماں..؟؟؟عنیقہ کی تو بس ہی ہو گئی تھی..

ہاں بس میں جیسے کہتی ہوں ویسا کر...تائی جان نے اسے اپنا پلان بتایا تھا.

.....

مہندی اور نکاح کا فنکشن ساتھ میں تھا..اس لئے سب اپنی بھرپور تیاریوں میں مگن تھے..

ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے..مہندی اور ابٹن کی ملی جلی خشبو پھولوں کی خشبو کے ساتھ اور بھی بھلی لگ رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رانیہ نے اور اس کی کزنز نے مل کر مہندی کے لئے گرین کلر کی شارٹ شرٹ اور کیپری پہنا تھا ..

اور لڑکوں نے کھٹے پلے رنگ کے کرتے سفید کلر کی شلوار کے ساتھ پہنے تھے..

عثمان کو تو اس نے اور مانیہ نے منا لیا تھا لیکن عادت سے مجبور یوسف نے صاف انکار کر دیا تھا..

کیسا لگ رہا ہوں؟؟یوسف نے رانیہ کہ برابر میں کھڑے ہوتے پوچھا تھا ..

)وہ سب لوگ وجی اور اس کے گھر والوں کے لئے وہاں کھڑے ہوے تھے(.

بہت برے...رانیہ نے چڑ کر کہا تھا..حالانکہ سفید قمیض شلوار میں بہت سادھ اور سنجیدہ لگ رہا تھا..

اوہ-مطلب اچھا لگ رہا ہوں..یوسف نے اسے چڑایا تھا..

اف...خوش فہمیاں...آج کل فیشن نہیں رہا سفید پہنے کا..پورے فنشن میں دیکھ لینا ایک تم ہی پگل نکلو..

رانیہ کو ابھی بھی غصہ آرہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا دیکھتے ہیں..فلحال استقبال کرو..یوسف نے اس کی توجہ سامنے سے آتے وجی لوگوں کی طرف کی تھی ..

اومائی گوڈ ...رانیہ کی نظر شانزے پے پڑی تھی..رانیہ نے حیرت سے یوسف کو دیکھا تھا ...

جواب شانزے کو دیکھ رہا تھا .

وہ سب سے آخر میں کھڑی تھی،اس نے سفید رنگ کا غرار پہن رکھا تھا..

اس کے غرارے پے سلور کام تھا جو اتنا ہلکا تھا کے دور سے پتہ ہی نہیں چل رہا تھا .

میک اپ کے نام پے آج بھی صرف ہلکی سی لیپ سٹک لگائی تھی..ہر طرح کی جیولری سے بے نیاز تھی..

بہت سادھ سا حلیہ تھا..لیکن اس کے باوجود یوسف نظر ہٹانا بھول گیا تھا ..

تبھی رانیہ نے اس کے پیٹ میں کونی ماری تھی بس کر دو بے صبرے ..

بتا دیتے یہ بات تھی خام خہ اتنے ڈرامے کیے...اس کی نظر مشکوک ہوئی تھی ..

یار تم جانتی ہو اب کوئی بات نہیں ہے پھر بھی شک کر رہی ہو..وہ دیکھو احد نے وائٹ پہنا ہے..

یوسف نے شانزے کی طرف سے اس کی توجہ ہٹانی چاہی تھی..

وہ دونوں ایک ساتھ ہنس پڑے تھے..تبھی شانزے نے یوسف کی طرف دیکھا تھا..

جانے کیوں دل میں ہوک سی اٹھی تھی ..

وہ دونوں باتیں کر رہے تھے،اور ساتھ میں آنے والوں کا استقبال بھی..شانزے کی نظریں جیسے جم گیں تھیں..

وہ بار بار دونوں کو دیکھتی ..

آہستہ آہستہ چلتی سب سے آخر میں ہونے کے باوجود بھی، وہ ان سے تھوڑے ہی فاصلے پے تھی..

اس نے دیکھا تھا رانیہ کے ہاتھوں میں پکڑی پلیٹ جس میں گجرے تھے خالی ہو چکی تھی،

اس لئے اس نے بچ کر نکل جانا چاہا تھا.. لیکن رانیہ نے اچانک ہی اسے روک لیا تھا..

جبکہ یوسف اب پیچھے رہ جانے والوں کو دیکھ رہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہو شانزے.. رانیہ نے پوچھا تھا ..

ٹھیک ہوں.. جواب مختصر تھا..

ویسے تو کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بہت پیاری لگ رہی ہو.. رانیہ نے دل سے تریف کی تھی ..

شکریہ.. جواب پھر مختصر تھا..

یوسف.. رانیہ نے آواز دی تھی.. وہ ان سے کچھ قدم کے فاصلے پے تھا..

اس کا نام سن کر شانزے کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی وہ جانے لگی تھی. لیکن رانیہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا..

ہاں..یوسف نے رانیہ کو پوچھا تھا..

تبھی اس نے یوسف کی سائیڈ پاکٹ سے دونوں گجرے نکالے تھے..

)جو یوسف نے جانے کس خیال میں میں اپنی پاکٹ میں ڈالے تھے، یوسف حیران ہوا تھا کہ رانیہ جانتی تھی (..

پلیز مجھے یہ سب نہیں پسند، رانیہ نے ابھی شانزے کے ہاتھ میں گجرا ڈالا ہی تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجی بھائی...رانیہ نے آواز دی تھی..وہ فورن ہی آے تھے اس کے بلانے پے..

دیکھیں اچھا لگ رہا ہے نا..رانیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے جان بوجھ کر کہا تھا،

ہاں بھئی لگ تو بہت اچھا رہا ہے..وجی نے تعریف کی تھی، لیکن دیکھیں نہ دوسرا نہیں پہن رہی..

اس نے اپنا اصل مقصد بیان کیا تھا..پہن لو شانزے..وجی نے بہت پیار سے کہا تھا..

رانیہ نے دوسرے ہاتھ میں بھی گجرا پہنایا تھا ..جبکہ شانزے اس کی حرکت پے دل

جلا کر رہ گئی تھی...

تم جانتی ہو تم دنیا کی آخری پاگل ہو..یوسف نے رانیہ کے پاس آتے کہا تھا..

ہاں جانتی ہوں..کیوں کہ میں دنیا کہ پہلے پاگل کی دوست ہوں..اس نے بھی اطمینان سے جواب دیا تھا..

اور وہ دونوں شانزے کو جاتے دکھنے لگے تھے..

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریزے اور عنیقہ دونوں نے گولڈن رنگ کا غرارہ پہن رکھا تھا..البتہ دونوں کی شرٹس چینج تھیں.

عنیقہ کی شرٹ گرین کلر کی تھی..جبکہ اریزے کی شرٹ کھٹے پیلے رنگ کی..جو عثمان کی شرٹ سے میچ ہوتی تھی ..

وہ سب لوگ اندر آ گے تھے..ہر طرف رونق تھی،سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے ..

اریزے اسٹیج پے چڑھ رہی تھی..اسی وقت عثمان وجی سے مل کر پلٹا تھا،اور نظر

اریزے پے پڑی تھی..

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ساکت رہ گے تھے..دونوں نے ایک ہی کلر پہنا تھا،

عثمان نے بھرپور نظر ڈالی تھی..

جیسے وہ اسے آنکھوں میں بسانا چاہ رہا ہو..اریزے کی نظریں خود بہ خود جھکیں تھیں..

"حسن کو احتیاط لازم ہے..." عثمان نے اس کے پاس گزرتے کہا تھا، سردی میں بھی

اریزے کو پسینے آگے تھے..

اور بغیر کسی کو پتہ چلنے دیے وہ اریزے کے ہاتھ میں گلاب تھما گیا تھا ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے ہاتھ میں پھول دیکھ خود حیران تھی..جب اس کے فون پے میسج آیا تھا..

"تجھ سے ملتا ہوں تو سوچ میں پڑ جاتا ہوں،

وقت کے پاؤں میں زنجیر ڈالوں کیسے .."

بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کے چہرے پے..اس روم روم مہک اٹھا تھا..

.....

نکاح ہو چکا،اب دلہن کو لانے کی باری تھی...عنیقہ سمیت اریزے، شانزے اور احد سب ہی اسٹیج پے تھے..

دلہن سامنے سے چلتی آرہی تھی..وجی کو لگا وہ ہر قدم پے اسے آزمارہی ہے ..

تائی جان کو لگا یہی ٹھیک موقع ہے..انہوں ایک بچے کو بلایا اور اسے احد کو اوپر بھیجنے کے لئے کہا تھا.

کون آنٹی..بچہ چھوٹا تھا اس لئے اسے دور سے سمجھ نہیں آرہا تھا..

وہ جس نے وائٹ کپڑے پہنے ہیں..وہ...ان کو بولو اوپر جائیں انہیں کوئی بلا رہا ہے ..

بچہ اسٹیج کی طرف گیا تھا.اب اگلا کام عنیقہ کو بلانا تھا.تائی نے فون کر کہ اسے اوپر جانے کو کہا تھا..

عین اسی وقت دلہن اوپر چڑھ رہی تھی..سب نے ایک ساتھ شور کیا تھا..

عنیقہ جانے لگی تھی،جب وجی نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا کہاں جارہی ہو..؟؟

وہ مجھے کچھ کام ہے اوپر...میں آتی ہوں..عنیقہ نے جانا چاہ تھا..

کیا کام ہے..وہ ہار پھول اوپر ہیں میں لاتی ہوں...رہنے دو شانزے لے آے گی تم نے

ویسے بھی گھنٹے لگانے ہیں..

عنیقہ کا دماغ اوڑھ گیا تھا.. لیکن بھائی کے سامنے اور وہ بھی اسٹیج پے وہ کیا بولتی،

وہ بھی تب شانزے چلی بھی گئی تھی..

دلہن اب اسٹیج پے تھی.. ہر طرف شور تھا.. تیز آواز میں گانے چل رہے تھے..

بچہ ابھی اسٹیج پے آیا تھا کہ.. اسی وقت احد کا فون بجا تھا اور وہ اسٹیج سے تو کیا لان سے بھی باہر نکل گیا تھا ..

بچے نے سفید کپڑے والے کو میسج دے دیا تھا.. لیکن مسلہ یہ تھا کہ وہ کوئی اور نہیں یوسف تھا..

عنیقہ نے ماں کو کال کی لیکن انہوں نے اٹھائی نہیں کیوں کہ یہی تہہ ہوا تھا جیسے احد آے گا وہ کال کرے گی..

تا کے وہ روبینہ کو اور کسی دوسری خاتون عورت کو ساتھ بھیج سکیں ..

اور انہوں نے ایسا ہی کیا تھا.. روبینہ ان کی خالہ زاد اکبری کے ساتھ اوپر کی طرف گیں تھیں..

.....

تم... تم یہاں کیا کر رہے ہو... شانزے کے سارے طبق روشن ہوے تھے..

مطلب تم نے تو بلایا تھا.. یوسف حیران ہوا تھا.. بچے نے تو یہی کہا تھا آپ کو بلایا ہے..

میں نے... میں تمہیں کیوں بلانے لگی..؟؟ شانزے بگڑی تھی..

یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نہ.. یوسف نے صاف کہا تھا.. وہ سچ میں حیران تھا اس کے ریکشن پے..

میں نے تمہیں نہیں بلایا تھا، وہ کہہ کر بھاگنے کے سٹائل میں پلٹی تھی..

لیکن غرارے کی وجہ سے گرنے لگی ہی تھی کہ یوسف نے اسے سمبھالا تھا..

اور اسی وقت روبینہ اور اکبری آئیں تھیں.. وہ دونوں دروازے میں حیران کھڑیں تھیں..

جبکہ شانزے کو لگا اس پے کسی نے ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہے.. جبکہ یوسف کی حالت بھی مختلف نہں تھی..

وہ دونوں پلٹیں تھیں... جبھی شانزے ہوش میں آئی تھی اس نے یوسف سے خود کو

چھڑایا تھا ..

پھوپو آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں.. شانزے پریشان تھی،

ارے لڑکی اندھا سمجھا ہے کیا.. اتنی مر رہیں تھیں تو ماں باپ کو کہتیں شادی کر دیتے..

روبینہ سے پہلے اکبری بولیں تھیں ..

پھوپو پلیز مری بات سنیں... ایسا کچھ نہیں ہے میرا یقین کریں.. شانزے منتیں کر رہی تھی..

جبکہ اکبری نے بول بول کر پورا ہال سر پے اٹھالیا تھا..

سب لوگ جمع ہو گے تھے، اکبری بیگم نے جو دیکھا بڑھا چڑھا کے بتایا..

تائی کی جان میں جان آئی تھی کہ وہ احد نہیں تھا... اس لئے وہ بھی شروع ہوئیں تھیں

کیا ہوا ہے آپ کچھ بتیائیں تو. می جانی نے بہن سے پوچھا تھا..

مجھ سے کیا پوچھتی ہو اپنی بیٹی سے پوچھو جس نے خاندان کی ناک کٹوا کے رکھ دی ہے.

جواب تائی جان کے بجائے اکبری نے دیا تھا .

می جانی شانزے، می جانی کی طرف بڑھی تھی.. لیکن تائی جان بیچ میں ہی تھیں..

بے غیرت تجھے شرم نہیں.. ارے کچھ خیال کرتی، اتنے سال کھلایا، پڑھایا لکھایا اس کا یہ صلہ دیا.

تجھ سے بہتر تو کتا ہوتا ہے، جس کو ایک نوالہ کھلاؤ تو بھی وفاداری نبھاتا ہے..

یوسف کو غصہ آیا تھا اس نے مٹھیاں بھنچیں تھیں... لیکن وجی پہلے بول پڑا تھا..

اماں بس کریں آپ ہوش میں تو ہیں.. وجی نے چھپ کرانے کی کوشش کی تھی..

میں نے کہا تھا شانزے کو وہ اوپر سے ہار پھول لے آے.. وجی نے اس کی طرف صفائی دینا چاہی تھی.

اچھا تو اس یوسف کو بھی تو نے بھیجا تھا.. تائی جان نے حلق پھاڑ کر کہا تھا. اور وجی لاجواب ہو گیا تھا..

اور چلو مان بھی لیں کے اتفاق تھا، تو یہ دونوں جس طرح سے ایک دوسرے کی ...

توبہ توبہ مجھ سے بولا بھی نہں جا رہا. اکبری نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا ..

می جانی یہ جھوٹ ہے.. میں سچ کہ رہی ہوں.. شانزے نے می جانی کو دیکھا تھا..

می جانی میری بات تو سنیں شانزے نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ ناکام رہی اس سے پہلے تائی بولیں ..

اب کہنے سنے کو رہ کیا گیا ہے ..

خاندان کے نام پے کلک پوت دی ہے..انہوں نے رونے کی اداکاری کی تھی..

سینے سے لگا کر پلا اور یہ صلہ ملا..کوئی غیرت مند ہوتا تو ایسا نہ کرتا..تائی جان نے پھر کہا تھا..

تائی جان پلیز آپ ایسے نہیں کہہ سکتیں میری بہن کو..اریزے نے انھیں ٹوکا تھا..

اور تمہاری بہن جو مرضی کرے..تائی جان نے اریزے کا بھی لحاظ نہیں کیا تھا..

ارے اس نے یہ تک لحاظ نہیں کیا کہ پھوپی مری جا رہی ہے، بہو بنانے کے لئے..

اتنی بھی..کیا بے صبری تھی آخر کو ہو جاتی نہ شادی..تائی نے جان بوجھ کر یہ بات نکالی تھی..

میرا خیال ہے وجی کے ساتھ شانزے کی بھی نکاح کر دو ..

اور اس بات کو ختم کرو، حسان کے چچا نے بڑا سوچ کر مشورہ دیا تھا.

کیوں روبینہ تمہارا کیا خیال ہے..انہوں نے روبینہ سے پوچھا تھا ..

میرا ایسا کوئی خیال نہیں ہے..احد پہلی بار بولا تھا..اور تائی جان کے دل کو ٹھنڈ پہنچ گیا تھا..

احد یہ تم کیا کہہ رہے ہو..شانزے کو صدمہ لگا تھا..وہ اس کی طرف بڑھی تھی..

ٹھیک کہہ رہا ہوں..میں کسی ایسے لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا جس کا کردار مشکوک ہو جائے..

احد تم ایسا نہیں کر سکتے..یہ رشتہ میرے پاپا کا فیصلہ ہے..تم اس سے انکار نہیں کر سکتے..

میں نے انکار کر دیا ہے.وہ کہہ کر جانا چاہتا تھا.

احد..لیکن شانزے نے اس کی بازو پکڑی تھی..تبھی احد نے اپنی عادت سے مجبور ہو کے ہاتھ اٹھایا تھا..

سب حیران رہ گے..ہر شخص اپنی جگہ ساکت تھا..یوسف نے احد کا ہاتھ پکڑ لیا تھا..

یہ کیا کر رہے ہو تم..یوسف نے اس کا ہاتھ جھٹک سے چھوڑا تھا..

بہت برا لگ رہا ہے..لگے گا ہی آخر کو یارانہ جو ہے...احد ڈھارا تھا..

احد پلیز جیسا سب سمجھ رہے ہیں ایسا نہیں ہے...سب ایک غلط فہمی ہے..یوسف نے منت کی تھی.

اچھا تو پھر تم سمجھادو،دور کردو غلط فہمی..یہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی تھی..احد نے نفرت سے اسے دیکھا تھا.

نکاح ہی کرنا ہے،،تو ایک کام کیوں نہیں کرتے تم نکاح کر لو ..

احد...شانزے چلائی تھی..احد پلیز بس کرو یہ کیا کہہ رہے ہو تم ہوش میں تو ہو.

چلاؤ مت..احد ڈھارا تھا..وہ پھر سے یوسف کی طرف مڑا تھا..

کیا ہوا چپ لگ گئی..بولو کرو گے ابھی اسی وقت شانزے سے نکاح..سب کہ سامنے..

یا صرف دل بہلانے کا شوق تھا..احد نے طنزیہ کہا تھا..

بس...اپنی بکواس بند کرو..شانزے ایسی نہیں ہے..ایک لفظ بھی اور بولا تو زبان کھینچ لوں گا ..

یوسف کا صبر کا جواب دے گیا تھا.

شانزے نے اسے بولنا چاہا تھا لیکن یوسف نے اسے اپنی بازو کے زور سے پیچھے کر دیا تھا ...

ہاں میں کروں گا..یوسف نے کہا تھا،،اور سب حیران رہ گے تھے،،

سب کی حیرت می جانی کی آواز نے ختم کی تھی..وجی نکاح کی تیاری کرو..

وجی نے بھی فورن ہی راز مندی ظاہر کی تھی ..

می جانی نے بڑھ کر شانزے کو گلے لگایا تھا وہ ماں تھیں جانتی تھیں اپنی اولاد کو...

ٹھیک ہے مجھے حنا کی بات سے کوئی اختلاف نہیں لیکن میں اس لڑکی کو ایک میں بھی برداشت نہں کروگا.

اس لئے اسے ابھی رخصت کرو ..

لیکن بھائی صاحب ایسے کس طرح...؟؟؟می جانی ٹرپ گیں تھیں،

حنا،اس راہ چلتی لڑکی نے ساری عمر میرے سینے پے مونگ دلی ہے،اب بس کردو..

میں اس گندگی کو مزید برداشت نہیں کر سکتا.. وہ جو بہت دیر سے دور کھڑے تھے..

اندھی کی طرح آئے اور طوفان کی طرح چلے گئے تھے.

موئن صاحب نے شانزے کو اپنے گھر رکھنے کا فیصلہ کیا تھا.. وہ چاہتے تھے کہ شانزے اور مانیہ کی رخصتی وہ کریں..

حنا نے اجازت دے دی تھی، ویسے تو حالت ایسے تھے کہ نہ بھی دیتیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا..

لیکن موئن صاحب کے رکھ رکھو کے وہ سب ہی قائل ہوئے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجی خوش تھے کچھ بھی تھا وہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو شانزے کی طرف تھے،،

تائی جان کو تو سکتا ہی ہو گیا تھا.. انہوں نے کیا سوچا تھا، کیا ہوا تھا..

احد بھی انھیں پسند تھا. لیکن پھر یوسف جیسا لڑکا وہ بھی شانزے کی قسمت میں..

رانیہ نے بڑھ کر یوسف کو مبارک باد دی تھی، بڑی طاقت ہے تمہارے پیار میں یقین نہیں آتا ایسا بھی ہوتا ہے..

اس نے کہا تو یوسف ہنس پڑا تھا.. یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا اور عنیقہ کا دل چاہ وہ یوسف

کو شوٹ کر دے ..

.....

می جانی میں یہ نکاح نہیں کر سکتی،

شانزے اگر تم مجھ سے اور اپنے پاپا سے پیار کرتی ہو نہ تو یہ نکاح کر لو.. می جانی نے اس سے مجبور کیا تھا..

می جانی لیکن.. شانزے نے کچھ کہنا چاہا تھا..

بس یہ سمجھ لو کے یہ میری خواھش ہے.. کیا تم میرے لئے اتنا نہیں کر سکتیں ..

مجانی نے اس کی طرف بہت آس سے دیکھا تھا اور وہ مجبور ہو گئی تھی ..

.....

رانیہ اور محسن دونوں ہی یوسف کے ساتھ ساتھ تھے یوسف اگر خوش تھا تو وہ دونوں بھی کم خوش نہیں تھے،

نکاح ہو گیا تھا.. ہر طرف مبارک باد کا شور تھا.. اب سے کچھ دیر پہلے والی کیفیت سب غائب ہو گئی تھی..

وجی اور مانیہ کا نکاح پہلے ہوا تھا،، وہ دونوں شانزے سے ملنے آے تھے..

وجی نے بڑھ کر شانزے سے کے سر پے ہاتھ رکھا تھا،

وہ رونے لگی تھی.. بس شانزے چپ ہو جاؤ اس نے اسے گلے لگایا تھا..

میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ خوش رہو.. تمہاری زندگی کی سب کمیاں پوری ہوں..

میں جانتا ہو کہ تم غلط نہیں ہو، لیکن شاید قسمت اسی کو کہتے ہیں.. وجی نے اسے پیار کیا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

می جانی نہیں چاہتیں تھیں کہ وہ ایسے رخصت ہو.. لیکن یہ ان کی مجبوری تھی..

وہ نہیں چاہتیں تھیں کہ شانزے کو کوئی ڈپریشن ہو.. کیوں کہ ابھی بھی تائی جان کے تیر چلنا بند نہیں ہوا تھے..

تایا جان الگ ہی محاذ کھولے بیٹھے تھے،

لیکن می جانی کو اب کسی کی فکر نہیں تھی سوائے شانزے کے..

میں ایک بار تایا جان سے ملنا چاہتیں ہوں اس کی عجیب مطالبے پر سب حیران ہوے تھے،

سب نے اسے روکا تھا، لیکن وہ ان کی طرف بڑھ گئی تھی.. جو لان کے کونے میں منہ پھیر کے بیٹھے تھے.

تاکہ شانزے کا منہ نہ دیکھنا پڑے لیکن اب خود ہی آگئی تھی، "تایا جان" شانزے نے پاس جا کر پکارا تھا،

کیوں آئی ہو یہاں.. ان کی آواز میں سختی تھی.

آپ سے ملنے.. شانزے نے سکون سے کہا تھا پر وہ ویسے ہی اپنی جگہ بیٹھ رہے تھے،،

بچپن سے لے کر آج تک آپ نے مجھ سے نفرت کی ہے.. لیکن میں نے کبھی کچھ نہیں کہا،

بس ایک خواھش ہے آپ میرے سر پے ہاتھ رکھ دیں.. کیا آج آپ میری یہ خواھش پوری کریں گے..؟؟

وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے، اس لئے شانزے ان کے قدموں میں بیٹھی تھی

اس نے ہاتھ ان کے گھٹنوں پر رکھے تھے.. تایا جان کا صبر جواب دے گیا تھا ..

انہوں نے شانزے کو دھکا دیا تھا وہ زمین پے گری تھی. بدذات... گنداخون... ان کی

بات میں بیچ میں ہی رہ گئی تھی..

وہ شانزے کو دکھتے رہ گے تھے..ان کی آنکھوں میں ایک عکس لہرایا تھا،الفاظ سارے ساتھ چھوڑ گے تھے..

ان کا اٹھا ہوا ہاتھ اپنی گود میں گرا تھا..شانزے مسکرائی تھی..اس کی مسکراہٹ میں طنز تھا..

اور یہ طنز تایا جان بہت اچھی طرح سمجھ گئے تھے..

زینب میر...تایا جان نے زیرے لب کہا تھا ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اٹھ کر چلی گئی تھی..انہوں نے خود کو ڈھیر بنتا محسوس کیا تھا..

وہ سب گھر جانے کے لئے نکل رہے تھے.سارے ڈرامے میں مہندی کا فنشن نہیں ہو سکا تھا..

لیکن کچھ لوگوں کے علاوہ سب خوش تھے..شانزے می جانی سے مل کے رونے لگی تھی،

انہوں نے اسے پیار کیا تھا،، تسلی دی تھی مجھے یقین ہے یوسف تمہارا بہت خیال رکھے

گا..

اب شانزے اریزے سے ملی تھی..اریزے بھی رو پڑی تھی حالانکہ وہ دل سے خوش تھی..

کہ شانزے کو مان چاہا ساتھ ملا ہے.. تبھی یوسف اریزے کے پاس آیا تھا.

فکر نہ کریں آپ کو بھی جلدی لے کر جائیں گے..اس نے شرارت سے کہا تھا اریزے روتے روتے ہنس پڑی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جی تو کر لی شادی مل گیا سکون..وہ سب لوگ اندر آ گے تھے اصل طوفان بدتمیزی تو اب شروع ہوئی تھی..

محسن نے چیھڑا تھا اس کو..ابھی کہاں ابھی تو دل میں بم دھماکے ہو رہے ہوں گے..

آخر کو دلہن دیکھنے کو جو نہیں ملی بیچارے کو دل تو بہت چاہ رہا ہو گا نہیں...؟؟

کیوں مانیہ..؟؟رانیہ نے اسے بھی شامل کیا تھا ..

پلیز مجھے مت چھیڑو میرے تو اپنے حالات ایسے ہیں...اس نے دکھ سے کہا تھا،اور

سب بے شور کیا تھا..

ہیلو... میرے حالات ایسے بلکل نہیں ہیں.. تو پلیز کچھ بھی مت بولو.. یوسف نے جوش سے بولا تھا..

مطلب تم نے نہیں ملنا پھر اپنی دلہن سے.. عثمان نے حیرت سے کہا تھا..

نہیں.. یوسف کو مجبوراً کہنا پڑا تھا عزت کا سوال تھا اور پھر شانزے بھی پتہ نہیں کہاں چھپ گئی تھی..

میں کہتا ہوں سوچ لو... محسن نے فہد مصطفیٰ بنے کی ناکام کوشش کی تھی.

ہاں سوچ لیا میں نے کوشش بی کی تو میرا نام بدل دینا ...

اور کیا تم لوگ میرے پیچھے پڑ گے ہو مانیہ کو بھی تو بولو اس کا بھی نکاح ہوا ہے.. یوسف نے جذبات میں بولا تھا..

مانیہ مجھ سے بڑی ہے اس کا حق بنتا تھا.. لیکن تم نے اپنے بڑے بھائی کا حق مارا ہے.. کیوں عثمان بھائی..

بس کیا بولو... سو سیڈ... عثمان نے افسوس سے کہا تھا..

بھائی...یوسف کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ سب ایک طرف ہیں اور وہ اکیلا..

بس بہت ہوا..یوسف کھڑا ہوا تھا اپنی جگہ،

نہیں ابھی باقی ہے..محسن نے ہاتھ کھینچ کر بٹھایا تھا..وہ سب پھر اسے چیھڑنے لگے تھے..

کیا ہوا ماما..آپ پریشان کیوں ہیں..مانیہ نے ماں سے پوچھا تھا جو کچھ پریشان لگ رہی تھیں..

کچھ نہیں بس کھانا لے کر گئی تھی..شانزے کے لئے لیکن اس نے مانا کر دیا اب تک رو رہی ہے ..

بیگم صدمہ لگا ہے کچھ وقت تو لگے گا نہ..موئن صاحب جو باہر سے آئے تھے اسمارہ کی بات سن کر بولے تھے..

آپ ٹھیک کہہ رہیں، لیکن مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہں جا رہی، انہوں نے دکھ سے کہا تھا..

یوسف کچھ پریشان ہوا تھا..رانیہ مانیہ تم لوگ دیکھو پلیز ..

ماما نے کہا تھا پھر مسٹر اینڈ مسز موئن اپنے کمرے میں چلے گے تھے ..

میں دیکھتا ہوں یوسف کھڑا ہوا تھا ..

رانیہ...اچھے ناموں کی کتاب لانا...نام رکھنا ہے..یوسف کا...عثمان نے اس کا مذاق اڑایا تھا..

یوسف روکا نہیں تھا....مانیہ کے روم میں ہے..جب پیچھے سے آواز آئی تھی..

ساتھ پیچھے سب نے مل کے اووووووو..کا شور کیا تھا..

.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شور کی آواز سے شانزے کا دل گھبرا رہا تھا..باہر سے آنے والی آوازیں اسے صرف تکلیف دے رہیں تھیں ..

یوسف ڈور نوک کر کے اندر آیا تھا..شانزے نیچے کارپٹ پے بیٹھی تھی..اور سر بیڈ سے ٹکایا ہوا تھا ..

وہ ابھی بھی رو رہی تھی،یوسف نے بڑھ کر آنسو صاف کرنا چاہے تھے..لیکن شانزے برق رفتاری سے پیچھے ہٹی تھی..

کیوں کیا تم نے یہ سب، شانزے چلائی تھی.

کیا کیا میں نے؟ یوسف حیران تھا..

تم جان بوجھ کر میرے پیچھے آئے تھے. شانزے کی نظروں میں شک تھا..

شانزے میرا یقین کرو.. مجھ سچ میں بھیجا گیا تھا.. یوسف نے یقین دلانا چاہا تھا.

تمہیں لگتا ہے میں تمہارا یقین کروں گی جو ایک چھوٹی سی بات کے لئے کڈنیپ کر سکتا ہے،

وہ اتنی بڑی بات کیسے نظر انداز کر سکتا ہے.. شانزے نے جتایا تھا..

تم بات کہاں سے کہاں لی جا رہی ہو.. یوسف نے کہنا چاہا تھا پر شانزے کچھ سننے کو تیار نہیں تھی..

وہ غصے میں پاگل ہو رہی تھی.. اس نے یوسف کا گریبان پکڑا تھا..

تمہیں کیا لگا مجھ سے نکاح کر کے تم جیت گے.. نہیں یوسف کبھی نہیں "مجھے تم سے طلاق چاہیے،،

شانزے نے کتنی آرام سے اتنی بڑی بات بول دی تھی..

یوسف کو لگا اس کے سر پے کسی نے بھاری چیز مار دی ہے..ابھی کچھ گھنٹے ہی تو ہوے تھے نکاح کو

اور شانزے نے یہ کیسا مطالبہ کر دیا تھا..کچھ بھی تھا وہ مرد تھا اور وہ اس کی بیوی..

یوسف کو غصہ آیا تھا اس نے شانزے کو دونوں بازوں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا..

مس شانزے حسان ایک بات کان کھول کر سن لو..ہمارے ہاں طلاق نہیں ہوتی ..

تو مجھ سے یہ مطالبہ کرنے سے تو بہتر ہے..تم اپنے بیوہ ہونے کی دعا مانگوں..اس نے اسے جھٹکے سے چھوڑا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک بات یاد رکھنا شانزے محبت ہر چیز کا مقابلہ کر سکتی ہے...سوائے غلط فہمی کے ..

یوسف دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا تھا..

.....

بیل بار بار بج رہی تھی..لیکن کوئی بھی دروازہ کھولنے کے لئے تیار نہیں تھا..

مجبوراً اریزے کو اٹھنا پڑا تھا..اس نے دروازہ کھولا تو سامنے حسان کھڑے تھے..

پاپا..اریزے حسان کے گلے لگی تھی..پاپا آپ کہاں رہ گئے تھے،

بیٹا بس کچھ کام تھا اور پھر ٹائم زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بس نہیں ملی،

اتنی دیر کر دی آپ نے آنے میں،اریزے رو رہی تھی..

اریزے پاپا کی پری کیوں رو رہی ہے..کیا ہوا میرے بچے..حسان اسے چپ کرا رہے تھے،

اور وہ سب انھیں بتانے لگیں تھی..می جانی اور تائی جان سمیت سب ہال میں آے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آے ایسے کیسے رو رہی ہو..اس بے شرم کو دیکھو..وہ مزے کر رہی ہے..تائی جان نے حسان کو اکسانا چاہا..

بس بھابھی..میری بیٹی پے مجھے پورا بھروسہ ہے ..

آپ کو نہیں کرنا نا کریں لیکن مجھ سے امید نا رکھیں کہ میں آپ لوگوں کا ساتھ دونوں گا،

حسان نے سب پے سکتا طاری کر دیا تھا،پھر کسی کی ہمت نا ہوئی کچھ کہنے کی..

انہوں نے ہمیشہ برداشت کیا تھا، لیکن اب حد پار ہو گئی تھی.. وہ غصے میں اپنے بھائی کے پاس گے تھے..

مل گیا سکوں نکال دیا اس کو گھر سے.. اب کیا بھائی صاحب؟؟

اب تو آپ کا گھر پاک ہو جائے گا.. چلی گئی نہ وہ جس سے ساری زندگی آپ گندا خون گندا خون کرتے رہے..

ساری زندگی آپ حقارت سے دیکھتے رہے.. آپ جانا چاہتے تھے نہ وہ کون ہے، وہ کہاں سے آئی ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس کی نہ ماں کا نہ پتہ نہ باپ کا، تو آپ جان لیں آج.. وہ کسی اور کی نہیں بلکے ...

"وہ میری بیٹی ہے".. تایا جان نے دکھ سے اپنے بھائی سے کہا تھا..

حسان خاموش ہو گے تھے.. تو بلآخر سچ سے پردہ اٹھ گیا تھا..

ساری عمر نفرت کی پٹی بندھی رہی تھی، میں کبھی دیکھ نہیں پایا، اگر دیکھتا تو جان لیتا..

وہ میری اور زینب کی بیٹی ہے.. وہ اپنی ماں جیسی ہے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے تھے..

لیکن تم نے کبھی کہا کیوں نہیں کہ شانزے میری بیٹی ہے،اور وہ تمہارے پاس کیوں..؟؟اور زینی وہ کہاں ہے ..

تایا جان نے ان سے پوچھا تھا..آخر خیال آ ہی گیا تھا..لیکن افسوس اس خیال کو آنے میں کئی موسم گزرے تھے..

شانزے میرے پاس اس لئے ہے،کہ زینب اس دنیا میں نہیں رہی..وہ معصوم آپ کا دھوکہ برداشت نہیں کر سکی..

جس کی ہنستی بستی زندگی کو اپنے اجاڑ دیا صرف اپنے مفاد کے لئے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دھوکے نے آہستہ آہستہ اس کی جان لے لی مرنے سے پہلے اس نے آپ کے نام خط لکھے تھے جو میرے ہاتھ

لگ گئے تھے..جس میں اس نے آپ کے بارے میں لکھا تھا،،آپ کی اور اس کی شادی کے بارے میں لکھا تھا..

حسین میر کے بارے میں لکھا تھا،آپ کے دھوکے کے بارے میں لکھا تھا..شانزے کے بارے میں لکھا تھا ..

آپ جانتے ہیں کتنی التجائیں تھیں اس میں... کسی معصوم کی کتنی اہیں تھیں اس میں..

حسان نے ان ہیں دیکھا تھا..

)اوہ - تو وہ سب جانتا ہے،تایا جان نے دل میں سوچا تھا وہ کچھ اور پشیمان ہو وے

تھے(..

میں بتانا چاہتا تھا پر انھیں دنوں آپ کے اور بھابھی کے جھگڑے ہو رہے تھے..آپ کی

دوسری شازی کی اخبروں پے..

جب بھابھی نے خود جلا کر مارنے کی کوشش کی تو میں ڈر گیا میں نے خاموشی اختیار کی..

لیکن انہی دنوں زینب کا آخری خط ملا تھا جس میں انہوں نے اپنی بیماری کا لکھا تھا..

میں گیا تھا ملنے اور انہوں نے میری گود میں شانزے کو ڈالا..وہ چاہتیں تھیں،

میں شانزے کو اسے باپ کے حوالے کر دوں..

میں اسے لے تو آیا لیکن آپ کی اور بھابھی کی ازواجی زندگی خاران ہونے کے ڈر سے

کچھ بول نہیں سکا..

کچھ دن بعد جب میں ملنے گیا تو پتا چلا وہ دنیا میں نہیں رہیں..ٹیب میں نے فیصلہ کیا کے

شانزے میری بیٹی ہے..

وہ میری بیٹی رہے گی ہمیشہ...اور یہ سچ میں اپنے ساتھ اس دنیا سے لے جاؤں گا،،

لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ اللہ نے اس کی شکل میں ہم سب کے لئے آزمائش رکھی ہے..

تایا جان حسان کے پیروں میں گرے تھے..مجھے معاف کر دو حسان اللہ کے لئے مجھے معاف کر دو..

میں ساری زندگی اپنے ہی خوں کو گندا کہتا رہا..

بھائی جان پلیز یہ آپ کیا کر رہے ہیں..ایسا نہ کریں..حسان بھائی کی حالت دیکھ کر پریشان ہووے تھے .

کچھ بھی تھا آخر کو وہ اس کے بڑے بھائی تھے..میں کون ہوتا ہوں آپ کو ماگ کرنے والا..

معافی تو ان سے مانگے جن کے ساتھ زیاتی ہوئی ہے..حسان نے دکھ سے کہا تھا.

حسان میں اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگانا چاہتا ہوں..مجھے اس کے پاس لے چلو..تایا جان نے ہاتھ جوڑے تھے..

لیکن اس سے پہلے ہمیں کہیں اور بھی جانا ہے..تایا جان نے روتے ہوے کہا تھا ..

حسان جانتے تھے وہ کہاں جانے کے لئے کہ رہے ہیں،،

.....

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں حسین میر کے سامنے تھے..تایا جان نے اپنا گناہ قبول کر لیا تھا..

اور یہ بھی کے شانزے ان کی بیٹی ہے.. حسین کی تلاش ختم ہوئی تھی..ان کے دل کی آواز ٹھیک تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ان کی زینب کی نشانی تھی.. حسین رونے لگے تھے.. عثمان اور یوسف نے مل کر باپ کو سمبھالا تھا..

کیوں کیا تم نے ایسا کیوں...؟؟؟ حسین نے تایا جان سے کہا تھا..

صرف دولت کے لئے...؟؟ تم ایک بار کہتے میں اپنی ساری دولت تمہیں دے دیتا اپنی زینی کے صدقے..

حسین نے بہت مشکل سے خود پے قابو پایا تھا ..

تایا جان اٹھ کر ان کے پاس آے تھے...مجھے معاف کر دو حسین...انہوں نے ہاتھ جوڑے تھے..

تم مجھے زینی لادو.. حسین کی آنکھیں سخت ہوئی تھیں..تایا جان سمجھ گئے تھے ان کے لئے معافی نہیں ہے..

میں تمہارا شکر گزار ہوں حسان تم نے میری زینی کی امانت کو اتنے سالوں سمبھالا..تو کیا تمہاری اجازت ہے،

کہ ہم اس سے مل سکیں...حسین نے حسان کے ہاتھ جوڑنے چاہے تھے ..

یہ کیا کر رہے ہیں..پلیز ویسے بھی شانزے اب آپ کی بیٹی ہے ...

آپ کی امانت ہے..آپ جب چاہیں مل سکتے ہیں...آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے..

حسان نے حسین نے کو روکتے ہوے کہا تھا..

.....

شانزے..حسان نے کمرے میں اکر آواز دی تھی..

شانزے ابھی تک وہیں اس دیوار سے لگی بیٹھی تھی.. اسے لگا اس کا وہم ہے.. اس لئے اس نے کانوں پے ہاتھ رکھا تھا..

وہ دیوار سے سر ٹیکاے. آنکھیں بند کیے رو رہی تھی.. مجھے معاف کر دیں پاپا میں بے قصور ہوں..

وہ بولے جا رہی تھی.. حسان کو پہلی بار پتا چلا تھا دل کٹنا کیا ہوتا ہے.. وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئے..

اور انہوں نے شانزے کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا.. آنکھیں کھولے بغیر بھی وہ جانتی تھی.. کہ وہ پاپا ہیں.

مجھے معاف کر دیں پاپا، وہ بلا ک بلا ک کے رو رہی تھی..

کس بات کی معافی بچے.. میں جانتا ہوں میری شانزے ایسے نہیں ہے.. پاپا نے اسے پیار کیا تھا.

میں آپ کا وعدہ پورا نہیں کر پائی، احد سے شادی.. شانزے روی تھی..

تو اچھا ہوا نا... جس نے ابھی تمہاری قدر نہیں کی وہ بعد میں کیا کرتا ..

)اب وہ کیسے بتاتے اسے کہ اس دن سیڑیوں میں گملا گرنے کی وجہ وہ تھے..

اور تبھی انہوں نے احد سے رشتہ توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا..وہ کیسے اپنی بیٹی سے قربانی لیتے،وہ اس کے دل کی..

وہ ان کی بیٹی تھی..اس کا بھرم انھیں ہی تو رکھنا تھا(

میں چاہتا تھا کہ میری شہزادی کو کوئی شہزادہ ملے جو اس کی عزت کرے،جو اس کی حفاظت کرے..

اور مجھے خوشی ہے کہ اسے یوسف جیسا انسان ملا ہے..حسان نے اسے پیار کیا تھا..

یوسف اچھا لڑکا ہے..میں جانتا ہوں وہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گا.

لیکن شانزے کیا تم اپنے پاپا کو معاف کر سکو گی..؟؟حسان نے اچانک بولا تھا شانزے حیران رہ گئی تھی..؟؟

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پاپا..شانزے حیران ہوئی تھی..

شانزے میں جانتا ہوں تمہاری ماں کون تھی..تمہاری ماں زینب میر تھی..

حسین میر کی چھوٹی بہن..وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں..لیکن تمہارے ماموں تم سے

ملنے آیئں ہیں..

تمہارے پاپا.. حسان کی آواز بھرائی تھی... دروازہ کھلا تھا.. فرقان اندر آے ہی تھے، کہ شانزے کی آواز سنائی دی..

نہیں پاپا پلیز مجھے نہیں جانا، وہ کون ہیں.. میں صرف اتنا جانتی ہوں.. میرے پاپا آپ ہیں...

اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانا چاہتی، وہ کون ہیں.. کہاں ہیں.. کوئی فرق نہیں پڑتا..

کیوں کہ مجھے یہ پتا ہے کہ میرے پاپا میرے پاس ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ مجھے لاے تھے.. آپ اور می جانی ہی میرے لئے سب کچھ ہیں.. میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانا نہیں چاہتی..

میں صرف اتنا جانتی ہوں.. آپ میرے پاپا ہیں.. اور میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں..

شانزے نے حسان کے آنسو صاف کیے تھے.. اور فرقان واپس پلٹ گئے تھے..

قدرت کا یہی انصاف تھا.. کہ شانزے انھیں معاف نا کرے.. وہ بھی ان سے نہ ملے،

جیسے انہوں نے کیا تھا ..

بالکل ویسے جس طرح حسین نے انھیں معافی مانگنے پے بھی معاف نہیں کیا تھا.

چلو شانزے اپنے گھر چلتے ہیں... وہ باہر آئی تھی.. تو حسین اور عثمان دونوں سامنے کھڑے تھے..

شانزے کو حسین نے گلے لگایا تھا. وہ دونوں رو رہے تھا.. حسین بار بار اس کا چہرہ پانے ہاتھوں میں لے کر چوم رہے تھا.. وہ کبھی اسے زینی کہتے تو کبھی شانزے،، جذبات میں انھیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بار بار حسان کا شکریہ ادا کر رہے تھے.. بار بار شانزے کو پیار کر رہے تھے..

حسین اتنے زیادہ جذباتی ہو رہے تھے کہ ان سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا.. آنسو اب تک ان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے.

عثمان کو دار تھا ان کی طبیعت نہ بگاڑ جائے... اس لئے وہ کبھی باپ کو تسلی دیتا..

تو کبھی شانزے کو چپ کراتے.. تایا جان نے حسان کی طرف دیکھا تھا،،

وہ تمہاری بیٹی ہے.. حسان... اور تمہاری بیٹی ہی رہے گی... تایا جان نے ان کے کندھا

تھپتھپایا تھا..

اور خود بھر چلے گئے ...

میری شانزے کا خیال رکھنا، ہم جلد لینے آیئں گئے،، حسین نے نکلتے وقت، حسان سے کہا تھا..

آپ جب چاہے اکر لے جا سکتے ہیں آپ کو اختیار ہے.. بھائی سحاب.. حسان نے ان کے جذبات کی قدر کی تھی ..

اور شانزے کی نظروں نے پہلی بار اسے ڈھونڈا تھا.. لیکن وہ کہیں نہیں تھا..

وہ جانتی تھی وہ ناراض ہے.

.....

حسان شانزے کو گھر لے آے تھے.. تائی جان نے بہت شور کیا تھا. لیکن اب کی بار صدمے کی بات یہ تھی

کہ تایا جان نے نا صرف انھیں سپورٹ نہیں کیا تھا بلکے خاموش رہنے کا بھی کہا تھا..

اور تایا جان کے بولنے سے یہ ہوا تھا کہ سب رشتداروں کی بولتی بند ہو گئی تھی..

شام میں یوسف اور اس کے گھر والے آئیں گئے شانزے کی رخصتی کی ڈیٹ لینے،

آپ سب انھیں وہی عزت دیں گئے جو لڑکے والوں کی ہونی چاہیے..تایا جان کہہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے..

جب کہ عنیقہ اور تائی جان کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا .

.....

حسین اپنی فیملی کے ساتھ ان کے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے..

انہوں نے ایک ماہ کے بعد کی شادی فکس کی تھی...اور ساتھ ساتھ اریزے کو بھی عثمان کے لئے مانگ لیا تھا..

حسان نے اریزے کے لئے بھی ہاں کر دی تھی..اس لئے تہہ ہوا تھا کہ دونوں کی رخصتی اگلے ماہ اس ساتھ

کی جائے گی..مبارک باد کا شور ہوا تھا.شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا لیکن وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا..

شانزے کے دل کو کچھ ہوا تھا،اتنے دن میں پہلی بار اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی

تھی ..

گھر کے سب لوگ ہی وہاں موجود تھے.. سوائے تائی جان اور عنیقہ کے، وجی انھیں بلانے گیا تھا.

لیکن اندر سے آتی عنیقہ کی آواز نے اس کی زمین کھینچ لی تھی..

آپ کے کہنے پے میں نے یوسف سے بات کرنا شروع کیا لیکن کیا ہوا اس نے مجھے ٹھکرا دیا..

آپ کے کہنے پے میں احد کو بدگمان کیا شانزے کو لے کر کیا فائدہ ہوا...؟؟اس نے کوئی بات کی نہیں..

آپ نے تو کہا تھا کہ ایسی پلاننگ کریں گی کے سب ٹھیک ہو جائے گا کیا ٹھیک ہوا..؟؟

الٹا یوسف اور شانزے کا نکاح ہو گیا اور میں... میں ایسی رہ گئی..عنیقہ چلا رہی تھی..

اری مجھ کیا پتا تھا کہ تمہاری جگہ وہ شانزے اوپر پہنچ جائے گی..اور ساری گیم پلٹ جائے گی .

میں نے تو چاہا تھا تمہاری پھوپو تمہیں اور احد کو اوپر دیکھیں، اس لئے اکبری کو بھیجا

تھا ..

تاکہ وہ بات کو بڑھاوادے اور تمہارا اور احد کا نکاح کر دیا جائے.. لیکن ہاے ری قسمت...

تائی جان اپنا رونا رونے میں مصروف تھیں.. جب وہ اندر آیا تھا..

مجھے یقین نہیں آرہا یہ سب آپ کی وجہ سے.. کیوں امی.. کیوں..؟؟ وجی کو یقین نہیں آیا تھا..

وہ غصے میں پاگل ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے، وہ ماں کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا..

اس نے عنیقہ کا بازو پکڑ کے کھینچا تھا.. اور سب کے سامنے لا کر کھڑا کیا تھا..

سب حیران ہوے تھے اس کا چہرہ بتانے کے لئے کافی تھا کہ وہ غصے میں ہے.

وجی بیٹا کیا ہوا سب خیر تو ہے.. می جانی نے پوچھا تھا ..

شانزے یوسف،، یہ ہے تمہاری گناہ گار.. یہ سب اس کا اور امی کا کیا دھرا ہے..

بتاؤ سب کو اس نے عنیقہ کو جھنجوڑا تھا..

وجی کیا کر رہے ہو..ایسا نہں کرتے بیٹا..حسان نے روکا تھا..

وہ سب کو چیخ چیخ بتا رہا تھا،جو می جانی اور عنیقہ نے کیا..وجی کو سمجھ نہیں آیا تھا..

تبھی وہ شانزے کے پاس آیا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑے تھے..

جوان لوگوں نے کیا میں اس کی..

شانزے تڑپ گئی تھی..کچھ بھی تھا وہ اس کا بھائی تھا اور کون بہن چاہے گی کے اس کا بھائی اس کے آگے ہاتھ جوڑے ..

شانزے نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے تھے..اور اپنا سر ان پے رکھا تھا..

یوسف نے وجی کو سمبھالا..تبھی حسین نے کہا تھا جو ہو چکا ہے اسے بھول جانے میں سب کی بہتری ہے،،

خوشیاں دروازے میں کھڑیں ہیں انھیں اندر آنے دیتے ہیں..عنیقہ،تائی جان،

اور تایا جان تینوں ہی اپنی جگہ شرمندہ تھے..لیکن احد کو عنیقہ پے شدید غصہ آیا تھا..

اس دل اور دماغ میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا..

.....

شانزے نے یوسف سے کئی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی. لیکن وہ تھا کہ بات کرنے کے لئے تیار نہیں تھا..

نا اس کی کال اٹھتا تھا نا کسی میسج کا جواب دیتا تھا.. حتکہ وجی کی برات اور ولیمے میں بھی اس کو

اگنورے کرتا رہا تھا.. جب بھی شانزے اس کے پاس جاتی وہ اسے نظر انداز کر دیتا ..

اور یہی بات شانزے کو تکلیف دے رہی تھی.. لیکن مجبوری یہ تھی کہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی..

ناراض اس نے کیا تھا تو مانا بھی اس نے تھا.. لیکن کیسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا.

وہ تو ہمیشہ اس معاملے میں کمزور رہی تھی.. شادی میں اب صرف ایک دن رہ گیا تھا..

آج اس کی مہندی تھی.. سب لوگ ہال میں آگے تھے.. رسم کے لئے پہلے اریزے اور عثمان کو اسٹیج پے لیجایا گیا تھا..

پھر شانزے اور یوسف.. بلاشبہ وہ چاروں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھا..

عثمان بار بار اریزے سے کچھ کہتا اور وہ کھل کھل جاتی لیکن شانزے وہ تو منتظر ہی تھی..

لیکن یوسف ایسے بیٹھا رہا جیسے..اس کو جانتا تک نہیں ہے..

مہندی کی رسم ختم ہو گئی تھی،اب صرف گھر گھر والے ہی رہ گئے.

جس میں رانیہ، کے گھر والے، محسن اور عمر بھی شامل تھے..ان سب کا پلان رت جگے کا تھا..

بڑے سب ایک طرف ہو کے بیٹھ گئے تھے..اور وہ لوگ اپنی مذاق مستی میں لگ گئے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب اریزے اور عثمان کو تنگ کر رہے تھے..شانزے کو لگا جیسے وہ مس فٹ ہے تبھی اٹھ کے جانے لگی تھی..

لیکن اس کے برابر میں بیٹھے یوسف نے اس کا ہاتھ کھینچ کر بٹھایا تھا ...

کہاں...؟؟؟یوسف نے پوچھا تھا..

تم سے مطلب..شانزے کو بھی اب غصہ آ گیا تھا..گلٹی جیسی ساری فیلنگز ختم ہو گیں تھیں.

سارے مطلب اب مجھے ہی ہیں، بھولو مت..ہاں تمہارا پتا نہیں..

ویسے یہ اچانک ارادہ کیسے بدل گیا تمہیں تو میرے ساتھ نہیں رہنا تھا، یوسف نے ادھر ادھر دیکھا تھا..

میں یہ شادی صرف پاپا اور ماموں کی خوشی کے لئے کر رہی ہوں..

کسی خوش فہمی میں مت رہنا..شانزے نے جل کر کہا تھا..

کیسی خوش فہمی میں کون سا مرے جا رہوں تم سے شادی کرنے کے لئے..یوسف کہاں کم تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی تکلیف ہے تو مانا کر دو نہ..شانزے نے غصے میں کہا تھا،

کیوں میں کیوں مانا کروں..؟یوسف نے پھر ادھر ادھر دیکھ کر کہا تھا..

کیوں تمہاری زبان کیا گھر رہ گئی ہے..شانزے کو اب غصہ آ رہا تھا..

ہاں یہی کہہ لو..لیکن تم تو ساتھ لائی ہو نا، اور ماشاللہ خوب چل بھی رہی ہے ..

تو یہ کام تم ہی کر لو..یوسف نے بھرپور طنز کیا تھا ..

یہ فضول کا اٹیٹود دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے ..

سمجھے..یقین کرو زہر لگ رہے ہو...شانزے نے غصے سے کہا ..

تو تم کونسا مجھے شہد لگ رہی ہو..مس مرچی پاؤڈر..بھولا نہیں ہوں میں..یوسف نے پھر سے ٹیکا کر جواب دیا تھا..

ہیلو...یہ تم دونوں کہ کون سے اہم مزاکرات چل رہے ہیں..عثمان نے بلا آخر پوچھ ہی لیا تھا..

کچھ نہیں بھائی اگنور کریں...آپ بھابھی پے توجہ دیں..یوسف اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا تھا..

جبکہ شانزے اکیلی بیٹھی رہ گئی تھی..

.....

وہ چاروں اسٹیج پے تھے اور دنیا جہاں کی نظریں ان پے تھیں..

کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کون سی جوڑی زیادہ خوبصورت ہے..

شانزے نے یوسف کو چور نظروں سے دیکھا تھا بلیک کلر کی سمپل شیروانی میں وہ ہمیشہ

سے زیادہ ڈیسنٹ لگ رہا تھا..

ایسے مت دیکھو نظر لگاؤ گی کیا.. جانتا ہوں چاند لگ رہا ہوں.. یوسف نے اس کی چوری پکڑ لی تھی..

ہاں.. چاند.. گرہن بولو.. شانزے نے جواب دینا فرض سمجھا تھا..

اچھا یہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو.. یوسف نے اس کی طرف دیکھا تھا،

جو ریڈ کلر کے روایتی شرارے میں قیامت لگ رہی تھی ...

اس کی بات پے شانزے نے نظریں جھکائیں تھیں..

کیا ہوا نظرین کیوں چرا رہی ہو.. بولو اب.. چور ...

یوسف نے اسے چڑایا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ شانزے اس لفظ پے ہمیشہ چڑ جاتی ہے ....

یوسف زبان سمبھال کر بات کرو سمجھے.. بیوی ہوں میں تمہاری.. شانزے کو اب غصہ آیا تھا..

چورررررر... یوسف نے اس بار چور کو زیادہ لمبا کر دیا تھا آخر شانزے کی چڑ جو ملی

تھی..

میں آخر بار بول رہی ہوں اگر تم نے اب مجھے چور کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، شانزے نے وارننگ دی تھی..

نہیں تو تم کیا کر لو گی..یوسف نے آنکھوں کے اشارے سے چڑایا تھا ..

بھول جانا پھر شادی وادی... سمجھے..شانزے نے پھر دھمکی دی تھی..

پرواہ کسے ہے..چور..یوسف نے پھر بولا تھا..

یوسف...شانزے نے انگلی اٹھا کے کہا تھا..

شانزے...یوسف نے اس کی انگلی پکڑی تھی ..

اور اسی وقت محسن اور رانیہ نے یہ، لمحہ تصویر کی شکل میں قید کر لیا تھا..

بس کر دو..یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو ..

اپنا خیال نہیں ہے تو ہم دونوں معصوم لوگوں کا خیال کرو..سب دیکھ رہے ہیں..عثمان نے بلا آخر ٹوکا تھا..

بھائی میں آپ کا ہی خیال کر رہی ہوں ورنہ..اس شیر کے ساتھ مجھے بیٹھنے کا کوئی شوق نہیں..

شانزے نے جان بوجھ کر کہا تھا..یوسف کو یاد تھا کہ اس کے خود کو شیر کہنے پے شانزے نے کیا کہا تھا..

ہاں تو میں کون سا مرا جا رہا ہوں..تمہارے ساتھ بیٹھنے کے لئے میں بھی بھائی کی وجہ سے بیٹھا ہوں..

یوسف پلیز..عثمان نے اسے بولا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی آپ اس مرچی پاؤڈر کو سمجھائیں..یوسف نے چڑ کر کہا تھا ہے عثمان نے سچ میں سر پے ہاتھ رکھا تھا..

وہ جانتے تھے کہ زندگی اب ایسے ہی گزارنی ہے..کبھی کھٹی..کبھی میٹھی..

میرا خیال ہے رخصتی کر لیتے ہیں بھائی..شانزے اور یوسف کافی دیر سکون سے بیٹھ لئے ہیں..محسن نے عثمان کو مشورہ دیا تھا..ہاں تم ٹھیک کہ رہے ہو..انہوں نے کچھ سوچتے ہوے کہا تھا..

پھر رخصتی کا وقت آیا تھا، وہ دونوں پاپا سے مل کے خوب روئیں تھیں.. تایا جان نے آگے ہو کر اریزے کو پیار کیا تھا،

اور پھر سب نے دیکھا کہ جب وہ شانزے کی طرف بڑھے تو وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی..

آج وہ اس کے سر پے ہاتھ رکھنا چاہتے تھے، لیکن شانزے نے حق چھین لیا تھا..

آنسو ان کی آنکھوں سے گرے تھے.. لیکن بے مول ہو کے.. کیوں شانزے کے لئے ان کا کوئی مول نہیں تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چاروں ہی اپنی منزل کی طرف گامزن تھے ...

وہ سب گھر پہنچے تو رانیہ مانیہ اور محسن نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا.

وہ چاروں کسی ریاست کے شاہی جوڑے سے کم نہیں لگ رہے تھے.. تبھی رسموں کا دور شروع ہوا تھا..

اور پھر رسموں سے فارغ ہو کر انھیں ان کے کمروں میں پہنچ دیا گے تھا..

.....

دروازے پے دستک ہوئی تھی..اریزے نے خود کو سمیٹا تھا.اس کا دل قابو میں کہا آرہا تھا..

حالت تو عثمان کی بھی ایسی ہی تھی..لال جوڑا پہنے یہ لڑکی ان کی زندگی میں رنگ بیکھیر رہی تھی..

اور وہ ہر رنگ اپنے لئے محفوظ کرنا چاہتے تھے،عثمان اس کے پاس بیڈ پے ہی بیٹھ تھے ..

تم جانتی ہو جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا،تو مجھے لگا کہ تم وہ لڑکی ہو جو چاہے جانے کے قابل ہے..

جس کے ساتھ میں اپنی ساری زندگی گزر سکتا ہوں..اریزے مجھے تمہارا ہر روپ پسند ہے..

جب تم کنفیوز ہوتی ہو..تو میرا دل چاہتا ہے وہ کنفوزن میں ہوں ..

جب تم دور کہیں آسمان میں اڑھنے لگتی ہو..تو میرا دل جاتا ہے میں بھی تمہارے ساتھ اوڑھنے لگوں..

جب تم خیالوں میں گم ہوتی، تو میرا دل چاہتا ہے وہ خیال میں ہوں،، عثمان بولے جا رہا تھا ..

اریزے کو لگا آس پاس کی ہر چیز غائب ہو گئی ہے.. اگر کوئی باقی ہے تو صرف وہ اور عثمان..

اگر وہ کوئی آواز سن سکتی ہے.. تو عثمان کی... اگر وہ کچھ محسوس کر سکتی ہے تو صرف عثمان کی محبت ..

عثمان نے اریزے کا ہاتھ پکڑا تھا.. اریزے خود میں اور سمٹی تھی،

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عثمان نے اس کے ہاتھوں میں کنگن پہنائے تھے.. اور ساتھ ہی اس اپنی محبت کی پھیلی موہر اس کے ہاتھوں سبت کی تھی..

اس کے جسم میں بجلی چمکی تھی، عثمان نے دھیرے سے اسے اپنے آپ میں سمیٹا تھا،

تھنک وار یزے.... میری زندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے ..

عثمان نے اریزے کی دل کی دھڑکن پہلی بار اتنی نزدیک سے محسوس کی..

تم جانتی ہو میں نے اتنی بار یہ لمحہ امیجن کیا ہے.. کہ ڈر لگ رہا ہے.. تم غائب نا ہو

جاؤ..

عثمانی اس کے گرد حصار تنگ کیا تھا ..

میں کہیں غائب نہیں ہوں گی، ہمیشہ یہیں رہوں گی آپ کے پاس..اریزے نے سر گوشی کی تھی..

وعدہ.. عثمان نے اپنا ہاتھ پھلایا تھا..

وعدہ اریزے نے اپنا ہاتھ اس کو تھمایا تھا..زندگی کے نے سفر کی شروعات ہو گئی تھی..

وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں ڈوب رہے تھے،،

.....

یوسف روم میں آیا تھا..ایک نظر شانزے پے ڈالی تھی..اور پھر جا کر بالکنی میں کھڑا ہو گیا تھا..

شانزے کے دل ہوک سی اٹھی تھی...وہ جتنا کوس سکتی کوس چکی تھی خود کو..

لیکن یوسف تو جیسے بھول ہی گیا تھا اس کو..نا کچھ کہا...نا سنا...منہ بنا کر کھڑا ہو گیا..

کافی دیر ہو چکی تھی لیکن وہ نہیں آیا تھا.. شانزے کا دل ڈوبنے لگا تھا.. عجیب طرح کے خیال آرہے تھے.

وہ بستر سے اٹھی تھی، اپنا شرارا سمبھلتی اس کی طرف بڑھی تھی.. لیکن خود سے شرارا سمبھالنا بھی ایک جنگ تھی ..

جو شانزے نے اس تک جانے کے لئے اکیلے ہی لڑنی تھی... آج سے پہلے اسے کبھی اتنا غصہ نہیں آیا تھا،

جتنا اس وقت اسے شرارے پے آرہا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ یہاں منہ بنا کر کیوں کھڑے ہو..؟؟ شانزے نے غصہ کیا تھا..

تمہیں اس سے کیا.. تم نے تو یہ شادی اپنے پاپا اور ماموں کے لئے کی ہے نا.

میں جیوں یا ماروں تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے.. یوسف نے منہ بنایا تھا..

مجھے کیوں فرق پڑھنے لگا میں تو بس یوں ہی.. ہاں تو کی؟

یوسف روم میں آیا تھا.. ایک نظر شانزے پے ڈالی تھی.. اور پھر جا کر بالکنی میں کھڑا

ہو گیا تھا..

شانزے کے دل ہوک سی اٹھی تھی...وہ جتنا کوس سکتی کوس چکی تھی خود کو..

لیکن یوسف تو جیسے بھول ہی گیا تھا اس کو..ناکچھ کہا...ناسنا...منہ بنا کر کھڑا ہو گیا..

کافی دیر ہو چکی تھی لیکن وہ نہیں آیا تھا..شانزے کا دل ڈوبنے لگا تھا..عجیب طرح کے خیال آرہے تھے.

وہ بستر سے اٹھی تھی،اپنا شرارا سمبھلتی اس کی طرف بڑھی تھی..لیکن خود سے شرارا سمبھالنا بھی ایک جنگ تھی ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو شانزے نے اس تک جانے کے لئے اکیلے ہی لڑنی تھی...آج سے پہلے اسے کبھی اتنا غصہ نہیں آیا تھا،

جتنا اس وقت اسے شرارے پے آرہا تھا..

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ یہاں منہ بنا کر کیوں کھڑے ہو..؟؟شانزے نے غصہ کیا تھا..

تمہیں اس سے کیا..تم نے تو یہ شادی اپنے پاپا اور ماموں کے لئے کی ہے نا.

میں جیوں یا ماروں تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے..یوسف نے منہ بنایا تھا..

مجھے کیوں فرق پڑھنے لگا میں تو بس یوں ہی..ہاں تو کی ہے میں نے یہ شادی ان کے لئے..

اتنا مسلہ تھا تو کر لیتے نا اپنی پھوپو کی بیٹی....شانزے کہتے کہتے روک گئی تھی..

وہ غصے میں جانے کے لئے پلٹی تھی جب یوسف نے اس ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کیھنچا تھا..

اور وہ گول گھومتی اسکے چوڑے سینے سے لگی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر لی اپنی پھوپو کی بیٹی سے شادی...یوسف کی آنکھیں جگمگائیں تھی..

شانزے کچھ کنفیوز ہوئی تھی..یوسف نے پیچھے سے اس کی کمر پے ہاتھ بندھے تھے..

شانزے سے شرم کے مارے آنکھیں اوپر کرنا مشکل ہو گیا تھا....اس کی دھڑکن تیز تھی..

یوسف بآسانی سن سکتا تھا..اس نے ہلکے سے اس چہرے کو اٹھایا تھا..

کیا ہوا اب..لڑو..شانزے نے منہ اس کے سینے میں چھپایا تھا ..

یوسف نے اسے پوری طرح خود میں سمیٹ لیا تھا.. وہ شرماتی ہوئی ہمیشہ اسے بہت معصوم لگتی تھی..

بہت تڑپایا ہے تم نے.. کبھی لگتا تھا ایسے تڑپ تڑپ کے مر جاؤں گا.. یوسف نے کہا تھا..

شانزے نے تڑپ کر اس کے منہ پے ہاتھ رکھا تھا ..

پلیز سوری.. میں مجبور تھی.. شانزے کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا..

جانتا ہوں.. میں نے سن لیا تھا، جب تم ڈریسنگ روم میں بول رہی تھیں رانیہ سمجھ کر..

اور مجھے فخر ہے تم پے.. یوسف نے اس کی آنکھوں پے اپنے ہونٹ رکھے تھے..

اور ہزاروں رنگ شانزے کے چہرے پے بکھرے تھے.. شانزے کو اپنی آنکھیں روشن لگیں تھیں..

لیکن پھر بھی میں نے تمہارا دل دکھایا ہے میں تم سے ...

تمہارے کچھ بھی کہنے سے پہلے میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں ..

یوسف کے کہنے پے شانزے کی بات بیچ میں رہ گئی تھی..

کیا... شانزے پریشان ہوئی تھی..

"یہی کہ تم اتنی خوبصورت کیسے لگ سکتی ہو.." یوسف نے شرارت سے کہا تھا..

وہ بھگنے لگی تھی.. لیکن یوسف نے اس کی کوشش ناکام بنائی تھی..

میں نے اکیلے یہاں سے بہت بار چاند چمکتے دیکھا ہے، میری خواھش تھی کہ تمہارے ساتھ دیکھوں..

اس نے شانزے کو باہوں میں بھرا تھا، اور تھوڑی اس کے کندھے پے ٹیکا کر، چاند کو دیکھتے بولا تھا ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے ایک بات تو مانی پڑے گی تمہیں.. یوسف نے شانزے کے کان میں کہا تھا،

جو اس کی محبت میں پوری طرح ڈوبی تھی..

وہ کیا... شانزے نے آنکھیں بند کر کے اس کو محسوس کیا تھا .

یہی کے کچھ بھی کہو تم ہو چور.. شانزے نے ایک دم آنکھیں کھولیں تھیں.. اور خود کو چھڑانے نے کی کوشش کی تھی..

لیکن یوسف کی گرفت خاصی مظبوط تھی..

چھوڑو مجھے کہا تھا نا ایک بار بھی اور بولا تو بھول جانا یہ شادی وادی.. وہ غصہ کر کرے بولی تھی..

یار ناراض کیوں ہوتی ہو، میں ثابت کر سکتا ہوں.. کہ تم چور ہو.. یوسف نے اس کے کان کا بندہ چھڑتے ہوے کہا تھا...

اچھا کیسے...؟؟؟ وہ ابھی تک غصے میں تھی ..

خود دیکھ لو... تم نے میرا دل نہیں چرایا... یوسف نے تمام تر چاہت سمیٹ کر کہا تھا..

شانزے ہنس پڑی تھی.. اس نے ہاتھ کا مقابنا کر اس کے سینے پے مرا تھا..

اور بدلے میں یوسف نے اس کا ماتھے کو چوما تھا..

.....

ان کی شادی کو تین دن ہو گئے تھے.. وہ چاروں اپنی زندگیوں میں خوش تھے ..

اور یہ خوشی ان کا چہرہ بتانے کے لئے کافی تھا... اریزے اور شانزے کل عنیقہ اور احد کے نکاح کے لئے آئیں تھیں .. اور پھر می جانی کے اصرار پے روک گیں تھیں..

تقریب زیادہ بڑی نہیں تھی، اس لئے گھر گھر کے ہی لوگ تھے،

کیوں کے یہ احد کی فرمائش تھی..وہ کوئی روش نہیں چاہتا..آج صبح کی فلائٹ سے احد اور پھوپو چلے گئے تھے..

ابھی کچھ دیر پہلے ہی عثمان اور یوسف،اریزے اور شانزے کو لینے آے تھے ..

عنیقہ نے دیکھا تھاان چہروں کے چہرے دمک رہے تھے ..

سیھنزے کچن میں تھی..یوسف وہیں آیا تھااوے چور..اس نے شانزے کو آواز دی تھی..

لیکن شانزے ہمیشہ کی طرح چیڑی نہیں تھی..عنیقہ نے دیکھا تھا..یوسف نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا تھا..

مطلب شانزے جانتی تھی..اور عنیقہ بھی سمجھ گئی تھی ..

اسے یاد آیا تھا کل سے لے کر آج جانے تک وہ منتظر ہی رہی تھی کے احد اسے کچھ کہتا،

جو اس کے انتظار کے لمحوں کی مرہم بن سکتا لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا ...

وہ اپنے کمرے میں آئی تھی. وہاں سائیڈ ٹیبل پے ایک خط رکھا تھا،

عنیقہ نے اٹھا کر دیکھا تھا..اس پے احد کا نام تھا...وہ خوش ہو گئی تھی..

اس لئے خط اٹھا کر اوپر چھت پے آگئی تھی، لیکن جیسے جیسے وہ خط پڑھتی جا رہی تھی..

اس کی خوشی ختم ہوتی گئی...احد نے صاف لفظوں میں لکھا تھا..کہ نکاح صرف ایک بدلہ ہے ..

اس سے زیادہ کچھ نہیں..دل چاہے تو اس رشتے کو نبھاے ورنہ جب چاہے آزادی مانگ لے..

عنیقہ نے کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا..وہ جانتی تھی..یہ انتظار اب کبھی ختم نہیں ہو گا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی اس نے گاڑی سٹرٹ ہونے کی آواز آئی تھی..اس نے دیکھا تھا وہ چاروں جا رہے تھے..

خوش..اپنی دنیا میں مگن....اور وہ صرف ان خوشیوں کا انتیظار کر سکتی تھی.....

.....

شانزے کو یوسف نے منہ دیکھائی میں،،چین اور ڈائمنڈ لاکٹ دیا تھا.تاکہ وہ ہر وقت پہن سکے..

اور آج طعنے دن بعد شانزے کو پہلی بار اس رنگ کا خیال آیا تھا،

جو شانزے کو پرپوز کرتے ہوے یوسف نے لی ہوئی تھی.

وہ خیالوں میں گم تھی..جب یوسف واش روم سے اپنے بال ٹاول سے رگڑتا ہوا باہر نکلا تھا..

وہ ایسے ہی اپنے کھالوں میں گم تھی.جب یوسف نے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا..

کیا سوچ رہی ہو میڈم...یوسف نے اس کے کان کے پاس سرگوشی تھی..

یوسف وہ رنگ کہاہے..شانزے نے بنا کسی کے بہانے کے پوچھا تھا..

کون سی رنگ...؟؟یوسف کو یاد تھا لیکن انجان بنا تھا..

وہی رنگ جو تم نے اس دن مجھے دینی تھی...شانزے نے یاد دلایا تھا ..

اچھا وہ..یوسف نے وہ پے زور دیا تھا..یار وہ تو میں نے دے دی..اس نے اطمینان سے کہا تھا..

لیکن شانزے کا اطمینان غائب ہو گیا تھا..

کیا....؟؟؟کسے...؟؟؟شانزے کو سچ میں شوکڈ لگا تھا..

تھی ہے ایک اجنبی حسینہ...یوسف نے ٹھنڈی آہ بھری تھی..

جب کے شانزے کے چہرے سے ظاہر تھا کہ وہ یوسف کو مار ڈالے گی..اس لئے اس نے بھاگنے میں آفیت جانی..

اچھا میں چلتا ہوں..تم شام میں تیار رہنا ..

کیوں...شانزے نے پوچھا تھا..یار وہ کہیں جانا ہے..یوسف نے ٹالنے والے انداز میں کہا تھا ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لے جاؤنہ اپنی اجنبی حسینہ کو....شانزے چیڑی ہوئی تھی..

یار وہ کہتی ہے..تمہارے لئے پھوپو کی بیٹی ہی ٹھیک ہے..یوسف کہتا چلا گیا تھا..

بڑا آیا..شانزے نے بیڈ پے گرتے کہا تھا..

.....

شام ہو گئی تھی..جب اریزے پاس آئی تھی..تم تیار نہیں ہوئیں..

میرا دل نہیں چاہا رہا.. شانزے اپ سیٹ تھی...

اٹھو فورن.. اریزے نے اسے زبردست اٹھایا تھا... اور پھر سفید رنگ کی خوبصورت میکسی اس کی طرف بڑھائی تھی..

یہ تو بہت خوبصورت ہے... شانزے کو بہت پسند آئی تھی..

چلو جلدی تیار ہو... اریزے نے اسے واش روم میں دھکہ دیا تھا .

اور خود اس کا انتظار کرنے لگی تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

اریزے کو یاد تھی یہ جگہ وہ کیسے بھول سکتی تھی.. یہی وہی جگہ تھی.. جہاں یوسف نے اسے پرپوز کیا تھا..

شانزے نے اریزے اور عثمان کی طرف دیکھ تھا.. جو اسے لے کر ہے تھے ..

اور لاکھ پوچھنے پے بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں... گاڑی روک گئی تھی..

وہ تینوں باہر اے تھے.. اریزے عثمان روک گئے تھے.. شانزے نے پلٹ کر دیکھا تھا..

جاؤ...روک کیوں گیں..اریزے نے مسکرا کر کہا تھا..

وہ دھڑکتے دل ساتھ چل پڑی تھی سب کچھ ویسا تھا..فرق صرف اتنا تھا کہ جب جب وہ قدم اٹھاتی تھی ..

تو اس بار پھول برستے تھے..شانزے خوش تھی...اس کا چہرہ دمک رہا تھا..

وہ چلتی چلتی ہٹ میں آگئی تھی،،ہٹ جاگمگا رہا تھا..یوسف کا پسندیدہ ٹریک ہوا میں گنج رہا تھا..

شانزے نے یوسف کو دیکھا تھا..اس نے آج بھی سفید فارمل شرٹ اور بلیک پینٹ پہنی تھی ..

شانزے کو لگا تھا زندگی ریوائیںڈ ہو گئی ہو..یوسف اس کے پاس آیا تھا..

تو پھر شانزے حسان ساتھ دو گی نہ...؟؟؟اس نے گھٹنوں پے بیٹھتے پوچھا تھا..

آس پاس کھڑے... عثمان اریزے.. محسن اور رانیہ...سب نے اووووو کا شور کیا تھا..

شانزے نے کمر پے سوچنے والے انداز میں ہاتھ رکھا تھا...سب ہنسے تھے...

یوسف کو غصہ آیا تھا..اس نے شانزے کا ہاتھ پکڑ کے اس میں رینگ پہنائی تھی..

سب ہنسنے لگے تھے....ہر طرف شور تھا..

پھول اب بھی ان دونوں پے برس رہے تھے..یوسف ٹھیک کہتا ہے..زندگی خوبصورت ہے..

شانزے نے دل میں سوچا تھا..

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین